تعلموا النحو کما تتعلمون السنن والفرائض (حضرت عمرؓ)

المنہاج الکامل

فی معرفة

النحو و ترکیب شرح مائة عامل

مع

مباحث ضروریہ

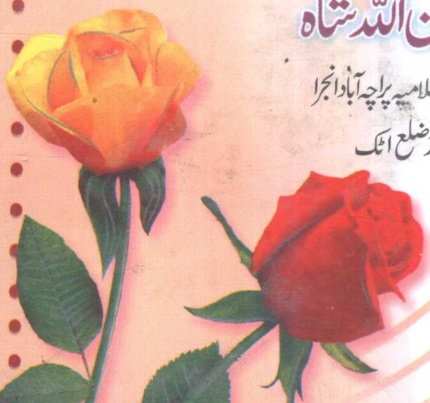
مؤلف

سید احسان اللہ شاہ

مدرس پراچہ جامعہ اسلامیہ پراچہ آباد انجرا
تحصیل جنڈ ضلع اٹک

خصوصیات

- درس نحو میر
- خلاصہ نحو میر
- حاصل نوع
- ہر نوع سے متعلقہ فوائد
- مشکل الفاظ کا ترکیبی حل
- ترکیب الامثلہ
- فوائد نافعہ
- ضوابط متفرقہ
- تراکیب نادرہ
- تراکیب مفیدہ
- کلمات غریبہ
- افہام و تفہیم بذریعہ نقوش
- اصلاح الاغلاط



تعلموا النحو كما تعلمون السنن والفرائض (حضرت عمر)

المنهاج الکامل

فی معرفۃ

النحو وترکیب شرح مأۃ عامل

مع

مباحث ضروریہ

(خصوصیات)

- درس نحو میر
- خلاصہ نحو میر
- حصول نتائج
- ہر نوع سے متعلقہ فوائد
- مشکل الفاظ کا ترکیبی حل
- فوائد نافعہ
- ضوابط متفرقہ
- تراکیب نادرہ
- تراکیب مفیدہ
- کلمات غریبہ
- افہام و تفہیم بذریعہ نقوش
- اصلاح الالفاظ

مؤلف

سید احسان اللہ شاہ

فاضل و مدرس

Ph: 3722872-2372295

پراچہ جامعہ اسلامیہ پراچہ آباد انجرا تحصیل جنڈ ضلع اٹک (پاکستان)

نام کتاب	....	المنہاج الکامل فی معرفۃ ترکیب شرح مأۃ عامل
مؤلف	....	سید احسان اللہ شاہ
کمپوزنگ	....	ایضا
پرنٹنگ	....	ایم۔اے پرنٹرز لاہور
اشاعت دوم	....	ربیع الاول ۱۴۳۱ھ
تعداد	....	گیارہ سو (۱۱۰۰)
قیمت	....	

ملنے کے پتے

- مکتبہ عباسیہ پراچہ جامعہ اسلامیہ انجرا تحصیل جنڈ ضلع اٹک
- حافظ کتب خانہ کرک
- دینی کتب خانہ بالمقابل تبلیغی مرکز تمر گرہ
- مکتبہ حسینیہ مردان
- اسلامی کتب خانہ شیر گڑھ
- مکتبہ رشیدیہ اکوڑہ خٹک
- مکتبہ سید احمد شہید بالمقابل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
- مکتبہ رحیمیہ اکوڑہ خٹک
- فاروقی کتب خانہ سردار پلازہ اکوڑہ خٹک
- مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
- مکتبہ صفدریہ چوڑ چوک راولپنڈی
- مکتبۃ الحسن اُردو بازار لاہور

برائے رابطہ : پراچہ جامعہ اسلامیہ انجرا تحصیل جنڈ ضلع اٹک

0322-9916685 , 0345-9587094

انتساب

بندہ اپنی اس کاوش کو منسوب کرتا ہے

انگریزی استعمار کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں روشن ہونے والے پہلے چراغ کی

امین چند درسگاہوں ....

- جامعہ حسینیہ (مانسہرہ، شنکیاری)
- جامعہ محمدیہ (اسلام آباد)
- پراچہ جامعہ اسلامیہ (انجرا اٹک) .... کے نام

جن میں بندہ کو اکتساب فیض کا موقعہ ملا۔

اور جملہ اساتذہ کرام کے نام

جن کے دامن تربیت اور سایہ شفقت میں رہ کر بندہ اس علمی کاوش کے قابل ہوا۔

اور والدین مکرمین کے نام

جن کی دعاؤں نے میری اداؤں، جن کی وفاؤں نے میری جفاؤں اور جن کی سزاؤں نے میری خطاؤں کو سنوارا اور میں اپنی تعلیم جاری رکھ سکا۔

اور جملہ علماء نحو کے نام

جن کی شبانہ روز کاوشوں سے یہ دولت ہم تک پہنچی۔

تقریظ

استاذی المکرّم شیخ الحدیث والتفسیر حضرت **مولانا نورالامین** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

سرپرست اعلیٰ پراچہ جامعہ اسلامیہ انجرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده :

اہل علم و دانش اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ نحو میر اور شرح مأۃ عامل کو علم نحو میں بنیاد اور خشت اول کی حیثیت حاصل ہے۔ طلباء میں علمی استعداد پیدا کرنے اور عربی تراکیب میں مہارت حاصل کرنے کے لیے ان کتابوں میں فہم وادراک اور پختگی نہایت ضروری ہے۔

زیر نظر کتاب **"المنہاج الکامل"** جو عزیزم مولانا سید احسان اللہ شاہ صاحب جزاہ اللہ احسن الجزاء کی گراں قدر تصنیف ہے اس سلسلے میں ایک کامیاب کوشش، قابل قدر اضافہ اور علمی مواد کا ایک بہترین سرمایہ ہے۔ چیدہ چیدہ مقامات دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ بحمد اللہ یہ کتاب بے مثل، لا جواب، عجائب وغرائب اور حقائق ودقائق کا خزینہ ہے۔ تراکیب نادرہ، فوائد نافعہ اور نقوش سونے پر سہاگہ ہیں طلباء اور مدرسین کے لیے یکساں مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ شائقین علوم دینیہ کے لیے اس کتاب کو نافع اور شرف قبولیت عطاء فرما کر موصوف کے لیے سعادت دارین کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

(حضرت مولانا) نورالامین عفی عنہ

سرپرست اعلیٰ پراچہ جامعہ اسلامیہ انجرا (اٹک)

۲۰ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ

تقریظ

استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب المدنی دامت برکاتہم العالیہ

استاذ الحدیث دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (سرحد پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله و كفى و سلام على عباده الذين اصطفى :

برادرم مولانا سید احسان اللہ شاہ صاحب حفظه الله تعالى ورعاه مدرس پراچہ جامعہ اسلامیہ انجرا قابل صد تشکر و سپاس ہیں کہ انھوں نے اپنی مایہ ناز ، گراں قدر تالیف ''**المنهاج الكامل في معرفة تركيب شرح مأة عامل**'' جیسے عظیم علمی شاہکار سے طلبہ علوم اسلامیہ کو نوازا ہے۔

بندہ ضعفِ پیرانہ سالی اور بعض علمی مشاغل کی وجہ سے اس زریں، بیش بہا کتاب کے مطالعہ سے قاصر ہے البتہ کتاب کی فہرست کو بغور پڑھنے سے ''قیاس کن زگلستان من بہار مرا'' کے پیش نظر بندہ کو حد درجہ مسرت ہوئی۔ یقیناً مولانا سید احسان اللہ شاہ صاحب (بارك الله في علومه واعماله) نے پوری عرق ریزی اور جانفشانی سے علم نحو کے تمام مسائل کو نہایت ہی سلیس، عام فہم اردو زبان میں عسل مصفّی بنا دیا ہے۔ ان شاء اللہ اس کتاب کے پڑھنے سے طلبہ پختہ نحوی بنیں گے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب سے شائقین علوم اسلامیہ کو استفادہ کی توفیق دے، اور مؤلف گرامی کو ان علمی و دینی خدمات کا صلہ دارین میں نصیب فرمائے۔

والله من وراء القصد. وهو يتقبل جهود المحسنين وله الحمد اولا و آخرا وصلى الله تعالى على اشرف رسله وخاتم انبيائه وعلى آله واصحابه اجمعين

كتبه (مولانا) **شير على شاه** كان الله له

خادم اهل العلم بجامعة دار العلوم حقانيه اكوره خٹک

۱۷ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

تقریظ

استاذ العلماء **حضرت مولانا شیر بہادر صاحب** دامت برکاتہم العالیہ

شیخ الحدیث پراچہ جامعہ اسلامیہ انجرا (اٹک)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لولیه والصلوة علی نبیه وعلی آله واصحابه المتأدبین بآدابه اما بعد :

برادر عزیز حضرت مولانا سید احسان اللہ شاہ صاحب کی تالیف **''المنہاج الکامل''** دیکھنے کا موقعہ ملا، بندہ نے اسے علوم عربیہ بالخصوص علم نحو کے معلمین و متعلمین کے لیے مفید پایا۔ انداز تحریر سہل اور جامع ہے۔

دعاء ہے کہ اللہ رب العالمین اس کتاب کو شائقین علوم عربیہ کے لیے نفع بخش اور موصوف کے لیے باعث اجر ونجات بنائے۔ (امین ثم امین)

۱۴ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ

تقریظ

استاذ العلماء جامع المعقول والمنقول **حضرت مولانا محمد حسن** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مہتمم ومدرس جامعہ محمدیہ وجامعہ مدنیہ جدید لاہور

باسمہ تعالی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد :

اللہ تعالی نے اپنی مبارک کلام کو مخدومانہ شان سے نوازا ہے، باقی جتنے بھی علوم ہیں وہ سب خادم ہیں۔ ہمارے اکابر حضرات کی یہ کوشش رہی ہے کہ اللہ تعالی کی مبارک کلام کی کسی بھی نوع کی خدمت کو اپنے لیے سعادت سمجھا ہے انھی سعادت مندوں میں سے ہمارے عظیم دینی وعلمی مرکز پراچہ جامعہ اسلامیہ انجرا (اٹک) کے نیک اور مخلص استاذ حضرت مولانا سید احسان اللہ شاہ صاحب زید مجدھم ہیں جنھوں قرآن کریم، احادیث نبویہ اور کتب عربیہ کی تراکیب اور صحیح مطلب کو سمجھنے کے لیے نحو کی اہم اور مفید مباحث کو جمع کر کے طلبہ علوم عربیہ واسلامیہ کو عظیم علمی سرمایہ سے نوازا ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمارے نیک بھائی کی جملہ پرخلوص مساعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اپنی رضا وخوشنودی سے مالا مال فرمائے (امین یا الہ العالمین)

محتاج دعا

(حضرت مولانا) **محمد حسن** عفی عنہ

خادم جامعہ محمدیہ وجامعہ مدنیہ جدید لاہور

۲۴ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ

رائے گرامی

استاذی المکرم حضرت مولانا محمد عظیم صاحب دامت برکاتہم العالیہ

استاذ الحدیث پراچہ جامعہ اسلامیہ (انجرا)

عزیزم مولانا سید احسان اللہ شاہ صاحب کی تالیف ''المنھاج الکامل'' کو چند مقامات سے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ موصوف نے علم نحو اور تراکیب کے متعلق اچھے قواعد وضوابط جمع کیے ہیں، طلباء و مدرسین کے لیے مفید پایا۔ اللہ تعالیٰ فاضل موصوف کی عمر اور علم میں برکت عطا فرمائے اور اس کتاب کو شائقینِ علم نحو کے لیے نافع بنائے۔ (امین ثم امین)

رائے گرامی

استاذی المکرّم حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب دامت برکاتہم العالیہ

استاذ الحدیث ورئیس دارالافتاء جامعہ ھذا

کتاب کے صفحہ صفحہ سے مؤلف کی محنت، عرق ریزی اور کاوش ظاہر ہوتی ہے۔ عالم شباب میں موصوف کی یہ علمی کاوش قابل داد ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی استعداد اور صلاحیت میں مزید برکت ڈالے اور ان کے اس علمی اثر کو اہل علم کے لیے مفید اور موصوف کے لیے سرمایہ آخرت بنائے۔

رائے گرامی

حضرت مولانا محمد سلیم صاحب دامت برکاتہم العالیہ

فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی و مدرس جامعہ ھذا

کتاب ''المنہاج الکامل فی معرفۃ ترکیب شرح مأۃ عامل'' دیکھنے کا موقع ملا۔ الحمد للہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو صرف درجہ اولی کے طلباء کے لیے نہیں بلکہ تمام درجات کے طلباء نیز مدرسین کے لیے بھی حل عبارات اور ترکیب میں فائدہ مند ثابت ہوگی۔

عرض حال

نحمده ونصلي ونسلم على رسوله الكريم اما بعد :

الحمدللہ چند سالوں سے بندہ کونحومیر اور شرح مائۃ عامل کی تدریس کا شرف حاصل ہورہا ہے، دریں اثناء شرح مائۃ عامل کے لیے بندہ کا یہ اسلوب رہا کہ ہر نوع کا حاصل، اس سے متعلقہ فوائد اور مشکل الفاظ کے لیے ترکیبی ضوابط طلبہ کو املاء کروا دیتا تھا پھر انہی فوائد اور قواعد وضوابط کی روشنی میں طلبہ سے ترکیب حل کرواتا اور ساتھ ساتھ اپنے پاس کمپیوٹر میں بھی لکھ لیتا۔

طلبہ کو جب علم ہوا کہ میں خود بھی کمپیوٹر میں لکھ رہا ہوں تو انہوں نے اصرار کیا کہ ہمیں اس کا ایک پرنٹ دیا جائے تا کہ ہم اس کی فوٹو کاپیاں کروالیں، چنانچہ بندہ ان کے اصرار کے سامنے عاجز آ گیا اور مکتوب شدہ مواد کو مزید ترتیب دے کر جب پرنٹ نکالا تو استاذ محترم حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب دامت برکاتہم کی نظر اس پر پڑ گئی آں جناب نے اسے بہت پسند کیا اور افادہ عام کی خاطر شائع کروانے کا حکم دیا، ساتھ ساتھ بندہ کی تشجیع اور حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔ چارو ناچار بندہ کو ہمت باندھنی پڑی اور مسودہ کی مزید کاٹ چھانٹ کر کے تنقیح کی۔ نیز پہلے تو یہ کام صرف شرح مائۃ عامل تک محدود تھا لیکن جب شائع کروانے کا ارادہ بنا تو سوچا کیوں نہ کچھ مزید ابحاث بھی شامل کر لی جائیں تا کہ طلباء زیادہ سے زیادہ مستفید ہوسکیں۔ چنانچہ اس خیال سے شرح مائۃ عامل کے علاوہ نحو میر اور مزید چند ابحاث بھی شامل کر لی گئیں اور کتاب چھوٹے بڑے دس حصوں میں معرض وجود میں آ گئی۔

الحمدللہ اہل علم نے کتاب کو پسند کیا اور تحسین فرمائی جس کی بین دلیل انتہائی قلیل عرصہ میں کتاب کا [illegible] جانا ہے۔ دریں اثناء میں کچھ عوارض اور مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے کتاب کا دوسرا ایڈیشن

شائع نہ ہوسکا۔اب مزید حذف وترمیم اورنئی ترتیب کے ساتھ یہ کتاب آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔

ع گر قبول افتد زہے عز وشرف

بایں ہمہ بندہ اپنے عجز وقصور کا معترف ہے۔ یہ جو کچھ ہو پایا محض اللہ تبارک وتعالی کے فضل وکرم، حضرات اساتذہ کرام اوروالدین مکرمین کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔

بندہ نے اپنی بساط کے مطابق حتی المقدور کوشش کی ہے کہ غلطیوں کا صدور کم سے کم ہو پھر بھی انسان ہونے کے ناطے غلطیوں کا سرزد ہونا بعید از قیاس نہیں۔

بندے سے ہم خدا تو بن نہیں سکتے

وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم سے خطا نہ ہو

اس لیے اہل علم سے گزارش ہے کہ دوران مطالعہ اگر کہیں کوئی غلطی یا سقم نظر آئے تو تنقید کی بجائے اصلاحی پہلو اختیار فرمائیں اور بندہ کو مطلع فرما کر ماجور عند اللہ ہوں۔

آخر میں بندہ ان تمام حضرات کا شکر گزار ہے جنھوں نے اس کٹھن مرحلے میں بندہ کے ساتھ بھرپور تعاون کیا خصوصاً استاذ محترم حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب دامت برکاتھم کا، جو وقتاً فوقتاً اپنی قیمتی آراء سے نوازتے رہے۔اللہ تعالی ان جملہ حضرات کو اجر جزیل عطا فرمائے ، بندہ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے اور شائقین علم نحو کے لیے اس کو نافع بنائے۔ (آمین ثم آمین)

طالب دعا

سید احسان اللہ شاہ

فاضل ومدرس پراچہ جامعہ اسلامیہ (انجرا) اٹک

اجمالی خاکہ

فہرست

حصہ دوم (خلاصہ نحو میر)

حصہ سوم (شرح مأۃ عامل)

حصہ چہارم (فوائد نافعہ)

حصہ پنجم (ضوابط متفرقہ)

حصہ ششم (تراکیب نادرہ)

حصہ ہفتم (تراکیب مفیدہ)

حصہ ہشتم (کلمات غریبہ)

حصہ نہم (افہام وتفہیم بذریعہ نقوش)

حصہ دہم (اصلاح اغلاط)

حصہ اول

درس نحو میر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقدّمۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ o وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ o وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ o اَمَّا بَعْدُ :

کسی بھی علم کو شروع کرنے سے پہلے چند چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔

(۱) اس علم کا نام (۲) تعریف (۳) غرض (۴) موضوع (۵) تدوین

(۶) فضیلت (۷) اس علم کی ضرورت [۱]

۞۱۞ **نام** : اس علم کا نام "علم نحو" ہے۔

۞۲۞ **علم نحو کی تعریف** : تعریف کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) لغوی (۲) اِصطلاحی [۲]

علم نحو کی لغوی تعریف : علم کا معنی ہے "جاننا" اور نحو کے لغت میں کئی معانی آتے ہیں۔

---

[۱] تعریف اس لیے تاکہ شئی مجہول (نامعلوم چیز) کا طالب نہ ہو ، غرض اس لیے تاکہ کوشش اُس کی عبث (ضائع) نہ ہو ، موضوع اس لیے تاکہ اپنے مقصود کو غیر مقصود سے جدا کر سکے ، باقی چیزیں اس لیے تاکہ اس علم کا شوق اور عظمت دل میں پیدا ہو جائے۔

[۲] تعریف کا لغوی معنی ہے "مَا يُعْرَفُ بِهِ الشَّيْئُ" یعنی وہ چیز جس سے کسی چیز کو پہچانا جائے۔ اور اصطلاحی معنی ہے "مَا يُمَيِّزُ بِهِ الشَّيْئُ عَنْ جَمِيْعِ مَا عَدَاهُ" یعنی وہ چیز جس کے ذریعے کسی چیز کو اپنے ماسوا سے جدا کیا جا سکے۔

جن میں سے سات کو ایک فارسی شاعر نے اپنے اس شعر میں جمع کیا ہے۔

ع ہفت معنی در بیانِ نحو اے جانِ من بگو

قصد و مقدار و قبیلہ ، صرف و نوع ، شِبہ و سُو [1]

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷

لفظ نحو کو انھی سات معانی میں ایک عربی شاعر نے اپنے اس شعر میں استعمال کیا ہے۔

ع نَحَوْنَا نَحْوَ نَحْوِکَ یَا حَبِیْبِیْ

ارادہ کیا ہم نے تیرے قبیلے کی طرف اے دوست۔

نَحَوْنَا نَحْوَ اَلْفٍ مِّنْ رَّقِیْبٍ

پھیرا ہم نے ایک ہزار کی مقدار دوستوں کو۔

وَجَدْنَاهُمْ مَّرِیْضًا نَحْوَ قَلْبِیْ

پایا ہم نے ان کو بیمار مثل اپنے دل کے۔

تَمَنَّوْا مِنْکَ نَحْوًا مِّنْ زَبِیْبٍ

آرزو کر رہے تھے وہ تجھ سے ایک خاص قسم کے منقّی کی۔

آٹھواں معنی ہے ”اعراض کرنا ، ہٹنا“ جو فقہاء کے اس قول میں ہے۔ ” ثُمَّ یَتَنَحّٰی عَنْ ذٰلِکَ الْمَکَانِ “ پھر وہ اُس جگہ سے ہٹ جائے۔

نواں معنی ہے ”حفاظت کرنا“ جو حضرت علیؓ کے اِس مقولہ میں آیا ہے۔” اِذَا جَاءَ نَحْوِیُوْنَ فِیْ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ قِیْلَ فِیْ حَقِّهِمْ مِّنْ جَانِبِ اللّٰهِ تَعَالٰی یَا مَلَائِکَتِیْ! اُنْحُوْهُمْ عَنِ النَّارِ کَمَا نَحَوْا کَلَامِیْ عَنِ الْخَطَایَا “ یعنی قیامت کے دن جب نحوی لوگ آئیں گے تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کے حق میں کہا جائے گا ”اے میرے فرشتو! حفاظت کرو ان کی آگ سے جیسے حفاظت کی انھوں نے میرے کلام کی غلطیوں سے۔ (مذکورہ معانی کے علاوہ لفظ نحو کے اور معانی بھی ہیں۔)

---

[1] قصد بمعنی ”ارادہ کرنا“ ، مقدار بمعنی ”اندازہ“ ، صرف بمعنی ”پھیرنا“ ، نوع بمعنی ”قسم“ ، شِبہ بمعنی ”مثل“ ، اور سُو بمعنی ”طرف“

علم نحو کی اصطلاحی تعریف: "هُوَ عِلْمٌ بِأُصُوْلٍ يُعْرَفُ بِهَا أَحْوَالُ أَوَاخِرِ الْكَلِمِ الثَّلٰثِ مِنْ حَيْثُ الْإِعْرَابِ وَالْبِنَاءِ وَكَيْفِيَّةُ تَرْكِيْبِ بَعْضِهَا مَعَ بَعْضٍ" یعنی نحو" وہ علم ہے جس کے ذریعے پہچانا جاتا ہے اسم، فعل اور حرف کے آخر کو معرب اور مبنی ہونے کے اعتبار سے اور بعض کلمات کو بعض سے ملانے کی کیفیت کا پتہ چلتا ہے۔"

۳ علم نحو کی غرض: "صِيَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَاءِ اللَّفْظِيِّ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ" یعنی "عربی زبان میں خطاءِ لفظی سے ذہن کو بچانا" [1] (ذہن اس لیے کہا کیوں کہ زبان ذہن کے تابع ہوتی ہے۔) [2]

۴ علم نحو کا موضوع: "اَلْكَلِمَةُ وَالْكَلَامُ" یعنی "کلمہ اور کلام" [3]

۵ علم نحو کی تدوین: علم نحو کی تدوین کب ہوئی؟ اور کس نے کی؟ اس میں مورخین کا اختلاف ہے، بعض مورخین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نام نامی لیتے ہیں اور بعض محققین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی لیتے ہیں۔ لیکن یہ امر متفق علیہ ہے کہ علم نحو کو منضبط کرنے والے ابوالاسود دوائلی

---

[1] غرض کا لغوی معنی ہے "نشان" اور اصطلاحی معنی ہے "مَا يَكُوْنُ بَاعِثًا لِلْفِعْلِ" یعنی وہ چیز جو کسی کام پر برانگیختہ کرنے والی ہو۔

[2] بریکٹ والی عبارت ایک سوال کا جواب ہے سوال یہ ہے کہ کلام میں غلطی تو زبان کرتی ہے لہذا کہنا چاہیے تھا خطاءِ لفظی سے زبان کو بچانا، نہ یہ کہ ذھن کو بچانا، تو جواب یہ ہے کہ انسان زبان سے جو بھی بات نکالتا ہے پہلے وہ اس کے ذھن میں آتی ہے پھر وہ اس کو زبان سے تعبیر کرتا ہے۔ پس درحقیقت زبان ذھن کے تابع ہوتی ہے۔

[3] موضوع کا لغوی معنی ہے "رکھا ہوا" اور اصطلاحی معنی ہے "مَا يُبْحَثُ فِيْهِ عَنْ عَوَارِضِهِ الذَّاتِيَةِ" یعنی وہ چیز جس کے عوارض ذاتیہ (حالات ذاتیہ) سے اس علم میں بحث کی جائے۔ جیسے علم طب کا موضوع انسان کا بدن ہے، کیوں کہ طب میں بدن انسانی کے احوال سے بحث کی جاتی ہے۔ لہذا علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے کیوں کہ نحو میں کلمہ اور کلام کے عوارض ذاتیہ سے بحث کی جاتی ہے۔

اور انھوں نے حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت ہی میں اس کی تدوین شروع فرمادی تھی۔ اُن کے بعد اس فن میں بڑی بڑی ترقیاں اور موشگافیاں ہوئیں، حتی کہ دوسری صدی ہجری میں علما نحو کے دو مختلف مرکز قائم ہو گئے۔ ایک علماءِ بصرہ کا، اور دوسرا علماءِ کوفہ کا۔ علماءِ بصرہ کے مقتدا و پیشوا امام سیبویہؒ اور امام خلیلؒ تھے اور علماءِ کوفہ کے مقتدا و پیشوا امام فراءؒ اور امام کسائیؒ تھے۔

۶۔ **علم نحو کی فضیلت** : علم نحو کی فضیلت کے لیے اتنی بات ہی کافی ہے کہ یہ علم فہم قرآن کا ذریعہ اور عرفانِ حدیث کا وسیلہ ہے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں ''تَعَلَّمُوا النَّحْوَ كَمَا تَتَعَلَّمُوْنَ السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ '' یعنی علم نحو کو اس طرح سیکھو جیسے تم سنن و فرائض سیکھتے ہو۔ اسی طرح کہا گیا ہے: اَلنَّحْوُ فِي الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ '' یعنی نحو کی حیثیت کلام میں ایسے ہے جیسے کھانے میں نمک کی۔ نیز یہ بھی کہا گیا ہے ''اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْهَا '' یعنی صرف تمام علوم کی ماں اور نحو تمام علوم کا باپ ہے۔

۷۔ **علم نحو کی ضرورت** : پیغمبر اسلام ﷺ کی رحلت کے بعد خلفاء راشدین کے دور میں یکے بعد دیگرے اسلام دنیا میں پھیلتا چلا گیا اور سیدنا علی المرتضیٰؓ کے دور میں تقریباً اکثر دنیا میں پھیل گیا۔ لہٰذا عجمی لوگ بھی اسلام میں داخل ہونے لگے پھر عجمی لوگ عربی میں خلط ملط کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن مجید میں بھی غلطیوں کا ارتکاب کرنے لگے۔ تو علم نحو کو ایجاد کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ چنانچہ چند واقعات درج ذیل ہیں۔

واقعہ نمبر (۱) : ایک اعرابی نیا نیا مسلمان ہو کر مسجد نبوی کے دروازے پر پہنچا تو مسجد کے اندر ایک عجمی تلاوت کر رہا تھا وہ جب سورہ توبہ کی آیت ''اِنَّ اللّٰهَ بَرِیْءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ '' پر پہنچا (یعنی اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بیزار ہیں) تو اس عجمی نے رَسُوْلُهٗ کا عطف لفظ اللّٰہ پر کرنے کی بجائے اَلْمُشْرِكِيْنَ پر کیا اور مجرور پڑھا جس کے معنی یہ بن رہے ہیں'' کہ اللہ مشرکین اور اپنے رسول سے بیزار ہے۔'' (نعوذ باللہ) اعرابی عربی دان تھا اس نے جب یہ آیت سنی تو کہا کہ جب اللہ اپنے رسول سے بیزار ہے تو مجھے ایمان لانے کی کیا ضرورت ہے؟ وہ مرتد ہو گیا اور چلا گیا۔

ابوالاسودؒ کو جب اس واقعہ کی خبر پہنچی تو انھوں نے حضرت علیؓ سے اس واقعہ کو بیان کیا اور فرمایا ''نَحوتُ اَنْ اَضَعَ مِیْزَانًا لِلْعَرَبِ لِیَتَقَوَّمُوْابِہٖ لِسَانَہٗ '' یعنی میں ایسا قانون بنانا چاہتا ہوں جس سے لوگ عربی زبان کو درست رکھ سکیں۔ تو حضرت علیؓ نے فرمایا '' اُقْصُدْ نَحْوَہٗ '' میں بھی یہی ارادہ رکھتا ہوں۔ [1]

نوٹ : رسولہ کا عطف لفظ اللہ کے محل بعید پر ہے نہ کی قریب پر (فافہم)

واقعہ نمبر (۲) : ایک آدمی کی وفات ہوگئی تو لوگ اس پر رو رہے تھے ایک آدمی نے رونے والوں سے پوچھا ''مَنِ الْمُتَوَفِّيْ'' (مارنے والا کون ہے؟) رونے والوں نے کہا ''اللہ'' سائل نے کہا میں تو میت کے بارے پوچھ رہا ہوں کہ مرا ہوا کون ہے؟ اللہ تو حی لا یموت ہے۔ انھوں نے کہا پھر آپ صیغہ اسم مفعول یعنی ''مَنِ الْمُتَوَفّٰی'' کے ساتھ پوچھیں (مرا ہوا کون ہے؟)

واقعہ نمبر (۳) : ایک آدمی کا باپ مر گیا تو وہ سیدنا امیر معاویہؓ کے پاس آیا اور میراث کے بارے مسئلہ پوچھتے ہوئے کہا '' مَاتَ اَبِيْ وَتَرَکَ لِيْ مَالٌ '' (میرا باپ مر گیا اور میرے لیے مال چھوڑا) یعنی مَالًا کی بجائے مَالٌ پڑھا انھی مختلف غلطیوں اور وجوہات کی بنا پر علم نحو کو ایجاد کیا گیا۔

---

[1] ابوالاسودؒ اور حضرت علیؓ کے کلام سے اس علم کی وجہ تسمیہ بھی معلوم ہوگئی کہ دونوں حضرات نے ''نحو'' کا لفظ استعمال فرمایا۔ اس لیے اس علم کا نام ''نحو'' رکھ دیا گیا۔

مُفرد و مُرَکَّب کی بحث

جان تو شخصا! جس چیز پر انسان تلفظ کر سکے اسے ''لفظ'' کہتے ہیں۔ [1] لفظ کی دو قسمیں ہیں۔

مستعمل اور غیر مستعمل ، مستعمل ''بامعنی'' اور غیر مستعمل ''بے معنی'' لفظ کو کہتے ہیں۔ [2]

لفظ مستعمل کی پھر دو قسمیں ہیں۔ مفرد اور مرکب

مفرد ''اس ایک لفظ کو کہتے ہیں جو ایک معنیٰ پر دلالت کرے۔'' جیسے رَجُلٌ ، فَرَسٌ وغیرہ ..... اور

مرکب ''اس لفظ کو کہتے ہیں جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے مل کر بنے۔'' جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ ، زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ [3]

مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔ کلمہ کی پھر تین قسمیں ہیں۔ اسم ، فعل اور حرف

اسم ''اس کلمہ کو کہتے ہیں جو باعتبار وضع تنہا اپنے معنیٰ پر دلالت کرے [4] اور کوئی زمانہ اس میں نہ پایا

---

[1] لفظ کا لغوی معنی ہے ''اَلرَّمْیُ'' یعنی ''پھینکنا'' پھر وہ پھینکنا منہ سے ہوگا یا غیر منہ سے، منہ سے ہو تو کلام ہوگا یا غیر کلام، کلام ہو جیسے ''زَیْدٌ قَائِمٌ''، غیر کلام ہو جیسے'' اَکَلْتُ التَّمْرَۃَ وَلَفَظْتُ النَّوَاۃَ'' یعنی میں نے کھجور کھائی اور گھٹلی پھینکی۔ غیر منہ سے ہو، جیسے'' لَفَظَتِ الرُّحَی الدَّقِیْقَ '' یعنی چکی سے آٹا نکلا۔ اور اصطلاحی معنی ہے مَا یَتَلَفَّظُ بِہِ الْاِنْسَانُ حَقِیْقَۃً کَانَ اَوْ حُکْمًا مُفْرَدًا کَانَ اَوْ مُرَکَّبًا مُھْمَلًا کَانَ اَوْ مَوْضُوْعًا یعنی'' وہ چیز جس پر انسان تلفظ کر سکے حقیقی ہو یا حکمی، مفرد ہو یا مرکب، مہمل ہو یا موضوع'' (پھر تلفظ خواہ ابتداءً ہو یا ثانیاً)

[2] لفظ مستعمل کو ''موضوع اور معنی دار'' اور غیر مستعمل کو ''مہمل اور غیر معنی دار'' بھی کہتے ہیں۔

[3] مفرد کا لغوی معنی ہے ''اکیلا کیا ہوا'' اور مرکب کا لغوی معنی ہے ''ملایا ہوا''

[4] یعنی اس کا معنی دوسرے کلمہ کو ملائے بغیر سمجھ آ جائے۔

جائے۔'' جیسے رَجُلٌ، فَرَسٌ ۱ ...... **فعل** ''اس کلمہ کو کہتے ہیں جو باعتبار وضع تنہا اپنے معنیٰ پر دلالت کرے اور کوئی زمانہ بھی اس میں پایا جائے۔'' جیسے ضَرَبَ، یَضرِبُ ۲ .... اور **حرف** ''اس کلمہ کو کہتے ہیں جو تنہا اپنے معنیٰ پر دلالت نہ کرے بلکہ دوسرے کلمہ کا محتاج ہو۔'' جیسے مِنْ، اِلیٰ ۳

مرکب کی دو قسمیں ہیں۔ مرکب مفید اور مرکب غیر مفید۔

مرکب مفید ''اس مرکب کو کہتے ہیں کہ کہنے والا کہہ کر خاموش ہو جائے اور سننے والے کو کسی بات کی خبر یا کسی کام کی طلب معلوم ہو جائے۔'' جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ، جِئْ بِالْمَاءِ .... اور

مرکب غیر مفید ''اس مرکب کو کہتے ہیں کہ کہنے والا کہہ کر خاموش ہو جائے اور سننے والے کو کسی بات کی خبر یا کسی کام کی طلب معلوم نہ ہو۔'' جیسے غُلَامُ زَیْدٍ، رَجُلٌ عَالِمٌ ۴

مرکب مفید کو ''جملہ اور کلام'' بھی کہتے ہیں۔ ۵ جملہ کی پھر دو قسمیں ہیں۔ جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ ''اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے کہنے والے کو امور خارجیہ کا لحاظ کیے بغیر سچا یا جھوٹا کہا جا سکے۔'' ۶ اور

---

۱ اسم کا لغوی معنی ہے ''علامت اور بلندی'' نیز لفظ اسم بصریوں کے نزدیک سُمُوٌّ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں ''بلندی'' اور کوفیوں کے نزدیک وِسْمٌ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں ''علامت''

۲ فعل کا لغوی معنی ہے ''کام''

۳ حرف کا لغوی معنی ہے ''طرف اور کنارہ'' جیسے عربی کا مقولہ ہے، جَلَسْتُ حَرْفَ الْوَادِی اَیْ طَرْفَ الْوَادِیْ (میں وادی کے کنارے بیٹھا)

۴ مرکب غیر مفید کو ''مرکب ناقص، مرکب غیر تام اور مرکب غیر اسنادی'' بھی کہتے ہیں۔

۵ مرکب مفید کو مرکب تام اور مرکب اسنادی بھی کہتے ہیں۔

۶ جملہ خبریہ کی تعریف میں امور خارجیہ کی قید ایک اشکال کو دفع کرنے کے لیے لگائی گئی ہے۔ کیوں کہ یہاں پر اشکال ہوتا ہے کہ بعض جملے تو ایسے ہیں جن میں صدق ہی صدق ہے جیسے نبی ﷺ کی باتیں کہ اَلْجَنَّةُ حَقٌّ، اَلنَّارُ حَقٌّ یا اس شخص کا قول جو مشاہدہ کے موافق کہے جیسے، اَلسَّمَآءُ فَوْقَنَا وَالْاَرْضُ تَحْتَنَا اسی طرح بعض جملے ایسے ہیں جن میں کذب ہی کذب ہے۔ جیسے اس شخص کا قول جو مشاہدہ کے مخالف کہے، جیسے اَلسَّمَآءُ تَحْتَنَا وَالْاَرْضُ فَوْقَنَا ان تمام جملوں میں اگر ان امور کا لحاظ کریں جو نفس جملہ سے خارج ہیں (یعنی متکلم پر اعتماد اور مشاہدہ) (باقی اگلے صفحہ پر)

جملہ انشائیہ ''اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے۔'' [1]

جملہ خبریہ کی پھر دو قسمیں ہیں۔ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ ''اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے دو مقصودی جزوں (مسند و مسند الیہ) میں سے پہلا جزو اسم ہو۔''

جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اور دوسرا جزو عام ہے خواہ اسم ہو، جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ یا فعل ہو، جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ... اور

جملہ فعلیہ ''اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے دو مقصودی جزوں (مسند و مسند الیہ) میں سے پہلا جزو فعل

ہو۔'' جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ اور اس کا دوسرا جزو ہمیشہ اسم ہی ہوگا۔ [2] [3] [4]

...... بقیہ صفحہ سابقہ ... تو ان کے کہنے والے کو صرف صادق یا صرف کاذب ہی کہا جا سکتا ہے۔ اس طرح یہ جملہ خبریہ نہیں بن سکتے اور اگر ان امور کا لحاظ نہ کریں تو ان کے بولنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکتا ہے۔ اس لیے ہم نے امور خارجیہ کا لحاظ نہ کرنے کی قید لگائی۔

[1] انشاء کا لغوی معنی ہے ''از سر نو پیدا کرنا'' جملہ انشائیہ کو بھی انشائیہ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس کو متکلم خود پیدا کرتا ہے اس سے کسی واقعہ کی خبر نہیں دیتا۔

[2] جزو جملہ سے مراد مسند و مسند الیہ ہے لہذا جملہ کا پہلا لفظ حرف ہوا تو اس کا کوئی اعتبار نہیں، کیوں کہ وہ نہ مسند بنتا ہے اور نہ مسند الیہ۔ لہذا اس کے بعد والے لفظ کو دیکھیں گے اگر وہ اسم ہے تو جملہ اسمیہ ہوگا، اور اگر وہ فعل ہے تو جملہ فعلیہ ہوگا، جیسے مَا جَاءَ زَیْدٌ میں پہلا لفظ مَا حرف نفی ہے لہذا اس کا کوئی اعتبار نہیں اس کے بعد جَاءَ فعل ہے جو جملہ کا پہلا جزو ہے۔ پس یہ جملہ فعلیہ ہوگا۔

[3] اسمیہ اور فعلیہ ہونا جملہ خبریہ کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ جملہ انشائیہ بھی اسمیہ اور فعلیہ ہو سکتا ہے۔

[4] جملہ خبریہ کی دو قسمیں اور بھی ہیں (۱) جملہ ظرفیہ (۲) جملہ شرطیہ

(۱) **جملہ ظرفیہ** : جملہ ظرفیہ ''اس جملہ کو کہتے ہیں جس کا پہلا جزو ظرف یا جار مجرور ہو۔ اور دوسرا جزو اسم ہو۔'' ظرف ہو، جیسے عِنْدِیْ اَسَدٌ ، جار مجرور ہو، جیسے بِهٖ دَاءٌ... نیز یہ یاد رکھیں جہاں پر جملہ کا ایک جزو ظرف ہو اور دوسرا جزو اسم ہو پھر اسم مقدم ہو اور ظرف مؤخر ہو، جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ تو اس ..... (باقی اگلے صفحہ پر)

یاد رکھیں! جملہ اسمیہ کے پہلے جزو کو مسند الیہ اور مبتداء کہتے ہیں، دوسرے جزو کو مسند اور خبر کہتے ہیں اور جملہ فعلیہ کے پہلے جزو کو مسند اور فعل کہتے ہیں، اور دوسرے جزو کو مسند الیہ اور فاعل یا نائب فاعل کہتے ہیں۔ [1] **مسند** حکم کو کہتے ہیں اور **مسند الیہ** اسے کہتے ہیں جس پر حکم لگایا جائے۔ [2]

جان لو! اسم مسند بھی بن سکتا ہے، مسند الیہ بھی، فعل مسند تو بن سکتا ہے لیکن مسند الیہ نہیں بن سکتا اور حرف نہ مسند بن سکتا ہے نہ مسند الیہ۔ [3]

......بقیہ صفحہ سابقہ.....صورت میں اسم مبتداء ہوگا اور ظرف خبر ہوگی۔ اور اگر ظرف مقدم ہو اور اسم مؤخر ہو، جیسے بِهِ دَاءٌ تو بصریین کے نزدیک وہی ترکیب ہوگی، لیکن کوفیین کے نزدیک بعد والا اسم ظرف مستقر کے لیے فاعل ہوگا، اور یہ جملہ ظرفیہ بنے گا۔

(۲) جملہ شرطیہ: جملہ شرطیہ اس جملہ کو کہتے ہیں جو شرط اور جزاء سے مل کر بنے۔ جیسے اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ اَکْرَمْتُکَ

[1] ان ناموں کے علاوہ مسند الیہ کو ''محکوم علیہ، مخبر عنہ اور موضوع'' بھی کہتے ہیں۔ اسی طرح مسند کو ''مسند بہ، مخبر، مخبر بہ، محکوم، محکوم بہ اور محمول'' بھی کہتے ہیں۔

[2] یعنی جس کے بارے میں کچھ کہا جائے وہ مسند الیہ ہوتا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ مسند ہوتا ہے۔

[3] **سوال:** جب حرف مسند اور مسند الیہ کچھ نہیں بن سکتا تو پھر اس سے بحث کیوں کی جاتی ہے؟

جواب: ضروری نہیں کہ حرف مسند اور مسند الیہ ہی بنے۔ حرف اگر چہ مسند اور مسند الیہ نہیں بنتا لیکن پھر بھی دو کلموں کے درمیان ربط کا کام تو دیتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ اب اگر یہاں حرف فِیْ نہ ہوتا بلکہ (زَیْدٌ الدَّارُ) ہوتا تو کچھ پتا نہ چلتا کہ زید دار کیا ہے۔ لیکن جب درمیان میں حرف فِیْ آیا تو پتہ چل گیا کہ زید گھر میں ہے۔

پھر کبھی دو اسموں کے درمیان ربط کا کام دیتا ہے، جیسے مذکورہ مثال میں، کبھی دو فعلوں کے درمیان، جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقْرَأَ کبھی اسم اور فعل کے درمیان، جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ اور کبھی دو جملوں کے درمیان جیسے اِنْ جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَکْرَمْتُهٗ

[illegible] ان شاء اللہ آپ پڑھیں گے۔

جملہ انشائیہ کی پھر دس قسمیں ہیں۔ امر ، نہی ، استفہام ، تمنی ، ترجی ، عقود ندا ، عرض ، قسم اور تعجب ... ہر ایک کی اصطلاحی تعریف مندرجہ ذیل ہے۔ ۱

﴿۱﴾ **امر** : ''اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کوئی فعل طلب کیا جائے۔'' جیسے اِضْرِبْ ۲

﴿۲﴾ **نہی** : ''اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے ترک فعل طلب کیا جائے۔'' جیسے لَا تَضْرِبْ ۳

﴿۳﴾ **استفہام** : ''اس کلام کو کہتے ہیں جس کے ذریعے ناواقف متکلم واقف کار مخاطب سے کوئی نامعلوم بات سمجھنے کی خواہش ظاہر کرے۔'' جیسے هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ؟ (کیا زید نے مارا؟) ۴

﴿۴﴾ **تمنی** : ''اس کلام کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی چیز کی آرزو ظاہر کی جائے۔'' جیسے لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ (کاش زید حاضر ہوتا)

﴿۵﴾ **ترجی** : ''اس کلام کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی چیز کی امید ظاہر کی جائے۔'' جیسے لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ (شاید عمرو غائب ہوگا) ۵

﴿۶﴾ **عقود** : ''اس کلام کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کوئی معاملہ طے کیا جائے۔''

---

۱ امر کا لغوی معنی ہے ''کسی کو کسی کام کا حکم کرنا'' نہی کا لغوی معنی ہے ''کسی کو کسی کام سے روکنا'' استفہام کا لغوی معنی ہے ''طلب فہم'' تمنی کا لغوی معنی ہے ''آرزو کرنا'' ترجی کا لغوی معنی ہے ''امید کرنا'' عُقود عَقد کی جمع ہے جس کا لغوی معنی ہے ''گرہ لگانا'' نداء کا لغوی معنی ہے ''پکارنا، بلانا'' عرض کا لغوی معنی ہے ''پیش کرنا'' قسم کا لغوی معنی ہے ''پختہ کرنا'' تعجب کا لغوی معنی ہے ''حیرانی کا اظہار کرنا''

۲ پھر امر عام ہے اگر اعلیٰ ادنیٰ کو امر کرے تو ''حکم'' مراد ہوتا ہے۔ اور اگر ادنیٰ اعلیٰ کو امر کرے تو ''دعا اور درخواست'' مراد ہوتی ہے۔ اور اگر اپنے مساوی کو امر کرے تو ''التماس'' مراد ہوتی ہے۔

۳ امر کی طرح اس کی بھی تین قسمیں ہیں۔

۴ اگر واقف متکلم کسی حرف استفہام کو خود استعمال کرے تو اسے استخبار کہتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے،
هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؟

۵ تمنی اور ترجی میں دو فرق ہیں۔ دیکھیں صفحہ ۱۸۴ پر

جیسے بِعْتُ (میں نے بیچا) اور اِشْتَرَیْتُ (میں نے خریدا) وغیرہ [1]

﴿۷﴾ **نداء** : ''اس کلام کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی کو پکارا جائے۔ یا کسی کو اپنی طرف متوجہ کیا جائے۔'' جیسے یَا زَیْدُ (اے زید) [2]

﴿۸﴾ **عرض** : ''اس کلام کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی کو نرمی کے ساتھ کوئی چیز حاصل کرنے کی ترغیب دی جائے۔'' جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا (کیا آپ ہمارے پاس نہیں ٹھہرتے تا کہ آپ اچھائی پائیں) [3]

﴿۹﴾ **قسم** : ''اس کلام کو کہتے ہیں جس کے ذریعے متکلم اپنی بات کو پختہ کرے۔'' جیسے وَاللّٰہِ لَاَنْصُرَنَّ زَیْدًا (اللہ کی قسم میں ضرور بالضرور زید کی مدد کروں گا) [4]

---

[1] یہ جملے خرید و فروخت کے وقت یعنی معاملہ طے کرتے وقت بولے جائیں پھر تو ''انشائیہ'' ہوں گے لیکن اگر معاملہ طے ہو جانے کے بعد کسی کو خبر دینے کے لیے کہے جائیں پھر ''خبریہ'' ہوں گے۔

[2] جہاں نداء ہو وہاں چار چیزیں ہوتی ہیں۔

۱۔ مُنادِی ۲۔ مُنادٰی ۳۔ حرفِ نداء ۴۔ مقصود بالنداء یا جواب نداء

''منادِی'' پکارنے والے کو کہتے ہیں۔ ''منادٰی'' اس کو کہتے ہیں جسے پکارا جائے۔ ''حرف نداء'' اس حرف کو کہتے ہیں جس کے ساتھ پکارا جائے اور ''مقصود بالنداء'' اس غرض کو کہتے ہیں جس کے لیے پکارا جائے۔ جیسے یَا اَللّٰہُ اِغْفِرْلِیْ اس جملے میں متکلم ''منادِی'' لفظ اللہ ''منادٰی'' یَا ''حرف نداء'' اور اِغْفِرْلِیْ ''مقصود بالنداء'' ہے۔

حروف نداء پانچ ہیں۔ یَا ، اَیَا ، ھَیَا ، اَیْ اور ہمزہ مفتوحہ (اَ)

نیز یاد رکھیں! نداء تو جملہ انشائیہ ہوتا ہے لیکن جواب نداء کا جملہ انشائیہ ہونا ضروری نہیں۔

[3] اس مثال میں اَلَا تَنْزِلُ بِنَا عرض ہے، فاء جوابیہ ہے جس کے بعد اَنْ مقدر ہے اور تُصِیْبَ خَیْرًا جواب عرض ہے۔ جو جملہ خبریہ ہے۔

[4] جہاں قسم ہو وہاں چار چیزیں ہوتی ہیں۔ (۱) مُقسِم (۲) مُقسَم بہ (۳) حرف قسم (۴) جواب قسم ''مقسِم'' قسم کھانے والے کو کہتے ہیں۔ ''مقسَم بہ'' اس کو کہتے ہیں جس کی قسم کھائی جائے۔ ''حرف قسم'' اس حرف کو کہتے ہیں جس کے ساتھ قسم کھائی جائے۔ اور ''جواب قسم'' اس بات کو کہتے ہیں ......

(باقی اگلے صفحہ پر)

﴿۱۰﴾ **تعجب**: ''اس کلام کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی نادر الوقوع چیز پر حیرانی کا اظہار کیا جائے۔'' اس کے لیے عربی میں دو صیغے استعمال ہوتے ہیں۔ایک مَا اَفْعَلَهُ کے وزن پر، دوسرا اَفْعِلْ بِه کے وزن پر۔جیسے مَا اَحْسَنَهُ وَاَحْسِنْ بِه (کس چیز نے اس کو حسین کر دیا اور کتنا ہی حسین ہے وہ!)

مرکب غیر مفید کی ابتداءً دو قسمیں ہیں۔ مرکب تقییدی اور مرکب غیر تقییدی

مرکب تقییدی ''اسے کہتے ہیں جس کا دوسرا جزو پہلے جزو کے لیے قید ہو۔'' جیسے غُلَامُ زَيْدٍ (اس مثال میں زید غلام کے لیے قید ہے اس لیے کہ زید کے ذکر کرنے سے پہلے غلام عام تھا ہر ایک غلام کو شامل تھا لیکن زید کے ذکر کرنے کے بعد غلام خاص ہو گیا) .... اور

مرکب غیر تقییدی ''اسے کہتے ہیں جس کا دوسرا جزو پہلے جزو کے لیے قید نہ ہو''

مرکب تقییدی کی پھر دو قسمیں ہیں۔ مرکب توصیفی اور مرکب اضافی

مرکب توصیفی ''اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں کسی اسم کی کوئی صفت، حالت یا کیفیت بیان کی گئی ہو۔'' اس کے پہلے جزو کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں۔جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ (عالم مرد) اور

مرکب اضافی ''اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں ایک چیز کی نسبت دوسری چیز کی طرف کی گئی ہو''

جیسے غُلَامُ زَيْدٍ (زید کا غلام) جس کی نسبت کی جائے اسے ''مضاف'' اور جس کی طرف کی جائے اس کو ''مضاف الیہ'' کہتے ہیں۔ [1]

اور مرکب غیر تقییدی کی تین قسمیں ہیں۔ مرکب بنائی، مرکب منع صرف اور مرکب صوتی

...بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ .... جس پر قسم کھائی جائے، جیسے وَاللّٰهِ لَاَنْصُرَنَّ زَيْدًا اس جملہ میں متکلم ''مقسم'' لفظ اللّٰہ ''مقسم بہ'' واؤ ''حرف قسم'' اور لَاَنْصُرَنَّ زَيْدًا ''جواب قسم'' ہے۔

حروف قسم پانچ ہیں۔ واؤ، باء، تا، لام، فاء .... نیز یاد رہے کہ جملہ قسمیہ تو انشائیہ ہوتا ہے۔ لیکن جواب قسم جملہ خبریہ ہوتا ہے۔

[1] مسند اور مسند الیہ ''اسناد'' سے اور مضاف و مضاف الیہ ''اضافت'' سے ماخوذ ہیں۔ اسناد اور اضافت میں فرق یہ ہے کہ اسناد میں نسبت تامہ ہوتی ہے اور اضافت میں نسبت تامہ نہیں ہوتی۔

مرکب بنائی ''اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں دو اسموں کو ایک کرلیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کے معنیٰ کو متضمن ہو'' جیسے اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کے اعداد (کہ اصل میں اَحَدٌ وَّعَشَرٌ اور تِسْعَةٌ وَّعَشَرٌ تھا۔ واؤ کے جمعیت والے معنیٰ کو عَشَرٌ میں داخل کر کے واؤ کو حذف کر دیا تو اَحَدٌ عَشَرٌ اور تِسْعَةٌ عَشَرٌ ہو گیا۔ دونوں جزوں کو مبنی بر فتح کیا تو اَحَدَ عَشَرَ ، تِسْعَةَ عَشَرَ ہو گیا۔) اس کو ''مرکب عددی یا تعدادی'' بھی کہتے ہیں۔

مرکب منع صرف ''اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں دو اسموں کو ایک کر لیا گیا ہو لیکن دوسرا اسم کسی حرف کے معنیٰ کو متضمن نہ ہو'' جیسے بَعْلَبَکُّ ، حَضْرَ مَوْتُ (بَعْل الگ اسم ہے ایک بت کا نام ہے اور بَکُّ الگ اسم ہے، بادشاہ کا نام ہے، دونوں کو ملا کر ایک شہر کا نام رکھ دیا جو اس بادشاہ نے بنایا تھا۔ اسی طرح حَضْرُ الگ اسم ہے اور مَوْتُ الگ اسم ہے دونوں کو ملا کر عرب کے ایک شہر کا نام رکھ لیا۔ ان دونوں مثالوں میں دوسرے اسم سے پہلے کوئی حرف نہیں گرایا جیسے اَحَدَ عَشَرَ وغیرہ میں گرایا گیا۔)

مرکب صوتی ''اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں دو اسموں کو ایک کرلیا گیا ہو اور دوسرا اسم ''اسم صوت'' ہو'' جیسے سِیْبَوَیْه [1] [2]

خوب جان لو! کہ مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا جزو بنتا ہے (کبھی مسند اور کبھی مسند الیہ) پورا جملہ نہیں بنتا۔[3]

---

1. مرکب غیر مفید کی کل پانچ قسمیں ہو گئیں، دو مرکب تقییدی کی اور تین مرکب غیر تقییدی کی، ان پانچ میں وجہ حصر یہ ہے کہ مرکب غیر مفید دو حال سے خالی نہیں جز ثانی جز اول کے لیے قید ہو گا یا نہیں اگر ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں باعتبار اضافت ہو گا یا باعتبار صفت، اول ہو تو مرکب اضافی، دوم ہو تو مرکب توصیفی، اگر قید نہ ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں، اسم صوت ہو گا یا نہیں، اگر ہو تو مرکب صوتی، اگر نہ ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں، حرف کے معنیٰ کو متضمن ہو گا یا نہیں، اگر ہو تو مرکب بنائی، اور اگر نہ ہو تو مرکب منع صرف۔
2. مرکب غیر مفید کی تمام اقسام کا حکم دیکھیے صفحہ ۳۳۵ پر
3. جیسے غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ ، عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا ، جَاءَ بَعْلَبَکُّ ، خَطَبَ رَجُلٌ عَالِمٌ ، خَالِدٌ سَنَدٌ لَهٗ ، پہلی مثال میں ایک جزو غُلَامُ زَیْدٍ مرکب اضافی مسند الیہ مبتدا ہے اور دوسرا [illegible] دوسری مثال میں ایک جزو اَحَدَ عَشَرَ مرکب بنائی مسند الیہ مبتدا ہے [illegible] (باقی اگلے صفحہ پر)

جان تو شخصا ! جملے میں کم از کم دو کلموں کا ہونا ضروری ہے، ایک مسند اور دوسرا مسند الیہ، خواہ وہ دونوں کلمے لفظی ہوں، جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ اور زَیْدٌ قَائِمٌ یا ایک لفظی ہو ایک تقدیری، جیسے اِضْرِبْ، کہ دوسرا کلمہ یعنی اَنْتَ ضمیر اس میں پوشیدہ ہے۔ اور جملے میں کلمات دو سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں لیکن زیادہ کی کوئی حد متعین نہیں۔ [۱]

نیز جب کسی جملہ میں کلمات زیادہ ہوں تو اس کے اندر چار باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱) اسم، فعل اور حرف کو پہچان کر الگ الگ کرنا۔

(۲) معرب اور مبنی کو پہچاننے میں غور کرنا۔

(۳) عامل اور معمول کو پہچاننا۔

(۴) کلمات کا آپس میں تعلق معلوم کرنا تاکہ مسند اور مسند الیہ ظاہر ہو جائیں اور جملہ کا معنی تحقیقی طور پر معلوم ہو جائے۔

.....بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ ... اور دوسرا جزو عِنْدِیْ مسند خبر ہے۔ اسی طرح تیسری مثال میں ایک جزو بَعْلَبَکُّ مرکب منع صرف مسند الیہ فاعل ہے اور دوسرا جزو جَاءَ مسند فعل ہے۔ چوتھی مثال میں ایک جزو رَجُلٌ عَالِمٌ مرکب توصیفی مسند الیہ فاعل ہے اور دوسرا جزو خَطَبَ مسند فعل ہے۔ پانچویں مثال میں ایک جزو سِیْبَوَیْهِ مرکب صوتی مسند الیہ فاعل ہے اور دوسرا جزو خَالَفَ مسند فعل ہے۔

[۱] تین بھی ہو سکتے ہیں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا، چار بھی ہو سکتے ہیں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا ضَرْبًا، پانچ بھی ہو سکتے ہیں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا ضَرْبًا شَدِیْدًا، چھ بھی ہو سکتے ہیں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا ضَرْبًا شَدِیْدًا فِیْ دَارِہٖ، سات بھی ہو سکتے ہیں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا ضَرْبًا شَدِیْدًا فِیْ دَارِہٖ تَاْدِیْبًا، آٹھ بھی ہو سکتے ہیں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا ضَرْبًا شَدِیْدًا فِیْ دَارِہٖ تَاْدِیْبًا اَمَامَ الْاَمِیْرِ نو بھی ہو سکتے ہیں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا ضَرْبًا شَدِیْدًا فِیْ دَارِہٖ تَاْدِیْبًا اَمَامَ الْاَمِیْرِ وَالْخَشَبَةَ، دس بھی ہو سکتے ہیں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا ضَرْبًا شَدِیْدًا فِیْ دَارِہٖ تَاْدِیْبًا اَمَامَ الْاَمِیْرِ وَالْخَشَبَةَ مَشْدُوْدًا

اسم، فعل اور حرف کی علامات [1]

جان تو شخصا! اسم ،فعل اور حرف کی پہچان کے لیے چند علامات ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

علامات اسم

(۱) شروع میں الف لام کا داخل ہونا۔ جیسے اَلْحَمْدُ (۲) شروع میں حرف جر کا داخل ہونا۔ جیسے بِزَيْدٍ [2] (۳) آخر میں تنوین کا ہونا۔ جیسے زَيْدٌ (۴) مسند الیہ ہونا۔ جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ میں زَيْدٌ (۵) مضاف ہونا۔جیسے غُلَامُ زَيْدٍ میں غُلَامُ (۶) مصغر ہونا۔ جیسے رُجَيْلٌ ، قُرَيْشٌ [3]

---

[1] علامت کا لغوی معنی ہے ''نشانی'' اور اصطلاحی معنی ہے ''مَا يُوجَدُ فِيهِ وَلَا يُوجَدُ فِي غَيْرِهِ'' یعنی ''کسی چیز کی علامت اس چیز کو کہتے ہے جو اسی میں پائی جائے اس کے علاوہ کسی میں نہ پائی جائے۔'' لہذا اسم کی علامات صرف اسم ہی میں اور فعل کی علامات صرف فعل ہی میں پائی جائیں گی، ان کے علاوہ کسی میں نہیں پائی جائیں گی۔

[2] حروف جارہ سترہ ہیں جن کو کسی شاعر نے ایک شعر میں بیان کیا ہے۔

ع با و تا و کاف و لام و واؤ مُنْذُ و مُذْ خَلَا

رُبَّ ، حَاشَا، مِنْ ، عَدَا، فِيْ، عَنْ، عَلٰى، حَتّٰى، اِلٰى

[3] تصغیر کا لغوی معنی ہے ''چھوٹا کرنا'' اور صرفیوں کی اصطلاح میں تصغیر لفظ میں ایسی تبدیلی کرنے کو کہتے ہیں جو کسی چیز کی قلت ، حقارت ، محبت یا عظمت پر دلالت کرے۔قلت کی مثال جیسے ضُوَيْرِبٌ ، حقارت کی مثال جیسے رُجَيْلٌ محبت کی مثال جیسے بُنَيَّ اور عظمت کی مثال جیسے قُرَيْشٌ (قُرَيْشٌ قَرْشٌ کی تصغیر ہے اور قرشٌ ایک مچھلی کا نام ہے جو تمام مچھلیوں پر غالب ہوتی ہے اسی طرح قبیلہ قریش بھی تمام قبائل پر غالب تھا اس لیے بنو قریش کہتے ہیں۔ (مزید معلومات کے لیے دیکھیں صفحہ ۴۴۶)

(۷) منسوب ہونا۔ جیسے بَغْدَادِیٌّ ۱ (۸) تثنیہ ہونا۔ جیسے رَجُلَانِ (۹) جمع ہونا۔ جیسے رِجَالٌ ۲ (۱۰) موصوف ہونا۔ جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ (۱۱) تائے متحرکہ کا آخر میں ہونا۔ جیسے ضَارِبَۃٌ (۱۲) تمام چیزوں کے نام۔ جیسے مَکَّۃُ ، مَدِیْنَۃُ ، زَیْدٌ ، فَاطِمَۃُ ، رُمَّانٌ ، کِتَابٌ وغیرہ (۱۳) مستثنیٰ ہونا۔ (۱۴) مستثنیٰ منہ ہونا۔ (۱۵) منصرف ہونا۔ (۱۶) غیر منصرف ہونا۔ (۱۷) معرفہ ہونا۔ (۱۸) نکرہ ہونا۔ (۱۹) مذکر ہونا۔ (۲۰) مؤنث ہونا۔ (۲۱) فاعل ہونا۔ (۲۲) مفعول ہونا۔ (۲۳) منادیٰ ہونا۔ (۲۴) ذوالحال ہونا۔ (۲۵) حروف مشبہ بالفعل کا شروع میں ہونا۔ (۲۶) لائے نفی جنس کا شروع میں ہونا۔ (۲۷) ماولا المشبہتان بلیس کا شروع میں ہونا۔

علامات فعل

(۱) شروع میں قَدْ کا ہونا۔ جیسے قَدْ ضَرَبَ (۲) سین زائدہ کا ہونا۔ جیسے سَیَضْرِبُ ۳ (۳) سَوْفَ کا ہونا۔ جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ (۴) حروف جازمہ کا ہونا۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ ۴ (۵) آخر میں ضمیر مرفوع متصل کا ہونا جیسے ضَرَبْتَ (۶) آخر میں تائے ساکنہ کا ہونا۔ جیسے ضَرَبَتْ

---

۱ اسم منسوب ''اس اسم کو کہتے ہیں جو اپنے مدلول کے کسی چیز (قوم، جگہ یا قبیلہ) سے وابستہ ہونے پر دلالت کرے۔''منسوب بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری حرف کو کسرہ دے کر آخر میں یائے مشددہ لگا دیں جیسے بَغْدَادْ سے بَغْدَادِیٌّ اور جُرْجَان سے جُرْجَانِیٌّ (مزید معلومات کے لیے دیکھیں صفحہ ۴۴۴)

۲ سوال : تثنیہ و جمع ہونا اسم کی علامات میں سے ہیں تو پھر فعل میں کیوں پائی جاتی ہیں؟ کیوں کہ فعل بھی تثنیہ و جمع ہوتا ہے جیسے ضَرَبَا تثنیہ اور ضَرَبُوْا جمع ہے؟

جواب : فعل تثنیہ و جمع نہیں ہوتا بلکہ اس میں فاعل کی ضمیر تثنیہ و جمع ہوتی ہے اور فاعل ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔ لہذا ضربا اور ضَرَبُوْا میں ماریں دو یا زیادہ نہیں ہوئیں بلکہ مارنے والے دو یا زیادہ ہوئے۔

۳ اگر سین اصلی ہوا تو وہ فعل کی علامت نہیں سمجھا جائے گا۔ جیسے سَامِعٌ ، سَالِمٌ وغیرہ

۴ حروف جازمہ پانچ ہیں۔ اِنْ ، لَمْ ، لَمَّا ، لامِ امر ، لاءِ نہی

(۷) امر ہونا۔ جیسے اِضْرِبْ (۸) نہی ہونا۔ جیسے لَا تَضْرِبْ (۹) ماضی ہونا۔ جیسے ضَرَبَ ، سَمِعَ ، کَرُمَ (۱۰) مضارع ہونا۔جیسے یَضْرِبُ ، یَسْمَعُ ، یَکْرُمُ (۱۱) حروف ناصبہ کا شروع میں ہونا۔ جیسے اَنْ یَّضْرِبَ [1] (۱۲) نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ کا آخر میں ہونا۔ جیسے لَیَضْرِبَنَّ ، لَیَضْرِبَنْ

علامت حرف

حرف کی ایک ہی علامت ہے یعنی اسم وفعل کی علامات سے خالی ہونا۔

ع در حرف ہرگز نباشد اے عزیز
از علاماتِ اسم وفعل ہیچ چیز

---

[1] حروف ناصبہ چار ہیں۔ اَنْ ، لَنْ ، کَیْ ، اِذَنْ

اس وادی گل کا ہر ذرہ خورشید جہاں کہلایا ہے
جو رند یہاں سے اٹھا ہے وہ پیر مغاں کہلایا ہے
اس بزم جنوں کے دیوانے ہر راہ سے پہنچے یزداں تک
ہیں عام ہمارے افسانے دیوار چمن سے زنداں تک
سو بار سنوارا ہے ہم نے اس ملک کے گیسوئے برہم کو
یہ اہل جنوں بتلائیں گے کیا ہم نے دیا ہے عالم کو

معرب ومبنی کی بحث

جان توشخصا ! تمام کلمات عرب دوقسم پر ہیں۔ معرب اور مبنی

معرب ''اس کلمہ کو کہتے ہیں جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدلتا رہے۔'' جیسے جاءَ زَیْدٌ ، رَأَیْتُ زَیْدًا ، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں لفظ زَیْد ...... اور **مبنی** ''اس کلمہ کو کہتے ہیں جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے نہ بدلے۔'' جیسے جاءَنِی ھٰؤُلَاءِ ، رَأَیْتُ ھٰؤُلَاءِ ، مَرَرْتُ بِھٰؤُلَاءِ میں لفظ ھٰؤُلَاءِ [1]

معرب ومبنی کی حقیقت کو کسی شاعر نے کیا خوب بیان کیا ہے۔

ع مبنی آں باشد کہ ماند برقرار

معرب آں باشد کہ گردد بار بار [2]

---

[1] معرب ''اعراب'' مصدر سے ظرف مکاں کا صیغہ ہے جس کا لغوی معنی ہے ''ظاہر کرنے کی جگہ'' اس پر بھی چوں کہ اعراب ظاہر کیا جاتا ہے اس لیے اس کو ''معرب'' کہتے ہیں۔ اور مبنی ''بِنَاءٌ'' مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کا لغوی معنی ہے ''برقرار رکھا ہوا'' چوں کہ مبنی کے آخر کو بھی ایک حالت پر برقرار رکھا جاتا ہے اس لیے اس کو ''مبنی'' کہتے ہیں۔

[2] معرب اور مبنی کی جو تعریف ذکر کی گئی ہے بعض حضرات مثلاً علامہ ابن حاجب نے اسے معرب مبنی کا حکم اور اثر قرار دیا ہے اور تعریف یوں کی ہے کہ معرب ''وہ ہے جو اپنے عامل کے ساتھ مرکب ہو اور مبنی اصل کے مشابہ نہ ہو۔'' اور مبنی وہ ہے ''جو یا تو عامل کے ساتھ ترکیب میں واقع نہ ہو ...... (باقی اگلے صفحے پر)

یاد رکھیں! معرب کلام عرب میں صرف دو چیزیں ہیں۔

(۱) اسم متمکن جو ترکیب میں واقع ہو۔ (۲) فعل مضارع جو نون جمع مؤنث اور نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ سے خالی ہو۔ .... اور مبنی چھ چیزیں ہیں۔ (۱) فعل ماضی مطلقا (۲) امر حاضر معروف (۳) تمام حروف (۴) فعل مضارع جس کے آخر میں نون جمع مؤنث اور نون تاکید لاحق ہو۔ (۵) اسم متمکن جو ترکیب میں واقع نہ ہو۔ (۶) اسم غیر متمکن ۱؎

ان میں سے پہلی تین قسموں کو ''مبنی الاصل'' کہتے ہیں اور باقی کو ''غیر مبنی الاصل''۔

جان لو! اسم متمکن ''اس اسم کو کہتے ہیں جو مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت نہ رکھتا ہو'' اور

اسم غیر متمکن ''اس اسم کو کہتے ہیں جو مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو۔'' ۲؎

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ .... یا مبنی اصل کے مشابہ ہو'' ..... لیکن جمہور نُحَاۃ نے معرب ومبنی کی وہی تعریف کی ہے جو متن میں ذکر کی گئی ہے۔ اور احقر کے نزدیک بھی وہی راجح ہے۔

۱؎ بحث نفی تاکید بلَن، بحث نفی جحد بلم اور امر حاضر معروف کے علاوہ باقی اقسام امر اور نہی کے صیغے فعل مضارع کے حکم میں ہیں یعنی اگر نون جمع مؤنث اور نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ ان کے آخر میں ہوا تو مبنی ہوں گے ورنہ معرب ہوں گے۔

۲؎ اسم کی مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت کی کئی صورتیں ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) **وضعی** : کوئی اسم وزن میں حرف کے مشابہ ہو یک حرفی یا دو حرفی ہونے میں، جیسے ضَرَبْتِ میں ''تِ'' ضمیر باء کے مشابہ ہے یک حرفی ہونے میں، اور مَنْ هَلْ کے مشابہ ہے دو حرفی ہونے میں۔

(۲) **معنوی** : کوئی اسم مبنی الاصل کے معنی میں ہو۔ جیسے اسماء افعال، کہ ان میں سے بعض امر حاضر اور بعض ماضی کے معنی میں ہیں۔

(۳) **افتقاری** : کوئی اسم اپنا معنی دینے میں حرف کی طرح کسی دوسری چیز (باقی اگلے صفحہ پر)

اغیر متمکن کی پھر آٹھ قسمیں ہیں۔

(۱) مضمرات (۲) اسماء اشارات (۳) اسماء موصولات (۴) اسماء افعال (۵) اسماء اصوات

(۶) اسماء ظروف (۷) اسماء کنایات (۸) مرکب بنائی

﴿۱﴾ **مُضْمَرَات**: مضمرات "مُضْمَرَۃٌ" کی جمع ہے، مضمر اور ضمیر ایک ہی چیز کا نام ہے۔ ضمیر "اس اسم کو کہتے ہیں جو متکلم، مخاطب اور ایسے غائب پر دلالت کرے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو، لفظاً معنیً یا حکماً۔" اس پہلے والے ذکر کو مرجع کہتے ہیں مرجع کی تین قسمیں ہیں دیکھیں صفحہ ۳۴۵

ضمیر کی پھر تین قسمیں ہیں۔ مرفوع ، منصوب اور مجرور

مرفوع علامت فاعل کی ہوتی ہے ، **منصوب** علامت مفعول بہ کی ہوتی ہے اور **مجرور** علامت مضاف الیہ کی ہوتی ہے۔ پھر ضمیر مرفوع اور منصوب کی دو دو قسمیں ہیں۔ متصل اور منفصل

متصل وہ ہوتی ہے، جو اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو۔ اور **منفصل** وہ ہوتی ہے جو اپنے عامل سے جدا ہو۔

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ ...... کا محتاج ہو، جیسے اسمائے اشارات اور اسمائے موصولات وغیرہ کیوں کہ اسمائے اشارات مشار الیہ کے، اور اسمائے موصولات صلہ کے محتاج ہوتے ہیں۔

(۴) **بنائی**: کوئی اسم حرف کے معنی کو متضمن ہو۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ میں عَشَرَ واؤ کے معنی کو متضمن ہے۔

(۵) **وقوعی**: کوئی اسم مبنی الاصل کی جگہ واقع ہو۔ جیسے نَزَالِ اور تَرَاکِ وغیرہ، کیوں کہ نَزَالِ اِنْزِلْ اور تَرَاکِ اُتْرُکْ کی جگہ واقع ہے، اور اِنْزِلْ اور اُتْرُکْ دونوں مبنی الاصل ہیں۔

(۶) **وقوعی شبہی**: کوئی اسم واقع ہوا ایسے اسم کی جگہ جو مشابہت رکھتا ہو مبنی الاصل کے ساتھ۔ جیسے منادی مفرد "یَا زَیْدُ" میں، کیوں کہ یہ اُدْعُوکَ کی تقدیر میں ہے چنانچہ زَیْدُ واقع ہے "کاف" اسمیہ خطابیہ کی جگہ میں اور وہ مشابہ ہے کَذٰلِکَ کے "کاف" کے، جو کہ حرف ہے۔

(۷) **شبہی وقوعی**: کوئی اسم مشابہ ہوا ایسے اسم کے جو واقع ہو مبنی الاصل کی جگہ۔ (باقی اگلے صفحے پر)

اور مجرور صرف متصل ہوتی ہے، منفصل نہیں ہوتی اس طرح ضمیر کی کل پانچ قسمیں ہو گئیں۔

(۱) مرفوع متصل (۲) مرفوع منفصل (۳) منصوب متصل (۴) منصوب منفصل (۵) مجرور متصل

ضمیر مرفوع متصل کی پھر دو قسمیں ہیں۔ بارز اور مستتر

بارز ''وہ ہوتی ہے جو ظاہر پڑھی جائے۔'' جیسے الف ضَرَبَا میں، واؤ ضَرَبُوْا میں اور ہر وہ حرف زائد جو فعل کے لام کلمہ سے ملا ہوا ہو سوائے تاءِ تانیث ساکنہ کے۔ .... اور **مستتر** ''وہ ہوتی ہے جو ظاہر نہ پڑھی جائے بلکہ متکلم اپنی طرف سے اعتبار کرے۔'' جیسے ضَرَبَ میں هُوَ وغیرہ

مستتر کی پھر دو قسمیں ہیں۔ واجب الاستتار اور جائز الاستتار

واجب الاستتار ''وہ ہوتی ہے جو ہمیشہ پوشیدہ ہو کبھی ظاہر نہ ہو۔'' اور یہ ہوتی ہے واحد مذکر مخاطب اور متکلم کے دو صیغوں میں سوائے ماضی کے بالاتفاق، اور واحدہ مؤنث مخاطبہ کے صیغہ میں سوائے ماضی کے بالاختلاف ...... اور **جائز الاستتار** ''وہ ہوتی ہے جو کبھی ہو اور کبھی نہ ہو۔'' اور یہ ہوتی ہے غائب اور غائبہ کے صیغوں میں اور صفات کے تمام صیغوں میں مطلقاً۔

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ ...... جیسے فَجَارِ کہ یہ مشابہ ہے نَزَالِ کے، اور وہ واقع ہے مبنی الاصل اِنْزِلْ کی جگہ۔

(۸) **اِضافی**: کوئی اسم مضاف ہو جملہ کی طرف بالواسطہ یا بلا واسطہ، بالواسطہ ہو، جیسے یَوْمَئِذٍ کہ اصل میں یَوْمَ اِذْ كَانَ كَذَا تھا یہاں یَوْمَ مضاف ہو رہا ہے جملہ کی طرف اِذْ کے واسطے سے اور بلا واسطہ ہو، جیسے یَوْمَ يَنْفَعُ الصَّادِقِيْنَ یہاں یَوْمَ مضاف ہو رہا ہے جملہ کی طرف بغیر کسی واسطہ کے۔

(۹) **اِھمالی**: کوئی اسم عامل یا معمول نہ بننے میں حرف کے مشابہ ہو۔ جیسے اسمائے اصوات، کہ یہ حروف مقطعات کے مشابہ ہیں عامل یا معمول نہ بننے میں۔

(۱۰) **جُمُودِی**: کوئی اسم حرف کے مشابہ ہو تثنیہ یا جمع نہ ہونے میں۔ جیسے قَطُّ اور عَوْضُ وغیرہ

جان لو! ضمیر منصوب متصل کا اتصال تین چیزوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

(۱) فعل کے ساتھ۔جیسے ضَرَبَنِیْ ، ضَرَبَنَا ، ضَرَبَکَ ، ضَرَبَکُمَا ، ضَرَبَکُمْ ...

(۲) اسماء افعال کے ساتھ۔جیسے رُوَیْدَنِیْ ، رُوَیْدَنَا ، رُوَیْدَکَ ، رُوَیْدَکُمَا ، رُوَیْدَکُمْ ...

(۳) حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ۔ جیسے اِنَّنِیْ ، اِنَّنَا ، اِنَّکَ ، اِنَّکُمَا ، اِنَّکُمْ ...

اور ضمیر مجرور متصل کا اتصال دو چیزوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

(۱) حروف جارہ کے ساتھ۔ جیسے لِیْ ، لَنَا ، لَکَ ، لَکُمَا ، لَکُمْ ...

(۲) اسم مضاف کے ساتھ،خواہ جامد ہو۔جیسے غُلَامِیْ ، غُلَامُنَا ، غُلَامُکَ ، غُلَامُکُمَا ... یا مشتق ہو۔ جیسے ضَارِبِیْ ، ضَارِبُنَا ، ضَارِبُکَ ، ضَارِبُکُمَا ، ضَارِبُکُمْ ... [۱]

نوٹ : مضمرات کے متعلق چند فوائد وضوابط صفحہ نمبر ۳۴۳ ، ۳۸۱ پر دیکھیں۔ اور تمام ضمائر کا نقشہ صفحہ ۴۹۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۲﴾ اسماء اشارات:

اسم اشارہ "اس اسم کو کہتے ہیں جو مشار الیہ کی تعیین کے لئے وضع کیا گیا ہو" جس اسم کے ساتھ اشارہ کیا جائے اسے "اسم اشارہ" اور جس کی طرف اشارہ کیا جائے اسے "مشار الیہ" کہتے ہیں۔پھر مشار الیہ دو حال سے خالی نہیں مذکر ہوگا یا مؤنث،ان میں سے ہر ایک واحد ہوگا،تثنیہ ہوگا یا جمع،اس طرح مشار الیہ کی کل چھ صورتیں بن گئیں۔ان میں سے ہر ایک کے لیے الگ الگ اسم اشارہ وضع کیا گیا ہے۔جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

[ذَا] واحد مذکر کے لیے۔ ..... [ذَانِ] تثنیہ مذکر کے لیے (حالت رفعی میں) ...... [ذَیْنِ] یہ بھی تثنیہ مذکر کے لیے (حالت نصبی اور جری میں)..... [تَا ، تِیْ ، تِہٖ ، تِہِیْ ، ذِہٖ ، ذِہِیْ] یہ سب واحدہ مؤنث کے لیے۔ .....[تَانِ] یہ تثنیہ مؤنث کے لیے (حالت رفعی میں) .... [تَیْنِ] یہ بھی تثنیہ مؤنث

---

[۱] ضمائر میں شبہ افتقاری پائی جاتی ہے کیوں کہ غائب کی ضمیریں مرجع اور متکلم ومخاطب کی ضمیریں مکنی عنہ کی محتاج ہوتی ہیں۔نیز بعض ضمائر میں شبہ وضعی بھی پائی جاتی ہے۔

کے لیے (حالت نصبی اور جری میں) .... [اُولآءِ ، اُولٰی] یہ دونوں جمع مذکر ومؤنث کے لیے۔

نوٹ: اسمائے اشارات کے متعلق دیگر فوائد وضوابط صفحہ ۵۸۵ پر دیکھیں۔

﴿۳﴾ اسماء موصولہ: اسم موصول ''اس اسم کو کہتے ہیں جو جملہ کا کامل جزو بننے کے لیے صلہ کا محتاج ہو۔'' .... صلہ ''اس جملہ کو کہتے ہیں جو اسم موصول کے بعد مذکور ہو اور اس میں ایک ضمیر ہو جو اسم موصول کی طرف لوٹ رہی ہو۔'' اس لوٹنے والی ضمیر کو ''عائد'' کہتے ہیں۔ نیز اسم موصول اور اس کی طرف لوٹنے والی ضمیر (عائد) میں پانچ چیزوں میں مطابقت ضروری ہے یعنی واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث میں۔ جیسے جَاءَ الَّذِیْ ضَرَبَکَ ، اس مثال میں اَلَّذِیْ اسم موصول ہے ، ضَرَبَکَ پورا جملہ صلہ ہے اور ضَرَبَ میں ھُوَ ضمیر عائد ہے جو اسم موصول کی طرف لوٹ رہی ہے اور اس کے مطابق ہے۔

اسمائے موصولہ مندرجہ ذیل ہیں۔

[اَلَّذِیْ] واحد مذکر کے لیے۔ .... [اَللَّذَانِ] تثنیہ مذکر کے لیے (حالت رفعی میں)..... [اَللَّذَیْنِ] یہ بھی تثنیہ مذکر کے لیے (حالت نصبی اور جری میں) ..... [اَلَّذِیْنَ] جمع مذکر کے لیے۔..... [اَلَّتِیْ] واحدہ مؤنث کے لیے۔ ..... [اَللَّتَانِ] تثنیہ مؤنث کے لیے (حالت رفعی میں) ...... [اَللَّتَیْنِ] یہ بھی تثنیہ مؤنث کے لیے (حالت نصبی اور جری میں) ...... [اَللَّاتِیْ ، اَللَّوَاتِیْ ، اَللَّائِیْ] تینوں جمع مؤنث کے لیے۔ ..... [مَنْ] برائے ذوی العقول واحد، تثنیہ، جمع، مذکر ومؤنث سب کے لیے۔ .....[مَا] برائے غیر ذوی العقول مَنْ کی طرح سب کے لیے۔ ...... [الف لام بمعنی اَلَّذِیْ] جو اسم فاعل اور اسم مفعول کے شروع میں آئے۔ (جیسا اسم فاعل اور اسم مفعول کا صیغہ ہوگا ویسا ہی الف لام کا ترجمہ ہوگا۔)..... [ذُوْ] اس سے مراد بنی طے کی لغت والا ذُوْ ہے، جو اَلَّذِیْ کے معنی میں ہے۔ جیسے جَاءَ نِیْ ذُوْضَرَبَکَ یعنی جَاءَ نِیْ الَّذِیْ ضَرَبَکَ ، یہ کبھی متغیر نہیں ہوتا۔ جیسے جَاءَ نِیْ ذُوْ قَامَ ، رَأَیْتُ ذُوْ قَامَ ، مَرَرْتُ بِذُوْ قَامَ .... ایک ذُوْ صاحب کے معنی میں بھی ہے، جو معرب ہوتا ہے، وہ یہاں مراد نہیں۔ جیسے ذُوْ مَالٍ یعنی صَاحِبُ مَالٍ (عنقریب اسمائے ستہ مکبرہ میں اس کا ذکر آئے گا۔)............ [اَیٌّ] واحد مذکر، تثنیہ مذکر اور جمع مذکر کے لیے۔ ..... [اَیَّةٌ] واحدہ مؤنث، تثنیہ مؤنث اور جمع مؤنث کے لیے۔

یاد رکھیں ! اَیٌّ اور اَیَّۃٌ کی چار حالتیں ہیں۔ تین حالتوں میں یہ معرب اور ایک حالت میں مبنی ہوتے ہیں اسی ایک حالت کا اعتبار کر کے ان کو مبنیات میں شمار کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ چار حالتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مضاف نہ ہوں اور صدر صلہ مذکور ہو جیسے "اَیٌّ هُوَ قَائِمٌ" اور "اَیَّةٌ هِیَ قَائِمَةٌ"

۲۔ مضاف نہ ہوں اور صدر صلہ بھی مذکور نہ ہو۔ جیسے "اَیٌّ قَائِمٌ" اور "اَیَّةٌ قَائِمَةٌ"

۳۔ مضاف ہوں اور صدر صلہ بھی مذکور ہو۔ جیسے "اَیُّهُمْ هُوَ قَائِمٌ" اور "اَیَّتُهُنَّ هِیَ قَائِمَةٌ"

۴۔ مضاف ہوں لیکن صدر صلہ مذکور نہ ہو۔ جیسے "اَیُّهُمْ قَائِمٌ" اور "اَیَّتُهُنَّ قَائِمَةٌ"

ان چار صورتوں میں سے پہلی تین صورتیں معرب ہونے کی ہیں اور چوتھی صورت مبنی ہونے کی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں صفحہ .... [1]

نوٹ : اسمائے موصولہ کے متعلق دیگر فوائد و ضوابط صفحہ ۳۵۱، ۳۸۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۴﴾ اسماء افعال

"اسماء افعال" ان اسماء کو کہتے ہیں جو ہوں تو اسم لیکن فعل کے معنی میں ہوں۔ ان کی پھر دو قسمیں ہیں۔ اسماء افعال بمعنی ماضی اور اسماء افعال بمعنی امر حاضر معروف

(۱) اسماء افعال بمعنی ماضی

یعنی "وہ اسماء جو فعل ماضی کے معنی میں ہوں" یہ تین ہیں۔

هَیْهَاتَ بمعنی بَعُدَ (دور ہوا) ، شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ (جدا ہوا) اور سَرْعَانَ بمعنی سَرُعَ (جلدی کی)

(۲) اسماء افعال بمعنی امر حاضر معروف

یعنی "وہ اسماء جو امر حاضر معروف کے معنی میں ہوں" یہ بہت سارے ہیں چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

رُوَیْدَ بمعنی اَمْهِلْ (مہلت دے) ، بَلْهَ بمعنی دَعْ (چھوڑ) ، حَیَّهَلْ بمعنی اِئْتِ (آ تو) ، هَلُمَّ بمعنی اِئْتِ (آ تو) ، دُوْنَکَ بمعنی خُذْ (پکڑ تو) ، هَا بمعنی خُذْ (پکڑ تو)

---

[1] اسمائے موصولہ میں شبہ افتقاری پائی جاتی ہے۔ کیوں کہ یہ صلہ کے محتاج ہوتے ہیں۔

آمِین بمعنی اِستَجِب (قبول کر) ، عَلَیکَ بمعنی اَلزِم (لازم پکڑ) ، قَطُّ بمعنی اِنتَهِ (رک جا) ، مَهْ بمعنی اُکفُف (رک جا) ، صَهْ بمعنی اُسکُتْ (خاموش ہوجا) [1]

نوٹ : اسمائے افعال کے متعلق دیگر فوائد وضوابط کے لیے صفحہ ۲۵۷ کی طرف رجوع فرمائیں۔

﴿۵﴾ اسماء اصوات: یعنی ''وہ اسماء جن کے ساتھ کسی چیز کی آواز نقل کی جائے یا کسی جانور کو آواز دی جائے۔ جیسے اُحْ اُحْ (وہ آواز جو کھانسی کے وقت منہ سے نکلتی ہے۔)

اُف اُف .... (وہ آواز جو تکلیف کے وقت منہ سے نکلتی ہے۔)

بَخٍّ ...... (وہ آواز جو خوشی کے وقت منہ سے نکلتی ہے۔)

نَخٍّ ...... (وہ آواز جو اونٹ کو بٹھانے کے لیے منہ سے نکالی جاتی ہے)

غَاقِ ...... (وہ آواز جس کے ساتھ کوے کی آواز کو نقل کیا جاتا ہے) [2]

﴿۶﴾ اسماء ظروف: اسماء ظروف ''ان اسماء کو کہتے ہیں جو کسی جگہ یا وقت پر دلالت کریں''۔

ان کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ظروف زمانیہ (۲) ظروف مکانیہ

ظروف زمانیہ ''وہ ہیں جو وقت پر دلالت کریں، اور وہ یہ ہیں۔ اِذْ ، اِذَا ، مَتٰی ، کَیْفَ ، اَیَّانَ ، اَمْسِ ، مُذْ ، مُنْذُ ، قَطُّ ، عَوْضُ ، قَبْلُ ، بَعْدُ .... اور

ظروف مکانیہ ''وہ ہیں جو جگہ پر دلالت کریں، اور وہ یہ ہیں۔ حَیْثُ ، قُدَّامُ ، تَحْتُ ، فَوْقُ

﴿ظروف زمانیہ کی تفصیل﴾

اِذْ : یہ ماضی کے لیے آتا ہے بمعنی ''جس وقت'' اگرچہ مضارع پر داخل ہو۔ جیسے جِئْتُکَ اِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ یا تَطْلُعُ الشَّمْسُ (میں تیرے پاس آیا جس وقت سورج نکلا) یہ ہمیشہ اپنے مابعد جملہ کی

---

[1] اسماء افعال میں شبہ معنوی پائی جاتی ہے۔

[2] اسماء اصوات میں شبہ اہمالی پائی جاتی ہے۔ نیز یہ اس وجہ سے بھی مبنی ہیں کہ ان میں ترکیب نہیں ہے۔

طرف مضاف ہوتا ہے اور اپنے مضاف الیہ جملہ سے مل کر ماقبل کے لیے مفعول فیہ بنتا ہے۔ اور اس کا مابعد جملہ ''جملہ اسمیہ'' بھی ہو سکتا ہے، جیسے اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اور ''جملہ فعلیہ'' بھی۔ جیسے اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا .... کبھی کبھی اس کے مضاف الیہ جملہ کو حذف کر کے اس کے عوض اس پر تنوین لے آتے ہیں۔ جیسے يَوْمَئِذٍ اور حِيْنَئِذٍ، اصل میں تھا يَوْمَ اِذْ كَانَ كَذَا اور حِيْنَ اِذْ كَانَ كَذَا پھر كَانَ كَذَا جملہ کو حذف کر کے اس کے عوض اِذْ پر تنوین لے آئے۔

کبھی کبھی اِذْ تعلیلیہ ہوتا ہے اور ''اس لیے'' کا معنی دیتا ہے۔ جیسے وَعَسٰى غَيْرُ مُتَصَرِّفٍ اِذْ لَا يُشْتَقُّ مِنْهُ مَضَارِعٌ وَاِسْمَافَاعِلٍ وَّمَفْعُوْلٍ وَاَمْرٌ وَّ نَهْيٌ (عسیٰ غیر متصرف ہے اس لیے کہ اس سے مضارع، اسم فاعل اور اسم مفعول امر اور نہی وغیرہ مشتق نہیں ہوتے۔)

کبھی کبھی اِذْ مفاجاتیہ ہوتا ہے اور ''اچانک'' کا معنی دیتا ہے۔ جیسے اس شعر میں،

ع   اَسْتَقْدِرُ اللّٰهَ وَارْضَيَنَّ بِهٖ :: فَبَيْنَمَا الْعُسْرُ اِذْ دَارَتْ مَيَاسِيْرُ

مؤخر الذکر دونوں صورتوں میں یہ حرف ہوتا ہے اور ترکیب میں کچھ نہیں بنتا۔ [1] [2]

اِذَا : یہ مستقبل کے لیے آتا ہے۔ جیسے اٰتِيْكَ اِذَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ اگر ماضی پر داخل ہو تو اس کو بھی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (جب اللہ کی مدد آجائے) یہ بھی مابعد جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے اور اپنے مضاف الیہ جملہ سے مل کر ماقبل کے لیے مفعول فیہ بنتا ہے۔

یہ اکثر شرط کے معنی کو متضمن ہوتا ہے، اس وقت اس کے بعد دو جملے ہوتے ہیں پہلے کو شرط دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔ جیسے اِذَا شَاءَ اَنْشَرَهٗ (جب اللہ چاہے گا اس کو دوبارہ زندہ کر دے گا۔) اس وقت اِذَا کو ''اسم ظرف متضمن معنی حرف شرط'' کہتے ہیں۔ .... کبھی کبھی اِذَا مفاجاتیہ ہوتا ہے اور ''اچانک'' کا معنی دیتا ہے۔ جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ (میں نکلا تو اچانک درندہ کھڑا تھا۔) [3]

---

[1] اِذْ میں شبہ وضعی اور شبہ افتقاری پائی جاتی ہے۔

[2] اِذْ عام طور پر مفعول فیہ بنتا ہے۔ البتہ کبھی مفعول بہ بھی واقع ہوتا ہے، جیسے وَاذْكُرُوْا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا، اسی طرح وہ اِذْ جو آیات کے شروع میں ہو فعل محذوف اُذْكُرُوْا کے لیے مفعول بہ بنتا ہے۔ جیسے وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ اَیْ وَاذْكُرُوْا اِذْ ... اور کبھی مفعول بہ سے بدل واقع ہوتا ہے، جیسے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ، اور کبھی مضاف الیہ، جیسے بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا

(باقی اگلے صفحہ پر)

مَتٰی : یہ استفہام کے لیے آتا ہے بمعنی ''کب اور کس وقت'' جیسے مَتٰی تُسَافِرُ؟ (تو کس وقت سفر کرے گا؟) مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ؟ (اللہ کی مدد کب آئے گی؟) ...... کبھی کبھی شرط کے معنی کو متضمن ہوتا ہے۔ جیسے مَتٰی تَصُمْ اَصُمْ (جب تو روزہ رکھے گا میں بھی روزہ رکھوں گا) [1]، [2]

کَیْفَ : یہ حال دریافت کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے کَیْفَ حَالُکَ؟ (تیرا کیا حال ہے؟) کبھی کبھی شرط کے معنی کو متضمن ہوتا ہے۔ جیسے کَیْفَ تَصْنَعُ اَصْنَعُ (جیسے تو کرے گا میں بھی کروں گا) [3]، [4]

اَیَّانَ : یہ کسی عظیم امر کا وقت دریافت کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے اَیَّانَ مُرْسٰھَا، اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ؟ (قیامت کب آئے گی؟) [5]، [6]، [7]

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ ... [3] اِذَا میں شبہ افتقاری پائی جاتی ہے، اور شبہ معنوی بھی، جب حرف شرط کے معنی کو متضمن ہو۔

[1] مَتٰی میں شبہ معنوی پائی جاتی ہے حرف استفہام اور حرف شرط کے معنی کو متضمن ہونے کی وجہ سے۔

[2] مَتٰی کے بعد فعل ہو تو یہ مفعول فیہ مقدم بنتا ہے جیسے مَتٰی تَرْجِعُ، اور اسم ہو تو خبر مقدم بنتا ہے جیسے مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ

[3] کَیْفَ میں شبہ معنوی پائی جاتی ہے حرف استفہام اور حرف شرط کے معنی کو متضمن ہونے کی وجہ سے۔

[4] کَیْفَ کے بعد اسم واقع ہوگا یا فعل۔
اگر اسم ہو تو کَیْفَ خبر مقدم بنے گا اور وہ اسم مبتداء مؤخر، جیسے کَیْفَ حَالُکَ، اور اگر فعل ہو تو دیکھیں فعل ناقص ہے یا فعل تام، اگر فعل ناقص ہو تو کَیْفَ اس کے لیے خبر مقدم ہوگا، جیسے کَیْفَ کَانَ نَکِیْرٌ، اور اگر فعل تام ہو تو کَیْفَ اس کے فاعل سے حال مقدم ہوگا، جیسے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ

[5] اَیَّانَ میں شبہ معنوی پائی جاتی ہے حرف استفہام کے معنی کو متضمن ہونے کی وجہ سے۔

[6] اَیَّانَ ترکیب میں خبر مقدم بنتا ہے۔

[7] مَتٰی اور اَیَّانَ میں دو فرق ہیں۔
(۱) مَتٰی ماضی اور مستقبل دونوں کے لیے آتا ہے جب کہ اَیَّانَ صرف مستقبل کے لیے۔
(۲) مَتٰی چھوٹی اور بڑی تمام چیزوں کے بارے استفہام کے لیے آتا ہے جب کہ اَیَّانَ صرف بڑی چیزوں کے بارے استفہام کے لیے۔

اَمْسِ: یہ گزشتہ کل کے لیے آتا ہے۔ جیسے جِئْتُکَ اَمْسِ (میں گزشتہ کل تیرے پاس آیا۔) [1]

مُذْ اور مُنْذُ: یہ دونوں کبھی ابتداء مدت بیان کرنے کے لیے آتے ہیں جب مَتٰی کا جواب بننے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ جیسے کوئی سوال کرے مَتٰی مَا رَأَیْتَ زَیْدًا؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا مَا رَأَیْتُهٗ مُذْ یَوْمُ الْعِیْدِ یعنی اِبْتِدَاءُ مُدَّةِ عَدَمِ رُؤْیَتِیْ اِیَّاهُ یَوْمُ الْعِیْدِ (میرے اس کو نہ دیکھنے کی ابتدائی مدت عید کا دن ہے)اور کبھی جمیع مدت بیان کرنے کے لیے آتے ہیں جب کَمْ کا جواب بننے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ جیسے کوئی سوال کرے کَمْ مُدَّةً مَا رَأَیْتَ زَیْدًا ؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا مَا رَأَیْتُهٗ مُنْذُ یَوْمَانِ یعنی جَمِیْعُ مُدَّةِ عَدَمِ رُؤْیَتِیْ اِیَّاهُ یَوْمَانِ (میرے اس کو نہ دیکھنے کی جمیع مدت دو دن ہے۔) ان دونوں کی مکمل بحث صفحہ ۱۵۷ پر ملاحظہ فرمائیں۔ [2]

قَطُّ: یہ ماضی منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے اور ''کبھی'' کا معنی دیتا ہے۔ جیسے مَا ضَرَبْتُ زَیْدًا قَطُّ (میں نے زید کو کبھی نہیں مارا۔)

عَوْضُ: یہ مضارع منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے اور ''ہرگز'' کا معنی دیتا ہے۔ جیسے لَا اَضْرِبُهٗ عَوْضُ (میں اس کو ہرگز نہیں ماروں گا۔) [3]

قَبْلُ ، بَعْدُ: یہ دونوں ہمیشہ مضاف ہوتے ہیں اور ان کی تین حالتیں ہیں۔

(۱) ان کا مضاف الیہ مذکور ہو۔ جیسے جِئْتُ قَبْلَ زَیْدٍ وَّبَعْدَ عَمْرٍو

(۲) ان کا مضاف الیہ محذوف نسیا منسیا ہو (نہ لفظوں میں ہو نہ نیت میں) جیسے رُبَّ بَعْدٍ کَانَ خَیْرًا مِّنْ قَبْلٍ (بہت سے بعد والے اوقات بہتر ہوتے ہیں پہلے والے اوقات سے)

(۳) ان کا مضاف الیہ محذوف منوی ہو یعنی نیت میں ہو۔ جیسے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ یعنی مِنْ قَبْلِ کُلِّ شَیْءٍ وَّمِنْ بَعْدِ کُلِّ شَیْءٍ ...... پہلی دو حالتوں میں یہ معرب ہوتے ہیں اور تیسری

---

[1] اَمْسِ میں شبہ معنوی پائی جاتی ہے ماضی کے معنی کو متضمن ہونے کی وجہ سے۔

[2] مُذْ اور مُنْذُ میں شبہ وضعی پائی جاتی ہے حروف جارہ کے مشابہ ہونے کی وجہ سے۔

[3] قَطُّ اور عَوْضُ میں شبہ جمودی پائی جاتی ہے۔ تثنیہ اور جمع نہ ہونے کی وجہ سے۔

حالت میں مبنی ہوتے ہیں۔ اور مبنی علی الضم ہوتے ہیں۔ [1] [2]

﴿ظروف مکانیہ کی تفصیل﴾

حَیْثُ : اس کا معنی ہے ''جس جگہ'' یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اور اس کا مضاف الیہ اکثر جملہ ہوتا ہے۔ خواہ اسمیہ ہو، جیسے اِجْلِسْ حَیْثُ النَّاسُ جَالِسُوْنَ یا فعلیہ ہو، جیسے جَلَسْتُ حَیْثُ یَجْمُلُ الْمَنْظَرُ

قُدَّامُ ، تَحْتُ ، فَوْقُ : قُدَّامُ کا معنی ہے آگے ، تَحْتُ کا معنی ہے نیچے ، اور فَوْقُ کا معنی ہے اوپر ..... قَبْلُ اور بَعْدُ کی طرح ان کی بھی تین حالتیں ہیں جب ان کا مضاف الیہ محذوف منوی ہو اس وقت یہ مبنی ہوتے ہیں۔ جیسے قَامَ الْإِمَامُ قُدَّامُ اَیْ قُدَّامَ النَّاسِ [3]

نوٹ : ظروف کی کچھ بحث صفحہ ۴۲۰ پر مفعول فیہ کی بحث کے تحت دیکھیں۔

﴿۷﴾ **اسماء کنایات** : اسم کنایہ ''اس اسم کو کہتے ہیں جو عدد مبہم یا قول مبہم پر دلالت کرے۔'' اس کی پھر دو قسمیں ہیں۔ (۱) کنایہ از عدد (۲) کنایہ از حدیث

کنایہ از عدد تین ہیں۔ کَمْ ، کَذَا ، کَأَیِّنْ ..... کَمْ کی پھر دو قسمیں ہیں۔ خبریہ اور استفہامیہ

کَمْ خبریہ کے ذریعے کسی چیز کی کثرت بیان کی جاتی ہے جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ! (کتنا ہی مال میں نے خرچ کر دیا!) اور **کَمْ استفہامیہ** کے ذریعے عدد مبہم کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔ جیسے کَمْ قَلَمًا عِنْدَکَ؟ (آپ کے پاس کتنے قلم ہیں؟) کَذَا ہمیشہ خبریہ ہوتا ہے۔ جیسے عِنْدِیْ کَذَا دِرْهَمًا اور کَأَیِّنْ اکثر کَمْ خبریہ کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے کَأَیِّنْ رَجُلًا عِنْدِیْ ! اور کبھی کبھی

---

[1] قَبْلُ اور بَعْدُ میں شبہ افتقاری پائی جاتی ہے۔

[2] اَمْسِ ، قَطُّ ، عَوْضُ ، قَبْلُ اور بَعْدُ تمام ترکیب میں مفعول فیہ بنتے ہیں۔

[3] حَیْثُ ، قُدَّامُ ، تَحْتُ اور فَوْقُ میں بھی شبہ افتقاری پائی جاتی ہے، نیز یہ تمام ترکیب میں مفعول فیہ واقع ہوتے ہیں۔

کَمْ استفہامیہ کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے کَأَیِّنْ رَجُلًا ضَرَبْتَ؟ [1]

کنایہ از حدیث دو ہیں۔ کَیْتَ اور ذَیْتَ جیسے سَمِعْتُ کَیْتَ وَ کَیْتَ (میں نے ایسے ایسے سنا)

اور قُلْتُ ذَیْتَ وَ ذَیْتَ (میں نے ایسے ایسے کہا) [2]

نوٹ: کَمْ ، کَذَا اور کَأَیِّنْ کی مکمل بحث صفحہ ۲۴۸ تا ۲۵۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۸﴾ مرکب بنائی : اس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ [3]

﴿معرِفہ ونکرَہ کی بحث﴾

جان تو شخصا! عموم وخصوص کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں۔ معرفہ اور نکرہ

معرفہ ''اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو۔'' اور **نکرہ** ''اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی غیر معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو۔'' معرفہ کی پھر سات قسمیں ہیں۔

(۱) أعلام (۲) مضمرات (۳) أسماءاشارات (۴) أسماءموصولات

(۵) معرفہ بالنداء یعنی کسی نکرہ پر حرف نداء داخل کر کے معرفہ بنانا۔ جیسے یَا رَجُلُ [4]

(۶) مُعَرَّف بِاللاَّم یعنی کسی نکرہ پر الف لام داخل کر کے معرفہ بنانا۔ جیسے اَلرَّجُلُ

(۷) مضاف الی المعرفہ یعنی معرفہ بالنداء کے علاوہ باقی پانچ قسموں کی طرف کسی نکرہ کا مضاف ہو کر

---

[1] کَمْ میں شبہ وضعی پائی جاتی ہے نیز کَمْ استفہامیہ میں شبہ معنوی بھی پائی جاتی ہے۔ کَذَا اور کَأَیِّنْ اصل کے اعتبار سے مبنی ہیں کیوں کہ کَذَا کاف حرف جار اور ذَا اسم اشارہ سے مرکب ہے اور یہ دونوں مبنی ہیں، اور کَأَیِّنْ کاف ، ایٌّ اور نون تنوین سے مرکب ہے اور یہ تینوں مبنی ہیں۔

[2] کَیْتَ اور ذَیْتَ میں شبہ قوی پائی جاتی ہے کیوں کہ یہ جملہ کے قائم مقام ہوتے ہیں اور جملہ مبنی ہے نیز ان میں شبہ افتقاری بھی پائی جاتی ہے قصہ کی طرف محتاج ہونے کی وجہ سے۔

[3] اسم متمکن وغیر متمکن کی پہچان نیز معرب ومبنی کی پہچان کا طریقہ دیکھیں صفحہ ۳۳۵ ، ۳۳۶ پر۔

[4] حرف نداء کے ذریعے کوئی نکرہ معرفہ تب بنے گا جب منادی کو متعین کرکے آواز دی جائے، اگر منادی کو متعین کیے بغیر آواز دی جائے تو معرفہ نہیں بنے گا۔ جیسے کوئی اندھا آدمی کہے یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ

معرفہ ہونا۔ جیسے غُلَامُهُ ، غُلَامُ زَيْدٍ ، غُلَامُ هٰذَا ، غُلَامُ الَّذِىْ عِنْدِىْ ، غُلَامُ الرَّجُلِ [1] [2]

﴿مذکّر ومؤنّث کی بحث﴾

جان تو شخصا ! تذکیر وتانیث کے اعتبار سے اسم کی پھر دو قسمیں ہیں۔ مذکر اور مؤنث

مذکر ''اس اسم کو کہتے ہیں جس میں علامت تانیث نہ پائی جائے۔'' اور **مؤنث** ''اس اسم کو کہتے ہیں جس میں علامت تانیث پائی جائے۔'' .... علاماتِ تانیث چار ہیں۔

(۱) تاء ملفوظ جیسے طَلْحَةُ (۲) تاءمقدرہ جیسے اَرْضٌ، کہ یہ اصل میں اَرْضَةٌ تھا۔ [3]

(۳) الف ممدودہ جیسے حَمْرَاءُ (۴) الف مقصورہ جیسے حُبْلٰى

علامت کے اعتبار سے مؤنث کی پھر دو قسمیں ہیں۔ مؤنث قیاسی اور مؤنث سماعی

مؤنث قیاسی ''اس مؤنث کو کہتے ہیں جس میں علامت تانیث لفظوں میں موجود ہو۔'' جیسے حُبْلٰى اور طَلْحَةُ وغیرہ .... اور **مؤنث سماعی** ''اس مؤنث کو کہتے ہیں جس میں علامت تانیث لفظوں میں موجود نہ ہو۔ بلکہ اس کا مؤنث ہونا عربوں سے سنا گیا ہو۔'' جیسے دَارٌ اور اَرْضٌ وغیرہ

ذات کے اعتبار سے مؤنث کی پھر دو قسمیں ہیں۔ مؤنث حقیقی اور مؤنث لفظی

مؤنث حقیقی ''اس مؤنث کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں حیوان مذکر موجود ہو۔ جیسے نَاقَةٌ کہ اس

---

[1] ان سب مثالوں میں ''غُلَامُ'' جو کہ نکرہ تھا پہلی مثال میں اسم ضمیر کی طرف ،دوسری مثال میں علَم کی طرف ،تیسری مثال میں اسم اشارہ کی طرف ،چوتھی مثال میں اسم موصول کی طرف اور پانچویں مثال میں معرف باللام کی طرف مضاف ہوکر معرفہ بن گیا ہے۔

[2] معرفہ ونکرہ کی پہچان کا طریقہ صفحہ ۳۳۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

[3] کیوں کہ اَرْضٌ کی تصغیر اُرَيْضَةٌ آتی ہے اور قانون یہ ہے کہ تصغیر اسماء کو اپنی اصل کی طرف لوٹاتی ہے چوں کہ تصغیر میں تاء ظاہر ہوگئی ہے اس سے پتہ چلا کہ اَرْضٌ کی اصل اَرْضَةٌ ہے۔

کے مقابلے میں حیوان مذکر جَمَلٌ موجود ہے۔ .... اور **مؤنث لفظی** ''اس مؤنث کو کہتے ہیں جس کے مقابلے میں حیوان مذکر موجود نہ ہو۔ جیسے ظُلْمَةٌ کہ اس کے مقابلے میں کوئی حیوان مذکر موجود نہیں ہے۔ [۱]

واحد، تثنیہ اور جمع کی بحث

جان تو شخصا! تعدُّد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ واحد ، تثنیہ اور جمع

واحد ''اس اسم کو کہتے ہیں جو ایک پر دلالت کرے۔'' جیسے رَجُلٌ ، **تثنیہ** ''اس اسم کو کہتے ہیں جو دو پر دلالت کرے اور اس کے آخر میں الف اور نون مکسورہ (حالت رفعی میں) یا یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسورہ (حالت نصبی اور جری میں) ہو۔'' جیسے رَجُلَانِ اور رَجُلَيْنِ [۲] ...... اور **جمع** ''اس اسم کو کہتے ہیں جو دو سے زائد پر دلالت کرے اس شرط کے ساتھ کہ اس کے مفرد میں تغیر ہوا ہو۔'' جیسے رِجَالٌ اور فُلْكٌ [۳]

تغیر کی پھر دو قسمیں ہیں۔ (۱) تغیر لفظی (۲) تغیر تقدیری

تغیر لفظی ''اس تغیر کو کہتے ہیں جو لفظوں میں موجود ہو۔'' جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ [۴] .... اور

---

[۱] مذکر ومؤنث نیز مؤنث قیاسی وسماعی اور مؤنث حقیقی ولفظی کی پہچان کے لیے دیکھیں صفحہ ۳۳۶ ، ۳۳۸ اور تذکیر وتانیث کے متعلق چند ضوابط ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۳۹۶ پر

[۲] تثنیہ کے لیے تین شرطیں ہیں۔ دیکھیں صفحہ ۳۹۷ پر

[۳] جمع کے لیے چار شرطیں ہیں۔ دیکھیں صفحہ ۴۰۴ پر

[۴] تغیر لفظی کی پھر چھ صورتیں ہیں۔ .... (۱) زیادتی کے ساتھ ہو۔ جیسے صِنْوٌ سے صِنْوَانٌ (۲) کمی کے ساتھ ہو۔ جیسے تُخَمَةٌ سے تُخَمٌ (۳) تبدیلی شکل کے ساتھ ہو۔ جیسے اَسَدٌ سے اُسُدٌ (۴) زیادتی اور تبدیلی شکل کے ساتھ ہو۔ جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ (۵) کمی اور تبدیلی شکل کے ساتھ ہو۔ جیسے رَسُوْلٌ سے رُسُلٌ (۶) زیادتی، کمی اور تبدیلی شکل کے ساتھ ہو۔ جیسے غُلَامٌ سے غِلْمَانٌ اور غِلْمَةٌ

تغیر تقدیری ''اس تغیر کو کہتے ہیں جو لفظوں میں موجود نہ ہو'' یعنی واحد اور جمع دونوں کی شکل ایک ہی ہو، فرق صرف اعتباری ہو۔ اس کا قانون یہ ہے کہ اسم کے لیے دو وزن مقرر کیے جاتے ہیں، اگر اس کو ایک وزن کے مطابق لیا جائے تو ''واحد'' ہوگا، اور اگر دوسرے وزن کے مطابق لیا جائے تو ''جمع'' ہوگا۔ جیسے فُلْکٌ، کہ اس کو اگر قُفْلٌ کے وزن پر لیا جائے تو ''واحد'' ہوگا، کیوں کہ قُفْلٌ خود واحد ہے، اور اگر اُسْدٌ کے وزن پر لیا جائے تو جمع ہوگا، کیوں کہ اُسْدٌ خود اَسَدٌ کی جمع ہے۔

لفظ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں۔ جمع مکسر اور جمع سالم

جمع مکسر ''اس جمع کو کہتے ہیں جس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے۔[1] جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ ثلاثی میں جمع تکسیر کے اوزان سماعی ہیں اور رباعی و خماسی میں فَعَالِلُ اور فَعَالِیْلُ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے جَعْفَرٌ سے جَعَافِرُ، جَحْمَرِشٌ سے جَحَامِرُ اور عُصْفُوْرٌ سے عَصَافِیْرُ البتہ خماسی میں پانچویں حرف کے حذف کے ساتھ آتی ہے۔ .... اور

جمع سالم ''اس جمع کو کہتے ہیں جس میں واحد کا وزن سلامت رہے، اور جو اضافہ مقصود ہو وہ اس کے آخر میں ہو۔'' جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ

جمع سالم کی پھر دو قسمیں ہیں۔ جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم ''اس جمع کہتے ہیں جس کے آخر میں واو ماقبل مضموم اور نون مفتوحہ (حالت رفعی میں) یا یاء ماقبل مکسور اور نون مفتوحہ (حالت نصبی اور جری میں) ہو'' جیسے مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمِیْنَ ..اور

جمع مؤنث سالم ''اس جمع کہتے ہیں جس کے آخر میں الف اور تاء ہو۔''[2] جیسے مُسْلِمَاتٌ

معنی کے اعتبار سے جمع کی پھر دو قسمیں ہیں۔ جمع قلت اور جمع کثرت

---

[1] یعنی حروف کی جو ترتیب واحد میں ہو جمع میں وہ ترتیب باقی نہ رہے۔

[2] یاد رکھیں! جمع مؤنث سالم کے آخر میں الف اور تاء کا ہونا تو ضروری ہے لیکن جس اسم کے آخر میں بھی الف اور تاء ہو اس کا جمع مؤنث سالم ہونا ضروری نہیں۔

جمع قلت ''وہ ہے جو دس سے کم پر بولی جائے'' .... اور

جمع کثرت ''وہ ہے جس کا اطلاق دس یا دس سے زائد پر ہو۔''

جمع قلت کے چھ اوزان آتے ہیں۔

(۱) اَفْعُلٌ جیسے اَکْلُبٌ (۲) اَفْعَالٌ جیسے اَقْوَالٌ (۳) اَفْعِلَةٌ جیسے اَعْوِنَةٌ
(۴) فِعْلَةٌ جیسے غِلْمَةٌ (۵) جمع مذکر سالم جب کہ الف لام سے خالی ہو۔ جیسے مُسْلِمُوْنَ
(۶) جمع مؤنث سالم جب کہ الف لام سے خالی ہو۔ جیسے مُسْلِمَاتٌ

ان چھ کے علاوہ باقی سب جمع کثرت کے اوزان ہیں البتہ ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ [۱]

---

[۱] واحد، تثنیہ اور جمع کی پہچان کا طریقہ نیز تثنیہ و جمع کے متعلق چند ضوابط صفحہ ۳۳۸ اور صفحہ ۳۹۷ پر ملاحظہ فرمائیں۔

مقدر آزمانے کو میداں میں سب ہی آتے ہیں
جو جم کر کام کرتے ہیں وہی انعام پاتے ہیں
نہ گھبرا کثرت غم سے حصول کامیابی میں
کہ شاخ گل پر پھول آنے سے پہلے خار آتے ہیں
نہ خوش ہو اپنی قسمت پر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
کہ ساحل پہ پہنچ کر سفینے ڈوب جاتے ہیں

اعراب کی بحث

اعراب کی بحث کو سمجھنے کے لیے ہم کچھ مبادی (ابتدائی باتیں) ذکر کرتے ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱ **اعراب کی تعریف:** " اَلْاِعْرَابُ عِبَارَةٌ عَنِ الْحَرْكَةِ اَوِ الْحَرْفِ فِیْ آخِرِ الْمُعْرَبِ" یعنی "اعراب معرب کے آخری حرکت یا حرف کو کہتے ہیں۔"

۲ مطلقاً اعراب چار چیزیں ہیں۔ (۱) رفع (۲) نصب (۳) جر (۴) جزم
ان چار میں سے رفع اور نصب اسم اور فعل دونوں پر آتے ہیں۔ اور جر اسم کے ساتھ خاص ہے فعل پر نہیں آتا، اور جزم فعل کے ساتھ خاص ہے اسم پر نہیں آتا۔ اس طرح اسم معرب کا اعراب کل تین چیزیں ہوئیں۔ رفع، نصب اور جر ...... اور فعل معرب کا اعراب بھی تین چیزیں ہوئیں۔ رفع، نصب اور جزم

۳ پھر رفع، نصب جر اور جزم میں سے ہر ایک کو ایک ہی علامت سے نہیں بلکہ مختلف علامتوں سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

رفع کی علامتیں : رفع کی علامتیں چار ہیں۔

۱۔ ضمہ : جیسے جَاءَ زَیْدٌ (زَیْدٌ کے آخر میں ضمہ رفع کی علامت ہے۔)

۲۔ واوَ : جیسے جَاءَ اَخُوْکَ (اَخُوْ کے آخر میں واو رفع کی علامت ہے۔)

۳۔ الف: جیسے جَاءَ رَجُلَانِ (رَجُلَانِ میں الف رفع کی علامت ہے۔)

۴۔ اثبات نون اعرابی : جیسے یَضْرِبَانِ ، یَضْرِبُوْنَ (دونوں میں نون اعرابی کا ثابت رہنا رفع کی علامت ہے۔)

نصب کی علامتیں : نصب کی علامتیں پانچ ہیں۔

۱۔ فتحہ : جیسے رَأَیْتُ زَیْدًا (زَیْدًا کے آخر میں فتحہ نصب کی علامت ہے۔)

۲۔ کسرہ : جیسے رَاَیْتُ مُسْلِمَاتٍ (مُسْلِمَاتٍ کے آخر میں کسرہ نصب کی علامت ہے۔)

۳۔ الف : جیسے رَأَیْتُ اَبَاکَ (اَبَاکَ کے آخر میں الف نصب کی علامت ہے۔)

۴۔ یاء : جیسے رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ (رَجُلَیْنِ میں یاء نصب کی علامت ہے۔)

۵۔ اسقاط نون اعرابی : جیسے لَنْ یَّضْرِبَا ، لَنْ یَّضْرِبُوْا (یَضْرِبَا اور یَضْرِبُوا کے آخر سے نون اعرابی کا ساقط ہو جانا نصب کی علامت ہے۔)

جر کی علامتیں : جر کی علامتیں تین ہیں۔

۱۔ کسرہ : جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ (زَیْدٍ کے آخر میں کسرہ جر کی علامت ہے۔)

۲۔ فتحہ : جیسے مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ (اَحْمَدَ کے آخر میں فتحہ جر کی علامت ہے۔)

۳۔ یاء : جیسے مَرَرْتُ بِاَبِیْکَ (اَبِیْ کے آخر میں یاء جر کی علامت ہے۔)

جزم کی علامتیں : جزم کی بھی تین علامتیں ہیں۔

۱۔ سکون : جیسے لَمْ یَضْرِبْ (یَضْرِبْ کے آخر میں سکون جزم کی علامت ہے۔)

۲۔ اسقاط نون اعرابی : جیسے لَمْ یَضْرِبَا ، لَمْ یَضْرِبُوا (یَضْرِبَا اور یَضْرِبُوا کے آخر سے نون اعرابی کا ساقط ہونا جزم کی علامت ہے۔)

۳۔ حذف لام کلمہ (جب وہ حرف علت ہو) : جیسے لَمْ یَدْعُ ، لَمْ یَرْمِ (یَدْعُ کے آخر سے واؤ اور یَرْمِ کے آخر سے یاء کا حذف ہونا جزم کی علامت ہے۔)

﴿۴﴾ اعراب کی اقسام : اعراب ابتداءً دو قسم پر ہے۔

(۱) اعراب بالحرکت (۲) اعراب بالحرف

اعراب بالحرکت ''اسے کہتے ہیں جو حرکت یعنی ضمہ فتحہ، کسرہ کے ساتھ ہو'' اور اعراب بالحرف ''وہ

ہوتا ہے جو حرف یعنی واو، الف اور یاء کے ساتھ ہو۔"

ان میں سے ہر ایک کی پھر دو دو قسمیں ہیں۔ (۱) لفظی (۲) تقدیری

لفظی کا مطلب یہ ہے کہ حرکت یا حرف لفظوں میں موجود ہو، اور پڑھی جائے۔ اور تقدیری کا مطلب یہ ہے کہ حرکت یا حرف لفظوں میں موجود نہ ہو بلکہ فرض کیا جائے کہ یہاں حرکت یا حرف ہے۔

پھر ہر ایک دو قسم پر ہے۔ (۱) حقیقی (۲) حکمی

حقیقی کا مطلب یہ ہے کہ کوئی حالت دوسری حالت کے تابع نہ ہو، بلکہ تینوں حالتوں میں اعراب الگ الگ ہو۔ اور حکمی کا مطلب یہ ہے کہ ایک حالت دوسری حالت کے تابع ہو۔

اس طرح اعراب کی کل آٹھ قسمیں ہو گئیں۔

۱۔ اعراب بالحرکت لفظی حقیقی: جیسے جَاءَ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ

۲۔ اعراب بالحرکت لفظی حکمی۔ جیسے جَاءَ أَحْمَدُ، رَأَيْتُ أَحْمَدَ، مَرَرْتُ بِأَحْمَدَ

یہاں حالت جری حالت نصبی کے تابع ہے۔

۳۔ اعراب بالحرکت تقدیری حقیقی: جَاءَ مُوْسٰى، رَأَيْتُ مُوْسٰى، مَرَرْتُ بِمُوْسٰى [1]

۴۔ اعراب بالحرکت تقدیری حکمی: جیسے جَاءَتْ حُبْلٰى، رَأَيْتُ حُبْلٰى، مَرَرْتُ بِحُبْلٰى

یہاں بھی حالت جری حالت نصبی کے تابع ہے۔

۵۔ اعراب بالحرف لفظی حقیقی: جیسے جَاءَ أَبُوْكَ، رَأَيْتُ أَبَاكَ، مَرَرْتُ بِأَبِيْكَ

۶۔ اعراب بالحرف لفظی حکمی: جیسے جَاءَ مُسْلِمُوْنَ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ

یہاں حالت نصبی حالت جری کے تابع ہے۔

۷۔ اعراب بالحرف تقدیری حقیقی: جیسے جَاءَ أَبُو الْقَوْمِ، رَأَيْتُ أَبَا لْقَوْمِ، مَرَرْتُ بِأَبِي الْقَوْمِ

۸۔ اعراب بالحرف تقدیری حکمی: جیسے جَاءَ مُسْلِمُو الْهِنْدِ، رَأَيْتُ مُسْلِمِي الْهِنْدِ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِي الْهِنْدِ یہاں بھی حالت نصبی حالت جری کے تابع ہے۔

---

[1] مُوْسٰى اگر أَوْسٰى يُوْسِىْ (باب افعال) سے مُفْعَلٌ کے وزن پر ہو تو منصرف ہوگا، اور اگر مَاسَ يَمِيْسُ (باب ضرب) سے فُعْلٰى کے وزن پر ہو تو غیر منصرف ہوگا۔

اسم متمکن کا اعراب

جان تو شخصا! اسم متمکن وجوہ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسم پر ہے۔

(۱) مفرد منصرف صحیح : یعنی مفرد ہو تثنیہ و جمع نہ ہو، منصرف ہو غیر منصرف نہ ہو اور اس کے لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت نہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ [۱]

(۲) مفرد منصرف جاری مجری صحیح : یعنی مفرد ہو تثنیہ و جمع نہ ہو، منصرف ہو غیر منصرف نہ ہو اور اس کے آخر میں واؤ یا یاء ماقبل ساکن ہو۔ جیسے دَلْوٌ، ظَبْیٌ [۲]

(۳) جمع مکسر منصرف : یعنی جمع ہو واحد و تثنیہ نہ ہو۔ مکسر ہو سالم نہ ہو۔ منصرف ہو غیر منصرف نہ ہو۔ جیسے رِجَالٌ

مذکورہ تینوں قسموں کا اعراب "اعراب بالحرکت لفظی حقیقی" ہے۔ یعنی رفع ضمہ لفظی کے ساتھ،

---

[۱] لیکن نحویوں کے نزدیک صحیح وہ لفظ ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت نہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ جب کہ صرفیوں کی اصطلاح میں صحیح وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ (فا، عین، لام) کے مقابلے میں ہمزہ، حرف علت یا دو حرف ایک جنس کے نہ ہوں۔ پس لفظ زید صرفیوں کے نزدیک اجوف یائی ہے، لیکن نحویوں کے نزدیک صحیح ہے۔ اسی طرح رَبٌّ صرفیوں کے نزدیک مضاعف ثلاثی ہے جب کہ نحویوں کے نزدیک صحیح ہے۔

[۲] جاری مجری صحیح اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں واؤ یا یاء ہو، اور اس کا ماقبل ساکن ہو۔ جیسے دَلْوٌ، ظَبْیٌ وغیرہ۔ جب واؤ یا یاء کا ماقبل ساکن ہو تو اس پر حرکت پڑھنے میں ایسا ثقل پیدا نہیں ہوتا جس کی وجہ سے تعلیل کرنے کی ضرورت ہو۔ بلکہ صحیح کی طرح ثقل اور تعلیل سے خالی ہوتا ہے۔ اس لیے اس معتل کو صحیح کے قائم مقام سمجھتے ہیں۔

نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور جر کسرہ لفظی کے ساتھ۔

حالت رفعی کی مثال جیسے جَاءَ زَيْدٌ وَدَلْوٌ وَرِجَالٌ

حالت نصبی کی مثال جیسے رَأَيْتُ زَيْدًا وَدَلْوًا وَرِجَالًا

حالت جری کی مثال جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَدَلْوٍ وَرِجَالٍ

﴿۴﴾ **جمع مؤنث سالم** : یعنی جمع ہو، واحد وتثنیہ نہ ہو ، مؤنث ہو، مذکر نہ ہو ، سالم ہو، مکسر نہ ہو۔ جیسے مُسْلِمَاتٌ [۱]

اس کا اعراب ''اعراب بالحرکت لفظی حکمی'' ہے۔ یعنی رفع ضمہ لفظی کے ساتھ ، نصب اور جر کسرہ لفظی کے ساتھ۔ (حالت نصبی حالت جری کے تابع ہوگی۔)

حالت رفعی کی مثال جیسے هُنَّ مُسْلِمَاتٌ

حالت نصبی کی مثال جیسے رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ

حالت جری کی مثال جیسے مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

﴿۵﴾ **غیر منصرف** : غیر منصرف ہر ''اس اسم کو کہتے ہیں جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو سبب پائے جائیں یا ایک ہی ایسا سبب پایا جائے جو دو سببوں کے قائم مقام ہو۔'' جیسے عُمَرُ [۲]

اس کا اعراب ''اعراب بالحرکت لفظی حکمی'' ہوگا۔ یعنی رفع ضمہ لفظی کے ساتھ ، نصب اور جر فتحہ لفظی کے ساتھ۔ (یہاں حالت جری حالت نصبی کے تابع ہوگی۔)

حالت رفعی کی مثال جیسے جَاءَ عُمَرُ

حالت نصبی کی مثال جیسے رَأَيْتُ عُمَرَ

حالت جری کی مثال جیسے مَرَرْتُ بِعُمَرَ

---

[۱] جمع مؤنث سالم سے مراد یہاں وہ جمع ہے جس کے آخر میں الف اور تاء زائدہ ہوں۔ لہذا اَصْوَاتٌ اور اَبْيَاتٌ میں اعراب جمع مؤنث سالم والا نہیں ہوگا کیوں کہ ان کے آخر میں تاء زائدہ نہیں ہے۔

[۲] غیر منصرف کی مکمل بحث صفحہ ۹۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۶﴾ **اسماء ستہ مکبرہ** : یعنی وہ چھ اسماء جو مکبّر ہوں، ان کی اور ان کے اعراب کی پہچان کے لیے پانچ چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔ (۱) اسماء ستہ مکبرہ کون کون سے ہیں (۲) ان کا معنی (۳) ان کی اصل (۴) ان کا اعراب (۵) ان کے اعراب کے لیے شرطیں

(۱) **اسماء ستہ مکبرہ** : وہ یہ ہیں۔ اَبٌ ، اَخٌ ، هَنٌ ، حَمٌ ، فَمٌ ، ذُوْ

(۲) **ان کا معنی**: اَبٌ کا معنی ہے باپ، اَخٌ کا معنی ہے بھائی ، هَنٌ کا معنی ہے وہ چیز جس کا زبان سے ذکر کرنا ناپسندیدہ ہو۔ جیسے شرمگاہ ، حَمٌ کا معنی ہے بیوی کا وہ رشتہ دار جو شوہر کی طرف سے ہو، جیسے دیور ، فَمٌ کا معنی ہے منہ، اور ذُوْ کا معنی ہے صاحب یا والا جیسے ذُوْ عِلْمٍ صاحب علم یا علم والا۔

(۳) **ان کی اصل** : ان میں سے پہلے چار ناقص واوی ہیں جو اصل میں اَبَوٌ ، اَخَوٌ ، هَنَوٌ اور حَمَوٌ تھے۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح تھا ، قَالَ والے قانون کے تحت واؤ کو الف سے تبدیل کیا پھر الف اور نون تنوین کے درمیان التقائے ساکنین کی وجہ سے الف کو گرادیا تو اَبٌ ، اَخٌ ، هَنٌ اور حَمٌ ہوگئے۔ فَمٌ اصل میں فَوْهٌ تھا۔ ھاء کو خلاف قیاس گرا کر قرب مخرج کی وجہ سے واؤ کو میم سے تبدیل کیا تو فَمٌ ہوگیا۔ اور ذُوْ اصل میں ذُوَوٌ یا ذُوَيٌ تھا لفیف مقرون ہے۔ آخر سے واؤ یا یاء کو حذف کردیا تو ذُوْ ہوگیا یہ اکثر اسم جنس کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

(۴) **ان کا اعراب** : ان کا اعراب "اعراب بالحرف لفظی حقیقی" ہے۔ یعنی رفع واؤ ماقبل مضموم کے ساتھ ، نصب الف ماقبل مفتوح کے ساتھ اور جر یاء ماقبل مکسور کے ساتھ۔

حالت رفعی کی مثال جیسے جَاءَنِیْ اَبُوْکَ وَاَخُوْکَ وَهَنُوْکَ وَحَمُوْکَ وَفُوْکَ وَذُوْ مَالٍ

حالت نصبی کی مثال جیسے رَأَیْتُ اَبَاکَ وَاَخَاکَ وَهَنَاکَ وَحَمَاکَ وَفَاکَ وَ ذَامَالٍ

حالت جری کی مثال جیسے مَرَرْتُ بِاَبِیْکَ وَاَخِیْکَ وَهَنِیْکَ وَحَمِیْکَ وَفِیْکَ وَذِیْ مَالٍ

(۵) **ان کے اعراب کے لیے شرطیں** : ان کے اس اعراب کے لیے پانچ شرطیں ہیں۔

۱۔ مفرد ہوں تثنیہ و جمع نہ ہوں۔ ورنہ تثنیہ و جمع والا اعراب ہوگا۔ (یعنی جمع مکسر والا کیوں کہ ان کی

جمع "جمع مکسر" آتی ہے) جیسے آبَاءٌ ، إِخْوَةٌ ، أَحْمَاءٌ ، أَهْنَاءٌ ، أَفْوَاهٌ وغیرہ

۲۔ مکبر ہوں مصغر نہ ہوں۔ ورنہ پہلی قسم والا اعراب ہوگا یعنی اعراب بالحرکت لفظی حقیقی جیسے جَاءَنِي أُخَيٌّ ، رَأَيْتُ أُخَيًّا ، مَرَرْتُ بِأُخَيٍّ

۳۔ مضاف ہوں غیر مضاف نہ ہوں ورنہ پہلی قسم والا اعراب ہوگا یعنی اعراب بالحرکت لفظی حقیقی جیسے جَاءَنِي أَبٌ ، رَأَيْتُ أَبًا ، مَرَرْتُ بِأَبٍ

۴۔ یائے ضمیر متکلم کی طرف مضاف نہ ہوں ورنہ چودھویں قسم والا اعراب ہوگا یعنی "اعراب بالحرکت تقدیری حقیقی" جیسے جَاءَنِي أَبِي ، رَأَيْتُ أَبِي ، مَرَرْتُ بِأَبِي ۔ البتہ ان میں سے ذُو عام طور پر ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا بلکہ اکثر اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

۵۔ معرف باللام کی طرف مضاف نہ ہوں ورنہ "اعراب بالحرف تقدیری حقیقی" ہوگا۔ جیسے جَاءَنِي أَبُو الْقَوْمِ ، رَأَيْتُ أَبَا الْقَوْمِ ، مَرَرْتُ بِأَبِي الْقَوْمِ

جب یہ پانچ شرطیں پائی جائیں گی تب ان کا اعراب وہ ہوگا جو اوپر مذکور ہوا۔ [1]

﴿۷﴾ مثنیٰ : یعنی تثنیہ ہونا، جیسے رَجُلَانِ

﴿۸﴾ کِلَا و کِلْتَا : جب یہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں۔ [2] یہ دونوں لفظاً مفرد ہیں لیکن معنًی تثنیہ ہیں۔ کِلَا تثنیہ مذکر کے لیے اور کِلْتَا تثنیہ مؤنث کے لیے آتا ہے۔ [3]

---

[1] ... اپنے مضاف الیہ سے مل کر جب کسی کا نام بن جائے تو اس وقت ان پر اعراب جاری کرنا اور نہ کرنا دونوں صورتیں جائز ہیں۔ جیسے مقامِ ابی حنیفۃ اور ابو حنیفۃ دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔ اسی طرح رأیت ابا یوسف اور ابو یوسف دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

[2] اگر یہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوئے تو اس وقت ان کا اعراب "اعراب بالحرف تقدیری حکمی" ہوگا۔ جیسے جاءَ کِلَا الرَّجُلَيْنِ ، رأیتُ کِلَا الرَّجُلَيْنِ ، مررتُ بِکِلَا الرَّجُلَيْنِ

[3] ... کی طرف ضمیر لوٹاتے وقت کبھی لفظ کا اعتبار کر کے مفرد اور کبھی معنی کا اعتبار کر کے تثنیہ کی ضمیر لوٹا...

﴿۹﴾ **اِثْنَانِ وَاِثْنَتَانِ** : یہ دونوں صورۃً و معنیً تو تثنیہ ہیں لیکن حقیقۃً تثنیہ نہیں۔ [1]

ان تینوں قسموں کا اعراب ''اعراب بالحرف لفظی حکمی'' ہوگا۔ یعنی رفع الف ماقبل مفتوح کے ساتھ، نصب اور جر یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ۔ (حالت نصبی حالت جری کے تابع ہوگی۔) [2]

حالت رفعی کی مثال جیسے جَاءَ نِیْ رَجُلَانِ وَکِلَاهُمَا وَکِلْتَا هُمَا وَاثْنَانِ وَاثْنَتَانِ

حالت نصبی کی مثال جیسے رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ وَکِلَیْهِمَا وَکِلْتَیْهِمَا وَاثْنَیْنِ وَاثْنَتَیْنِ

حالت جری کی مثال جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ وَکِلَیْهِمَا وَکِلْتَیْهِمَا وَاثْنَیْنِ وَاثْنَتَیْنِ

﴿۱۰﴾ **جمع مذکر سالم** : جیسے مُسْلِمُوْنَ

﴿۱۱﴾ **اُولُوْ** : یہ ذُوْ کی جمع ہے معنی کے اعتبار سے یعنی جمع من غیر لفظہ ہے۔ [3]

﴿۱۲﴾ **عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک کی دہائیاں** : یہ صورۃً تو جمع ہیں لیکن حقیقۃً جمع نہیں۔ کیوں کہ ان کے مادے سے مفرد موجود نہیں۔

ان تینوں قسموں کا اعراب ''اعراب بالحرف لفظی حکمی'' ہے۔ یعنی رفع واو ماقبل مضموم کے ساتھ، نصب اور جر یاء ماقبل مکسور کے ساتھ۔ (یہاں بھی حالت نصبی حالت جری کے تابع ہوگی۔) [4]

حالت رفعی کی مثال جیسے جَاءَ نِیْ مُسْلِمُوْنَ وَاُولُوْ مَالٍ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا

حالت نصبی کی مثال جیسے رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ وَاُولِیْ مَالٍ وَعِشْرِیْنَ رَجُلًا

حالت جری کی مثال جیسے مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ وَاُولِیْ مَالٍ وَعِشْرِیْنَ رَجُلًا

---

[1] کیوں کہ ان کے مادہ سے مفرد موجود نہیں۔

[2] ان تینوں قسموں کو کہتے ہیں ''تثنیہ اور اس کے ملحقات''

[3] اُولُوْ کا مضاف الیہ جب معرف باللام ہو تو اس وقت اس کا اعراب ''اعراب بالحرف تقدیری حکمی'' ہوگا۔ جیسے هُمْ اُولُو الْاَمْرِ ، رَأَیْتُ اُولِی الْاَمْرِ ، مَرَرْتُ بِاُولِی الْاَمْرِ

[4] ان تینوں قسموں کو کہتے ہیں ''جمع اور اس کے ملحقات''

﴿۱۳﴾ **اسم مقصور** : یعنی وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو، خواہ ثابت ہو، جیسے مُوْسٰی اور اَلْعَصَا یا التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا ہو۔ جیسے عَصًا ۔ ¹

﴿۱۴﴾ **غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم** : یعنی جمع مذکر سالم کے علاوہ کوئی اسم ہو اور یائے ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہو۔

ان دونوں قسموں کا اعراب "اعراب بالحرکت تقدیری حقیقی" ہے۔ یعنی رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ، نصب فتحہ تقدیری کے ساتھ اور جر کسرہ تقدیری کے ساتھ۔

حالت رفعی کی مثال جیسے جَاءَ مُوْسٰی وَغُلَامِیْ

حالت نصبی کی مثال جیسے رَأَیْتُ مُوْسٰی وَغُلَامِیْ

حالت جری کی مثال جیسے مَرَرْتُ بِمُوْسٰی وَغُلَامِیْ

﴿۱۵﴾ **اسم منقوص** : یعنی وہ اسم جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو، خواہ ثابت ہو جیسے اَلْقَاضِیْ یا التقائے ساکنین کی وجہ سے محذوف ہوگئی ہو، جیسے قَاضٍ ²

اس کا اعراب رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ، نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور جر کسرہ تقدیری کے ساتھ۔

حالت رفعی کی مثال جیسے جَاءَ الْقَاضِیْ وَقَاضٍ

حالت نصبی کی مثال جیسے رَأَیْتُ الْقَاضِیَ وَقَاضِیًا

حالت جری کی مثال جیسے مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ وَقَاضٍ

﴿۱۶﴾ **جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم** : یعنی جمع مذکر سالم جو یائے ضمیر متکلم کی

---

¹ عَصًا اصل میں عَصَوٌ تھا قال والے قانون کے تحت واؤ کو الف سے تبدیل کیا، اب التقاء ساکنین لازم آیا الف اور نون تنوین کے درمیان، تو الف کو بھی گرا دیا تو عَصًا ہوگیا (الف پڑھا نہیں جاتا اگرچہ لکھا جاتا ہے۔)

² قَاضٍ اصل میں قَاضِیٌ تھا یاء پر ضمہ ثقیل تھا اس کو گرایا تو التقاء ساکنین لازم آیا یاء اور نون تنوین کے درمیان تو یاء کو بھی گرا دیا تو قَاضٍ ہوگیا (یاء پڑھی نہیں جاتی اگرچہ لکھی جاتی ہے۔)

حرف مضاف ہو جیسے مُسْلِمِيَّ

اس کا اعراب رفع واؤ تقدیری کے ساتھ، نصب اور جر یاء لفظی کے ساتھ۔

حالت رفعی کی مثال جیسے جَاءَ مُسْلِمِيَّ

حالت نصبی کی مثال جیسے رَأَیْتُ مُسْلِمِيَّ

حالت جری کی مثال جیسے مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ

نوٹ : مُسْلِمِيَّ اپنی اصل صورت میں مُسْلِمُوْنَ تھا۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع کا گر گیا تو مُسْلِمُوْيَ ہو گیا۔ اب واؤ اور یاء ایک جگہ جمع ہوئے پہلا ساکن دوسرا متحرک لہذا واؤ کو یاء سے تبدیل کر کے یاء کا یاء میں ادغام کیا تو مُسْلِمِيَّ ہو گیا پھر یاء کی مناسبت سے میم کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا تو مُسْلِمِيَّ ہو گیا۔ یہاں واؤ یاء کے ساتھ تبدیل ہونے کی وجہ سے واؤ نہیں پڑھی جاتی اس لیے اعراب واؤ تقدیری کے ساتھ ہے بخلاف حالت نصبی اور جری کے کہ اس میں یاء پڑھی جاتی ہے اس لیے اعراب لفظی ہے۔ [۲]

---

[۱] جمع مذکر سالم اگر معرف باللام کی طرف مضاف ہو تو اس وقت اس کا اعراب [illegible] حرفی تقدیری [illegible] حکمی ہوگا" جیسے جَاءَ مُسْلِمُو الْهِنْدِ، رَأَیْتُ مُسْلِمِي الْهِنْدِ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِي الْهِنْدِ

[۲] [illegible]

فعل مضارع کا اعراب

جان تو شخصا! فعل مضارع کا اعراب تین چیزیں ہیں۔ رفع، نصب اور جزم

رفع کو دو چیزوں سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ ۱۔ ضمہ کے ساتھ ۲۔ اثبات نون اعرابی کے ساتھ

نصب کو بھی دو چیزوں سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ ۱۔ فتحہ کے ساتھ ۲۔ اسقاط نون اعرابی کے ساتھ

اور جزم کو تین چیزوں سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ ۱۔ سکون کے ساتھ ۲۔ حذف لام کلمہ کے ساتھ

۳۔ اسقاط نون اعرابی کے ساتھ

فعل مضارع اعراب کے اعتبار سے چار قسم پر ہے۔ ۱

[illegible] کا خلاصہ یہ ہے کہ مضارع کے کل چودہ صیغے ہیں جن میں سے دو تو مبنی ہیں (یعنی جمع مؤنث [illegible] یضربن، تضربن) باقی بچے بارہ تو ان میں سے پانچ وہ ہیں جن میں ضمہ [illegible] (یعنی واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائبہ، واحد مذکر مخاطب [illegible] یضرب، تضرب، تضرب، اضرب، نضرب) باقی سات [illegible] نون اعرابی آخر میں آتا ہے (یعنی تثنیہ کے چار صیغے، جمع مذکر غائبین اور مخاطبین [illegible] کل سات [illegible] یضربان، تضربان، تضربان [illegible] تضربین)

[illegible] پہلی قسم [illegible]

[illegible] نون اعرابی [illegible]

﴿۱﴾ صحیح مجرد از ضمائر بارزہ (برائے تثنیہ وجمع مذکر وواحدہ مؤنث)

یعنی مضارع کے وہ صیغے جن کے آخر میں حرف علت نہ ہو اور ضمائر بارزہ سے خالی ہوں۔

اس کا اعراب تینوں حالتوں میں لفظی ہے۔ یعنی رفع ضمہ لفظی کے ساتھ، نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور جزم سکون لفظی کے ساتھ۔

حالت رفعی کی مثال جیسے هُوَ يَضْرِبُ

حالت نصبی کی مثال جیسے لَنْ يَضْرِبَ

حالت جزمی کی مثال جیسے لَمْ يَضْرِبْ

﴿۲﴾ مفرد معتل واوی یا یائی مجرد از ضمائر بارزۃ

یعنی مضارع کے وہ صیغے جن کے آخر میں حرف علت ''واؤ'' یا ''یاء'' ہو اور ضمائر بارزہ سے خالی ہوں۔

اس کا اعراب ''رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ، نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور جزم حذف لام کلمہ کے ساتھ'' ہوگا۔

حالت رفعی کی مثال جیسے هُوَ يَغْزُوْ وَيَرْمِيْ

حالت نصبی کی مثال جیسے لَنْ يَغْزُوَ وَيَرْمِيَ

حالت جزمی کی مثال جیسے لَمْ يَغْزُ وَيَرْمِ

﴿۳﴾ مفرد معتل الفی مجرد از ضمائر بارزۃ

یعنی مضارع کے وہ صیغے جن کے آخر میں حرف علت ''الف'' ہو اور ضمائر بارزہ سے خالی ہوں۔

اس کا اعراب ''رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ، نصب فتحہ تقدیری کے ساتھ اور جزم حذف لام کلمہ کے ساتھ'' ہوگا۔

حالت رفعی کی مثال جیسے هُوَ يَرْضٰى

حالت نصبی کی مثال جیسے لَنْ يَرْضٰى

حالت جزمی کی مثال جیسے لَمْ يَرْضَ

﴿۴﴾ صحیح یا معتل باضمائر بارزہ ونونہائی مذکورۃ

فعل مضارع کے وہ صیغے جن کے آخر میں ضمائر بارزہ اور نون اعرابی ہو، خواہ آخر میں حرف علت ہو یا نہ ہو۔ (یہ سات صیغے ہوتے ہیں یعنی چار تثنیہ کے ، دو جمع مذکر کے اور ایک واحدہ مؤنث مخاطبہ کا)۔

ان کا اعراب "رفع اثباتِ نون اعرابی کے ساتھ ، نصب اور جزم اسقاطِ نون اعرابی کے ساتھ" ہوگا۔ [۱، ۲]

حالت رفعی کی مثال جیسے

هُمَا يَضْرِبَانِ وَ يَغْزُوَانِ وَ يَرْمِيَانِ وَ يَرْضَيَانِ (یہ تثنیہ کے صیغے ہیں)

هُمْ يَضْرِبُوْنَ وَ يَغْزُوْنَ وَ يَرْمُوْنَ وَ يَرْضَوْنَ (یہ جمع مذکر کے صیغے ہیں)

اَنْتِ تَضْرِبِيْنَ وَ تَغْزِيْنَ وَ تَرْمِيْنَ وَ تَرْضَيْنَ (یہ واحدہ مؤنث مخاطبہ کے صیغے ہیں)

حالت نصبی کی مثال جیسے

لَنْ يَّضْرِبَا ، لَنْ يَّغْزُوَا ، لَنْ يَّرْمِيَا ، لَنْ يَّرْضَيَا (یہ تثنیہ کے صیغے ہیں)

لَنْ يَّضْرِبُوْا ، لَنْ يَّغْزُوْا ، لَنْ يَّرْمُوْا ، لَنْ يَّرْضَوْا (یہ جمع مذکر کے صیغے ہیں)

لَنْ تَضْرِبِيْ ، لَنْ تَغْزِيْ ، لَنْ تَرْمِيْ ، لَنْ تَرْضَيْ (یہ واحدہ مؤنث مخاطبہ کے صیغے ہیں)

حالت جزمی کی مثال جیسے

لَمْ يَضْرِبَا ، لَمْ يَغْزُوَا ، لَمْ يَرْمِيَا ، لَمْ يَرْضَيَا (یہ تثنیہ کے صیغے ہیں)

لَمْ يَضْرِبُوْا ، لَمْ يَغْزُوْا ، لَمْ يَرْمُوْا ، لَمْ يَرْضَوْا (یہ جمع مذکر کے صیغے ہیں)

لَمْ تَضْرِبِيْ ، لَمْ تَغْزِيْ ، لَمْ تَرْمِيْ ، لَمْ تَرْضَيْ (یہ واحدہ مؤنث مخاطبہ کے صیغے ہیں)

---

۱ مضارع کے یہ سات صیغے صورۃً ان اسماء کے مشابہ تھے جو تثنیہ وجمع ہوں کیوں کہ ان کی صورت بھی تثنیہ و جمع والی ہے لہذا جس طرح اسماء میں تثنیہ وجمع کا اعراب حرف کے ساتھ ہوتا ہے اسی طرح ان کو بھی حرف (یعنی نون اعرابی) دے دیا گیا۔

۲ نون اعرابی کو نون اعرابی اس لیے کہتے ہیں کہ جن صیغوں میں یہ ہوتا ہے ان کا اعراب اسی نون کے ساتھ

نوٹ : ہر مثال میں چار چار صیغے ہیں پہلا صحیح کا، دوسرا معتل واوی کا، تیسرا معتل یائی کا اور چوتھا معتل الفی کا ہے۔ ۱ ۲ ۳ ۴

---

۱ ترکیب کے دوران صحیح یا معتل کی جو قسم ہو صرف اسی کا نام لیں مثلاً یضربون کو صحیح باضمائر بارزہ یغزون کو معتل واوی باضمائر بارزہ۔ یرمون کو معتل یائی باضمائر بارزہ اور یرضون کو معتل الفی باضمائر بارزہ کے نام سے ذکر کریں۔

۲ صحیح یا معتل کی پہچان مضارع کے پہلے صیغہ سے ہوگی مثلاً آپ کو یہ نہیں پتہ چل رہا کہ لم یقض اور یقضون صحیح یا معتل میں سے کیا ہے؟ تو آپ دیکھ لیں کہ اس باب سے مضارع کا پہلا صیغہ کیا آتا ہے۔ چنانچہ وہ یقضی آتا ہے۔ یقضی کے آخر میں یاء ہے پس پتہ چل گیا کہ لم یقض اور یقضون معتل یائی ہیں۔ نیز حالت جزمی میں جن صیغوں کے آخر سے لام کلمہ حذف ہوتا ہے آپ دیکھیں کہ لام کلمہ حذف ہونے کے بعد آخری حرف پر کون سی حرکت ہے۔ اگر کسرہ ہو تو وہ یاء کے حذف ہونے کی علامت ہے لہذا وہ صیغہ معتل یائی ہوگا، جیسے لم یقض اور اگر فتحہ ہو تو وہ الف کے حذف ہونے کی علامت ہے لہذا وہ کلمہ معتل الفی ہوگا، جیسے لم یرض اور اگر ضمہ ہو تو وہ واؤ کے حذف ہونے کی علامت ہے لہذا وہ کلمہ معتل واوی ہوگا، جیسے لم یغز [illegible] لیکن یاد رکھیں کہ یہ نشانی صرف معلوم کے صیغوں میں چلے گی، مجہول کے صیغوں سے لام کلمہ حذف ہونے کے بعد آخری حرف پر صرف فتحہ ہی ہوگا۔ جیسے لَمْ یُقْضَ ، لَمْ یُرْضَ ، لَمْ یُغْزَ

۳ جزم سے مراد وہ سکون ہے جو عوامل جازمہ کی وجہ سے مضارع کے آخر میں آئے۔ لہذا وہ سکون جو وقف کی وجہ سے ہو خارج ہو جائے گا، کیوں کہ وہ تو ماضی میں بھی ہوتا ہے حالاں کہ ماضی مبنی الاصل ہے۔

۴ فعل مضارع کے اعراب کا نقشہ صفحہ ۴۹۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿عوامل کی بحث﴾

جان تو شخصا! جس چیز کی وجہ سے کلمہ کے آخر پر رفع، نصب، جر اور جزم میں سے کوئی ایک آئے اسے "عامل" کہتے ہیں۔[1] عامل کی پھر دو قسمیں ہیں۔ لفظی اور معنوی

عامل لفظی "اسے کہتے ہیں جو دل سے پہچانا جائے اور زبان سے تلفظ کیا جائے۔" .... اور

عامل معنوی "اسے کہتے ہیں جو دل سے پہچانا جائے لیکن زبان سے تلفظ نہ کیا جائے۔"

عامل لفظی پھر دو قسم پر ہے۔ سماعی اور قیاسی

سماعی "اسے کہتے ہیں جس کی جزئیات کو شمار کرنا ممکن ہو۔" اور **قیاسی** "اسے کہتے ہیں جس کی جزئیات کو شمار کرنا ممکن نہ ہو، صرف مفہوم کے اعتبار سے ضبط کیا جا سکے۔"[2] پھر عوامل لفظیہ خواہ سماعی ہوں یا قیاسی ذات کے اعتبار سے تین قسم پر ہیں۔ (۱) حروف عاملہ (۲) افعال عاملہ (۳) اسماء عاملہ

﴿حروف عاملہ کی بحث﴾

حروف عاملہ اپنے مدخول اور معمول کے اعتبار سے دو قسم پر ہیں۔ (۱) حروف عاملہ در اسم : یعنی وہ

---

[1] مثلاً جَاءَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ پر رفع جَاءَ کی وجہ سے آیا ہے لہذا جَاءَ عامل ہے اور زَیْدٌ معمول ہے۔

[2] مثلاً حروف جارہ عامل سماعی ہیں اور ان کو شمار کرنا ممکن ہے کہ وہ سترہ ہیں۔ اور اسم فاعل عامل قیاسی ہے جس کی جزئیات کو شمار کرنا ممکن نہیں ہے۔ یعنی دنیا میں جتنے بھی اسم فاعل ہیں ان کو کوئی شمار نہیں کر سکتا البتہ اسم فاعل کے مفہوم میں وہ سب آجاتے ہیں۔

حروف جواسم میں عمل کرتے ہیں۔ (۲) حروف عاملہ درفعل : یعنی وہ حروف جو فعل میں عمل کرتے ہیں۔

حروف عاملہ دراسم کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) حروف جارہ (۲) حروف مشبہ بالفعل
(۳) ماولا المشبہتان بلیس (۴) لائے نفی جنس (۵) حروف نداء

ان میں سے پہلی اور پانچویں قسم کے حروف مفرد پر داخل ہوتے ہیں اور باقی جملہ پر۔

﴿۱﴾ حروف جارہ : یہ مشہور سترہ ہیں۔[۱] بَا ، تَا ، کَاف ، لَام ، وَاوْ ، مُنْذُ ، مُذْ خَلا ، رُبَّ ، حَاشَا ، مِنْ ، عَدَا ، فِيْ ، عَنْ ، عَلٰی ، حَتّٰی ، اِلٰی یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں [۲] اور اپنے مدخول (اسم) کو جر دیتے ہیں۔[۳] جیسے بِزَیْدٍ [۴]

﴿۲﴾ حروف مشبہ بالفعل : یہ چھ ہیں۔ اِنَّ ، اَنَّ ، کَاَنَّ ، لَیْتَ ، لٰکِنَّ ، لَعَلَّ

یہ اسم اور خبر کا تقاضا کرتے ہیں۔ اور جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، پھر مبتداء کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے۔ یہ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔[۵] جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ [۶]

﴿۳﴾ ماولا المشبہتان بلیس : یہ بھی اسم اور خبر کو چاہتے ہیں۔ اور جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ پھر مبتداء کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے۔ اور یہ چار چار شرطوں کے ساتھ اپنے

---

[۱] اور چار غیر مشہور ہیں کَیْ ، لَوْلَا ، لَاتَ اور لَعَلَّ

[۲] خواہ اسم حقیقی ہو ، جیسے بِزَیْدٍ میں زَیْدٍ یا اسم تاویلی ہو ، جیسے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا میں تُنْفِقُوْا (کیوں کہ یہ اِنفاق مصدر کی تاویل میں ہے۔) اسم حقیقی اور اسم تاویلی کی وضاحت صفحہ ۳۵ پر دیکھیے۔

[۳] خواہ لفظاً ہو، جیسے بِزَیْدٍ یا تقدیراً، جیسے بِمُوْسٰی یا محلاً، جیسے بِھٰؤُلَاءِ ...... پھر جر بھی عام ہے خواہ کسرہ کے ساتھ ہو، جیسے بِزَیْدٍ یا فتحہ کے ساتھ ہو، جیسے بِعُمَرَ یا یاء کے ساتھ ہو، جیسے بِاَبِیْکَ
نیز یاد رکھیں! کہ اعراب لفظی اور تقدیری معرب میں ہوگا اور محلی مبنی میں۔

[۴] حروف جارہ سے متعلقہ دیگر فوائد صفحہ ۱۳۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

[۵] خواہ لفظاً ہو یا تقدیراً یا محلاً ، پھر رفع عام ہے خواہ ضمہ کے ساتھ ہو، واؤ کے ساتھ ہو یا الف کے ساتھ ، اسی طرح نصب بھی عام ہے خواہ فتحہ کے ساتھ ہو، کسرہ کے ساتھ ہو، الف کے ساتھ ہو، یا یاء کے ساتھ۔

[۶] حروف مشبہ بالفعل سے متعلقہ دیگر فوائد دیکھیے صفحہ ۱۷۶ پر

اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ ١ جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا اور لَارَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْکَ ٢

﴿۴﴾ **لائے نفی جنس** : یہ لا بھی اسم اور خبر کا تقاضا کرتا ہے۔ اس کی خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے اور اسم کے چند احوال ہیں۔ صفحہ نمبر ۱۹۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔ ٣

﴿۵﴾ **حروف نداء** : یعنی وہ حروف جو کسی کی توجہ طلب کرنے کے لیے اَدْعُو فعل کے قائم مقام واقع ہوں۔ یہ پانچ ہیں، یَا ، اَیَا ، ھَیَا ، اَیْ اور ھمزہ مفتوحہ (أ) یہ جس اسم میں عمل کرتے ہیں اسے ''منادیٰ'' کہتے ہیں۔ چنانچہ اعراب کے لحاظ سے منادیٰ کی چھ حالتیں ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں صفحہ نمبر ۱۹۹ پر۔ ٤

حروف عاملہ در فعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) حروف ناصبہ (۲) حروف جازمہ

﴿۱﴾ **حروف ناصبہ** : یہ چار ہیں۔ اَنْ ، لَنْ ، کَیْ ، اِذَنْ . یہ فعل مضارع پر داخل ہو کر اسے نصب دیتے ہیں۔ جیسے اَنْ تَقُوْمَ ، لَنْ یَضْرِبَ ۵

ان میں سے اَنْ کے علاوہ باقی تین تو لفظوں میں موجود ہو کر ہی نصب دیتے ہیں لیکن اَنْ چند جگہوں میں مقدر ہو کر بھی نصب دیتا ہے۔ دیکھیں صفحہ نمبر ۲۱۱ پر۔

﴿۲﴾ **حروف جازمہ** : یہ کل پانچ ہیں۔ اِنْ ، لَمْ ، لَمَّا ، لامِ امر ، لائے نہی یہ فعل مضارع پر داخل ہو کر اسے جزم دیتے ہیں۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ ، لَمَّا یَدْخُلْ ، لِیَضْرِبْ لَاتَضْرِبْ ، اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ ٦

---

١ ماولا المشبہتان بلیس کے عمل کرنے کی شرائط صفحہ ۱۸۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

٢ ماولا المشبہتان بلیس سے متعلقہ دیگر فوائد دیکھیں صفحہ ۱۸۸ پر

٣ لائے نفی جنس اور لا مشبہ بلیس میں فرق ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۹۳ پر

٤ حروف نداء اور منادیٰ سے متعلقہ دیگر فوائد صفحہ ۱۹۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۵ حروف ناصبہ میں سے ہر ایک کی الگ الگ بحث نیز ان سے متعلقہ فوائد ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۲۰۹ پر

٦ حروف جازمہ میں سے ہر ایک کی الگ الگ بحث نیز ان سے متعلقہ فوائد ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۲۲۰ پر

ان میں سے اول کے علاوہ باقی چار تو لفظوں میں موجود ہو کر ہی جزم دیتے ہیں جب کہ ان شرطیہ بعض جگہوں میں مقدر ہو کر بھی جزم دیتا ہے۔ صفحہ نمبر ۲۲۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

افعال عاملہ کی بحث

فعل کی ابتداءً دو قسمیں ہیں۔ فعل تام اور فعل قاصر

فعل تام ''وہ ہے جو خبر منصوب کا تقاضا نہ کرے۔'' اور **فعل قاصر** ''وہ ہے جو خبر کا تقاضا کرے۔''

ان میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں۔ تام کی لازمی اور متعدی اور قاصر کی ناقص اور مقاربہ

لازمی ''اسے کہتے ہیں جو فاعل پر پورا ہو جائے مفعول بہ کا تقاضا نہ کرے۔'' اور **متعدی** ''اسے کہتے ہیں جو فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ مفعول بہ کا بھی تقاضا کرے۔''

پھر فاعل کے اعتبار سے فعل متعدی کی دو قسمیں ہیں۔ معروف اور مجہول

معروف ''وہ ہے جس کا فاعل معلوم ہو۔ اور **مجہول** ''وہ ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔'' اور فعل لازمی صرف معروف ہوتا ہے مجہول نہیں۔

اور مفعول بہ کے اعتبار سے فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) **متعدی بیک مفعول** : یعنی جو ایک مفعول کا تقاضا کرے۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا

(۲) **متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بر یک روا باشد** : یعنی جو دو مفعولوں کا تقاضا کرے لیکن ایک کو حذف کر کے ایک پر اکتفاء کرنا جائز ہو۔ جیسے اَعْطٰی اور اس کے ہم معنی افعال مثلاً اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا کہ یہاں اَعْطَیْتُ زَیْدًا یا اَعْطَیْتُ دِرْھَمًا پڑھنا بھی جائز ہے۔ [1]

(۳) **متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بر یک مفعول روا نہ باشد** : یعنی جو دو مفعولوں کا

---

[1] یہ عام طور پر وہاں ہوتا ہے جہاں دونوں مفعول الگ الگ چیزیں ہوں۔

تقاضا کرے لیکن ایک کو حذف کرکے ایک پر اکتفاء کرنا جائز نہ ہو۔ جیسے افعال قلوب عَلِمْتُ رَأَيْتُ ، وَجَدْتُ ، ظَنَنْتُ ، حَسِبْتُ ، خِلْتُ ، زَعَمْتُ مثلاً عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا ۔ یہ عام طور پر وہاں ہوتا ہے جہاں دونوں مفعول حقیقت میں ایک ہی چیز ہوں۔

(۴) **متعدی بسہ مفعول** : یعنی جو تین مفعولوں کا تقاضا کرے۔ جیسے أَعْلَمَ ، أَرَى ، أَخْبَرَ ، خَبَّرَ ، أَنْبَأَ ، نَبَّأَ ، حَدَّثَ مثلاً أَعْلَمَ اللّٰهُ عَمْرًا زَيْدًا فَاضِلًا [1]

جانِ نو تشخصا ! تمام افعال عمل کرتے ہیں، کوئی فعل غیر عامل نہیں ہے۔ البتہ قَلَّ ، کَثُرَ اور طَالَ پر جب مَا کافہ لاحق ہو جائے، جیسے قَلَّمَا ، کَثُرَمَا اور طَالَمَا اور کَانَ زائدہ، جیسے اِنَّ مِنْ أَفْضَلِهِمْ کَانَ زَيْدٌ اور وہ فعل جو تاکید لفظی کے لیے لایا جائے، جیسے ضَرَبَ ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا میں دوسرا ضَرَبَ تو عمل نہیں کرتے۔ چنانچہ افعال عاملہ کی چھ قسمیں ہیں۔

(۱) فعل معروف (۲) فعل مجہول (۳) افعال ناقصہ (۴) افعال مقاربہ
(۵) افعال مدح و ذم (۶) فعل تعجب

(۱) فعل معروف : فعل معروف خواہ لازمی ہو یا متعدی ہمیشہ فاعل کو رفع دیتا ہے اور چھ چیزوں کو نصب دیتا ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۲۹۶۔

جانِ نو! ان چھ چیزوں کو فعل معروف رفع یا نصب دیتا ہے، انہیں فعل کے معمولات کہا جاتا ہے۔ چنانچہ ان کا تعارف مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) فاعل : فاعل اس اسم کو کہتے ہیں جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو اور اس کی نسبت اس اسم کی طرف بطور قیام، نہ کہ بطور وقوع ہو [2]۔ جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ ، زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوهُ [3]

---

[1] فعل متعدی کی تیسری اور چوتھی قسم کے لیے چند معلومات دیکھیں صفحہ ۲۸۷۔

[2] بطور قیام کی قید سے مفاعیل خمسہ اور بطور وقوع کی قید سے نائب فاعل فاعل کی تعریف سے خارج ہو گئے۔

[3] فاعل سے متعلق دیگر فوائد و ضوابط صفحہ ۲۹۷ اور صفحہ ۳۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۲﴾ **مفعول مطلق** : مفعول مطلق ''اس مصدر کو کہتے ہیں جو فعل کے بعد ہو اور اسی فعل کے معنی میں ہو۔'' جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں ضَرْبًا ، اور قُمْتُ قِیَامًا میں قِیَامًا [1]

﴿۳﴾ **مفعول فیہ**: مفعول فیہ ''اس اسم کو کہتے ہیں جو فعل مذکور کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت پر دلالت کرے۔'' جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ میں یَوْمَ اور جَلَسْتُ عِنْدَکَ میں عِنْدَ [2]

﴿۴﴾ **مفعول معہ** : مفعول معہ ''اس اسم کو کہتے ہیں جو واؤ بمعنی مَعَ کے بعد فاعل یا مفعول بہ کی مصاحبت کے لیے آئے صدور فعل یا وقوع فعل میں۔''

فاعل کے مصاحب ہونے کی مثال، جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ میں اَلْجُبَّاتِ

مفعول بہ کے مصاحب ہونے کی مثال، جیسے کَفَاکَ وَزَیْدًا دِرْهَمٌ میں زَیْدًا [3]

﴿۵﴾ **مفعول لہ** : مفعول لہ ''اس اسم کو کہتے ہیں جو فعل مذکور کی علت اور سبب بنے۔'' جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا لِّزَیْدٍ میں اِکْرَامًا .... پھر مفعول لہ کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ وہ پہلے سے موجود ہو اور اس کی وجہ سے فاعل سے فعل صادر ہو۔ جیسے قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا

۲۔ وہ پہلے سے موجود نہ ہو بلکہ اس کو حاصل کرنے کے لیے فعل کیا جائے۔ جیسے ضَرَبْتُهٗ تَأْدِیْبًا [4]

﴿۶﴾ **حال** : حال ''اس اسم نکرہ کو کہتے ہیں جو فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی حالت بیان کرے۔'' فاعل کی حالت بیان کرے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا ، مفعول بہ کی حالت بیان کرے۔ جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا ، دونوں کی حالت بیان کرے۔ جیسے لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ [5]

---

[1] مفعول مطلق سے متعلق دیگر فوائد وضوابط صفحہ ۴۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

[2] مفعول فیہ سے متعلق دیگر فوائد وضوابط صفحہ ۴۲۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

[3] مفعول معہ سے متعلق دیگر فوائد وضوابط صفحہ ۴۲۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

[4] مفعول لہ سے متعلق دیگر فوائد وضوابط صفحہ ۴۲۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

[5] حال سے متعلق دیگر فوائد وضوابط صفحہ ۳۴۰ ، ۴۲۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۷ **تمییز** : تمییز ''اس اسم نکرہ کو کہتے ہیں جو کسی مبہم چیز سے ابہام کو دور کرے۔'' اور جس چیز سے ابہام کو دور کرے اسے ''ممیَّز'' کہتے ہیں۔ تمییز کی ابتداءً دو قسمیں ہیں۔

(۱) جو ذات سے ابہام کو دور کرے۔ (۲) جو نسبت سے ابہام کو دور کرے۔

اول کی پھر دو قسمیں ہیں۔

(۱) جو مقدار سے ابہام کو دور کرے۔ (۲) جو غیر مقدار سے ابہام کو دور کرے۔

پھر مقدار سے ابہام کو دور کرنے کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) عدد سے ابہام کو دور کرے۔ جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا

(۲) وزن سے ابہام کو دور کرے۔ جیسے عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا

(۳) کَیل سے ابہام کو دور کرے۔ جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا

(۴) مساحت سے ابہام کو دور کرے۔ جیسے مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا

اور غیر مقدار سے ابہام دور کرنے کی مثال جیسے عِنْدِیْ خَاتَمُ حَدِیْدًا یا حَدِیْدٍ (بالاضافۃ)

اسی طرح دوم (جو نسبت سے ابہام کو دور کرے) کی بھی دو قسمیں ہیں۔ مُحَوَّل اور غیر محول

مُحَوَّل ''اس تمییز کو کہتے ہیں جو پہلے فاعل یا مفعول بہ یا مبتداء ہو پھر اس کو حذف کرنے کی وجہ سے کلام میں ابہام پیدا ہو جائے تو اسے دور کرنے لیے دوبارہ اس کو بطور تمییز لایا جائے۔'' .... اور

غیر محول ''اس تمییز کو کہتے ہیں جو کسی سے پھری ہوئی نہ ہو۔'' ..... محول کی پھر تین قسمیں ہیں۔

(۱) محول عن الفاعل جیسے اِشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَیْبًا ، اصل میں تھا اِشْتَعَلَ الشَّیْبُ

(۲) محول عن المفعول جیسے فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا ، اصل میں تھا فَجَّرْنَا عُیُوْنًا

(۳) محول عن المبتداء جیسے اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ مَالًا ، اصل میں تھا مَا لِیْ اَکْثَرُ مِنْ مَالِکَ

اور غیر محول کی مثال جیسے حَسْبُکَ بِهٖ نَاصِرَةً [1]

---

[1] تمییز سے متعلق دیگر فوائد ضوابط دیکھیں صفحہ ۳۴۱ اور صفحہ ۴۳۰ پر

﴿۸﴾ **مفعول بہ** : مفعول بہ اس اسم کو کہتے ہیں جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا میں عَمْرًا ۔[1]

جان تو شخصا! فاعل دو قسم پر ہے۔

(۱) **مُظْہَر** : یعنی اسم ظاہر جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ (۲) **مُضْمَر** : یعنی ضمیر خواہ بارز ہو جیسے ضَرَبْتُ میں تُ ضمیر یا مستتر ہو پھر خواہ جائز الاستتار ہو، جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ میں ھُوَ یا واجب الاستتار ہو۔ جیسے اِضْرِبْ میں اَنْتَ ۔[2]

جان تو ! فعل کو چند [illegible] لانا واجب ہے۔ اور چند جگہوں میں مذکر اور مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے۔ دیکھیے صفحہ [illegible]

﴿۲﴾ **فعل مجہول** : [illegible] مفعول بہ کو رفع دیتا ہے جسے "نائب فاعل" کہتے ہیں اور باقی [illegible] جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا فِیْ دَارِہٖ تَادِیْبًا [illegible]۔[3]

اگر مفعول بہ [illegible] تو [illegible] کو نائب فاعل بنانا درست ہے لیکن مفعول بہ کی موجودگی میں [illegible] چار چیزوں کو نائب فاعل بنانا جائز نہیں ہے۔

۱۔ مفعول [illegible] ۲۔ مفعول معہٗ

۳۔ [illegible] باب اَعْلَمْتُ کے مفعول ثالث کو

اور باب عَلِمْتُ کے دونوں [illegible] نائب فاعل بنانا جائز ہے۔ البتہ دوسرے کی نسبت پہلے کو بنانا زیادہ بہتر ہے۔

۱۔ مفعول بہ [illegible] ۳۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ فاعل [illegible] دیکھیے صفحہ ۲۹۸ پر۔

۳۔ نائب فاعل کو "مفعول مالم یسم فاعلہ" اور فعل مجہول کو "فعل مالم یسم فاعلہ" بھی کہتے ہیں۔

﴿۳﴾ **افعال ناقصہ** : ''افعال ناقصہ ان افعال کو کہتے ہیں جو اپنے فاعل کے لیے اپنے مصدر کے علاوہ کوئی اور صفت ثابت کریں۔'' یہ کل سترہ ہیں۔ کَانَ ، صَارَ ، ظَلَّ ، بَاتَ ، اَصْبَحَ ، اَضْحٰی ، اَمْسٰی ، عَادَ ، اٰضَ ، غَدَا ، رَاحَ ، مَازَالَ ، مَاانْفَكَّ ، مَابَرِحَ ، مَافَتِئَ ، مَادَامَ اور لَیْسَ

یہ اسم اور خبر کا تقاضا کرتے ہیں اور جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتداء کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بناتے ہیں پھر اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا ...... البتہ ان میں سے بعض تنہا فاعل پر پورے ہو جاتے ہیں خبر کا تقاضا نہیں کرتے اس وقت ان کو ''تامہ'' کہتے ہیں۔ جیسے کَانَ الْمَطَرُ اَیْ حَصَلَ الْمَطَرُ [1]

﴿۴﴾ **افعال مقاربہ** : یہ بھی اسم اور خبر کو چاہتے ہیں۔ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، لیکن ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے کبھی اَنْ کے ساتھ کبھی اَنْ کے بغیر۔ جیسے کَادَ زَیْدٌ یَّخْرُجُ ، عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ .... ان کی پھر تین قسمیں ہیں۔

(۱) **افعال مقاربہ** : یہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اسم کے لیے خبر کا حصول قریب ہے۔ اور یہ تین ہیں۔ کَادَ ، کَرُبَ ، اَوْشَكَ

(۲) **افعال رجاء** : یہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اسم کے لیے خبر کے حصول کی امید ہے۔ یہ بھی تین ہیں۔ عَسٰی ، حَرٰی ، اِخْلَوْلَقَ

(۳) **افعال شروع** : یہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اسم نے خبر کو حاصل کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ بہت سارے ہیں، مشہور یہ ہیں۔ اَخَذَ ، جَعَلَ ، طَفِقَ ، عَلِقَ ، اَنْشَاَ [2]

﴿۵﴾ **افعال مدح وذم** : افعال مدح وذم ''ان افعال کو کہتے ہیں جو کسی کی مدح یا مذمت

---

[1] افعال ناقصہ کی مکمل بحث اور ان کے متعلق دیگر فوائد وضوابط صفحہ ۲۶۴ پر دیکھیں۔

[2] افعال مقاربہ کی مکمل بحث اور ان کے متعلق دیگر فوائد وضوابط صفحہ ۲۷۵ پر دیکھیں۔

بیان کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں۔ یہ کل چار ہیں۔ نِعْمَ ، حَبَّذَا ، بِئْسَ اور سَاءَ پہلے دو انشاء مدح کے لیے اور دوسرے دو انشاء ذم کے لیے ہیں۔

ان میں سے حَبَّ کا فاعل ہمیشہ ذَا اسم اشارہ ہوتا ہے اور باقی تین کا فاعل مندرجہ ذیل چار چیزوں میں سے کوئی ایک ہوگی۔

(۱) معرف باللام جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ

(۲) مضاف الی المعرف باللام جیسے نِعْمَ صَاحِبُ الْفَرَسِ زَيْدٌ

(۳) ضمیر مبہم ممیز بنکرہ منصوبہ جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ

(۴) مَا بمعنی شَيْءٌ جیسے فَنِعِمَّاهِيَ کہ یہ اصل میں نِعْمَ مَاهِيَ ہے اور مَا بمعنی شَيْءٌ نِعْمَ کا فاعل ہے۔

نیز ان افعال کے فاعل کے بعد ایک اور اسم ہوتا ہے جو مرفوع ہوتا ہے وہ اگر افعال مدح کے بعد ہو تو اسے ''مخصوص بالمدح'' کہتے ہیں اور اگر افعال ذم کے بعد ہو تو اسے ''مخصوص بالذم'' کہتے ہیں۔ [۱]

﴿۶﴾ افعال تعجب

افعال تعجب : افعال تعجب ''ان افعال کو کہتے ہیں جو انشاء تعجب (کسی نادر الوقوع چیز پر حیرانی کا اظہار کرنے) کے لیے وضع کیے گئے ہوں۔'' تعجب کے لیے عربی زبان میں بہت سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے مَا شَاءَ اللّٰهُ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وغیرہ، لیکن قیاسی طور پر صرف دو صیغے وضع کیے گئے ہیں ایک '' مَا اَفْعَلَهٗ '' کے وزن پر اور دوسرا '' اَفْعِلْ بِهٖ '' کے وزن پر۔ جیسے مَا اَحْسَنَهٗ اور اَحْسِنْ بِهٖ ......

ان میں سے اول کی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) مَا بمعنی اَيُّ شَيْءٍ مبتداء اَحْسَنَهٗ فعل، فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبر۔

(۲) مَا بمعنی شَيْءٌ عَظِيْمٌ مبتداء اور اَحْسَنَهٗ جملہ فعلیہ خبر۔

(۳) مَا موصولہ، اَحْسَنَهٗ جملہ صلہ، پھر موصول صلہ مل کر مبتداء اور شَيْءٌ عَظِيْمٌ خبر محذوف ہے۔

---

[۱] افعال مدح وذم کی مکمل بحث اور ان کے متعلق دیگر فوائد وضوابط صفحہ ۲۸۱ پر دیکھیں۔

دوم کی ترکیب یوں ہوگی اَحْسِنْ صیغہ امر بمعنی ماضی ، باءزائدہ ، ہٖ ضمیر مجرور محلاً مرفوع معنی فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔ ؎

؎ جس فعل سے فعل تعجب مشتق ہو اس کے لیے سات شرائط ہیں۔

☆ ثلاثی مجرد ہو : لہذا ثلاثی مزید اور رباعی مجرد و مزید سے نہیں آئے گا۔

☆ معروف ہو : لہذا فعل مجہول مثلاً ضُرِبَ سے نہیں آئے گا۔

☆ مثبت ہو : لہذا منفی مثلاً مَا قَامَ سے نہیں آئے گا۔

☆ تام ہو : لہذا افعال ناقصہ مثلاً کَانَ ، صَارَ وغیرہ سے نہیں آئے گا۔

☆ متصرف ہو : لہذا فعل غیر متصرف مثلاً بِئْسَ اور نِعْمَ وغیرہ سے نہیں آئے گا۔

☆ لون اور عیب سے خالی ہو : لہذا عَرِجَ ، عَمِیَ ، خَضِرَ وغیرہ نہیں آئے گا۔

☆ زیادتی کو قبول کرنے والا ہو : لہذا مَاتَ ، فَنِیَ وغیرہ سے نہیں آئے گا، کیوں یہ زیادتی کو قبول نہیں کرتے۔

مختصر یہ کہ فعل تعجب ہر ایسے فعل سے آئے گا جو ثلاثی مجرد معروف مثبت تام متصرف ہو، لون اور عیب سے خالی اور زیادتی کو قبول کرنے والا ہو۔

یاد رکھیں! فعل جامد (غیر متصرف) اور وہ فعل جو کہ زیادتی کو قبول کرنے والا نہ ہو ان سے فعل تعجب بالکل آتا ہی نہیں۔ .... فعل مجہول اور فعل منفی سے تعجب والا معنی مقصود ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ مَا اَشَدَّ یا اَشْدِدْ یا ان جیسے دوسرے الفاظ (مَا اَصْعَبَ ، اَصْعِبْ ، مَا اَقْبَحَ ، اَقْبِحْ ، مَا اَضَرَّ ، اَضْرِرْ وغیرہ) ذکر کر کے ان کے بعد فعل مجہول یا فعل منفی کو اَنْ مصدریہ کے ساتھ ذکر کر دیں۔ جیسے مَا اَقْبَحَ اَنْ یُّعَاقَبَ الْبَرِیْءُ ، اَقْبِحْ بِاَنْ یُّعَاقَبَ الْبَرِیْءُ ، مَا اَضَرَّ اَلَّا یَصْدُقَ الصَّانِعُ ، اَضْرِرْ بِاَلَّا یَصْدُقَ الصَّانِعُ

ان کے علاوہ جن افعال سے فعل تعجب نہیں آتا ان سے تعجب والا معنی مقصود ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ یہی الفاظ ذکر کر کے اس کے بعد ان افعال کا مصدر ذکر کر دیں (صراحۃ یا مؤولا) جیسے مَا اَشَدَّ اِزْدِحَامَ الْمَلْھٰی ، اَشْدِدْ بِاِزْدِحَامِ الْمَلْھٰی ، مَا اَصْعَبَ کَوْنَ الدَّوَاءِ مُرًّا ، اَصْعِبْ بِکَوْنِ الدَّوَاءِ مُرًّا ، مَا اَشَدَّ خُضْرَۃَ الزَّرْعِ ، اَشْدِدْ بِخُضْرَۃِ الزَّرْعِ

۞۞۞

اسماء عاملہ کی بحث

جان تو شخصا! اسماء عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اسماء شرطیہ (۲) اسماء افعال بمعنی ماضی (۳) اسماء افعال بمعنی امر حاضر معروف
(۴) اسم فاعل (۵) اسم مفعول (۶) صفت مشبہ (۷) اسم تفضیل (۸) مصدر
(۹) اسم مضاف (۱۰) اسم تام (۱۱) اسماء کنایہ از عدد

﴿۱﴾ اسماء شرطیہ : یہ کل نو ہیں۔ مَنْ ، مَا ، مَهْمَا ، اَیُّ ، حَیْثُمَا ، اِذْ مَا ، مَتٰی ، اَیْنَمَا ، اَنّٰی ...... یہ اسماء اِنْ شرطیہ کے معنی کو متضمن ہوتے ہیں اور فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ ان کے بعد دو جملے ہوتے ہیں پہلے کو ''شرط'' دوسرے کو ''جزاء'' کہتے ہیں۔ جیسے مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ ، مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ [1]

﴿۲﴾ اسماء افعال بمعنی ماضی : یعنی وہ اسماء جو فعل ماضی کے معنی میں ہوں۔ یہ تین ہیں۔ هَیْهَاتَ ، شَتَّانَ اور سَرْعَانَ ...... ان کا فاعل اکثر اسم ظاہر ہوتا ہے جو ان کے بعد ہوتا ہے اور یہ اس کو فاعلیت کی بناء پر رفع دیتے ہیں۔ جیسے شَتَّانَ زَیْدٌ وَّعَمْرٌ ، هَیْهَاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ

﴿۳﴾ اسماء افعال بمعنی امر حاضر معروف : یہ بھی گزر چکے ہیں۔ ان کا فاعل ہمیشہ ضمیر مستتر ہوتی ہے اور یہ اپنے مابعد اسم کو مفعول بہ ہونے کی بناء پر نصب دیتے ہیں۔ جیسے هَلُمَّ زَیْدًا ، رُوَیْدَ بَکْرًا

---

[1] اسمائے شرطیہ کی مکمل بحث اور ان سے متعلقہ فوائد وضوابط صفحہ ۲۳۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۴﴾ **اسم فاعل** : اس کی مکمل بحث اور اس سے متعلقہ فوائد صفحہ ۳۰۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۵﴾ **اسم مفعول** : اس کی بھی مکمل بحث اور اس سے متعلقہ فوائد صفحہ ۳۰۷ پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۶﴾ **صفت مشبھة** : اس کی بھی مکمل بحث اور اس سے متعلقہ فوائد صفحہ ۳۰۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۷﴾ **اسم تفضیل** : اسم تفضیل ''اس اسم کو کہتے ہیں جو مشتق ہو مصدر سے اور موضوع ہوا ایسی ذات کے لیے جس میں مصدری معنی بنسبت دوسری شئ کے زیادہ پائے جائیں۔'' اس کا عمل اور اس کے متعلق دیگر فوائد و ضوابط صفحہ ۳۰۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۸﴾ **مصدر** : اس کی بھی مکمل بحث اور اس سے متعلقہ فوائد صفحہ ۲۹۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۹﴾ **اسم مضاف** : اس کی بھی مکمل بحث اور اس سے متعلقہ فوائد صفحہ ۳۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۱۰﴾ **اسم تام** : اس کی بھی مکمل بحث صفحہ ۳۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۱۱﴾ **اسماء کنایات از عدد** : یہ تین ہیں۔ كَمْ ، كَذَا اور كَأَيِّنْ ..... ان کی بھی مکمل بحث اور ان سے متعلقہ فوائد صفحہ ۳۲۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿عوامل معنویہ﴾

جان تو شخصا ! عامل معنوی دو ہیں۔ (۱) ابتداء (۲) خلو

تفصیل کے لیے دیکھیں صفحہ نمبر ۳۲۹

تو ابع کی بحث

جان تو شخصا ! توابع تابع کی جمع ہے اور تابع "ہر اس لفظ کو کہتے ہیں جو پہلے لفظ کے اعتبار سے دوسرے نمبر پر ہو اور جس عامل کی وجہ سے جو اعراب پہلے لفظ پر آئے اسی عامل کی وجہ سے وہی اعراب دوسرے لفظ پر بھی آئے۔" جیسے جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ .... پہلے لفظ کو متبوع اور دوسرے کو تابع کہتے ہیں، اور تابع کا حکم یہ ہے کہ یہ اعراب میں ہمیشہ اپنے متبوع کے موافق ہوتا ہے۔

تابع کی پھر پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) صفت (۲) بدل (۳) تاکید
(۴) عطف بیان (۵) عطف بحرف

۱ صِفَت : صفت "اس تابع کو کہتے ہیں جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع کی ذات یا اس کے کسی متعلق میں پایا جائے۔" اول کی مثال، جیسے جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ ، ثانی کی مثال جیسے جَاءَ نِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ اس میں تابع کو صفت یا نعت اور متبوع کو موصوف یا منعوت کہتے ہیں۔

صفت کی پھر دو قسمیں ہیں۔ (۱) صفت بحال الموصوف (۲) صفت بحال متعلق الموصوف

(۱) صفت بحال الموصوف : یعنی وہ صفت جو اپنے متبوع کی حالت بیان کرے۔ اس کا اپنے موصوف کے ساتھ دس چیزوں میں سے چار میں موافق ہونا ضروری ہے۔ وہ دس مندرجہ ذیل ہیں (رفع ،نصب، جر میں) (واحد، تثنیہ، جمع میں) (تذکیر و تانیث میں) (تعریف و تنکیر میں)

جیسے عِنْدِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ وَ رَجُلَانِ عَالِمَانِ وَ رِجَالٌ عَالِمُوْنَ وَ امْرَأَةٌ عَالِمَةٌ

وَامْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ وَ نِسْوَةٌ عَالِمَاتٌ۔

(۲) **صفت بحال متعلق الموصوف** : یعنی وہ صفت جو اپنے متبوع کے کسی متعلق کی حالت بیان کرے۔ اس کا اپنے موصوف کے ساتھ پانچ چیزوں میں سے دو میں موافق ہونا ضروری ہے۔ (رفع، نصب، جر میں)، (تعریف وتنکیر میں) جیسے جَاءَ نِی رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْهُ ۔

کبھی کبھی جملہ بھی صفت واقع ہوتا ہے لیکن تین شرطوں کے ساتھ۔ دیکھیں صفحہ ۱۴۰ پر [۱]

﴿۲﴾ **تاکید** : تاکید'' اس تابع کو کہتے ہیں جو اپنے متبوع کی حالت کو پختہ کرے نسبت میں یا شمول میں۔'' (نسبت میں اپنے متبوع کی حالت کو پختہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تاکید یہ بتلائے کہ منسوب یا منسوب الیہ میرا متبوع ہی ہے نہ کہ کوئی اور، جیسے ضَرَبَ ضَرَبَ زَيْدٌ اور زَيْدٌ زَيْدٌ قَائِمٌ اور شمول میں اپنے متبوع کی حالت کو پختہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تاکید یہ بتلائے کہ میرا متبوع اپنے تمام افراد کو شامل ہے نہ کہ بعض کو۔ جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ كُلُّهُمْ) اس میں تابع کو ''تاکید'' اور متبوع کو ''مُؤَكَّد'' کہتے ہیں۔

تاکید کی پھر دو قسمیں ہیں۔ (۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی

(۱) **تاکید لفظی** : یعنی وہ تاکید جو لفظ یا مرادفِ لفظ کے تکرار سے حاصل ہو۔ جیسے زَيْدٌ زَيْدٌ قَائِمٌ ضَرَبَ ضَرَبَ زَيْدٌ ، رَأَيْتُ اَسَدًا لَيْثًا وغیرہ

(۲) **تاکید معنوی** : یعنی وہ تاکید جو چند مخصوص الفاظ سے حاصل ہو۔ اور وہ آٹھ ہیں۔ نَفْسٌ ، عَيْنٌ ، كِلَا وَ كِلْتَا ، كُلٌّ ، اَجْمَعُ ، اَكْتَعُ ، اَبْتَعُ ، اَبْصَعُ

ہر ایک کا طریقہ استعمال مندرجہ ذیل ہے۔

نَفْسٌ ، عَيْنٌ : یہ دونوں واحد، تثنیہ اور جمع تینوں کی تاکید کے لیے آتے ہیں، اور ہمیشہ ضمیر کی طرف مضاف ہوتے ہیں، جو مؤکد کی طرف راجع ہوتی ہے اور اس کے موافق ہوتی ہے۔ نیز مؤکد کے

---

[۱] موصوف صفت کے متعلق مزید فوائد وضوابط ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۲۳ اور صفحہ ۳۲۹ پر

مفرد ہونے کی صورت میں ان کو مفرد، اور تثنیہ وجمع ہونے کی صورت میں ان کو جمع لایا جاتا ہے افْعُلٌ کے وزن پر، جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ نَفْسُهٗ ، جَاءَنِیْ زَیْدَانِ اَنْفُسُهُمَا ، جَاءَنِیْ زَیْدُوْنَ اَنْفُسُهُمْ ، جَآءَتْنِیْ اِمْرَاَةٌ نَفْسُهَا ، جَاءَتْنِیْ اِمْرَأَتَانِ اَنْفُسُهُمَا ، جَاءَتْنِیْ النِّسَاءُ اَنْفُسُهُنَّ

کِلَا وَ کِلْتَا: یہ دونوں تثنیہ کی تاکید کے لیے آتے ہیں اور ضمیر کی طرف مضاف ہوتے ہیں جو مؤکد کے موافق ہوتی ہے۔ کِلَا تثنیہ مذکر کے لیے، جیسے جَاءَنِیْ زَیْدَانِ کِلَاهُمَا اور کِلْتَا تثنیہ مؤنث کے لیے، جیسے جَاءَنِیْ اِمْرَأَتَانِ کِلْتَاهُمَا

کُلٌّ : یہ واحد اور جمع کی تاکید کے لیے آتا ہے اور ہمیشہ ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے جو مؤکد کے موافق ہوتی ہے۔ جیسے قَرَأْتُ الْکِتَابَ کُلَّهٗ ، قَرَأْتُ الصَّحِیْفَةَ کُلَّهَا ، جَاءَنِیْ الْقَوْمُ کُلُّهُمْ ، جَاءَتْنِیْ النِّسَاءُ کُلُّهُنَّ

اَجْمَعُ ، اَکْتَعُ ، اَبْتَعُ ، اَبْصَعُ : یہ چاروں بھی واحد اور جمع کی تاکید کے لیے آتے ہیں لیکن ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتے البتہ ان کا صیغہ مؤکد کے موافق بدلتا رہتا ہے۔ واحد مذکر کے لیے اَفْعَلُ کے وزن پر، جیسے اِشْتَرَیْتُ الْغُلَامَ اَجْمَعَ وَاَکْتَعَ وَاَبْتَعَ وَاَبْصَعَ .. جمع مذکر کے لیے اَفْعَلُوْنَ کے وزن پر، جیسے جَاءَنِیْ الْقَوْمُ اَجْمَعُوْنَ وَاَکْتَعُوْنَ ... واحدہ مؤنث کے لیے فَعْلَاءُ کے وزن پر، جیسے اِشْتَرَیْتُ الْجَارِیَةَ جَمْعَاءَ وَکَتْعَاءَ وَبَتْعَاءَ وَبَصْعَاءَ ... جمع مؤنث کے لیے فُعَلُ کے وزن پر، جیسے جَاءَ النِّسْوَةُ جُمَعُ وَکُتَعُ وَبُتَعُ وَبُصَعُ...

یاد رکھیں! اَکْتَعُ ، اَبْتَعُ اور اَبْصَعُ تینوں اَجْمَعُ کے تابع ہو کر آتے ہیں۔ یعنی اس کے بغیر بھی نہیں آتے اور اس سے مقدم بھی نہیں ہوتے۔ [1]

﴿۳﴾ **بدل :** ''اس تابع کو کہتے ہیں کہ حکم کی نسبت سے مقصود بالذات وہی ہو اور متبوع کا ذکر بطور تمہید ہو'' اس میں تابع کو 'بدل' اور متبوع کو 'مُبْدَل منہ' کہتے ہیں۔ اس کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) بدل الکل (۲) بدل البعض (۳) بدل الاشتمال (۴) بدل الغلط

---

[1] مؤکد و تاکید کے متعلق دیگر فوائد و ضوابط صفحہ ۴۳۴ پر دیکھیں۔

(۱) بدل الکل : یعنی جو مبدل منہ کا کل ہو۔[۱] جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَخُوْکَ میں اَخُوْکَ

(۲) بدل البعض : یعنی جو مبدل منہ کا جزو ہو۔ جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ رَاْسُهٗ میں رَاْسُهٗ

(۳) بدل الاشتمال : یعنی جو مبدل منہ کا نہ کل ہو نہ جزو ہو، بلکہ اس کے ساتھ تعلق رکھنے والی کوئی اور چیز ہو۔ جیسے سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهٗ میں ثَوْبُهٗ

(۴) بدل الغلط : یعنی جو غلطی کے بعد اس کو درست کرنے کے لیے ذکر کیا جائے۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ میں حِمَارٍ[۲]

﴿۴﴾ عطف بحرف : "اس تابع کو کہتے ہیں جو حروف عاطفہ میں سے کسی حرف کے بعد واقع ہو اور حکم کی نسبت سے سمیت متبوع کے مقصود ہو۔" اس میں تابع کو "معطوف" اور متبوع کو "معطوف علیہ" کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَّ عَمْرٌو[۳]

﴿۵﴾ عطف بیان : "اس تابع کو کہتے ہیں جو صفت کا غیر ہو اور اپنے متبوع کی حالت کو واضح کرے" اس میں تابع کو "عطف بیان" اور متبوع کو "مبیّن" کہتے ہیں۔
علم اور کنیت میں سے جو مشہور ہوگا وہ "عطف بیان" ہوگا اور غیر مشہور "مبین"۔ جیسے اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ میں اَبُوْ حَفْصٍ مبین اور عُمَرُ عطف بیان ہے (کیونکہ ابو حفص غیر مشہور اور عمر مشہور ہے) اور جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَبُوْ عَمْرٍو اس وقت کہا جائے گا جب کنیت زیادہ مشہور ہو۔[۴]

---

[۱] یعنی دونوں کا مصداق ایک ہو۔

[۲] بدل کے متعلق دیگر ضوابط صفحہ ۴۳۵ پر دیکھیں۔

[۳] معطوف علیہ اور معطوف کے متعلق دیگر فوائد وضوابط دیکھیں صفحہ ۳۴۲ ، ۴۳۸ پر

[۴] مبین اور عطف بیان کے متعلق دیگر فوائد وضوابط دیکھیں صفحہ ۴۳۷ پر

غیر منصرف کی بحث

جان تو شخصا! منصرف ''اس اسم کو کہتے ہیں جس میں اسباب منع صرف میں سے کوئی سبب موجود نہ ہو'' ...... اور **غیر منصرف** ''اس اسم کو کہتے ہیں جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب پائے جائیں یا ایک ہی ایسا سبب پایا جائے جو دو سببوں کے قائم مقام ہو''

اسباب منع صرف نو ہیں۔ (۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) عجمہ (۶) جمع (۷) ترکیب (۸) وزن فعل (۹) الف ونون زائدتان

ہر ایک کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) عدل : عدل کہتے ہیں ''کلمہ کا اپنی اصل شکل سے دوسری شکل کی طرف پھرنا بغیر قانون صرفی کے۔'' جیسے عُمَرُ ، ثُلٰثُ ، مَثْلَث ... عدل کی پھر دو قسمیں ہیں۔ عدل تحقیقی اور عدل تقدیری

عدل تحقیقی کا مطلب یہ ہے کہ اسم کے وجود اصلی پر غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی اور دلیل موجود ہو۔ جیسے ثُلٰثُ اور مَثْلَث ، کہ یہ دونوں اصل میں 'ثَلٰثَۃٌ ثَلٰثَۃٌ' تھے، اس پر دلیل ان کے معنیٰ کا تکرار ہے، کیوں کہ ان کا معنیٰ ہے ''تین تین'' اور معنیٰ کا تکرار مستلزم ہوتا ہے لفظ کے تکرار کو۔

عدل تقدیری کا مطلب یہ ہے کہ اسم کے وجود اصلی پر غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی اور دلیل موجود نہ ہو۔ جیسے عُمَرُ ، زُفَرُ ، کہ یہ کلام عرب میں غیر منصرف پائے گئے مگر ان کے اندر ایک سبب علَم تو موجود ہے لیکن دوسرا سبب نہیں، اب اگر ان کو ایک سبب کی وجہ سے غیر منصرف پڑھیں تو نحویوں کا

قانون ٹوٹتا ہے چنانچہ قانون کو بچانے کے لیے انھوں نے ان کے اندر دوسرا سبب عدل فرض کرلیا اور کہا کہ عُمَرُ اصل میں عَامِرٌ تھا اور زُفَرُ اصل میں زَافِرٌ تھا، لہذا ان کے وجود اصلی پر غیر منصرف پڑھنے کے علاوہ ہمارے پاس کوئی اور دلیل موجود نہیں ہے۔

(۲) **وصف** : یعنی ''کسی اسم کا ایسی مبہم ذات پر دلالت کرنا جس میں اس کی کسی صفت کا لحاظ بھی کیا گیا ہو۔'' جیسے اَحْمَرُ ، اَسْوَدُ وغیرہ ... اس کی پھر دو قسمیں ہیں۔ وصف اصلی اور وصف عارضی

(۱) **وصف اصلی** : یعنی جس کی وضع ہی معنی وصفی کے لیے ہو۔ جیسے اَحْمَرُ ، اَسْوَدُ وغیرہ

(۲) **وصف عارضی** : یعنی جس کی وضع معنی وصفی کے لیے نہ ہو بلکہ کسی اور کے لیے ہو، البتہ معنی وصفی میں استعمال ہوجاتا ہو ۔جیسے مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ اَرْبَعٍ میں اَرْبَعٍ اگر چہ نِسْوَةٍ کی صفت بن رہا ہے لیکن یہ صفت عارضی ہے اصلی نہیں، کیوں کہ واضع نے اسے معنی وصفی کے لیے نہیں بلکہ عدد کے لیے وضع کیا ہے .... یاد رکھیں! غیر منصرف کا سبب وصف اصلی ہے وصف عارضی نہیں ہے۔ لہذا مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ اَرْبَعٍ میں ''اَرْبَعٍ'' منصرف ہوگا، غیر منصرف نہیں ہوگا اگر چہ اس میں اس وقت وصف اور وزن فعل دو سبب پائے جا رہے ہیں لیکن یہ وصف عارضی ہے جس کا کوئی اعتبار نہیں۔

(۳) **تانیث** : یعنی ''وہ اسم جس میں علامت تانیث پائی جائے۔''

تانیث اگر الف کے ساتھ ہو تو اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے کوئی شرط نہیں بلکہ وہ ایک سبب دو کے قائم مقام ہوگا۔ جیسے حُبْلٰی اور حَمْرَآءُ وغیرہ .... اور اگر تاء ملفوظہ کے ساتھ ہو تو اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے علم ہونا شرط ہے۔ جیسے طَلْحَةُ .... اور اگر تاء مقدرہ کے ساتھ ہو (جسے تانیث معنوی کہتے ہیں) تو اس کے وجوباً غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے دو شرطیں ہیں۔

(۱) علم ہونا (۲) امور ثلاثہ میں سے کسی ایک کا پایا جانا

یعنی ''زائد علی الثلاثی ہو'' جیسے زَيْنَبُ یا ''متحرک الاوسط ہو۔'' جیسے سَقَرُ یا ''عجمہ ہو۔'' جیسے مَاهُ ، جُوْرُ .... اگر علم تو ہو لیکن امور ثلاثہ میں سے کوئی نہ پایا جائے (یعنی ثلاثی ساکن الاوسط

ل اس کے ساتھ دوسرا سبب ہمیشہ علم یا وصف ہوگا۔

عربی ہو) تو اس کو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے هِنْدُ اور هِنْدٌ

(۴) **معرفہ** : یہاں معرفہ کی سات قسموں میں سے صرف علَم مراد ہے۔

(۵) **عجمہ** : عجمہ ہر "اس لفظ کو کہتے ہیں جو غیر عربی ہو۔" اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے دو شرطیں ہیں۔ (۱) علَم ہونا (۲) وُجُودُ اَحَدِ الْاَمْرَیْنِ (دو امروں میں سے کسی ایک کا پایا جانا) یعنی زائد علی الثلاثی ہو۔ جیسے اِبْرَاهِیْمُ یا متحرک الاوسط ہو۔ جیسے شُتَرُ

(۶) **جمع** : جمع سے مراد یہاں جمع اقصیٰ ہے۔ یہ ایک سبب دو کے قائم مقام ہے۔ جیسے مَسَاجِدُ اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے یہ شرط ہے کہ اس کے آخر میں ایسی تاء نہ ہو جو حالت وقف میں ہاء بن جاتی ہے۔ جیسے فَوَازِنَةٌ اور اَشَاعِرَةٌ وغیرہ [1]

(۷) **ترکیب** : ترکیب سے مراد یہاں مرکب منع صرف ہے۔ جیسے بَعْلَبَكُّ اور مَعْدِيْكَرِبُ وغیرہ اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے علَم ہونا شرط ہے۔

(۸) **وزن فعل** : یعنی کوئی کلمہ ہو تو اسم لیکن فعل کے وزن پر ہو۔ جیسے اَحْمَدُ، یَشْکُرُ وغیرہ اس کی پھر دو قسمیں ہیں۔ (۱) مختص (۲) غیر مختص

(۱) **مختص** : یعنی جو فعل کے ساتھ خاص ہو اسم اس وزن پر اصالۃً نہ آتا ہو، نقلاً آ سکتا ہے۔ اور یہ دو ہیں۔ فَعَّلَ جیسے شَمَّرَ اور فُعِلَ جیسے ضُرِبَ

(۲) **غیر مختص** : یعنی جو فعل کے ساتھ خاص نہ ہو، بلکہ اسم بھی اس وزن پر آتا ہو۔ اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے دو شرطیں ہیں۔ (۱) شروع میں حروف اَتَیْنَ میں سے کوئی حرف ہو۔ (۲) آخر میں تاء متحرکہ نہ ہو۔ جیسے یُوْسُفُ، تَغْلِبُ، اَحْمَدُ اور نَرْجِسُ وغیرہ

---

[1] جمع اقصیٰ کی علامت یہ ہے کہ اس کے پہلے دو حرف مفتوح ہوں گے تیسری جگہ الف ہوگا، اس کے بعد اگر ایک حرف ہو تو وہ مشدد ہوگا جیسے دَوَابُّ، دو حرف ہوں تو پہلا مکسور ہوگا دوسرا اعامل کے موافق، جیسے، مَسَاجِدُ اور اگر تین حرف ہوں تو پہلا مکسور ہوگا دوسرا یاء ساکنہ اور تیسرا عامل کے موافق ہوگا۔ جیسے مَصَابِیْحُ

پس یَعْمَلَۃٌ (کام کاج والی اونٹنی) منصرف ہوگا۔ [1]

(۹) الف ونون زائدتان : یعنی کسی اسم کے آخر میں الف ونون زائدہ ہوں، حروف اصلیہ کے مقابلے میں نہ ہوں، اور اکٹھے جمع ہوتے ہوں اکٹھے ہی گرتے ہوں [2] جیسے عِمْرَانُ ، عُثْمَانُ

الف ونون زائدتان اسم کے آخر میں ہوں تو غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے اس کا علم ہونا شرط ہے۔ جیسے عِمْرَانُ اور اگر صفت کے آخر میں ہوں تو اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث فَعْلَانَۃٌ کے وزن پر نہ آئے۔ جیسے سَکْرَانُ کہ اس کی مؤنث سَکْرٰی آتی ہے فُعْلٰی کے وزن پر۔ پس نَدْمَانٌ بمعنی ہم نشین منصرف ہوگا کیوں کہ اس کی مؤنث نَدْمَانَۃٌ آتی ہے فَعْلَانَۃٌ کے وزن پر

اور بعض کے نزدیک شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث فُعْلٰی کے وزن پر آئے۔ [3]

جان لو! غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آسکتی۔ البتہ اس پر الف لام داخل ہوجائے یا اس کی اضافت ہوجائے تو اس وقت کسرہ آسکتا ہے۔ [4]

[1] اس کے ساتھ دوسرا سبب علم یا وصف ہوگا۔

[2] اس قید کی وجہ سے تثنیہ خارج ہوگیا کیوں کہ اس کے آخر سے الف ونون اکٹھے نہیں گرتے بلکہ صرف نون گرتا ہے مثلاً اضافت کے وقت جیسے ضَارِبَا زَیْدٍ جب کہ عِمْرَانُ اور عُثْمَانُ سے الف ونون اکٹھے گرتے ہیں مثلاً ترخیم کے وقت جیسے یَا عِمْرُ ، یَا عُثْمُ

[3] پہلے قول کے مطابق شرط عدمی ہے اور دوسرے قول کے مطابق شرط وجودی ہے اور دونوں قولوں کے درمیان ثمرہ اختلاف لفظ رَحْمٰنُ میں ظاہر ہوگا، کہ پہلے قول کے مطابق یہ غیر منصرف ہوگا، کیوں کہ اس کی مؤنث فَعْلَانَۃٌ کے وزن پر نہیں آتی اس لیے کہ اس کی مؤنث ہے ہی نہیں۔ اور دوسرے قول کے مطابق یہ منصرف ہوگا کیوں کہ اس کی مؤنث فُعْلٰی کے وزن پر موجود نہیں۔

[4] غیر منصرف کے متعلق دیگر فوائد وضوابط دیکھیے صفحہ ۴۴۱ پر اور نقشہ دیکھیں صفحہ ۵۰۲ پر

حروف غیر عاملہ کی بحث

جان تو شخصا! کچھ حروف ایسے ہیں جو کوئی عمل نہیں کرتے، انھیں ''حروف غیر عاملہ'' کہتے ہیں۔ ان کی مشہور سولہ قسمیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حروف تنبیہ	(۲) حروف ایجاب	(۳) حروف تفسیر	(۴) حروف مصدریہ
(۵) حروف تحضیض	(۶) حرف توقع	(۷) حروف استفہام	(۸) حروف ردع
(۹) تنوین	(۱۰) نون تاکید	(۱۱) حروف زیادت	(۱۲) حروف شرط
(۱۳) لَوْلَا	(۱۴) لام مفتوحہ	(۱۵) مَا بمعنی مَا دَامَ	(۱۶) حروف عاطفہ

﴿۱﴾ **حروف تنبیہ**: یعنی وہ حروف جو مخاطب کو غفلت سے بیدار کرنے کے لیے کلام کے شروع میں لائے جائیں۔ یہ تین ہیں۔ اَلَا ، اَمَا ، هَا جیسے اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ ، اَمَا لَا تَفْعَلْ ، هَا اَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ (یہ حروف ''خبردار'' کا معنی دیتے ہیں)

﴿۲﴾ **حروف ایجاب**: یعنی وہ حروف جو کسی چیز کو ثابت کرنے کے لیے وضع ہوں اور کلام سابق کے جواب میں واقع ہوں۔ یہ چھ ہیں۔ نَعَمْ ، بَلٰی ، اَجَلْ ، اِیْ ، جَیْرِ ، اِنَّ

نَعَمْ کلام سابق کی تصدیق کے لیے آتا ہے۔ جیسے کوئی کہے جَاءَ زَیْدٌ یا اَمَا جَاءَ زَیْدٌ تو جواب میں کہا جائے نَعَمْ ..... بَلٰی کلام منفی کے بعد اثبات کے لیے آتا ہے۔ جیسے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی

اِیْ بھی نَعَمْ کی طرح کلام سابق کو ثابت کرنے لیے آتا ہے لیکن یہ ہمیشہ استفہام کے بعد آتا ہے اور قسم

کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے کوئی شخص کہے اَتَزَوَّجتَ تو جواب میں کہا جائے اِیْ وَاللّٰهِ .....اَجَلْ جَیْرِ اور اِنَّ نَعَمْ کی طرح ہیں لیکن اِنَّ قلیل الاستعمال ہے۔

﴿۳﴾ **حروف تفسیر**: یعنی وہ حروف جو ایسے لفظ کے شروع میں ہوں جو کلام سابق کی تفسیر کر رہا ہو۔ یہ دو ہیں۔ اَیْ اور اَنْ ، اَیْ کا مابعد مفرد اور جملہ دونوں کی تفسیر کرتا ہے۔ جیسے جَاءَ نِی زَیْدٌ اَیْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قُطِعَ رِزْقُهٗ اَیْ مَاتَ ....اور اَنْ کا مابعد ایسے جملے کی تفسیر کرتا ہے جو قول کے معنی میں ہو۔ جیسے وَنَادَیْنَاهُ اَنْ یَّا اِبْرَاهِیْمُ اَیْ قُلْنَاهُ یَا اِبْرَاهِیْمُ [1]

﴿۴﴾ **حروف مصدریہ** : یعنی وہ حروف جو اپنے مابعد کو مصدر کی تاویل میں کر دیتے ہیں۔ یہ تین ہیں۔ مَا ، اَنْ ، اَنَّ .... مَا اور اَنْ فعل کو مصدر کی تاویل میں کرتے ہیں۔ جیسے ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ اَیْ بِرُحْبِهَا ، اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ اَیْ قِیَامَکَ اور اَنَّ جملہ کو مصدر کی تاویل میں کرتا ہے۔ جیسے اَعْجَبَنِیْ اَنَّکَ قَائِمٌ اَیْ اَعْجَبَنِیْ قِیَامُکَ [2]

﴿۵﴾ **حروف تحضیض** : یعنی وہ حروف جو مخاطب کو کسی کام پر برانگیختہ کرنے کے لیے کلام کے شروع میں لائے جائیں۔ یہ چار ہیں۔ اَلَّا ، هَلَّا ، لَوْلَا ، لَوْمَا ....یہ حروف جب فعل مضارع پر داخل ہوں تو ابھارنے اور ترغیب دلانے کا فائدہ دیتے ہیں۔ جیسے هَلَّا تَقْرَأُ فَتَكُوْنَ عَالِمًا اور اگر ماضی پر داخل ہوں تو مخاطب کو ندامت دلانے اور ملامت کرنے کا فائدہ دیتے ہیں۔ جیسے اَلَّا صَلَّیْتَ الْعَصْرَ ، هَلَّا اَکْرَمْتَ زَیْدًا ، لَوْلَا جِئْتَنِیْ ، لَوْمَا اَکَلْتَ

﴿۶﴾ **حرف توقع** : یہ ایک ہی ہے یعنی قَدْ یہ ماضی پر داخل ہو تو تحقیق اور تقریب کا فائدہ دیتا ہے جیسے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ اس کے ساتھ کبھی توقع کا فائدہ دیتا ہے، جیسے کسی ایسے شخص سے جو امیر کے سوار ہونے کی امید رکھتا ہو کہا جائے قَدْ رَکِبَ الْاَمِیْرُ اور کبھی توقع کا فائدہ نہیں بھی دیتا، جیسے یہی جملہ اس شخص سے کہا جائے جو امیر کے سوار ہونے کی امید نہ رکھتا ہو۔

---

[1] جس کی تفسیر کی جائے اسے "مفسَّر" اور جس کے ساتھ کی جائے اسے "مفسِّر" کہتے ہیں

[2] مصدر کی تاویل میں کرنے اور مضمون جملہ نکالنے کا طریقہ صفحہ ۱۸۲ ، ۲۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔

اور مضارع پر داخل ہو تو کبھی تقلیل کا فائدہ دیتا ہے جیسے اَلْـجَـوَّ اذُ قَدْ یَبْخَلُ اور کبھی تحقیق کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِیْنَ

﴿۷﴾ **حروف استفہام** : یعنی وہ حروف جو کوئی بات پوچھنے کے لیے کلام کے شروع میں لائے جائیں۔ یہ دو ہیں۔ ھمزہ اور ھَلْ .... ان میں سے ھمزہ کے ذریعے مفرد اور جملہ دونوں کے بارے استفہام جائز ہے۔ اول کی مثال، جیسے اَزَیْدٌ شُجَاعٌ اَمْ عَمْرٌو؟ اور ثانی کی مثال، جیسے أَزَیْدٌ قَائِمٌ؟ جب کہ ھَلْ کے ذریعے صرف جملہ کے بارے استفہام جائز ہے۔ جیسے ھَلْ زَیْدٌ کَاتِبٌ ؟...... نیز ھمزہ کے ذریعے اثبات اور نفی دونوں میں استفھام جائز ہے۔ اثبات کی مثال گزر چکی ہے اور نفی کی مثال، جیسے اَلَمْ یُسَافِرْ اَخُوکَ ؟ جب کہ ھَلْ کے ذریعے صرف اثبات میں جائز ہے۔ جیسے ھَلْ قَرَأْتَ النَّحْوَ لھذا ھَلْ لَمْ تَقْرَأِ النَّحْوَ نہیں کہا جائے گا۔

﴿۸﴾ **حرف ردع**: حرفِ ردع اس حرف کو کہتے ہیں جو مضمون سابق سے جھڑکنے اور رد کرنے کے لیے آتا ہے۔ یہ ایک ہے یعنی کَلَّا جیسے کوئی آپ سے کہے زَیْدٌ یُبْغِضُکَ تو آپ جواب میں کہیں کَلَّا (ہرگز نہیں) اور کبھی کبھی حَقًّا کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (تحقیق عنقریب تم جان لوگے)

﴿۹﴾ **تنوین** : تنوین اس نون ساکن کو کہتے ہیں جو کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کے تابع پڑھا جائے اور فعل کی تاکید کے لیے نہ ہو۔[۱] اس کی پانچ قسمیں ہیں ۔

(۱) تنوین تمکن (۲) تنوین تنکیر (۳) تنوین عوض (۴) تنوین مقابلہ (۵) تنوین ترنم

۱۔ **تنوین تمکن**: وہ تنوین جو اسم کو منصرف ظاہر کرنے کے لیے آئے۔ جیسے زَیْدٌ کے آخر میں

۲۔ **تنوین تنکیر** : وہ تنوین جو اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے اور یہ اسم فعل پر آتی ہے۔ سماعی طور پر، جیسے صَهٍ اَیْ اُسْکُتْ سُکُوْتًا مَّا فِیْ وَقْتٍ مَّا اور اگر صَهْ بغیر تنوین کے

---

[۱] پہلی قید سے مِنْ لَّدُنْ اور لَمْ یَکُنْ کا نون خارج ہو گیا کیوں کہ یہ کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کے تابع نہیں ہے اور دوسری قید سے نون تاکید خفیفہ خارج ہو گیا کیوں کہ وہ فعل کی تاکید کے لیے ہے۔

ہوتو معرفہ ہوگا اور اس کا معنی ہے۔ اُسْكُتْ سُكُوْتَ الْاٰنَ اَیْ اُسْكُتْ عَنْ حَدِیْثِکَ الَّذِیْ اَنْتَ فِیْهِ

۳۔ **تنوین عوض** : وہ تنوین جو مضاف الیہ یا کسی حرف محذوف کے عوض میں آتی ہے۔ جیسے یَوْمَئِذٍ ، کہ یہ اصل میں یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا تھا پھر کَانَ کَذَا مضاف الیہ کو حذف کرکے اِذْ پر تنوین لے آئے۔

۴۔ **تنوین مقابلہ** : وہ تنوین جو جمع مؤنث سالم کے آخر میں آتی ہے جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں۔ جیسے مُسْلِمَاتٌ (کیوں کہ مُسْلِمَاتٌ میں الف جمع کا ہے جیسے مُسْلِمُوْنَ میں واو جمع کا ہے اور تاء تانیث کی ہے پس جمع مؤنث سالم میں اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو مُسْلِمُوْنَ کے نون کے مقابلہ میں ہو، لہٰذا تنوین کو اس کے آخر میں زیادہ کردیا۔)

۵۔ **تنوین ترنم** : وہ تنوین جو آواز کو سریلی بنانے کے لیے اشعار کے آخر میں لائی جاتی ہے۔ جیسے

؎ اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ :: وَقُوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ [1]

اس شعر میں اَلْعِتَابَنْ اور اَصَابَنْ کے آخر میں تنوین ترنم ہے۔ جو اصل میں اَلْعِتَابَ اور اَصَابَ تھے۔ تنوین کی پہلی چار قسمیں اسم کے ساتھ خاص ہیں اور آخری قسم اسم، فعل اور حرف تینوں پر آسکتی ہے۔ اسم اور فعل کی مثال تو ماقبل شعر میں موجود ہے کہ اَلْعِتَابَنْ اسم ہے اور اَصَابَنْ فعل ہے اور دونوں پر تنوین ترنم ہے حرف پر تنوین ترنم کی مثال، جیسے مندرجہ ذیل شعر میں:

ع اَفِدَ التَّرَحُّلُ غَیْرَ اَنَّ رِكَابَنَا :: لَمْ تَزُلْ بِرِحَالِنَا وَكَأَنْ قَدِنْ [2]

۱۰۔ **نون تاکید** : یہ فعل مضارع کے آخر میں آتا ہے بشرطیکہ اس میں طلب والا معنی ہو (امر، نہی، استفہام، عرض اور تمنی وغیرہ ہو) اور جواب قسم میں لازم ہے۔ اس کی پھر دو قسمیں ہیں۔

(۱) ثقیلہ : جیسے لَیَضْرِبَنَّ ، اِضْرِبَنَّ ، لَاتَضْرِبَنَّ ، هَلْ تَضْرِبَنَّ ، اَلَاتَنْزِلَنَّ بِنَا ،

---

۱ اے ملامت کرنے والی! ملامت اور عتاب کو کم کر اور اگر میں درست کروں تو کہہ دے کہ اس نے اچھا کام کیا

[illegible]

لَیْتَنِیْ اَضْرِبَنَّکَ ، وَاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا

(۲) خفیفہ : جیسے لَیَضْرِبَنْ ، اِضْرِبَنْ ، لَا تَضْرِبَنْ

﴿۱۱﴾ **حروف زیادت:** وہ حروف جن کو کلام سے حذف کر دینے سے معنی مقصودی میں کوئی خلل نہ آئے۔ یہ آٹھ ہیں۔ اِنْ ، اَنْ ، مَا ، لَا ، مِنْ ، کاف ، باء ، لام

اِنْ زائدہ کے لیے دیکھیں صفحہ نمبر ۲۲۷ ، اَنْ زائدہ کے لیے دیکھیں صفحہ نمبر ۲۱۰ ، مَا زائدہ کے لیے دیکھیں صفحہ نمبر ۱۹۰ ، لَا زائدہ کے لیے دیکھیں صفحہ نمبر ۱۹۲ ، مِنْ عام طور پر کلام غیر موجب میں زائد ہوتا ہے جیسے مَا جَاءَ نِیْ مِنْ اَحَدٍ ، کاف عام طور پر لفظ مِثْل پر داخل ہو تو زائدہ ہوتا ہے۔ جیسے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ، باء زائدہ کے لیے دیکھیں صفحہ نمبر ۱۴۶ اور لام عام طور پر ایسے فعل کے بعد زائدہ ہوتا ہے جو متعدی بنفسہٖ ہو۔ جیسے رَدِفَ لَکُمْ اَیْ رَدِفَکُمْ

﴿۱۲﴾ **حروف شرط** : وہ حروف جو شرط کے معنی کو متضمن ہوں۔ یہ دو ہیں، اَمَّا اور لَوْ .... ان میں سے اَمَّا کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) تفسیریہ (۲) استینافیہ

(۱) **تفسیریہ** : یہ ماقبل اجمال کی تفسیر کے لیے آتا ہے۔ اور اس کے جواب (جزاء) پر فاء داخل کرنا ضروری ہے۔ جیسے فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ [1]

(۲) **استینافیہ** : اس سے پہلے کوئی اجمال نہیں ہوتا اور یہ زیادہ تر خطبوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ ... ، اما بعد فھذہ رسالۃ ...

اور لَوْ انتفائے ثانی بسبب انتفاء اول کے لیے آتا ہے زمانہ ماضی میں۔ یعنی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ زمانہ ماضی میں جزا نہیں پائی گئی اس لیے کہ شرط نہیں پائی گئی۔ جیسے لَوْ جِئْتَنِیْ لَاَکْرَمْتُکَ

---

[1] اس مثال میں شَقِيٌّ اور سَعِيْدٌ کو پہلے مجملا ذکر کیا پھر فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ سے شَقِيٌّ کی تفصیل کی اور وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ سے سَعِيْد کی تفصیل کی، پہلے اَمَّا کا جواب فَفِی النَّارِ ہے اور دوسرے اَمَّا کا جواب فَفِی الْجَنَّةِ ہے اور دونوں پر فاء داخل ہے۔

اور کبھی انتفاء اول بسبب انتفاء ثانی کے لیے آتا ہے۔ جیسے لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا [1]

﴿۱۳﴾ لَوْ لَا : یہ انتفاء ثانی بوجہ وجود اول کے لیے آتا ہے۔ یعنی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جملہ ثانیہ کا مضمون نہیں پایا گیا اس لیے کہ پہلا موجود تھا۔ جیسے لَوْ لَا عَلِیٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ [2]

﴿۱۴﴾ لامِ مفتوحہ: یہ مضمون جملہ کی تاکید کے لیے آتا ہے اور کبھی مبتداء پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے لَـزَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو اور کبھی اِنَّ کی خبر پر، خواہ اسم ہو، جیسے اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ یا فعل ہو، جیسے اِنَّ رَبَّکَ لَیَحْکُمُ بَیْنَهُمْ

﴿۱۵﴾ مَا بمعنی مَا دَامَ : اس کو مَا حینیہ مصدریہ بھی کہتے ہیں یہ اپنے مدخول کو مصدر کی تاویل میں کر کے خود مُـدَّةَ یا وَقْتَ کے معنی میں ہو کر اس کی طرف مضاف ہوتا ہے اور ماقبل کے لیے مفعول فیہ بنتا ہے۔ جیسے اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْاَمِیْرُ اَیْ اَقُوْمُ مُدَّةَ جُلُوْسِ الْاَمِیْرِ

﴿۱۶﴾ حروف عاطفہ : وہ حروف جو اپنے مابعد کو ماقبل کے ساتھ صرف لفظی یا لفظی اور معنوی دونوں حکموں میں شریک کرنے کے لیے آتے ہیں یہ کل دس ہیں۔ واوْ ، فاء ، ثُمَّ ، حَتّٰی ، اِمَّا ، اَوْ ، اَمْ ، لَا ، بَلْ ، لٰکِنْ ان سب کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ واوْ : یہ بمعنی ''اور'' مطلق جمع کے لیے آتی ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَّعَمْرٌو

۲۔ فاء : یہ بمعنی ''پھر'' تعقیب مع الوصل کے لیے آتی ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ فَعَمْرٌو

---

[1] لَوْ اور بھی کئی معانی کے لیے آتا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

- عرض کے لیے، جیسے لَوْ تَنْزِلُ عِنْدَنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا
- تمنی کے لیے، جیسے لَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّةً
- تقلیل کے لیے، جیسے اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ
- مصدریت کے لیے، جیسے یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ

[2] یہ ہمیشہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے پہلا جملہ ''اسمیہ'' ہوتا ہے جس کی خبر ہمیشہ محذوف ہوتی جو کہ اکثر مَوْجُوْدٌ کا لفظ ہوتی ہے اور دوسرا جملہ ''فعلیہ'' ہوتا ہے جو ماضی سے شروع ہوتا ہے۔

۳۔ ثُمَّ : یہ بھی بمعنی ''پھر'' ترتیب مع التراخی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ ثُمَّ عَمْرٌو

۴۔ حَتّٰی بمعنی ''یہاں تک'' ترتیب ذہنی کے لیے آتا ہے۔ جیسے قَدِمَ الْحَاجُّ حَتَّی الْمُشَاۃُ

۵۔ اَوْ : یہ بمعنی ''یا'' مختلف معانی کے لیے آتا ہے۔ مثلاً

☆ تخییر کے لیے۔ جیسے تَزَوَّجْ زَیْنَبَ اَوْ اُخْتَهَا

☆ اباحت کے لیے۔ جیسے جَالِسِ الْحَسَنَ اَ وِابْنَ سِیْرِیْنَ

☆ تقسیم کے لیے۔ جیسے اَلْکَلِمَةُ اِسْمٌ اَوْفِعْلٌ اَوْحَرْفٌ

☆ ابہام کے لیے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَوْ عَمْرٌو

☆ حتّٰی کے معنی میں۔ جیسے لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ

۶۔ اِمَّا : یہ بمعنی ''یا'' اَوْ کے پہلے چار معانی کے لیے آتا ہے۔ بشرطیکہ اس سے پہلے ایک اور اِمَّا ہو۔ جیسے اَلْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ وَّ اِمَّا فَرْدٌ

۷۔ اَمْ : یہ بھی بمعنی ''یا'' دو قسم پر ہے۔ متصلہ اور منقطعہ

اَمْ متصلہ وہ ہوتا ہے جس سے پہلے ہمزہ تسویہ یا ہمزہ بمعنی اَیٌّ ہو۔ جیسے سَوَاءٌ عَلَیْهِمْ أَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ ، أَزَیْدٌ عِنْدَکَ اَمْ عَمْرٌو اور اَمْ منقطعہ وہ ہوتا ہے جس سے پہلے یہ دونوں نہ ہوں۔ جیسے اِنَّهَا اِبِلٌ اَمْ شَاۃٌ

۸۔ لَا : یہ بمعنی ''نہ'' اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ میرا مابعد میرے ماقبل کے حکم میں نہیں۔ جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ لَا عَمْرٌو

۹۔ لٰکِنْ : یہ بمعنی ''لیکن'' اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ میرے ماقبل سے جس چیز کی نفی کی گئی ہے وہ میرے مابعد کے لیے ثابت ہے۔ اس کے ذریعے عطف نفی یا نہی کے بعد کیا جاتا ہے۔ جیسے مَا قَامَ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو ، لَا تَضْرِبْ زَیْدًا لٰکِنْ عَمْرًا

۱۰۔ بَلْ : یہ بمعنی ''بلکہ'' اضراب (کلام کا رخ موڑنے) کے لیے آتا ہے۔ جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌو

☆☆☆

مستثنیٰ کی بحث

جان تو شخصا! مستثنیٰ ''اس لفظ کو کہتے ہیں جو اِلَّا یا اخوات اِلَّا کے بعد مذکور ہو اور اس بات پر دلالت کرے کہ جس حکم کی نسبت اِلَّا وغیرہ کے ماقبل کی طرف کی گئی ہے اِلَّا کے مابعد کی طرف نہیں کی گئی۔'' ...... اور اخوات اِلَّا دس ہیں۔ غَیْرُ ، سِوٰی ، سَوَاءٌ ، حَاشَا ، خَلَا ، عَدَا ، مَا خَلَا ، مَا عَدَا ، لَیْسَ اور لَا یَکُوْنُ

پھر مستثنیٰ دو قسم پر ہے۔ (۱) مستثنیٰ متصل (۲) مستثنیٰ منقطع یا منفصل

(۱) **مستثنیٰ متصل** : وہ ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو۔ یا مستثنیٰ استثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو۔'' جیسے جَاءَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

(۲) **مستثنیٰ منقطع** : وہ ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو۔ جیسے جَاءَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا

یاد رکھیں! مستثنیٰ کا اعراب چار قسم پر ہے۔ نصب ، نصب وبدل ، بحسب العامل اور جر

(۱) **نصب** : مستثنیٰ پانچ جگہوں میں منصوب ہوگا۔

۱۔ مستثنیٰ متصل، کلام موجب میں اِلَّا کے بعد ہو۔ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

۲۔ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو۔ جیسے مَا جَاءَنِیْ اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ [1]

---

[1] خواہ مستثنیٰ متصل ہو یا منقطع ، کلام موجب میں ہو یا غیر موجب میں، تو اس کی چار صورتیں بن گئیں۔
(۱) مستثنیٰ متصل ہو اور کلام موجب میں ہو۔ جیسے جَاءَنِیْ اِلَّا زَیْدًا الْقَوْمُ (۲) مستثنیٰ متصل ہو اور کلام غیر موجب میں ہو۔ جیسے مَا جَاءَنِیْ اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ (۳) مستثنیٰ منقطع ہو اور کلام موجب میں ہو۔ جیسے جَاءَنِیْ [illegible] (۴) مستثنیٰ منقطع ہو اور کلام غیر موجب میں ہو۔ جیسے مَا جَاءَنِیْ اِلَّا حِمَارًا الْقَوْمُ

۳۔ مستثنیٰ منقطع اِلَّا کے بعد ہو۔ جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّاحِمَارًا [۱]

۴۔ مستثنیٰ مَا خَلَا، مَا عَدَا، لَيْسَ اور لَا يَكُوْنُ کے بعد ہو۔ جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ مَا خَلَا زَيْدًا

۵۔ مستثنیٰ خَلَا اور عَدَا کے بعد ہو تو اکثر علماء کے نزدیک منصوب ہوگا اور عندالبعض مجرور ہوگا۔ جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ خَلَا زَيْدًا

﴿۲﴾ **نصب و بدل** : یہ ایک جگہ جائز ہوگا یعنی مستثنیٰ متصل اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو۔ جیسے مَا جَاءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّازَيْدًا یا اِلَّا زَيْدٌ (دونوں طرح جائز ہے۔)

﴿۳﴾ **بحسب العامل** : یہ بھی ایک جگہ ہوگا یعنی مستثنیٰ مفرغ اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں ہو۔ جیسے مَا جَاءَ نِیْ اِلَّازَيْدٌ ، مَارَأَيْتُ اِلَّا زَيْدًا ، مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَيْدٍ [۲]

﴿۴﴾ **جر** : یہ دو جگہوں میں ہوگا۔

۱۔ مستثنیٰ غَيْرُ ، سِوٰى ، سَوَاءَ کے بعد ہو۔ جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ اَوْ سِوٰى زَيْدٍ اَوْ سَوَاءَ زَيْدٍ

۲۔ حَاشَا کے بعد ہو تو عندالاکثر مجرور ہوگا۔ جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ، اور عندالبعض منصوب ہوگا۔

نوٹ : کلام موجب وہ ہوتی ہے جس میں حرف نفی، نہی یا حرف استفہام نہ ہو۔ جیسے جَاءَ نِی زَيْدٌ اور کلام غیر موجب وہ ہوتی ہے جس میں حرف نفی، نہی یا حرف استفہام ہو۔ جیسے مَا جَاءَ نِیْ زَيْدٌ لَا تَضْرِبْ زَيْدًا ، هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ

---

[۱] خواہ کلام موجب میں ہو یا غیر موجب میں کلام موجب کی مثال ، جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا اور کلام غیر موجب کی مثال، جیسے مَا جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا

[۲] مستثنیٰ مفرغ اس مستثنیٰ کو کہتے ہیں جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔

[۳] مستثنیٰ کے متعلق دیگر فوائد و ضوابط دیکھیں صفحہ ۴۳۲ پر۔

غَیْرُ کا اعراب

جان لو! خود لفظ غَیْرُ کا اعراب وہی ہوگا جو مستثنیٰ بِاِلَّا کا ہوتا ہے یعنی جن صورتوں میں اِلَّا کے بعد مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے ان صورتوں میں اِلَّا کی جگہ لفظ غَیْرُ استعمال ہو تو وہ بھی منصوب ہو گا۔ جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ ، جَاءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَ حِمَارٍ ، جَاءَ نِیْ غَیْرَ زَیْدٍ الْقَوْمُ

اور جس صورت میں مستثنیٰ پر نصب اور بدل دونوں جائز ہیں اس صورت میں اِلَّا کی جگہ لفظ غَیْرُ آیا تو اس پر بھی نصب و بدل دونوں جائز ہوں گے۔ جیسے مَا جَاءَ نِیْ اَحَدٌ غَیْرَ زَیْدٍ یا غَیْرُ زَیْدٍ

اور جس صورت میں مستثنیٰ کا اعراب بحسب العامل ہوتا ہے اس صورت میں اِلَّا کی جگہ لفظ غَیْرُ آ جائے تو اس کا اعراب بھی بحسب العامل ہوگا۔ جیسے مَاجَاءَ نِیْ غَیْرُ زَیْدٍ ، مَا رَأَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ مَامَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ

جان تو شخصا! غَیْرُ کا لفظ صفت کے لیے موضوع ہے جیسے، بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ لیکن کبھی کبھی استثناء (اِلَّا) کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جیسے، جَاءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَ اَصْحَابِکَ

اور لفظ اِلَّا استثناء کے لیے موضوع ہے جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا لیکن کبھی کبھی صفت کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ اَیْ غَیْرُ اللّٰهِ لَفَسَدَ تَا ، اسی طرح لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَیْ غَیْرُ اللّٰهِ دونوں جگہ لفظ اِلَّا ''غَیْرُ'' کے معنی میں ہو کر صفت کے لیے ہے۔

❀❀❀

نصائح و حکم

❁ لا تسكن الحكمة معدة ملئت طعاما

❁ توبة العوام تكون من الذنوب وتوبة الخواص تكون من الغفلة

❁ لسان الجاهل مالك له ولسان العاقل مملوك

❁ الدنيا والآخرة ضرتانان ارضيت احدهما اسخطت الاخرى

❁ شر العمى عمى القلب

❁ العلم بلاعمل وبال . والعمل بلاعلم ضلال . والجمع بينهما كمال

حصہ دوم

خلاصہ نحو میر

خلاصہ نحو میر

جان تو شخصا ! لفظ کی دو قسمیں ہیں۔ مستعمل اور غیر مستعمل ، مستعمل کی پھر دو قسمیں ہیں۔
مفرد اور مرکب ، مفرد کو کلمہ کو بھی کہتے ہیں۔ کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ اسم، فعل اور حرف۔
مرکب کی دو قسمیں ہیں۔ مفید اور غیر مفید ، مرکب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ جملہ کی دو قسمیں ہیں۔ خبریہ اور انشائیہ ، خبریہ کی پھر دو قسمیں ہیں۔ اسمیہ اور فعلیہ
جملہ اسمیہ کے جزو اول کو مسند الیہ مبتداء اور جزو ثانی کو مسند خبر کہتے ہیں اور جملہ فعلیہ کے پہلے جز کو مسند فعل اور دوسرے کو مسند الیہ فاعل کہتے ہیں۔
مسند حکم کو کہتے ہیں اور مسند الیہ اسے کہتے ہیں جس پر حکم لگے، نیز اسم مسند بھی بن سکتا ہے اور مسند الیہ بھی ، فعل صرف مسند، اور حرف کچھ بھی نہیں۔
جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں۔ امر، نہی، استفہام، تمنی، ترجی، عقود، نداء، عرض، قسم، تعجب
مرکب غیر مفید کی دو قسمیں ہیں۔ تقییدی اور غیر تقییدی ، تقییدی کی پھر دو قسمیں ہیں۔ اضافی اور توصیفی۔ اور غیر تقییدی کی تین قسمیں ہیں۔ بنائی ، منع صرف اور صوتی
مرکب غیر مفید ہمیشہ کلام کا جزو بنتا ہے پورا کلام نہیں۔

جان لو! جملے میں کم از کم دو کلموں کا ہونا ضروری ہے خواہ وہ دونوں کلمے لفظی ہوں یا ایک لفظی ہو دوسرا تقدیری، اور جملے کے کلمات دو سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں لیکن زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

اسم کی گیارہ اور فعل کی آٹھ علامتیں ہیں جب کہ حرف کی صرف ایک۔

جان لو! تمام کلمات عرب دو قسم پر ہیں۔ معرب اور مبنی ، معرب دو چیزیں ہیں۔ اسم متمکن بشرط ترکیب اور فعل مضارع جب نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو۔ اور مبنی چھ چیزیں ہیں۔ فعل ماضی ، امر حاضر معروف ، تمام حروف ، فعل مضارع جس کے آخر میں نون جمع مؤنث اور نون تاکید لاحق ہو ، اسم متمکن جو ترکیب میں واقع نہ ہو ، اسم غیر متمکن

اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں۔ (۱) مضمرات : ان کی پھر پانچ قسمیں ہیں۔ مرفوع متصل مرفوع منفصل ، منصوب متصل ، منصوب منفصل ، مجرور متصل (۲) اسماء اشارات (۳) اسماء موصولات (۴) اسماء افعال (بمعنی ماضی اور بمعنی امر حاضر معروف) (۵) اسماء اصوات (۶) اسماء ظروف (زمانیہ اور مکانیہ) (۷) اسماء کنایات (از عدد اور از حدیث) (۸) مرکب بنائی

عموم و خصوص کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں۔ معرفہ اور نکرہ ، معرفہ کی پھر سات قسمیں ہیں۔

(۱) مضمرات (۲) اعلام (۳) اسماء اشارات (۴) اسماء موصولات

(۵) معرفہ بالنداء (۶) معرف باللام (۷) مضاف الی المعرفہ

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں۔ مذکر اور مؤنث ، علامات تانیث چار ہیں۔ الف ممدودہ الف مقصورہ ، تائے ملفوظہ اور تائے مقدرہ ، باعتبار علامت مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ قیاسی اور سماعی باعتبار ذات مؤنث کی پھر دو قسمیں ہیں۔ حقیقی اور لفظی

تعدد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ واحد، تثنیہ اور جمع ، باعتبار لفظ جمع کی دو قسمیں ہیں۔ مکسر اور سالم ، جمع سالم کی پھر دو قسمیں ہیں۔ جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم ، معنی کے اعتبار سے جمع کی پھر دو قسمیں ہیں۔ قلت اور کثرت ، جمع قلت کے اوزان چھ ہیں اور کثرت کے اوزان ان کے علاوہ سماعی ہیں۔

جان تو شخصا! وجوہ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ قسمیں ہیں۔ (۱) مفرد منصرف صحیح (۲) مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح (۳) جمع مکسر منصرف (۴) جمع مؤنث سالم (۵) غیر منصرف (۶) اسماء ستہ مکبرہ (۷) تثنیہ (۸) اثنان واثنتان (۹) کلا وکلتا (۱۰) جمع مذکر سالم (۱۱) اولو

(۱۲) عشرون تا تسعون (۱۳) اسم مقصور (۱۴) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم (۱۵) اسم منقوص (۱۶) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم

فعل مضارع اعراب کے اعتبار سے چار قسم پر ہے۔ (۱) صحیح مجرد از ضمائر بارزہ (۲) مفرد معتل واوی یا یائی مجرد از ضمائر بارزہ (۳) مفرد معتل الفی مجرد از ضمائر بارزہ (۴) صحیح یا معتل با ضمائر بارزہ

جان لو! عامل کی دو قسمیں ہیں۔ لفظی اور معنوی ، لفظی کی پھر تین قسمیں ہیں۔

حروف عاملہ ، افعال عاملہ اور اسماء عاملہ

حروف عاملہ کی پھر دو قسمیں ہیں۔ عاملہ در اسم اور عاملہ در فعل ، حروف عاملہ در اسم کی پھر پانچ قسمیں ہیں۔

﴿۱﴾ حروف جارہ : یہ سترہ ہیں اور اپنے مدخول کو جر دیتے ہیں۔

﴿۲﴾ حروف مشبہ بالفعل : یہ چھ ہیں اور اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

﴿۳﴾ ماولا المشبہتان بلیس : یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

﴿۴﴾ لائے نفی جنس : اس کی خبر مرفوع ہوتی ہے اور اسم کے چند احوال ہیں۔

﴿۵﴾ حروف نداء : یہ پانچ ہیں اور منادی میں عمل کرتے ہیں چنانچہ منادی کے اعراب کی چھ حالتیں ہیں۔

اور حروف عاملہ در فعل کی دو قسمیں ہیں۔

﴿۱﴾ حروف ناصبہ : یہ چار ہیں اور فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں۔

﴿۲﴾ حروف جازمہ : یہ پانچ ہیں اور فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔

افعال عاملہ کی چھ قسمیں ہیں۔

﴿۱﴾ فعل معروف : یہ اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے اور سات چیزوں کو نصب دیتا ہے یعنی مفاعیل خمسہ حال اور تمیز کو۔

﴿۲﴾ فعل مجہول : یہ فاعل کی بجائے مفعول بہ کو رفع دیتا ہے اور باقی معمولات کو نصب دیتا ہے۔

﴿۳﴾ افعال ناقصہ : یہ سترہ ہیں اور اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

﴿۴﴾ افعال مقاربہ (افعال مقاربہ، افعال رجاء، افعال شروع) : یہ بھی اپنے اسم کو رفع اور خبر

کونصب دیتے ہیں لیکن ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔

﴿۵﴾ افعال مدح وذم : یہ کل چار ہیں دو مدح کے لیے اور دو ذم کے لیے۔ ان میں سے حَبَّ کا فاعل ہمیشہ ذَا اسم اشارہ ہوتا ہے اور باقی کا چار چیزوں میں سے کوئی ایک، یعنی معرف باللام مضاف الی المعرف باللام، ضمیر مبہم ممیز بنکرہ منصوبہ یا مَا بمعنی شَیءٌ ، نیز ان کے فاعل کے بعد ایک اور اسم مرفوع ہوتا ہے جسے مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں۔

﴿۶﴾ فعل تعجب : اس کے دو وزن ہیں۔ایک ما افعله اور دوسرا افعل به

اسماء عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

﴿۱﴾ اسماء شرطیہ : یہ نو ہیں اور شرط اور جزاء کو جزم دیتے ہیں۔

﴿۲﴾ اسماء افعال بمعنی ماضی : ان کا مابعد اسم مرفوع ہوتا ہے فاعلیت کی بناء پر۔

﴿۳﴾ اسماء افعال بمعنی امر حاضر معروف :ان کا مابعد اسم منصوب ہوتا مفعولیت کی بناء پر اور ان کا فاعل ہمیشہ ضمیر مستتر ہوتی ہے۔

﴿۴﴾ اسم فاعل : یہ تین شرطوں کے ساتھ فعل معروف والا عمل کرتا ہے۔

﴿۵﴾ اسم مفعول : یہ بھی تین شرطوں کے ساتھ فعل مجہول والا عمل کرتا ہے۔

﴿۶﴾ صفت مشبہ : یہ بھی اپنے فعل لازمی والا عمل کرتی ہے۔

﴿۷﴾ اسم تفضیل : یہ بعض معمولات میں بغیر شرط کے عمل کرتا ہے اور بعض میں چند شرطوں کے ساتھ۔

﴿۸﴾ مصدر : یہ بھی چند شرطوں کے ساتھ اپنے فعل والا عمل کرتا ہے۔

﴿۹﴾ اسم مضاف : یہ مضاف الیہ کو جر دیتا ہے۔

﴿۱۰﴾ اسم تام : یہ اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے۔اور پانچ چیزوں کے ساتھ تام ہوتا ہے۔

﴿۱۱﴾ اسماء کنایات از عدد : ان میں سے کَمْ خبریہ اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے اور کَمْ استفہامیہ جر دیتا ہے، کَذَا اور کَأَیِّنْ بھی اپنی تمیز کو نصب دیتے ہیں۔لیکن کَأَیِّنْ کی تمیز اکثر مجرور ہوتی ہے مِنْ جارہ کی وجہ سے۔

اور عوامل معنویہ دو ہیں۔ ابتداء اور خلو ، ابتداء مبتداء، خبر کو اور خلو فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔

توابع کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) صفت (بحال الموصوف ،صفت بحال متعلق الموصوف)

(۲) تاکید (لفظی اور معنوی) (۳) بدل (بدل الکل، بدل البعض، بدل الاشتمال، بدل الغلط)

(۴) عطف بحرف (۵) عطف بیان

معرب کی دو قسمیں ہیں۔ منصرف اور غیر منصرف ، اور اسباب منع صرف نو ہیں۔

(۱) عدل (تحقیقی اور تقدیری) (۲) وصف (اصلی اور عارضی) (۳) تانیث (۴) معرفہ

(۵) عجمہ (۶) جمع (۷) ترکیب (۸) وزن فعل (مختص اور غیر مختص) (۹) الف ونون

زائدتان (فی الاسم اور فی الصفۃ)

حروف غیر عاملہ کی سولہ قسمیں ہیں۔ (۱) حروف تنبیہ (۲) حروف ایجاب (۳) حروف تفسیر

(۴) حروف مصدریہ (۵) حروف تحضیض (۶) حرف توقع (۷) حروف استفہام

(۸) حرف ردع (۹) تنوین (تمکن، تنکیر، عوض، مقابلہ، ترنم) (۱۰) نون تاکید (ثقیلہ وخفیفہ)

(۱۱) حروف زیادت (۱۲) حروف شرط (۱۳) لَوْلَا (۱۴) لام مفتوحہ برائے تاکید

(۱۵) مَا بمعنی مَا دَامَ (۱۶) حروف عاطفہ

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔ متصل اور منفصل (منقطع) ، اور مستثنیٰ کا اعراب چار قسم پر ہے۔

نصب ، نصب وبدل ، بحسب العوامل اور جر)

❀❀❀❀❀

❀❀❀

❀

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے
نقش روح محمد بنا یا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی
بزم کون و مکاں کا سجا یا گیا
وہ محمد بھی احمد بھی حامد بھی محمود بھی
حسن مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
وہ علم و حکمت میں غیر محدود بھی
ظاہرا امیوں میں اٹھا یا گیا
اس کی الفت بے حد و بے انتہاء
اس کی رحمت تخیل سے بھی ماوراء
جو بھی عالم جہاں میں بنا یا گیا
اس کی رحمت سے اس کو بسایا گیا
مجھے حشر کا ڈر کس لیے ہو اے قاسم
میرا آقا ہے وہ میرا مولی ہے وہ
جس کے دامن میں جنت بسائی گئی
جس کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا

بانی دارالعلوم دیوبند
حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ

حصہ سوم

شرح مائۃ عامل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿تعوذ وتسمیہ﴾

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ٥

الرجیم.........

ضابطہ(۱): اَلرَّحِیم صیغہ صِفَت ہے۔صیغہ صفت کی ترکیب یوں ہوگی کہ پہلے اسے اپنے معمولات (فاعل اور مفعول بہ وغیرہ) سے ملایا جائے گا پھر ماقبل کے ساتھ جوڑا جائے گا۔

ضابطہ(۲) : کسی بھی کلمے کی ترکیب کرتے وقت پہلے سوچ لیں کہ مابعد کے ساتھ اس کا کوئی تعلق ہے یا نہیں، اگر ہو تو پہلے اس کے ساتھ ملائیں پھر خود اسے یا ماقبل کے لیے کچھ بنائیں اور اگر نہ ہو تو پھر براہ راست کچھ بنا دیں۔ نیز یاد رکھیں! مبتداء کے لیے خبر ، فعل کے لیے فاعل ، مضاف کے لیے مضاف الیہ ، موصوف کے لیے صفت ، معطوف علیہ کے لیے معطوف ، مؤکد کے لیے تاکید، مبدل منہ کے لیے بدل ، مبین کے لیے عطف بیان ، مفسر کے لیے تفسیر ، ذوالحال کے لیے حال ، ممیز کے لیے تمیز ، اور مستثنیٰ منہ کے لیے مستثنیٰ ضرور ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

لفظ اِسم مُضاف ہے۔ چنانچہ مضاف اور مضاف الیہ کے متعلق چند ضوابط درج ذیل ہیں۔

ضابطہ(۳) : مضاف ہمیشہ اسم ہوتا ہے اور اس کا اعراب بِحَسْبِ الْعَامِل ہوتا ہے اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَ نِی غُلَامُ زَیْدٍ ، رَأَیْتُ غُلَامَ زَیْدٍ ، مَرَرْتُ بِغُلَامِ زَیْدٍ

ضابطہ(۴) : مضاف ہمیشہ الف لام ، تنوین اور نون تثنیہ وجمع سے خالی ہوتا ہے۔

ضابطہ(۵) : عَلَم کی اضافت جائز نہیں۔

ضابطہ(۶) : مضاف ، مضاف الیہ کے درمیان فاصلہ جائز نہیں۔

ضابطہ(۷) : اگر کئی مضاف ،مضاف الیہ اکٹھے آجائیں تو تعریف اور تخصیص آخری مضاف الیہ سے منتقل ہوتی ہوئی پہلے مضاف تک آجائے گی، نیز اس صورت میں سب سے پہلا مضاف ہوگا، سب سے آخری مضاف الیہ، اور درمیان والے سب ماقبل کے لیے مضاف الیہ اور مابعد کے لیے مضاف۔

ضابطہ(۸) : ﴿مضاف،مضاف الیہ کی چند نشانیاں﴾

☆ دواسم اکٹھے ہوں پہلا نکرہ ہو دوسرا معرفہ ، تو وہ عموماً مضاف،مضاف الیہ بنتے ہیں۔ جیسے
رَأْسُ خَالِدٍ ، عَذَابُ الْقَبْرِ ، غُلَامُ زَيْدٍ

☆ ایک اسم ہو،دو ہوں،تین ہوں یا چار ہوں اور بغیر الف لام کے ہوں ان کے بعد کوئی اسم الف لام والا ہو یا ضمیر ہو یا اسم اشارہ ہو یا اسم موصول ہو تو وہ بھی مضاف مضاف الیہ بنتے ہیں۔جیسے
رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ، كِتَابُ الصَّلٰوةِ ، مِنْ كَلَامِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ، بَابُ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ ، وَمَعْرِفَةُ مِقْدَارِ رَأْسِ الْمَالِ ، بَابُ مُتَابَعَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ، لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ، وَكَيْفِيَّةُ تَرْكِيْبِ بَعْضِهَا مَعَ بَعْضٍ جَمِيْعُ مُدَّةِ عَدَمِ رُؤْيَتِيْ

بِأَسْمَآءِ هٰؤُلَاءِ ، وَمَكْرُ أُولٰئِكَ ، رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ، إِنَّمَا الْتِزَمَ وَصْفُ بَابِ هٰذَا ، وَبَيَانُ إِعْتِبَارِ صِفَةِ ذٰلِكَ الْجُزْءِ

صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ ، مَثَلُ أَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

☆ تین سے دس تک کے اعداد نیز مِأَةٌ اور أَلْفٌ کا عدد ہمیشہ اپنی تمیز کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔
جیسے ثَلٰثَةُ قُرُوْءٍ ، أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ ، سَبْعَةُ أَيَّامٍ ، تِسْعَةُ رَهْطٍ
أَلْفُ سَنَةٍ ، مِأَةُ عَامٍ

☆ کسور اگر بغیر الف لام کے ہوں تو اکثر مضاف ہوتی ہیں اور کل کسریں نو ہیں۔

نِصْفٌ ، ثُلُثٌ ، رُبْعٌ ، خُمُسٌ ، سُدُسٌ ، سُبْعٌ ، ثُمُنٌ ، تُسْعٌ ، عُشْرٌ
جیسے رُبُعُ عُشْرِ مُسِنَّةٍ ، نِصْفُ النَّهَارِ ، ثُلُثُ اللَّيْلِ ، رُبُعُ رَأْسِهٖ

☆ کچھ الفاظ اکثر مضاف ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔
كُلٌّ ، بَعْضٌ ، قَبْلُ ، بَعْدُ ، خَلْفَ ، فَوْقَ ، تَحْتَ ، دُوْنَ ، مَعَ ، بَيْنَ
قُدَّامُ ، اَمَامُ ، نَحْوٌ ، مِثْلٌ ، غَيْرٌ ، اُولُوْ ، ذُوْ اور عِنْدَ وغیرہ جیسے
كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ، مِنْ قَبْلِكَ ، فَوْقَكُمُ الطُّوْرُ ، مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى ، ذُو الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ

☆ مَا اور مَنْ سے پہلے کوئی اسم بغیر الف لام کے آجائے تو وہ بھی مضاف،مضاف الیہ بنتے ہیں۔
جیسے جزاءُ مَنْ تَزَكّٰی ، بِمَوْتِ مَا لَا دَمَ لَهٗ

☆ عدد سے پہلے ایک یا دو اسم بغیر الف لام کے آجائیں تو وہ بھی مضاف مضاف الیہ بنتے ہیں۔
جیسے فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ، عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِأَةِ سَنَةٍ

☆ کوئی حرف بول کر اس سے اس کا لفظ مراد لیا جائے اور اس سے پہلے ایک،دو،تین یا چار اسم بغیر الف لام کے ہوں تو وہ بھی مضاف،مضاف الیہ بنتے ہیں۔ جیسے خَبَرُ اِنَّ ، اِسْمُ اِنَّ ، نَعْتُ اِسْمِ لَا الْمَبْنِيِّ ، بَيَانُ مَوَاضِعِ اِسْتِعْمَالِ كَلِمَةِ حَتّٰى

☆ کوئی فعل یا جملہ بول کر اس سے اس کا لفظ مراد لیا جائے اور اس سے پہلے ایک یا دو اسم بغیر الف لام کے ہوں تو وہ بھی آپس میں مضاف،مضاف الیہ بنتے ہیں۔ جیسے مِنْ بَابِ عَلِمْتُ بِخِلَافِ بَابِ اَعْطَيْتُ

☆ لفظ كُلٌّ سے پہلے کوئی اسم بغیر الف لام کے آجائے تو اکثر مضاف،مضاف الیہ بنتے ہیں۔جیسے
فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ، ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ

☆ اگر اَنَّ سے پہلے کوئی اسم بغیر الف لام کے آجائے تو بعض مقامات میں وہ مضاف ہوتا ہے۔ اور اَنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر بتاویل مفرد مضاف الیہ بنتا ہے۔جیسے بِتَخْيِيْلِ اَنَّ كِتَابَهٗ هٰذَا ... لَيْسَ كَكُتُبِ السَّلَفِ

☆ اگر اَنْ سے پہلے کوئی اسم بغیر الف لام کے آجائے تو وہ مضاف ہوگا اور اَنْ کا مابعد فعل بتاویل

مصدر مضاف الیہ بنے گا۔ جیسے مِنْ بَعْدِاَنْ اَظْفَرَکُمْ عَلَیْهِ ، مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ

☆ اردو میں ترجمہ کرتے وقت مضاف الیہ سے ترجمہ شروع کریں گے اور مضاف مضاف الیہ کے اردو ترجمہ میں اکثر ''کا، کی، کے، کو'' کا لفظ آئے گا اور کبھی ''را، رے، ری'' کے الفاظ آئیں گے۔

☆ بعض الفاظ کے ترجمہ میں ''کا، کے، کی'' وغیرہ الفاظ نہیں آئیں گے۔ جیسے ذُوْ ، اُولُوْ ، سَائِر اَصْحَابُ اور اعداد وغیرہ میں۔ مثلاً ذُوْ مَالٍ ''مال والا'' ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ ''تین دن''

☆ کچھ الفاظ کا ترجمہ مضاف سے شروع کریں گے۔ جیسے کُلُّ نَفْسٍ (ہر نفس) اسی طرح اعداد میں مثلاً ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ (تین دن)

☆ جب اسم تفضیل کا صیغہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو ترجمہ میں عام طور پر ''میں سے'' کا لفظ آتا ہے۔ جیسے اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ''بیشک آوازوں میں سے سب سے بری آواز البتہ گدھے کی آواز ہے۔''

نوٹ : مضاف، مضاف الیہ کے متعلق دیگر ضوابط صفحہ نمبر ۳۶۷ پر دیکھیں۔

الله............

ضابطہ (۹) : لفظ ''اللہ'' کا ہمزہ وسط کلام میں ہر جگہ حذف ہو جاتا ہے مگر بوقت نداء حذف نہیں ہوتا۔ نیز لفظ اللہ علَم ہے اور یاد رکھیں! علم موصوف تو واقع ہو سکتا ہے لیکن صفت ہرگز نہیں بن سکتا۔

نوٹ : علم کے لیے دیگر ضوابط صفحہ نمبر ۳۹۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

الرحمن الرحیم ....

الرحمن لفظ الله کے لیے صفت اولی ہے اور الرحیم صفت ثانیہ ہے۔

ضابطہ (۱۰) : ایک موصوف کی ایک سے زائد صفات ہو سکتی ہیں مگر موصوف ایک سے زائد نہیں ہو سکتے اور صفت کی صفت بھی نہیں ہوتی۔

ضابطہ (۱۱) : عَلَم کے بعد صیغہ صفت واقع ہو تو اس کی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) علَم کے لیے صفت بنے بشرطیکہ معرفہ ہو۔

(۲) مرفوع ہو کر خبر بنے مبتداء محذوف کے لیے۔ جیسے هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

(۳) منصوب ہو کر مفعول بہ بنے فعل محذوف اَعْنِيْ کے لیے۔ جیسے اَعْنِيْ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيْمَ

پس بسم الله الرحمن الرحيم میں الرحمن الرحيم کو آپ مرفوع بھی پڑھ سکتے ہیں منصوب بھی اور مجرور بھی۔ مرفوع ہونے کی صورت میں خبر بنیں گے مبتداء محذوف هُوَ کے لیے۔ منصوب ہونے کی صورت میں مفعول بہ بنیں گے فعل محذوف اَعْنِيْ کے لیے اور مجرور ہونے کی صورت میں صفت بنیں گے لفظ اَللّٰه کے لیے۔

ضابطہ (۱۲) : ﴿موصوف صفت کی پہچان﴾

- دو اسم اکٹھے آ جائیں دونوں معرفہ ہوں یا دونوں نکرہ ہوں اور ان میں مطابقت بھی ہو تو وہ آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں۔ جیسے مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰى ، رَجُلٌ عَالِمٌ
- کسی نکرہ کے بعد ظرف مستقر (ایسا جار مجرور جس کا متعلَّق محذوف ہو) یا ایسا فعل آ جائے جس میں طلب والا معنی نہ ہو (امر، نہی، استفہام وغیرہ نہ ہو) تو وہ بھی آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں۔ جیسے كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ، عَلٰى مَعْنًى فِيْ نَفْسِهَا ، حُرُوْفٌ تَجُرُّ الْاِسْمَ
- تین، چار، پانچ یا اس سے زائد اسم الف لام والے اکٹھے آ جائیں تو ان میں سے پہلا موصوف بنے گا باقی اس کی صفات بنیں گے۔ جیسے بسم الله الرحمن الرحيم ، هُوَ اللّٰهُ الخالق الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ، اَلْحَجُّ وَاجِبٌ عَلَى الْاَحْرَارِ الْمُسْلِمِيْنَ الْبَالِغِيْنَ الْعُقَلَاءِ الْاَصِحَّاءِ
- اسم موصول سے پہلے کوئی اسم الف لام والا آ جائے تو وہ بھی بعض مقامات میں موصوف صفت بنتے ہیں۔ جیسے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الذين يؤمنون ....

- اسم اشارہ کے بعد کوئی اسم الف لام والا آ جائے تو وہ بھی موصوف صفت بنتے ہیں۔ جیسے رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ، رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ
- اسم مضاف إلى الضمير کے بعد کوئی اسم الف لام والا یا اسم موصول یا اسم اشارہ آ جائے تو وہ بھی موصوف صفت بنتے ہیں۔ جیسے سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ، عَلٰى نَعْمَائِهِ الشَّامِلَةِ أُمَّهَاتُكُمُ الّٰتِيْ اَرْضَعْنَكُمْ ، مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ، بِوَرِقِكُمْ هٰذِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ
- نکرہ کے بعد ''ذات'' کا لفظ آ جائے یا '' غیر '' کا لفظ آ جائے یا ''مِنْ بیانیہ'' آ جائے تو وہ بھی موصوف صفت بنیں گے۔ جیسے فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ ذَاتِ رُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ ، إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ، وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ
- حرف بول کر اس سے اس کا لفظ مراد لیا جائے اور اس کے بعد الف لام والا اسم ہو تو یہ بھی آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں۔ جیسے مَا وَلَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ ، وَتَدْخُلُ مَا الْكَافَّةُ
- موصوف کے اردو ترجمہ میں ''ایسا، ایسی، ایسے'' اور صفت کے اردو ترجمہ میں ''جو، جنھوں'' وغیرہ کے الفاظ آتے ہیں۔ جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ (ایسا مرد جو عالم ہے) ، حروف تجر الاسم (ایسے حروف جو اسم کو جر دیتے ہیں۔)

نوٹ : موصوف صفت کے لیے دیگر ضوابط صفحہ نمبر ۳۶۹ پر دیکھیں۔

مقدر آزمانے کو میداں میں سب ہی آتے ہیں
جو جم کر کام کرتے ہیں وہی انعام پاتے ہیں
نہ گھبرا کثرت غم سے حصول کامیابی میں
کہ شاخ گل پر پھول آنے سے پہلے خار آتے ہیں
نہ خوش ہو اپنی قسمت پر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
کہ ساحل پہ پہنچ کر سفینے ڈوب جاتے ہیں

مُقَدِّمَۃ

خلاصہ مقدمہ : مصنفؒ فرماتے ہیں کہ شیخ عبدالقاہر جرجانی کی بیان کردہ ترتیب کے مطابق عوامل نحو یہ سو ہیں جن کی دو قسمیں ہیں ۔ (۱) لفظی (۲) معنوی

لفظی کی پھر دو قسمیں ہیں۔ (۱) سماعی (۲) قیاسی

ان سو میں سے اکانوے سماعی ہیں ، سات قیاسی ہیں اور دو معنوی ہیں۔ اور عوامل سماعیہ کو مصنف نے تیرہ نوعوں میں بیان کیا ہے۔

عامل کی تعریف : مَا اَوْجَبَ کَوْنَ آخِرِ الْکَلِمَۃِ عَلٰی وَجْہٍ مَّخْصُوْصٍ مِّنْ رَفْعٍ اَوْ نَصْبٍ اَوْ جَرٍّ اَوْ جَزْمٍ "عامل اس چیز کو کہتے ہیں جو کلمے کے آخر کو رفع ، نصب ، جر اور جزم میں سے کسی ایک کے ساتھ خاص کردے۔" یعنی جس کی وجہ سے کلمے کے آخر پر رفع ، نصب ، جر یا جزم میں سے کوئی ایک آئے۔

عامل کی پھر دو قسمیں ہیں۔ (۱) عامل لفظی (۲) عامل معنوی

﴿۱﴾ **عامل لفظی کی تعریف** : مَا یُعْرَفُ بِالْقَلْبِ وَیُتَلَفَّظُ بِاللِّسَانِ یعنی "جو دل سے پہچانا جائے اور زبان سے تلفظ کیا جائے۔"

﴿۲﴾ **عامل معنوی کی تعریف** : مَا یُعْرَفُ بِالْقَلْبِ وَلَا یُتَلَفَّظُ بِاللِّسَانِ یعنی ''جو دل سے پہچانا جائے اور زبان سے تلفظ نہ کیا جائے ۔''

عامل لفظی پھر دو قسم پر ہے۔ (۱) سماعی (۲) قیاسی

﴿۱﴾ **سماعی کی تعریف** : مَا یُمْکِنُ ضَبْطُهُ بِالْجُزْئِیَّاتِ یعنی ''جس کی جزئیات کو شمار کرنا ممکن ہو۔''

﴿۲﴾ **قیاسی کی تعریف** : مَا لَا یُمْکِنُ ضَبْطُهُ اِلَّا بِمَفْهُوْمٍ کُلِّیٍّ یعنی ''جس کی جزئیات کو شمار نہ کیا جا سکے صرف مفہوم کے اعتبار سے ضبط کیا جا سکے۔''

الحمد لله علی نعمائه الشاملةو آلا ئه الکا ملة......

اَلْحَمْدُ یہاں مبتداء ہے اور لِلّٰهِ ظرف مستقر اس کی خبر ہے۔ لہذا مبتداء خبر سے متعلق چند ضوابط درج ذیل ہیں۔

ضابطہ(۱) : مبتداء کے لیے معرفہ ہونا ضروری ہے نکرہ مبتداء واقع نہیں ہوسکتا الا یہ کہ کسی وجہ سے اس میں تخصیص آجائے، اور تخصیص کئی وجوہ سے آتی ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

- صفت ملفوظہ سے۔ جیسے وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکٍ
- صفت مقدّرہ سے۔ جیسے شَرٌّ اَهَرَّ ذَانَابٍ اَیْ شَرٌّ عَظِیْمٌ اَهَرَّ ......
- جب نکرہ اس ہمزہ کے بعد واقع ہو جس کے ساتھ اَمْ متصلا استعمال ہو رہا ہو۔ جیسے اَرَجُلٌ فِی الدَّارِ اَمِ امْرَأَةٌ (اَمْ متصلہ کے لیے دیکھیں صفحہ ۱۰۴)
- جب نکرہ میں صفت عموم پیدا ہو جائے۔ جیسے مَا اَحَدٌ خَیْرٌ مِّنْکَ (اس مثال میں اَحَدٌ نکرہ تحت النّفی واقع ہے اور ضابطہ یہ ہے کہ جب نکرہ تحت النفی واقع ہو تو عموم کا فائدہ دیتا ہے۔ لہذا اَحَدٌ سے کوئی فرد معین مراد نہیں بلکہ مخاطب کے علاوہ سارے افراد مراد ہیں اور تمام افراد کا مجموعہ بمنزلہ ایک فرد معین کے ہو جاتا ہے اس عموم کی وجہ سے تخصیص پیدا ہوگئی۔

- جب نکرہ مبتداء کی خبر مقدم ہو۔ جیسے فِی الدَّارِ رَجُلٌ
- ہر وہ نکرہ جس میں نسبت متکلم کی طرف ہو۔ جیسے سَلَامٌ عَلَیْکَ یہ اصل میں سَلَّمْتُ سَلَامًا عَلَیْکَ تھا، پھر سَلَّمْتُ کو حذف کر دیا اور سَلَامًا کے نصب کو رفع کے ساتھ بدل دیا۔
- جواب میں واقع ہو۔ جیسے کوئی پوچھے مَنْ عِنْدَکَ تو جواب میں کہا جائے رَجُلٌ عِنْدِیْ
- استفہام سے۔ جیسے ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ
- موصوف محذوف سے۔ جیسے حدیث شریف میں ہے سَوْدَاءُ وَلُوْدٌ خَیْرٌ مِنْ حَسْنَاءَ عَقِیْمٍ اَیْ اِمْرَأَةٌ سَوْدَاءُ وَلُوْدٌ خَیْرٌ ...
- فعل کی طرح عمل سے۔ جیسے اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَّنَهْیٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ
- مضاف ہو۔ جیسے خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ
- مبتداء جب جملہ دعائیہ ہو۔ جیسے وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ

ضابطہ (۲) : ظرف (جار مجرور یا ظرف غیر متصرف) کبھی مبتداء واقع نہیں ہو سکتی۔

ضابطہ (۳) : اگر ایک کلمہ اسم ہو اور دوسرا ظرف اور اسم مقدم ہو، ظرف مؤخر، تو اسم مبتداء بنے گا اور ظرف خبر بنے گی۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اگر ظرف مقدم ہو اور اسم مؤخر، تو بھی بصریوں کے نزدیک یہی ترکیب ہوگی کہ ظرف خبر مقدم بنے گی اور اسم مبتداء مؤخر۔ جیسے فِی الدَّارِ رَجُلٌ لیکن کوفیوں کے نزدیک بعد والا اسم ظرف مستقر کے لیے فاعل ہوگا اور یہ جملہ ظرفیہ بنے گا۔

ضابطہ (۴) : مبتداء خبر کی پہچان

- اگر شروع کلام میں ضمیر مرفوع منفصل آجائے تو وہ مبتداء بنے گی اور بعد والا اسم خبر۔ جیسے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ، هُوَ مُعْرَبٌ وَمَبْنِیٌّ
- شروع کلام میں کوئی اسم معرّف باللام آجائے، اس کے بعد بغیر الف لام کے کوئی اسم آجائے یا جار مجرور آجائے یا فعل آجائے تو وہ مبتداء خبر بنیں گے۔ جیسے اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ ، اَلشِّرْكَةُ عَلٰی ضَرْبَیْنِ ، اَلْبَیْعُ یَنْعَقِدُ بِالْاِیْجَابِ وَالْقُبُوْلِ

- شروع کلام میں مضاف مضاف الیہ یا اسم اشارہ یا نام آجائے تو وہ بھی مبتداء بنیں گے اور مابعد خبر۔ جیسے صَدَقَةُ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ ، هٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ ، اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ
- شروع کلام میں معرفہ کے بعد جملہ ہو تو وہ مبتداء خبر بنیں گے۔ جیسے اَللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَاءُ
- کلام کے شروع میں جار مجرور آجائے تو وہ خبر مقدم ہوگی اور بعد والا اسم مبتداء مؤخر ۔ جیسے لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ، فِي الدَّارِ رَجُلٌ
- کتابوں میں جتنے بھی عنوانات ہیں وہ عام طور پر خبر ہیں مبتداء محذوف کے لیے یا خود مبتداء ہیں اور ان کی خبر محذوف ہے۔ جیسے كِتَابُ الطَّهَارَةِ اَیْ هٰذَا كِتَابُ الطَّهَارَةِ یا كِتَابُ الطَّهَارَةِ هٰذَا
- مُعَرِّفَات جتنے بھی ہیں وہ مبتداء ہیں اور تعریفات خبر۔ جیسے اَلْكَلِمَةُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى مُفْرَدٍ ، اَلْكَلَامُ مَا تَضَمَّنَ كَلِمَتَيْنِ بِالْاِسْنَادِ

نوٹ : مبتداء خبر کے لیے مزید ضوابط صفحہ نمبر ۳۷۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

علی نعمائه الشاملة و آلائه الكاملة ....

اس جار مجرور کا تعلق بھی اسی ثَابِتٌ سے ہے جس کے ساتھ لِلّٰهِ جار مجرور کا تعلق ہے۔

ضابطہ (۵) : دو جار مجرور کا تعلق ایک متعلَّق محذوف سے ہو تو پہلے جار مجرور کو "ظرف مستقر" اور دوسرے جار مجرور کو "ظرف لغو" کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ جب پہلے جار مجرور کے لیے متعلق ظاہر کریں گے تو دوسرے کے لیے وہ مذکور ہو جائے گا۔ لہٰذا لِلّٰهِ ظرف مستقر ہے اور عَلٰى نَعْمَائِهٖ ظرف لغو ہے۔

الشاملة ، نعمائه کی صفت ہے اور الكاملة ، آلائه کی صفت ہے۔

ضابطہ (۶) : ہر جمع ماسوا جمع مذکر سالم کے جَمَاعَةٌ کی تاویل میں ہوتی ہے اور اس کی صفت واحدہ مؤنث لائی جاسکتی ہے۔ یہاں بھی ایسے ہی ہے۔

والصلوۃ علی سید الانبیاء محمدن المصطفی .....

ضابطہ (۷) : حروف عاطفہ میں سے کوئی حرف آجائے تو ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف بنائیں گے لیکن یاد رکھیں اسم کا عطف اسم پر ، فعل کا فعل پر ، حرف کا حرف پر ، عامل کا عامل پر معمول کا معمول پر ، مفرد کا مفرد پر اور جملہ کا عطف جملہ پر ہوگا۔ جیسے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ میں لفظ اَلرَّسُوْلَ کا عطف لفظ اَللّٰہ پر ہوگا نہ کہ اَطِیْعُوْا پر

ضابطہ (۸) : معطوف کی پہچان تو آسان ہے کہ حرف عطف کے بعد والا معطوف ہوتا ہے لیکن معطوف علیہ کی پہچان ذرا مشکل ہے لہذا معطوف علیہ کی پہچان کے لیے یہ ضابطہ یاد رکھیں کہ معطوف کو اگر معطوف علیہ کی جگہ پر رکھا جائے اور معنی میں کسی قسم کا فساد نہ آئے تو یہ عطف صحیح ہوگا۔ ورنہ درست نہیں ہوگا۔

ضابطہ (۹) : کچھ کلمات ایسے ہیں جن میں واو لکھی جاتی ہے مگر پڑھی نہیں جاتی۔ اور وہ یہ ہیں۔

صَلٰوۃٌ ، زَکٰوۃٌ ، حَیٰوۃٌ ، مِشْکٰوۃٌ ، رِبٰوا ، اُولٰی ، اُولُوْ

ضابطہ (۱۰) : القاب کے بعد اگر علم آجائے تو وہاں دو ترکیبیں جائز ہیں۔

(۱) مبدل منہ اور بدل بنانا۔ (۲) مبین اور عطف بیان بنانا۔

ضابطہ (۱۱) : جب نون تنوین کا مابعد ساکن کے ساتھ اجتماع ہو جائے تو اس نون تنوین کو نون متحرک کی شکل میں لکھتے ہیں۔ جیسے زَیْدُنِ الْعَالِمُ ، مُحَمَّدُ نِ الْمُصْطَفٰی اور کبھی کبھی تخفیف کے لیے حذف بھی کر دیتے ہیں خصوصاً لفظ اِبْن سے پہلے۔ جیسے اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرَ الْبَغْدَادِیُّ

وعلی آلہ المجتبی ....

ضابطہ (۱۲) : ایک کلام میں ایک حرف جار مکرر آجائے اور درمیان میں حرف عطف ہو تو دوسرے جار مجرور کا پہلے جار مجرور پر عطف کریں گے۔ لہذا عَلٰی آلِہٖ کا عطف عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ پر

ہوگا ۔

ضابطہ(۱۳) : آل اسم جمع ہے اور اسم جمع کی صفت مفرد لانا جائز ہے۔

اعلم ان العوامل في النحو ....

ضابطہ(۱۴) : اِعْـلَـمْ اگر جاننے کے معنی میں ہو تو متعدی بیک مفعول ہوتا ہے۔ اور اگر یقین کے معنی میں ہو تو متعدی بدو مفعول ہوتا ہے۔ پھر کبھی وہ دونوں مفعول الگ الگ ہوتے ہیں اور کبھی ایک ہی مفعول دو کے قائم مقام ہوتا ہے خصوصا اَنَّ کا مابعد

ضابطہ(۱۵) : فِي النَّحْوِ اور عَلٰى مَا دونوں ظرف مستقر ہیں اور حال ہیں اَلْعَوَامِلَ سے۔ ظرف مستقر کے حال بننے کا ضابطہ صفحہ نمبر ۱۳۷ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ضابطہ(۱۶) : ایک ذوالحال سے دو حال واقع ہوں تو ان کو ''حَالَيْنِ مُتَرَادِفَيْن'' کہتے ہیں۔ اور اگر دوسرا حال پہلے حال کی ضمیر سے ہو تو ان کو ''حالین مُتَدَاخِلَيْن'' کہتے ہیں۔ جیسے فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ ، یہاں دونوں بنانا جائز ہے۔ بایں طور کہ خَـائِفًا خَرَجَ کی ضمیر سے حال اول ہو اور يَتَرَقَّبُ حال ثانی ہو اس صورت میں حالین مترادفین ہوں گے۔ اور اگر يَتَرَقَّبُ کو خَائِفًا کی ضمیر سے حال بنائیں تو اس صورت میں حالین متداخلین ہوں گے۔

اسی طرح یہاں پر فِي النَّحْوِ اپنے متعلق مُعْتَبَرَةً سے مل کر اور عـلـى مـا اَلَّفَهُ اپنے متعلق مُبَيَّنَةً سے مل کر دونوں حال ہوں الـعـوامـلَ سے تو حالین مترادفین ہوں گے۔ اور اگر فـي الـنـحـو حال ہو العواملَ سے اور على ما الفه حال ہو مُعْتَبَرَةً کی ضمیر سے تو یہ حالین متداخلین ہوں گے۔

على ما الفه ....

ما موصولہ ہے اور مابعد جملہ صلہ

ضابطہ(۱۷) : موصول صلہ مل کر جملہ کا جز تو بنتے ہیں لیکن پورا جملہ ہرگز نہیں بنتے۔

ضابطہ (۱۸) : اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر کبھی فاعل بنتا ہے کبھی مفعول بہ کبھی مبتداء کبھی خبر کبھی مضاف الیہ کبھی ماقبل کی صفت کبھی عطف بیان اور کبھی بدل بنتا ہے۔

نوٹ : اسمائے موصولہ کے لیے دیگر ضوابط دیکھیے صفحہ نمبر ۳۸۹ پر

افضل علماء الانام ....

ضابطہ (۱۹) : دو یا زیادہ نکروں کی اضافت معرفہ کی طرف ہو تو وہ سب معرفہ بن جاتے ہیں۔

ضابطہ (۲۰) : اسم تفضیل کا استعمال تین طریقوں سے ہوتا ہے۔

۱۔ مِنْ کے ساتھ۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو

۲۔ الف لام کے ساتھ۔ جیسے زَیْدٌ الْاَفْضَلُ

۳۔ اضافت کے ساتھ۔ خواہ اضافت الی المعرفۃ ہو، جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ یا اضافت الی النکرۃ ہو، جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ رِجَالٍ

اس مقام پر اضافت کے ساتھ استعمال ہو رہا ہے۔

نوٹ : اسم تفضیل کی مکمل بحث صفحہ نمبر ۴۰۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

عبد القاھر بن عبد الرحمن..............

ضابطہ (۲۱) : لفظ ابن دو علموں کے درمیان آجائے تو ماقبل کے لیے صفت اور مابعد کے لیے مضاف بنتا ہے۔ جیسے کتاب میں ہے۔ اس کے علاوہ جیسے قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ دونوں علم قولِ قائل کے لیے مقولہ نہ ہوں۔ ورنہ مبتداء خبر بھی بن سکتے ہیں۔ یعنی پہلا علم مبتداء بن جائے گا اور لفظ ابن دوسرے علم کی طرف مضاف ہو کر اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر بن جائے گا۔

جیسے وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ عُزَیْرُنِ ابْنُ اللّٰهِ یہاں عزیر مبتداء اور ابن اللّٰه مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے۔ پھر مبتداء خبر مل کر مقولہ ہے قائم مقام مفعول بہ کے۔

ضابطہ (۲۲) : لفظ ابن کا ہمزہ کتابت میں حذف کرنے کے لیے تین شرطیں ہیں۔

۱ ..... علمین متناسلین کے درمیان ہو۔

۲ ..... پہلے علم کی صفت ہو۔

۳ ..... سطر کے شروع میں نہ ہو۔

یہاں چوں کہ تینوں شرطیں موجود ہیں اس لیے ہمزہ کتابت میں گرا ہوا ہے۔ اور تلفُّظ میں ہمیشہ وسط کلام میں گر جاتا ہے۔

نوٹ : علمین متناسلین کی وضاحت صفحہ نمبر ۳۵۸ پر دیکھیں۔

الجرجانی ....

ضابطہ (۲۳) : متعدد علموں کے بعد اسم منسوب آجائے تو ترکیب کی دو صورتیں ہوں گی۔

(۱) پہلے علم کی صفت ہو۔

(۲) آخری علم کی صفت ہو۔

حدیث کی کتابوں میں پہلے علم کی صفت بناتے ہیں اور دیگر کتابوں میں آخری علم کی۔

ضابطہ (۲۴) : اسم منسوب اسم مفعول کی طرح نائب فاعل کو رفع دیتا ہے جو کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے جیسے جَاءَ رَجُلٌ قُرَیْشِیٌّ اَبُوْهُ اور کبھی ضمیر مُستتر ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَ رَجُلٌ قُرَیْشِیٌّ پہلی مثال میں اَبُوْهُ اور دوسری مثال میں هُوَ ضمیر مستتر قُرَیْشِیٌّ کا نائب فاعل ہے۔

اسی طرح یہاں اَلْجُرْجَانِیُّ میں هُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل ہے۔

ضابطہ (۲۵) : اسم منسوب کے آخر میں یاءِ نسبت مشدد ہوتی ہے اور یہ اعراب کی سولہ اقسام میں

سے جاری مجری صحیح ہے لہذا یہاں اعراب بالحرکت لفظی کو ظاہر کر کے پڑھیں گے اور حالت وقف میں ایک یاء کو تخفیفاً حذف کر دیں گے۔ جیسے مَکِّیُ ، مَدَنِیُ

سقى الله ثراه وجعل الجنة مثواه ....

یہ دونوں جملے دعائیہ معترضہ ہیں۔ (جملہ معترضہ وہ ہوتا ہے جس کا ماقبل و مابعد کے ساتھ کوئی ترکیبی تعلق نہ ہو)

ضابطہ (۲۶) : چند مقامات میں ماضی مضارع کے معنی میں استعمال ہوتی ہے۔ جو مندرجہ ذیل شعر میں جمع ہیں۔

آمدہ ماضی بمعنی مضارع چند جا
عطف ماضی بر مضارع در مقام ابتداء
بعد موصول و نداء و لفظ حیث کلما
درجزا و شرط و عطف ہردو باشد در دعا

مأة عامل لفظية و معنوية ....

ضابطہ (۲۷) : اگر پہلے اجمالی طور پر متعدد چیزوں کا ذکر تثنیہ، جمع یا اسم عدد کی صورت میں ہو اور بعد میں اس کی تفصیل ہو تو وہاں چند ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

﴿۱﴾ ..... بدل البعض

﴿۲﴾ ..... خبر محذوف المبتداء

﴿۳﴾ ..... مبتداء محذوف الخبر

﴿۴﴾ ..... مفعول بہ فعل محذوف اَعْنِیُ کا

پس یہاں لفظية و معنوية کی سات ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ بدل ہو مِاَۃٌ کے لفظ سے (اس صورت میں لفظية و معنوية کو مرفوع پڑھیں گے۔)

۲۔ بدل ہو عامِلٍ سے (اس صورت میں مجرور پڑھتیں گے۔)

۳۔ یہ خبر ہوں اور مبتدا ء محذوف ہو۔ ای بَعْضُهَا لَفْظِيَّةٌ وَبَعْضُهَا مَعْنَوِيَّةٌ (اس صورت میں بھی لفظیة و معنویة کو مرفوع پڑھیں گے۔)

۴۔ یا مبتداء محذوف هِیَ ہو۔ اَیْ هِیَ لَفْظِيَّةٌ وَمَعْنَوِيَّةٌ (اس صورت بھی میں لفظیة و معنویة کو مرفوع پڑھیں گے۔)

۵۔ یہ مبتداء ہوں اور خبر محذوف ہو اور مقدم ہو۔ اَیْ مِنْهَا لَفْظِيَّةٌ وَمِنْهَا مَعْنَوِيَّةٌ (اس صورت بھی میں لفظیة و معنویة کو مرفوع پڑھیں گے۔)

۶۔ یہ مبتداء ہوں اور خبر محذوف ہو اور وہ مؤخر ہو۔ اَیْ لَفْظِيَّةٌ وَمَعْنَوِيَّةٌ مِنْهَا (اس صورت میں مبتداء کا نکرہ بننا لازم آتا ہے لیکن یہ امام سیبویہؒ کے مذہب پر ہے کیوں کہ ان کے نزدیک یہ جائز ہے۔ (اس صورت میں بھی لفظیة و معنویة کو مرفوع پڑھیں گے۔)

۷۔ یہ مفعول بہ ہو فعل محذوف اَعْنِیْ کا تو عبارت ہوگی اَعْنِیْ لفظیة و معنویة (اس صورت میں منصوب پڑھیں گے۔)

فاللفظية منها على ضربين ....

ضابطہ (۲۸) : فاء کی چند قسمیں ہیں۔

۱۔ فاء تفصیلیہ ..... جو کلام مجمل کی تفصیل پر لائی جاتی ہے۔

۲۔ فاء تفریعیہ ..... جو نتیجہ پر لائی جاتی ہے۔

۳۔ فاء فصیحیہ ..... جو شرط مقدر کی جزاء پر لائی جاتی ہے۔

۴۔ فاء جزائیہ ..... جو شرط مذکور کی جزاء پر لائی جاتی ہے۔

۵۔ فاء تعلیلیہ ..... جو جملہ مُعَلِّلَہ پر لائی جاتی ہے۔

۶۔ فاء عاطفہ ..... جو ترتیب کے لیے لائی جاتی ہے۔

اور یہاں پر فاء تفصیلیہ ہے۔

ضابطہ (۲۹) : کبھی کبھی موصوف کو حذف کر دیا جاتا ہے اور کبھی صفت کو۔ یہاں پر اللفظیة [illegible]

ہے اور اس کا موصوف محذوف ہے جو " اَلْعَوَامِلُ " ہے۔ اَیْ اَلْعَوَامِلُ اللَّفْظِيَّةُ

ضابطہ (۴۹) : حال فاعل سے واقع ہوتا ہے یا مفعول سے لیکن چند چیزیں اور بھی ہیں جو معنیً فاعل یا مفعول بہٖ ہیں اور ان سے حال واقع ہوسکتا ہے۔

(۱) مبتداء .... جیسے زَيْدٌ رَاكِبًا حَسَنٌ (رَاكِبًا حال ہے زَيْدٌ مبتداء سے)

(۲) مفعول مطلق .... جیسے ضَرَبْتُ الضَّرْبَ شَدِيْدًا (شَدِيْدًا حال ہے اَلضَّرْبَ مفعول مطلق سے)

(۳) مفعول معہ .... جیسے جِئْتُ وَزَيْدًا رَاكِبًا (راکبا حال ہے زَيْدًا مفعول معہ سے)

(۴) مضاف الیہ ... جب کہ مضاف فاعل یا مفعول بہ ہو اور اس کو حذف کرکے مضاف الیہ کو اس کی جگہ رکھنا درست ہو جیسے بَلْ نَتَّبِعُ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا (حَنِيْفًا حال ہے اِبْرَاهِيْمَ مضاف الیہ سے کیوں کہ یہاں مضاف یعنی مِلَّةَ کو حذف کرکے اِبْرَاهِيْمَ کو اس کی جگہ رکھنا درست ہے۔)

(۵) مجرور بحرف الجر ..... جیسے مَرَرْتُ بِهِنْدٍ جَالِسَةً (جَالِسَةً حال ہے هِنْدٍ سے جو مجرور بحرف الجر ہے)

اور اس مقام پر مِنْهَا ظرف مستقر مبتداء سے حال واقع ہو رہی ہے۔

نوٹ : ذوالحال اور حال کے لیے مزید ضوابط دیکھیے صفحہ نمبر ۴۲۶ پر۔

تمت

المقدر بتوفیق اللہ تعالیٰ وعونہ

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد

وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

النوع الاول

حاصل نوع : اس نوع کا حاصل یہ ہے کہ یہ عوامل سماعیہ کی تیرہ نوعوں میں سے پہلی نوع ہے۔ ذات ان کی حرف ہے۔ نام ان کا حروف جارہ ہے۔ تعداد میں یہ مشہور سترہ ہیں (چار غیر مشہور ہیں یعنی لَوْلَا ، کَیْ ، لَعَلَّ ، لَاتَ) مدخول ان کا اسم ہوتا ہے خواہ حقیقۃً ہو، جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ یا تاویلاً ہو، جیسے حَتّٰی تُنْفِقُوْا (یہاں تُنْفِقُوْا اِنْفَاق مصدر کی تاویل میں ہے حتّٰی کے بعد اَنْ مصدریہ کے مقدر ہونے کی وجہ سے۔) عمل ان کا یہ ہے کہ یہ اسم کو جر دیتے ہیں، کبھی کسرہ کے ساتھ جیسے بِزَیْدٍ، کبھی فتحہ کے ساتھ جیسے بِعُمَرَ اور کبھی یاء کے ساتھ جیسے بِاَخِیْکَ۔ پھر جر بھی عام ہے خواہ لفظاً ہو، جیسے بِزَیْدٍ ، تقدیراً ہو جیسے بِمُوْسٰی یا محلاً، جیسے بِکَ

حروف جارہ سے متعلقہ فوائد

فائدہ (۱) : حروف جارہ کو ''جارہ'' اس لیے کہتے ہیں کہ جارہ مشتق ہے جر سے، اور جر کا معنی ہے ''کھینچنا'' یہ بھی چوں کہ ماقبل فعل یا شبہ فعل کے معنی کو کھینچ کر اپنے مدخول تک پہنچا دیتے ہیں اس لیے ان کو حروف جارہ کہتے ہیں۔ جیسے خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ اس مثال میں عَلٰی نے خَتَمَ کے معنی (مہر) کو اٹھا کر اپنے مدخول قُلُوْبِھِمْ تک پہنچا دیا، اب معنی یہ ہوگا کہ اللہ نے مُہر لگائی ان کے دلوں پر۔ اگر لفظ عَلٰی نہ ہوتا تو یہ مُہر اور چیزوں پر بھی لگ سکتی تھی مثلاً کتاب پر، کپڑے پر، لیکن عَلٰی نے اس مُہر کا تعلق تمام چیزوں سے کاٹ کر اپنے مدخول کے ساتھ جوڑ دیا کہ یہ مُہر کافروں کے دلوں پر لگی ہے۔

فائدہ(۲): حروف جارہ کے مدخول کو مجرور کہتے ہیں، اور ہر جار مجرور کو ترکیب میں ظرف کہتے ہیں۔
ظرف کی دو قسمیں ہیں ۔ (۱) ظرف لغو (۲) ظرف مُستقَر

﴿۱﴾ **ظرف لغو** : ظرف لغو وہ ہے جس کا متعلق مذکور ہو خواہ افعال عامہ میں سے ہو یا افعال خاصہ میں سے۔

﴿۲﴾ **ظرف مستقر** : ظرف مستقر وہ ہے جس کا متعلق محذوف ہو خواہ افعال عامہ میں سے ہو یا افعال خاصہ میں سے۔

افعال عامہ آٹھ ہیں جن میں سے چار مشہور ہیں ان کو ایک شاعر نے اس شعر میں جمع کیا ہے۔

افعال عامہ چہار اند نزد ارباب عقول
کون است و ثبوت است و وجود و حصول

باقی چار غیر مشہور ہیں اور وہ یہ ہیں۔ تَلَبُّس ، لُصُوق ، لُزُوق ، لُسُوق

افعال عامہ کے سوا باقی سب افعال " افعال خاصہ" ہیں۔

نوٹ : افعال عامہ اور افعال خاصہ کی مزید وضاحت صفحہ نمبر ۳۵۹ پر دیکھیں۔

فائدہ(۳) : ظرف لغو ترکیب میں کچھ بھی واقع نہیں ہوتی نہ مسند اور نہ مسند الیہ بلکہ اپنے متعلّق سے متعلّق ہو جاتی ہے۔ اور ظرف مستقر میں ترکیبی اعتبار سے چار احتمال ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے کہ ظرف مستقر دو حال سے خالی نہیں معرفہ کے بعد واقع ہوگی یا نکرہ کے بعد اگر معرفہ کے بعد واقع ہو تو ترکیب میں چار چیزوں میں سے کوئی ایک چیز بنے گی۔

﴿۱﴾ اگر وہ معرفہ مبتداء ہے تو یہ خبر بنے گی۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
﴿۲﴾ اگر وہ معرفہ اسم موصول ہے تو یہ صلہ بنے گی۔ جیسے وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ
﴿۳﴾ اگر وہ معرفہ موصوف ہے تو یہ صفت بنے گی۔ جیسے بِحَلِّ مُشْکِلَاتِ الْکَافِیَۃِ لِلْعَلَّامَۃِ
﴿۴﴾ اگر مذکورہ تینوں صورتوں میں سے کوئی نہیں تو پھر ظرف مستقر معرفہ سے حال واقع ہوں۔

جیسے فَا لِلَّفْظِيَّةِ مِنْهَا اور اگر نکرہ کے بعد واقع ہو تو ہمیشہ صفت بنے گی۔ جیسے عَلٰى مَعْنًى فِيْ نَفْسِهَا

فائدہ (۴) : اگر ظرف مستقر مقام صلہ میں واقع ہو تو اس کا متعلق فعل ہی نکالیں گے، اور باقی تین جگہوں میں واقع ہو تو فعل اور اسم دونوں نکال سکتے ہیں۔

فائدہ (۵) : ہر ظرف متعلق کا تقاضا کرتی ہے۔ اور متعلق چار چیزیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) **فعل** : جیسے اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں عَلَيْهِمْ جار مجرور فعل کے ساتھ متعلق ہے۔

(۲) **شِبہ فعل** : جیسے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ میں عَلَيْهِمْ جار مجرور مَغْضُوْب شبہ فعل سے متعلق ہے۔ اور شبہ فعل مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ مصدر ۲۔ اسم فاعل ۳۔ اسم مفعول ۴۔ صفت مشبہ ۵۔ اسم تفضیل
۶۔ اسم مبالغہ ۷۔ اسم منسوب

(۳) **مُؤَوَّل بِشِبہ فعل** : یعنی وہ اسم جامد جو شبہ فعل کے معنی میں ہو۔ جیسے وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ یہاں فِي السَّمٰوٰتِ جار مجرور لفظ اَللّٰه سے متعلق ہے جو شبہ فعل کی تاویل میں ہے یعنی وَهُوَ الْمَعْبُوْدُ فِي السَّمٰوٰتِ....

(۴) **مُشِيْرِ معنی فعل** : یعنی وہ کلمہ جس سے فعل والا معنی سمجھا جاتا ہو۔ جیسے مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ یہاں بِنِعْمَةِ رَبِّكَ جار مجرور اس فعل سے متعلق ہے جو مَا نافیہ سے سمجھا جاتا ہے یعنی اِنْتَفٰى جُنُوْنُكَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ

فائدہ (۶) : سات حروف ایسے ہیں جو اپنے مدخول کو جر دیتے ہیں مگر متعلق کا تقاضا نہیں کرتے ترکیب کے دوران ان کو "مستغنی از متعلق" کہا جاتا ہے۔ ۱۔ حروف زائدہ ۲۔ رُبَّ
۳۔ حاشا ۴۔ خلا ۵۔ عدا ۶۔ لولا ۷۔ لعلّ

فائدہ [illegible] ظرف کا متعلق [illegible]

محذوف ہے تو اسے تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ اور تلاش کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر حرف جر حروف قسمیہ میں سے ہے تو اس کا متعلّق اُقْسِمُ فعل محذوف ہوگا ، اور اگر حروف قسمیہ میں سے نہیں تو پھر ماقبل میں غور کریں اگر کسی متعلق کے محذوف ہونے کا کوئی قرینہ ہو تو اسی کو محذوف مانیں ، اگر کوئی قرینہ نہیں ہے تو افعال عامہ میں سے کسی کو محذوف مان لیں۔

فائدہ (۸) : اگر کسی جار مجرور سے پہلے ایک سے زائد فعل یا شبہ فعل ہوں تو اس کو اسی کے ساتھ متعلق کریں گے جس کے ساتھ معنی ٹھیک بنتا ہو۔ جیسے قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ میں فِي السَّمَاءِ جار مجرور نری فعل سے متعلّق نہیں ہوگا ، بلکہ تَقَلُّبَ مصدر سے ہوگا۔

فائدہ (۹) : اگر دو جار مجرور کا تعلق ایک ہی متعلّق محذوف سے ہو تو پہلے جار مجرور کو ظرف مستقر اور دوسرے کو ظرف لغو کہتے ہیں ، کیوں کہ جب پہلے جار مجرور کے لیے متعلّق ظاہر کریں گے تو دوسرے کے لیے وہ مذکور ہو جائے گا۔

فائدہ (۱۰) : جو حروف جارہ یک حرفی ہیں ان کو معرَّف باللاّم تعبیر کیا جاتا ہے ، جیسے اَلْبَاءُ ، اَلتَّاءُ اور باقی کو غیر معرَّف باللاّم تعبیر کیا جاتا ہے۔ جیسے مِنْ ، اِلٰی ، مُذْ ، مُنْذُ وغیرہ

فائدہ (۱۱) : حروف تہجی اور حروف جارہ مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں ، اسی وجہ سے ان کی طرف مذکر اور مؤنث دونوں طرح کی ضمیر لوٹائی جاسکتی ہے ، لیکن تانیث غالب اور کثیر الاستعمال ہے۔

فائدہ (۱۲) : ہر متعلّق اپنے متعلّق میں عمل کرتا ہے ، یعنی مجرور بحرف الجر میں دو عامل ہوتے ہیں ، ایک حرف جر اور دوسرا وہ فعل یا شبہ فعل جس کے ساتھ یہ متعلّق ہے ، جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں زَيْدٍ لفظاً مجرور ہے حرف جر کی وجہ سے اور محلاً منصوب ہے مَرَرْتُ فعل کی وجہ سے جو اس کا متعلّق ہے اور یہ اس کے لیے مفعول بہ غیر صریح بن رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب حرف جر کو کسی وقت حذف کر دیا جائے تو اس [illegible] کو منصوب پڑھتے ہیں اور اسے منصوب بنزع الخافض کہتے ہیں۔

لیکن اگر حرف جر زائد ہوتو اس کا مدخول لفظاً مجرور ہو کر معنیً کبھی مرفوع ہوگا، جیسے کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اور کبھی منصوب ہوگا، جیسے لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ

حروف تجر الاسم ....

ضابطہ (۱): یہاں تَجُرُّ الْاِسْمَ جملہ حُرُوْفٌ کی صفت واقع ہو رہا ہے، اور یاد رکھیں جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے اس لیے وہ نکرہ کی صفت تو بن سکتا ہے، لیکن معرفہ کی صفت نہیں بن سکتا۔

نیز جملہ کے صفت بننے کے لیے تین شرطیں ہیں۔

(۱) موصوف نکرہ ہو، معرفہ کی صفت جملہ واقع نہیں ہوتا۔

(۲) جملہ خبریہ ہو، انشائیہ نہ ہو۔

(۳) اس جملے میں ایسی ضمیر ہو جو موصوف کی طرف راجع ہو۔

ضابطہ (۲): جملہ مبنی کے حکم میں ہوتا ہے اس لیے اس کا اعراب محلی ہوتا ہے یہاں پر تَجُرُّ الْاِسْمَ محلاً مرفوع ہو کر حُرُوْفٌ کی صفت بن رہا ہے۔

پھر بعض جملوں کا محلی اعراب ہوتا ہے اور بعض کا نہیں ہوتا جن کا ہوتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

- جملہ مبتداء ہو۔ جیسے اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ، سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ
- جملہ خبر ہو۔ جیسے زَيْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ ، كَانَ زَيْدٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ
- جملہ نائب فاعل ہو۔ جیسے يُقَالُ زَيْدٌ عَالِمٌ
- مفعول بہ ہو۔ مثلاً مقولہ ہو، جیسے قَالُوْا آمَنَّا یا بابِ عَلِمْتُ کا مفعول ثانی ہو، جیسے عَلِمْتُ زَيْدًا اَبُوْهُ عَادِلٌ یا بابِ اَعْلَمْتُ کا مفعول ثالث ہو، جیسے اَعْلَمْتُ زَيْدًا بَكْرًا اَبُوْهُ عَادِلٌ
- حال ہو۔ جیسے جَاءَنِيْ زَيْدٌ قَدْ رَكِبَ اَبُوْهُ ، لَا تَقْرَبُوْا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى
- مضاف الیہ ہو۔ جیسے وَاذْكُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ ، اِجْلِسْ حَيْثُ زَيْدٌ جَالِسٌ
- تابع ہو۔ یعنی صفت یا بدل ہو، جیسے وَاتَّقُوْا الَّذِيْ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ

زَیْدٌ قَامَ وَ ذَھَبَ

❁ جملہ ماضویہ یا جملہ اسمیہ حرف شرط جازم کی شرط یا جزاء ہو۔ جیسے اِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتُ
اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ ، اِنْ ضَرَبْتَ فَاَنَا ضَارِبٌ

فقط ....

ضابطہ (۳) : فَقَطْ کے شروع میں فاء فصیحیہ ہے جس سے پہلے مقام کے مناسب شرط مقدر ہوتی ہے ، اور قَطْ ہمیشہ جزاء بنتا ہے۔ .... پھر قَطُّ کے معنی میں تین قول ہیں۔

۱۔ اسم فعل بمعنی اِنْتَهِ امر حاضر معروف ۲۔ اسم فعل بمعنی یَکْفِيْ فعل مضارع

۳۔ اسم بمعنی حَسْبُ

پہلے دو معنوں کی صورت میں جملہ فعلیہ اور تیسرے معنی کی صورت میں جملہ اسمیہ ہو کر جزاء ہو گا۔

تینوں معنوں کی صورت میں تقدیری عبارت یوں ہو گی۔

۱..... اِذَا جَرَرْتَ بِهَا الْاِسْمَ فَانْتَهِ عَنْ غَيْرِ الْجَرِّ

۲..... اذا جررت بها الاسم فَيَكْفِيْكَ الْجَرُّ

۳..... اذا جررت بها الاسم فَحَسْبُكَ الْجَرُّ

الباء للالصاق:

ضابطہ (۴) : حروف جارہ میں سے پانچ حروف یک حرفی ہیں یعنی ''ب ، ت ، ک ل ، و'' ان کو معرف باللام تعبیر کیا جاتا ہے، مثلا اَلْبَاءُ ، اَلْکَافُ ، اَلْوَاوُ وغیرہ اور باقی کو غیر معرف باللام تعبیر کیا جاتا ہے۔ جیسے مِنْ ، اِلٰی ، مُذْ ، مُنْذُ وغیرہ۔

وھو اتصال الشئی بالشئ.........

ضابطہ (۵) : مصدر کی اضافت کبھی فاعل کی طرف ہوتی ہے، جیسے ضَرْبُ زَیْدٍ اور کبھی مفعول بہ

کی طرف ہوتی ہے۔ جیسے فَضَرْبَ الرِّقَابِ اس وقت فاعل یا مفعول بہ لفظاً مجرور ہو کر مضاف الیہ ہوں گے اور معنیً مرفوع یا منصوب ہو کر فاعل یا مفعول بہ ہوں گے۔

اما حقیقۃ و اما مجازا ....

ضابطہ (۶) : اِمَّا "عاطفہ" اور اَمَّا "شرطیہ" ہوتا ہے۔ ان کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ اگر جواب میں فاء ہو تو اَمَّا شرطیہ ہوگا، جیسے اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ ورنہ اِمَّا عاطفہ ہوگا۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اگر اس کے بعد دوسرا اِمَّا یا اَوْ ہو تو وہ اِمَّا عاطفہ ہوگا، جیسے عبارت مذکورہ میں ہے ورنہ اَمَّا شرطیہ ہوگا۔

ضابطہ (۷) : اگر اِمَّا تکرار کے ساتھ ہو اور پہلا اِمَّا بغیر واؤ کے اور دوسرا واؤ کے ساتھ ہو ، تو پہلے اِمَّا کو "تردیدیہ تفصیلیہ" کہتے ہیں اور دوسرے کو "عاطفہ" کہتے ہیں اور اس کے ساتھ جو واؤ ہوتی ہے وہ زائدہ ہوتی ہے۔

نحو بہ داء ....

ضابطہ (۸) : لفظ نَحْوُ یا مِثْلُ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ پھر اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر بنتے ہیں مبتداء محذوف نَحْوُهٗ یا مِثَالُهٗ ، یا مِثْلُهٗ یا نَحْوُهَا یا مِثَالُهَا کے لیے، یا مفعول بہ بنتے ہیں فعل محذوف اَعْنِيْ کے لیے۔ (خبر بننے کی صورت میں مرفوع پڑھیں گے اور مفعول بہ بننے کی صورت میں منصوب۔) نیز مِثْلُ کا لفظ فعل محذوف مَثَلْتُ یا اَمْثُلُ کے لیے مفعول مطلق بھی بن سکتا ہے۔

ضابطہ نمبر (۹) : جب کوئی فعل، حرف یا جملہ بول کر اس سے اس کا معنی مراد نہ لیا جائے بلکہ لفظ مراد لیا جائے تو اس پر اسم والے احکام جاری ہوتے ہیں یعنی وہ فاعل، مفعول بہ، مبتداء اور مضاف الیہ وغیرہ بن سکتے ہیں اور اس کو "اسم تاویلی" کہتے ہیں، البتہ ترکیب میں مفرد کو تعبیر کرنے کے

لیے کہیں گے بتاوِیْلِ ھٰذَااللَّفظ اور جملے کو تعبیر کرنے کے لیے بتاوِیْلِ ھٰذَاالتَّرکِیْبِ

ای التصق مروری بمکان یقرب منه زید..........

ضابطہ(۱۰) : جہاں حرف تفسیر آجائے اس کے ماقبل کو مفسَّر اور مابعد کو مفسِّر یا تفسیر کہتے ہیں، نیز مفسَّر اور مفسِّر کا اعراب ایک ہوتا ہے۔

ضابطہ(۱۱) : جملہ مفسِّرہ کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) بغیر حرف تفسیر کے ہو۔ جیسے ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ .... تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ ، یہاں تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ جملہ مفسرہ ہے اور بغیر حرف تفسیر کے ہے۔

(۲) حرف تفسیر اَیْ کے ساتھ ہو۔ جیسے عبارت مذکورہ میں۔

(۳) حرف تفسیر اَنْ کے ساتھ ہو۔ جیسے اَوْحَیْنَا اِلَیْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْکَ . وَنَادَیْنَاہُ اَنْ یَّا اِبْرَاھِیْمُ

ضابطہ(۱۲) : حروف تفسیر دو ہیں۔ (۱) اَیْ (۲) اَنْ

اَیْ کا مابعد مفرد اور جملہ دونوں کی تفسیر کے لیے آتا ہے۔ مفرد کی مثال، جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ اَیْ اَبُوْعَبْدِ اللّٰہِ ، جملہ کی مثال، جیسے قُطِعَ رِزْقُهٗ اَیْ مَاتَ

اور اَنْ کا مابعد ایسے جملے کی تفسیر کرتا ہے جو قول کے معنی پر مشتمل ہو، جیسے نَادَیْنَاہُ اَنْ یَّا اِبْرَاھِیْمُ اَیْ قُلْنَاہُ یَا اِبْرَاھِیْمُ

وللاستعانة :

ضابطہ(۱۳) : اگر حرف عطف کے واسطے سے مبتداء کی خبریں متعدد ہوں اور معطوف علیہ و معطوف کے درمیان طویل فاصلہ ہو تو عطف کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) عطف المفرد علی المفرد (۲) عطف الجملہ علی الجملہ

جیسے یہاں اَلْبَاءُ مبتداء ہے اور لِلْاِلْصَاقِ ، لِلْاِسْتِعَانَةِ وغیرہ خبریں ہیں لہٰذا عطف کے دو طریقے ہوں گے۔

﴿۱﴾ للاستعانة کا عطف ہو للالصاق پر پھر یہ خبر ہو الباء کی۔ تو یہ عطف المفرد علی المفرد ہے۔

﴿۲﴾ للاستعانة اپنے متعلق محذوف سے مل کر خبر ہو مبتداء محذوف الباء کی پھر اس جملہ اسمیہ کا عطف ہو الباء للالصاق پر ، یہ عطف الجملہ علی الجملہ ہے۔

نحو قوله تعالى انكم ظلمتم ......

ضابطہ (۱۴) : قَوْلِہٖ تَعَالٰی کا لفظ جہاں کہیں بھی آجائے تو اس کی ترکیب یوں ہوگی ، قَوْلُ مصدر مضاف ، ہٖ ضمیر ذوالحال ، تَعَالٰی فعل ماضی اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ حال ، پھر ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ ، قول مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر قول ہوگا۔ اور بعد والا جملہ مقولہ ہوگا۔

اگر کقوله تعالى کا لفظ آجائے تو قول مقولہ مل کر مجرور ہوگا کاف جارہ کے لیے پھر جار مجرور ظرف مستقر خبر ہوگی مبتداء محذوف مِثَالُهٗ کی۔ ...... اور اگر قال الله تعالى کا لفظ آجائے تو تعالی حال ہوگا لفظ الله کے لیے، پھر ذوالحال اپنے حال سے مل کر قال کا فاعل ہوگا۔

انفسكم ....

ضابطہ (۱۵) : تاکید معنوی کے الفاظ کبھی کبھی غیر تاکید بھی واقع ہوتے ہیں، یعنی بحسب العامل فاعل ، مفعول بہ اور خبر وغیرہ

وللمصاحبة ....

ضابطہ (۱۶) : مصاحبت کی دو علامتیں ہیں۔

❀ اگر باء کی جگہ لفظ مَعَ کو رکھا جائے تو معنی کا حسن باقی رہے یعنی معنی درست بنے۔

❁ اگر باء کے مدخول سے صفت کا صیغہ اخذ کر کے اسے حال قرار دیا جائے تو باء اور اس کے مدخول سے استغناء حاصل ہو جائے۔ جیسے قَدْ جَآءَ کُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ۔ اب یہاں بِالْحَقِّ کی جگہ مَعَ الْحَقِّ یا مُحِقًّا رکھا جائے تو معنی کا حسن باقی رہے گا۔

وللتعدیة ....

ضابطہ(۱۷) : فعل لازمی کو چند چیزوں کے ساتھ متعدی کیا جاتا ہے۔ مثلاً

❁ حرف جر کے واسطے سے۔ جیسے ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ
❁ باب افعال کی طرف نقل کر کے۔ جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ ، ذَهَبَ سے اَذْهَبَ
❁ باب تفعیل کی طرف نقل کر کے۔ جیسے عَظُمَ سے عَظَّمَ

وللقسم ....

ضابطہ(۱۸) : وہ حروف جارہ جو قسم کے لیے آتے ہیں ان کو ہمیشہ اُقْسِمُ فعل سے متعلق کیا جاتا ہے۔

ضابطہ(۱۹) : قسم ہمیشہ جملہ انشائیہ ہوتی ہے ، اور جواب قسم جملہ خبریہ۔

باللہ لافعلن کذا ....

ضابطہ(۲۰) : جہاں قسم ہو وہاں اس سے متعلق چار چیزیں ہوتی ہیں۔ دیکھیں صفحہ ۳۹

ضابطہ(۲۱) : کَذَا کی تین قسمیں ہیں۔ دیکھیں صفحہ ۲۵۰

وللظرفیه ....

ضابطہ(۲۲) : وہ باء جو ظرفیت کے لیے آتی ہے اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کو ہٹا کر اس کی جگہ اگر فِیْ رکھ دیا جائے تو معنی درست رہے۔ جیسے زَیْدٌ بِالْبَلَدِ میں باء کو ہٹا کر فِی الْبَلَدِ پڑھا جائے تو

بھی معنی درست رہے گا۔

وللزیادۃ ....

ضابطہ(۲۳) باء کے زائدہ ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ ا۔ قیاسی ۲۔ سماعی

قیاسی طور پر باء مندرجہ ذیل مقامات میں زائدہ ہوتی ہے۔

- هَلْ استفہامیہ کے بعد مبتداء کی خبر میں۔ جیسے هَلْ زَيْدٌ بِقَائِمٍ۔
- لَيْسَ کی خبر میں۔ جیسے لَيْسَ زَيْدٌ بِقَائِمٍ۔
- ما مشبہۃ بلیس کی خبر میں۔ جیسے مَا زَيْدٌ بِقَائِمٍ۔

اور سماعی طور پر باء مندرجہ ذیل مقامات میں زائدہ ہوتی ہے۔

- فاعل میں: یہ عام طور پر فعل تعجب اور كَفٰى کے فاعل میں زائدہ ہوتی ہے۔ جیسے اَسْمِعْ بِهِمْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا
- مفعول بہ میں: یہ عام پر ان افعال کے مفعول میں زائدہ ہوتی ہے (كَفٰى ، عَلِمَ ، عَرَفَ ، جَهِلَ ، سَمِعَ ، اَحَسَّ ، اَلْقٰى ، مَدَّ ، اَرَادَ) جیسے وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ، عَلِمْتُ بِاَنَّكَ عَالِمٌ ، عَرَفْتُ بِهٖ ، كَفٰى بِكَ دِرْهَمٌ
- مبتداء میں: جب مبتداء لفظ حَسْبٌ ہو، جیسے بِحَسْبِكَ دِرْهَمٌ ، یا اِذَا مفاجاتیہ کے بعد واقع ہو، جیسے خَرَجْتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ فَاِذَا بِسَعِيْدٍ قَائِمٌ یا جب مبتداء کی خبر كَيْفَ ہو، جیسے كَيْفَ بِكَ
- خبر میں۔ جیسے بِحَسْبِكَ اللّٰهُ ، حسبک خبر مقدم اور لفظ الله مبتداء مؤخر ہے۔
- تاکید میں: جب نَفْسٌ یا عَيْنٌ کے لفظ کے ساتھ ہو، جیسے جَاءَ خَالِدٌ بِنَفْسِهٖ

فائدہ(۱۳) : باء صرف انھی معانی میں محصور نہیں جو مصنف رحمہ اللہ نے بیان کیے ہیں بلکہ اور معانی کے لیے بھی آتی ہے جو درج ذیل ہیں۔

☆ بدل کے لیے۔ جیسے اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اَیْ بَدَلَ عَمَلِكُمْ

☆ تفدیہ کے لیے۔ جیسے بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَیْ اَنْتَ مُفْدًی بِاَبِیْ وَاُمِّیْ

☆ تجرید کے لیے۔ جیسے تَغَمَّدَہُ اللّٰہُ بِغُفْرَانِہٖ باء نے تَغَمَّدَ کو غُفْرَان کے معنی سے خالی کر دیا۔

☆ عَنْ کے معنی میں۔ جیسے مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ اَیْ عَنْ رَّبِّکَ الْکَرِیْمِ

☆ تبعیض کے لیے۔ جیسے وَامْسَحُوْا بِرُءُ وْسِکُمْ اَیْ وَامْسَحُوْا بَعْضَ رُءُ وْسِکُمْ

☆ استعلاء کے لیے یعنی عَلٰی کے معنی میں۔ جیسے اِنْ تَأْمَنْہُ بِقِنْطَارٍ اَیْ عَلٰی قِنْطَارٍ

☆ غایت کے لیے یعنی اِلٰی کے معنی میں۔ جیسے قَدْ اَحْسَنَ بِیْ اَیْ اَحْسَنَ اِلَیَّ

☆ برکت کے لیے۔ جیسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوٹ : باء کے دس معانی مصنفؒ نے بیان کیے اور آٹھ معانی مزید ہوئے، تو کل اٹھارہ ہو گئے۔

واللام للاختصاص:

فائدۃ (۱۴) : لام اختصاص اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ میرے ماقبل کا میرے مدخول کے ساتھ ایک خاص قسم کا تعلق اور ربط ہے پھر یہ تعلق دو قسم پر ہے۔

۱۔ ملک کا۔ جیسے اَلْمَالُ لِزَیْدٍ (مال زید کی ملک ہے۔)

۲۔ استحقاق کا۔ جیسے اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ (زین گھوڑے کے لیے ہے۔ یعنی گھوڑا اس کا حقدار ہے، نہ یہ کہ گھوڑا اس کا مالک ہے۔)

فائدہ (۱۵) : مذکورہ معانی کے علاوہ لام دیگر معانی کے لیے بھی آتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

❁ بمعنی اِلٰی : جیسے بِاَنَّ رَبَّکَ اَوْحٰی لَھَا اَیْ اَوْحٰی اِلَیْھَا

❁ بمعنی عَلٰی : جیسے تَلَّہٗ لِلْجَبِیْنِ اَیْ عَلَی الْجَبِیْنِ.

❁ بمعنی فِیْ : جیسے قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ اَیْ فِیْ حَیَاتِیْ.

❁ بمعنی بَعْدَ : جیسے صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِہٖ اَیْ بَعْدَ رُؤْیَتِہٖ

❁ بمعنی عِنْدَ : جیسے کُتِبَ لِخَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ مِنْ شَھْرِ ذِی الْحَجَّۃِ اَیْ عِنْدَ

خَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ

❁ بمعنی مِنْ : جیسے سَمِعْتُ لَهٗ صَارِخَةً اَیْ سَمِعْتُ مِنْهُ صَارِخَةً

❁ برائے تعجب : جیسے یَا لَلْمَاءُ (ہائے کتنا پانی)

❁ بمعنی تبلیغ : یعنی وہ لام جو سامع پر دلالت کرنے والے اسم کو جر دے۔ جیسے قُلْتُ لِزَیْدٍ

❁ برائے تعدیۃ : جیسے یَغْفِرُ لَکُمْ مِنْ ذُنُوْبِکُمْ

❁ برائے نفع : جیسے لَهَا مَا کَسَبَتْ

❁ برائے استغاثہ : جیسے یَا لَلّٰهِ لِلْمُؤْمِنِیْنَ

❁ برائے تہدیۃ : جیسے یَا لَزَیْدٍ لَاَقْتُلَنَّکَ

❁ برائے وقت : جیسے اَلْمُسْتَحَاضَةُ تَتَوَضَّأُ لِکُلِّ صَلٰوةٍ اَیْ وَقْتَ کُلِّ صَلٰوةٍ

❁ قول کے بعد بمعنی عَنْ : جیسے قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَیْ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

❁ برائے تقویت : یعنی فعل یا شبہ فعل کے عمل کو تقویت دینے کے لیے، جیسے اِنْ کُنْتُمْ لِلرُّؤْیَا تَعْبُرُوْنَ ، اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ

نوٹ : لام کے پانچ معانی مصنفؒ نے بیان کیے اور پندرہ مزید ہو گئے تو کل بیس ہوئے۔

ومن وھی ....

ضابطہ (۲۴) : اس طرح کی عبارت میں چار ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

﴿۱﴾ مِنْ مبتداء ، نَحْوُسِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَی الْکُوْفَةِ خبر، اور وَھِیَ میں واو اعتراضیہ ہے ھِیَ مبتداء اپنی خبر کے ساتھ مل کر جملہ معترضہ ہے۔ یا واو حالیہ ہے اور جملہ اسمیہ مِنْ سے حال ہے۔

﴿۲﴾ مِنْ مبتداء اول ، واو زائدہ ، ھی مبتداء ثانی ، مبتداء ثانی اپنی خبر کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہو مبتداء اول کے لیے۔

﴿۳﴾ مِنْ خبر ہو مبتداء محذوف کی جو کہ بَعْضُهَا ہے۔

﴿۴﴾ مِنْ مبتداء ہو خبر محذوف کے لیے اَیْ وَمِنْهَا مِنْ

وللتبعیض :

ضابطہ (۲۵) : مِنْ تبعیضیہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ میرا ماقبل میرے مابعد کا جزء ہے اور وہ جزء یا تو مذکور ہوتا ہے، جیسے اَخَذْتُ شَیْئاً مِنَ الدَّرَاهِمِ یا محذوف ہوتا ہے۔ جیسے اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ اَیْ شَیْئاً

ضابطہ (۲۶) : مِنْ تبعیضیہ کی نشانی یہ ہے کہ اس کی جگہ لفظ بَعْض رکھا جائے تو معنی کا حسن باقی رہے۔ جیسے اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ کی جگہ اَخَذْتُ بَعْضَ الدَّرَاهِمِ پڑھا جائے تو معنی درست رہے گا۔

نحو قوله تعالیٰ فاجتنبوا الرجس من الاوثان.....

فائدہ (۱۶) : من الاوثان میں ظرف والا قاعدہ لگائیے اور حال بنائیے۔ اور فاجتنبوا پر فاء فصیحیہ ہے لہٰذا اس کے لئے شرط مقدر نکالیں۔ مثلاً اذا کان الامر کذالک فاجتنبوا الرجس

نحو قوله تعالیٰ یغفر لکم من ذنوبکم .

فائدہ (۱۷) : یَغْفِرْ مجزوم ہے اِنْ شرطیہ مقدر کی جزاء ہونے کی وجہ سے۔

قاعدہ یاد کر لیں کہ اِنْ شرطیہ کہاں مقدر ہوتا ہے۔ اسی قاعدہ کو آسان طریقہ سے یوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ سات چیزوں (امر، نہی، نفی، استفہام، تمنی، عرض اور دعا) کے جواب میں مضارع فاء اور واؤ کے ساتھ منصوب ہوتا ہے اَنْ ناصبہ کے مقدر ہونے کی وجہ سے۔ اور بغیر فاء اور واؤ کے مجزوم ہوتا ہے اِنْ شرطیہ کے مقدر ہونے کی وجہ سے۔ (دیکھیں صفحہ نمبر ۲۲۵ پر)

فائدہ (۱۸): مصنفؒ کے بیان کردہ معانی کے علاوہ مِنْ کے اور معانی بھی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

... تعلیل ... جیسے یُغْضِی حیاءً ویُغْضی مِنْ مَّہابتہ اَیْ مِنْ اَجْلِ مُہابتہ

☆ بدل : جیسے اَرَضِیتُم بِالْحَیٰوۃِ الدُّنیا مِنَ الْاٰخِرَۃِ اَیْ بَدَلَ الْاٰخِرَۃِ

☆ مجاوزت : جیسے یَاوَیْلَنَا قَدْ کُنَّا فِیْ غَفْلَۃٍ مِّنْ ھٰذَا اَیْ مُجَاوِزًا عَنْ ھٰذَا

☆ استعانت : جیسے یَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ

☆ بمعنی فِیْ : جیسے اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ اَیْ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ

☆ بمعنی عَلٰی : جیسے نَصَرْنٰہُ مِنَ الْقَوْمِ اَیْ عَلَی الْقَوْمِ

☆ بمعنی عِنْدَ : جیسے لَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَا اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا اَیْ عِنْدَ اللّٰہِ شَیْئًا

☆ سببیت : جیسے مِمَّا خَطِیْئٰتِھِمْ اُغْرِقُوْا اَیْ بِسَبَبِ خَطِیْئٰتِھِمْ

☆ نسبت : جیسے اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اَیْ اَنْتَ بِالنِّسْبَۃِ اِلَیَّ کَھَارُوْنَ بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی مُوْسٰی

نوٹ : مِنْ کے چار معانی مصنف نے ارشاد فرمائے ہیں، اور نو معانی مزید بیان کیے گئے، تو کل تیرہ ہوئے۔

والی .... وقد یکون ما بعدھا داخلا فی ما قبلھا ان کان مابعدھا من جنس ما قبلھا ...

فائدہ (۱۹) : پہلے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ اِلٰی کے مابعد کو غایۃ اور ماقبل کو مُغیًّا کہتے ہیں۔

اب سنیے مسئلہ یہ ہے کہ آیا غایہ (الی کا مابعد) مغیا (الی کے ماقبل) کے حکم میں داخل ہوتی ہے یا نہیں؟ اس میں کئی مذاہب ہیں۔

۱۔ حقیقۃً داخل ہوتی ہے کبھی کبھی مجازاً خارج ہوتی ہے۔

۲۔ حقیقۃً خارج ہوتی ہے کبھی کبھی مجازاً داخل ہوتی ہے۔

۳۔ دخول اور خروج دونوں مشترک ہیں حقیقت میں۔

۴۔ ہر ایک دلیل پر مبنی ہے۔ داخل ہونے کی دلیل موجود ہو تو داخل ہوگی۔ خارج ہونے کی دلیل موجود ہو تو خارج ہوگی۔

۵۔ مصنف کا مذہب یہ ہے کہ اگر اِلـی کا مابعد ماقبل کی جنس سے ہوتو پھر غایہ مغیا کے حکم میں داخل ہو گی، جیسے فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡهَكُمۡ وَ اَيۡدِيَكُمۡ اِلَى الۡمَرَافِقِ اس مثال میں الی کا مابعد یعنی اَلۡمَرَافِقِ الـی کے ماقبل یعنی اَیۡدِیۡ کی جنس سے ہے، (کیوں کہ لغت میں یَدٌ (ہاتھ) کا اطلاق ہتھیلی سے لے کر بغل تک ہوتا ہے۔) لہذا غایہ مغیا کے حکم میں داخل ہوگی، اور مَـرَافِقُ اَیۡدِیۡ کے ساتھ غسل کے حکم میں شریک ہوں گی۔

اور اگر الی کا مابعد ماقبل کی جنس سے نہ ہوتو غایہ مغیا کے حکم میں داخل نہیں ہوگی۔ جیسے اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيۡلِ اس مثال میں الی کا مابعد ماقبل کی جنس سے نہیں (کیوں کہ صیام کا وقت دن ہے اور رات دن کی جنس سے نہیں) لہذا غایہ مغیا کے حکم میں داخل نہیں ہوگی اور لیل صیام کے حکم میں داخل نہیں ہوگی۔

فائدہ (۲۰) : مصنف نے جو ضابطہ بیان کیا ہے ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ کبھی قرائن کی وجہ سے اس کے برعکس بھی ہوتا ہے یعنی کبھی کبھی الـی کا مابعد ماقبل کی جنس سے ہوتا ہے لیکن پھر بھی ماقبل کے حکم میں داخل نہیں ہوتا۔ جیسے قَـرَأْتُ الۡكِتَابَ اِلَى بَابِ الۡقِيَاسِ اور کبھی کبھار الی کا مابعد ماقبل کی جنس سے نہیں ہوتا لیکن پھر بھی ماقبل کے حکم میں داخل ہوتا ہے۔ جیسے سُبۡحٰنَ الَّذِىۡۤ اَسۡرٰى بِعَبۡدِهٖ لَيۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ اِلَى الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا ۔

ضابطہ (۲۷) : کبھی کبھی شرط سے پہلے جواب شرط جیسا جملہ مذکور ہوتا ہے جسے نحوی لوگ ''دال بر جزاء'' کہتے ہیں جو جواب شرط کا عوض ہوتا ہے، اس لیے جواب شرط کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ مذکورہ عبارت میں بھی ایسے ہی ہے۔

فائدہ (۲۱) : الی کا استعمال مذکورہ معانی کے علاوہ مندرجہ ذیل معانی میں بھی ہوتا ہے۔

- بمعنی لام : جیسے وَالۡاَمۡرُ اِلَيۡكِ اَیۡ وَالۡاَمۡرُ لَكِ
- بمعنی عِنۡدَ : جیسے رَبِّ السِّجۡنُ اَحَبُّ اِلَیَّ اَیۡ اَحَبُّ عِنۡدِیۡ
- بمعنی فِیۡ : جیسے لَيَجۡمَعَنَّكُمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ اَیۡ فِیۡ يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ

نوٹ : اِلی کے دو معنے مصنف نے بیان کیے تین معانی مزید ہو گئے تو کل پانچ ہوئے۔

وحتیٰ........ ومابعدھا قد یکون داخلا فی حکم ما قبلھا : نحو اکلت السمکۃ حتیٰ راسھا...

ضابطہ(۲۸) : مَا بَعْدَهَا اور مَا قَبْلَهَا کا لفظ جہاں کہیں بھی آ جائے اس کی ترکیب یوں ہوگی کہ

مَا موصول، بَعْدَ اور قَبْلَ مضاف ، هَا ضمیر مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوں گے ثَبَتَ فعل کے لیے، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر ماقبل کے لیے کچھ بن جائے گا۔

ضابطہ(۲۹) : حَتّٰی کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ جارہ ۲۔ عاطفہ ۳۔ ابتدائیہ

﴿۱﴾ **جارہ** : اس کا مدخول مجرور ہوتا ہے اور یہ اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوتا ہے فعل یا شبہ فعل سے

﴿۲﴾ **عاطفہ** : اس کے مابعد کا ماقبل پر عطف ہوتا ہے اور معطوف علیہ اور معطوف دونوں کا اعراب ایک ہوتا ہے نیز حتیٰ کے عاطفہ ہونے کے لیے تین شرطیں ہیں۔

- معطوف اسم ظاہر ہو۔
- معطوف ، معطوف علیہ کا بعض ہو۔
- ماقبل سے زیادتی ہو، جیسے مَاتَ النَّاسُ حَتّٰی الْاَنْبِيَاءُ یا ماقبل سے نقص اور کمی ہو۔ جیسے زَارَکَ النَّاسُ حَتَّی الْحَجَّامُوْنَ

﴿۳﴾ **ابتدائیہ** : اس سے جملہ کی ابتداء ہوتی ہے اور اس کا مدخول مبتداء بنتا ہے۔ جس کی خبر کبھی مذکور ہوتی ہے اور کبھی موقعہ محل کی مناسبت سے محذوف ہوتی ہے۔ پھر مبتداء خبر مل کر جملہ مستانفہ بنتا ہے۔ ماقبل سے اس کا اعرابی تعلق نہیں ہوتا۔

اَکَلْتُ السَّمَکَةَ حَتّٰی رَاسَهَا میں حتّٰی کی تینوں قسمیں جائز ہیں۔ ...

رَاسِهَا مجرور ہوگا پھر جار مجرور متعلق ہوں گے اَکَلْتُ فعل سے۔

اگر حَتّٰی عاطفہ ہوتو رَاسَهَا منصوب ہوگا اور اس کا عطف ہوگا اَلسَّمَکَةَ پر پھر معطوف علیہ اور معطوف مل کر اَکَلْتُ کے لیے مفعول بہ ہوں گے۔

اور اگر حَتّٰی ابتدائیہ ہوتو رَاسُهَا مرفوع ہوگا اور مبتداء بنے گا خبر محذوف مَاْکُوْلٌ کے لیے، پھر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوگا۔

بخلاف الی ....

ضابطہ (۳۰) : اس طرح کی عبارت کی ترکیب ہمیشہ یہ ہوتی ہے کہ یہ اپنے متعلق سے مل کر خبر بنتی ہے مبتداء محذوف هٰذَا الْحُکْمُ کے لیے، یا کَائِنًا سے متعلق ہوکر حال بنتی ہے ماقبل سے مثلاً یہاں یہ حال ہوگا مُخْتَصَّةٌ کی ضمیر سے۔

فلا یقال حتاہ ویقال الیہ ......

فائدہ (۲۲) : یہاں فاء فصیحیہ ہے اور مابعد جملہ جزاء ہے جس کی شرط محذوف ہے یعنی اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذٰلِکَ فَلَا یُقَالُ حَتَّاهُ وَیُقَالُ اِلَیْهِ یا پھر جزاء موقعہ محل کے مناسب نکال لیں۔ یعنی اِذَا کَانَ حَتّٰی مُخْتَصَّةً بِالْاِسْمِ الظَّاهِرِ بِخِلَافِ اِلٰی فَلَا یُقَالُ حَتَّاهُ وَیُقَالُ اِلَیْهِ

فائدہ (۲۳) : حَتّٰی مذکورہ معانی کے علاوہ مندرجہ ذیل معانی کے لیے بھی آتا ہے۔

❁ بمعنی کَیْ : جیسے اَسْلَمْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْجَنَّةَ اَیْ اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ

❁ بمعنی اِلَّا : جیسے

سَقَى الْحَيَا الْاَرْضَ حَتّٰى اَمْكُنٍ عُزِيَتْ لَهُمْ
فَلَا زَالَ عَنْهَا الْخَيْرُ مَحْدُوْدًا

اس شعر میں شاعر دشمن قوم کی زمینوں کے لیے بددعا کرتے ہوئے کہتا ہے "... [illegible]
[illegible] ... کی طرف منسوب ہیں۔ پس ان زمینوں سے ... [illegible]

ہی رہے۔اس شعر میں حَتّٰی اِلَّا کے معنی میں ہے۔

نوٹ : حَتّٰی کے دو معنے مصنف نے بیان کیے دو مزید ہوئے تو کل چار ہو گئے۔

وعلی ......للاستعلاء :

فائدہ(٢۴) : استعلاء کہتے ہیں ایک چیز کا دوسری چیز کے اوپر ہونا۔اس کی دو قسمیں ہیں۔

١۔ استعلاء حقیقی ٢۔ استعلاء مجازی

استعلاء حقیقی یہ ہے کہ ایک چیز کا دوسری چیز کے اوپر ہونا نظر آئے۔ جیسے زَیْدٌ عَلَی السَّطْحِ (زید چھت پر ہے) اور استعلاء مجازی یہ ہے کہ ایک چیز کا دوسری چیز کے اوپر ہونا نظر نہ آئے۔ جیسے عَلَیْهِ دَیْنٌ (اس پر قرض ہے۔) اسی لیے مصنف نے دو مثالیں ذکر کی ہیں پہلی استعلاء حقیقی کی، دوسری استعلاء مجازی کی۔

وقد تکون بمعنی الباء............

فائدہ(٢۵) : جو عَلٰی باء کے معنی میں ہو اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کو ہٹا کر اس کی جگہ باء رکھی جائے تو معنی درست ہے۔

وقد تکون بمعنی فی :

فائدہ(٢٦) : جو عَلٰی فِی کے معنی میں ہو اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کو ہٹا کر اس کی جگہ فِی رکھا جائے تو معنی برقرار رہے۔

فائدہ(٢٧): لفظ عَلٰی کی تین قسمیں ہیں۔ ١۔ اسمی ٢۔ فعلی ٣۔ حرفی

عَلٰی اسمی فَوْق کے معنی میں ہوتا ہے جب اس پر مِنْ جارہ داخل ہو، جیسے مَرَرْتُ مِنْ عَلَیْهِ ای مَرَرْتُ فَوْقَهٗ (میں اس کے اوپر سے گزرا) ، عَلٰی فعلی ماضی کا صیغہ ہے عَلَا یَعْلُوْ عُلُوًّا (از نصر) یا

عَلٰی یَعْلٰی عَلَاءً (ازسمع) سے بمعنی "بلند ہونا، غالب ہونا"، اورحرفی کئی معنوں کے لیے آتا ہے تین معانی تو مصنف نے بیان کر دیے ہیں، باقی مندرجہ ذیل ہیں۔

- مصاحبت کے لیے : جیسے وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ اَیْ مَعَ حُبِّہٖ
- تعلیل کے لیے : جیسے وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدَاکُمْ
- بمعنی عَنْ : جیسے اِذَا رَضِیَتْ عَلَیَّ بَنُوْ قُشَیْرٍ اَیْ اِذَا رَضِیَتْ عَنِّیْ بَنُوْ قُشَیْرٍ
- بمعنی مِنْ : جیسے اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ اَیْ اِذَا اکْتَالُوْا مِنَ النَّاسِ

وعن.......للبعد والمجاوزۃ:

فائدہ(۲۸) : عَنْ کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ اسمی ۲۔ حرفی

عَنْ پر جب مِنْ جارہ داخل ہو اس وقت یہ اسمی ہوتا ہے اور جِھَۃٌ کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے مِنْ عَنْ یَّمِیْنِیْ اَیْ مِنْ جِھَۃِ یَمِیْنِیْ اور عَنْ حرفی کئی معانی کے لیے آتا ہے جن میں سے ایک مصنف نے بیان کیا ہے۔ اور باقی مندرجہ ذیل ہیں۔

- بدل : جیسے وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ اَیْ بَدَلَ نَفْسٍ
- برائے تعلیل : جیسے وَمَا نَحْنُ بِتَارِکِیْ اٰلِھَتِنَا عَنْ قَوْلِکَ اَیْ لِاَجْلِ قَوْلِکَ
- برائے استعانت : جیسے رَمَیْتُ السَّھْمَ عَنِ الْقَوْسِ اَیْ بِالْقَوْسِ
- بمعنی عَلٰی : جیسے فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِہٖ اَیْ عَلٰی نَفْسِہٖ
- بمعنی بَعْدُ : جیسے لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ اَیْ حَالَۃً بَعْدَ حَالَۃٍ
- بمعنی مِنْ : جیسے وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ اَیْ مِنْ عِبَادِہٖ

وفی ..... للظرفیۃ :

فائدہ(۲۹) : ظرفیت کا مطلب ہے مابعد کا ماقبل کے لیے ظرف بننا یعنی ایک چیز کا دوسری چیز میں ہونا۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ حقیقی ۲۔ مجازی

ظرفیت حقیقی یہ ہے کہ مابعد کا ماقبل کے لیے ظرف ہونا محسوس ہو اور نظر آئے۔ جیسے اَلْمَالُ فِی

الْكِيْس (مال تھیلی میں ہے) اور ظرفیت مجازی یہ ہے کہ مابعد کا ماقبل کے لیے ظرف ہونا محسوس نہ ہو یعنی نظر نہ آئے۔ جیسے نَظَرْتُ فِي الْكِتَابِ (میں نے کتاب میں دیکھا)

وللاستعلاء :

ضابطہ (۳۱) : جو فِيْ استعلاء کے معنی میں ہو اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کو ہٹا کر اس کی جگہ عَلٰی رکھ دو تو معنی درست بنے۔

فائدہ (۳۰) : فِيْ درج ذیل معانی کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

- برائے مصاحبت : جیسے اُدْخُلُوْا فِيْ اُمَمٍ اَيْ مَعَ اُمَمٍ
- برائے تعلیل : جیسے اِنَّ امْرَأَةً دَخَلَتِ النَّارَ فِيْ هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا اَيْ لِاَجْلِ هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا
- بمعنی اِلٰى : جیسے فَرُدُّوْا اَيْدِيَهُمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ اَيْ اِلٰى اَفْوَاهِهِمْ
- زائدہ : جیسے اِرْكَبُوْا فِيْهَا اَيْ اِرْكَبُوْهَا

نوٹ : فِيْ کے دو معنے مصنف نے بیان کیے چار معانی مزید ہو گئے تو کل چھ ہوئے۔

والکاف...... للتشبيه :

فائدہ (۳۱) : جہاں تشبیہ ہو وہاں چار چیزیں ہوتی ہیں۔

۱۔ مُشَبَّہ ۲۔ مُشَبَّہ بِہٖ ۳۔ حرف تشبیہ ۴۔ وجہ تشبیہ

مشبہ اسے کہتے ہیں جسے تشبیہ دی جائے، مشبہ بہ اسے کہتے ہیں جس کے ساتھ تشبیہ دی جائے۔ حرف تشبیہ اس حرف کو کہتے ہیں جس کے ذریعے تشبیہ دی جائے، اور وجہ تشبیہ اس معنی کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے تشبیہ دی جائے۔ جیسے زَيْدٌ كَالْاَسَدِ میں زَيْدٌ مشبہ ہے، اسد مشبہ بہ ہے، کاف حرف تشبیہ ہے، اور شجاعت و بہادری وجہ تشبیہ ہے۔

وقد تكون زائدة ....

ضابطہ(۳۲) : کاف عام طور پر لفظ مِثْلُ پر داخل ہو تو زائدہ ہوتا ہے۔

ومذ ومنذ لابتداء الغاية ....

ضابطہ(۳۳) : مُذْ اور مُنْذُ کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ جارہ ۲۔ ظرفیہ

اگر ان کے بعد کوئی اسم مجرور ہو تو جارہ ہوں گے اور حرف ہوں گے۔ جیسے مَا رَأَيْتُهُ مُنْذُ يَوْمَيْنِ اَوْ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

اور اگر ان کے بعد کوئی اسم مرفوع ہو، جیسے مَا رَأَيْتُهُ مُنْذُ يَوْمَانِ یا مُذْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ یا ان کے بعد جملہ ہو، جیسے جِئْتُ مُذْ دَعَا ان دونوں صورتوں میں یہ ظرفیہ ہوں گے اور اسم ہوں گے۔

پھر جارہ ہونے کی صورت میں یہ اپنے مجرور سے مل کر ماقبل یا بعد سے متعلّق ہو جاتے ہیں۔

اور ظرفیہ ہونے کی صورت میں ان کے بعد اسم ہو تو یہ خبر مقدم بنیں گے اور وہ اسم مبتداء مؤخر، یا اس کے برعکس۔ اور اگر ان کے بعد جملہ ہو تو یہ مبتداء بنیں گے اور مابعد جملہ خبر یا یہ مضاف ہوں گے اور مابعد جملہ مضاف الیہ، پھر مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ بن جائیں گے۔

فائدہ(۳۴) : مُذْ یا مُنْذُ خواہ جارہ ہوں یا ظرفیہ دو معنوں کے لیے آتے ہیں۔

(۱) ابتدائے مدت بیان کرنے کے لیے (۲) جمیع مدت بیان کرنے کے لیے

لہٰذا اس بارے میں اصول یہ ہے کہ جب یہ مَتٰی کا جواب بننے کی صلاحیت رکھتے ہوں تو ابتدائے مدت بیان کرنے کے لیے ہوں گے۔ جیسے کوئی سوال کرے مَتٰی مَا رَأَيْتَ زَيْدًا؟ تو اس کے جواب کہا جائے مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمِ الْعِيدِ یعنی اِبْتِدَاءُ مُدَّةِ عَدَمِ رُؤْيَتِي اِيَّاهُ يَوْمُ الْعِيدِ (میرے اس کو نہ دیکھنے کی ابتدائی مدت عید کا دن ہے)

اور جب کَمْ کا جواب بننے کی صلاحیت رکھتے ہوں تو جمیع مدت بیان کرنے لیے ہوں گے۔ جیسے کوئی آدمی سوال کرے کَمْ مُدَّةً مَا رَأَيْتَ زَيْدًا؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے مَا رَأَيْتُهُ مُنْذُ يَوْمَيْنِ یعنی جَمِيعُ مُدَّةِ عَدَمِ رُؤْيَتِي اِيَّاهُ يَوْمَانِ (میرے اس کو نہ دیکھنے کی تمام مدت دو دن ہے۔)

ورب للتقليل ....

ضابطہ (۳۴): رُبَّ کے بعد جو فعل ہوتا ہے اس کو جواب رُبَّ کہتے ہیں اور وہ ہمیشہ فعل ماضی ہوتا ہے۔

ضابطہ (۳۵): رُبَّ کے بعد جو فعل ہے اس کا مفعول بہ مذکور نہ ہو تو رُبَّ کا مدخول ہی مجرور لفظاً منصوب معنًی اس کا مفعول بہ بنے گا۔ جیسے رُبَّ رَجُلٍ كَرِيمٍ لَقِيتُ اور اگر اس کے بعد والا فعل لازمی ہو یا متعدی ہو لیکن اس کا مفعول بہ مذکور ہو تو اس صورت میں رُبَّ کا مدخول مجرور لفظاً مرفوع معنًی ہو کر مبتداء بنے گا اور بعد والا فعل خبر بنے گا۔ جیسے رُبَّ رَجُلٍ كَرِيمٍ لَقِيتُهُ

اعلم انه لا بد للقسم من الجواب ....

فائدہ (۳۳): قسم کے لیے جواب قسم ضروری ہے۔ پھر جواب قسم دو حال سے خالی نہیں۔ جملہ اسمیہ ہوگا یا جملہ فعلیہ۔ اگر جملہ اسمیہ ہو تو اس کی پھر دو صورتیں ہیں، مثبت ہوگا یا منفی، اور اگر جملہ فعلیہ ہو تو اس کی بھی دو صورتیں ہیں، ماضویہ ہوگا یا مضارعیہ، ان میں سے ہر ایک کی پھر دو دو صورتیں ہیں، مثبت ہوگا یا منفی۔

- پس اگر جواب قسم جملہ اسمیہ ہو اور مثبت ہو تو اس کے شروع میں اِنَّ یا لام ابتدائیہ لانا واجب ہے۔ جیسے وَاللّٰهِ اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ اور وَاللّٰهِ لَزَيْدٌ قَائِمٌ
- اور اگر جملہ اسمیہ منفیہ ہو تو اس کے شروع میں مَا، لَا یا اِنْ لانا واجب ہے۔ جیسے وَاللّٰهِ مَا زَيْدٌ قَائِمٌ، وَاللّٰهِ لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو اور وَاللّٰهِ اِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ
- اور اگر جملہ فعلیہ ماضویہ مثبتہ ہو تو اس کے شروع میں لام اور قَدْ دونوں یا صرف لام لانا واجب ہے۔ جیسے وَاللّٰهِ لَقَدْ قَامَ زَيْدٌ اور وَاللّٰهِ لَقَامَ زَيْدٌ
- اور اگر جملہ فعلیہ ماضویہ منفیہ ہو تو اس کے شروع میں مَا لانا واجب ہے۔ جیسے وَاللّٰهِ مَا قَامَ زَيْدٌ
- اور اگر جملہ فعلیہ مضارعیہ مثبتہ ہو تو اس کے شروع میں لام تاکید لانا واجب ہے۔ جیسے

وَاللّٰہِ لَا فُعَلَنَّ کَذَا

❁ اور اگر جملہ فعلیہ مضارعہ منفیہ ہو تو اس کے شروع میں مَا ، لَا یا لَنْ لانا واجب ہے۔ جیسے وَاللّٰہِ مَا اَفْعَلَنَّ کَذَا ، وَاللّٰہِ لَا اَفْعَلَنَّ کَذَا اور وَاللّٰہِ لَنْ اَفْعَلَ کَذَا

ضابطہ (۳۶) : اگر قسم سے پہلے جواب قسم جیسا جملہ آ جائے یا قسم جملہ کے درمیان واقع ہو جائے تو جواب قسم کو حذف کر دیتے ہیں اور مذکورہ جملہ ہی اس پر دلالت کرتا ہے۔ اس لیے مذکورہ جملہ کو نحوی لوگ ''دال بر جواب قسم'' یا ''عوض جواب قسم'' کہتے ہیں۔

اول کی مثال، جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ وَاللّٰہِ اَیْ وَاللّٰہِ اِنَّ زَیْدًا عَالِمٌ

ثانی کی مثال، جیسے زَیْدٌوَاللّٰہِ عَالِمٌ اَیْ وَاللّٰہِ اِنَّ زَیْدًا عَالِمٌ

ضابطہ (۳۷) : لَا بُدَّ کا لفظ جہاں بھی آ جائے اس کی ترکیب یوں گی۔ لَا نفی جنس ہوگا بُدَّ مصدر مبنی بر فتحہ اس کا اسم ہوگا۔ اور عام طور پر اس کی خبر مِنْ کے بعد آتی ہے کبھی مذکور ہوتی ہے اور کبھی محذوف محذوف ہونے کی صورت میں مِنْهُ یا مَوْجُوْدٌ یا ثَابِتٌ وغیرہ ہوگی، اور لَا بُدَّ کے بعد اکثر لام جارہ آ جاتا ہے یہ ظرف لغو ہو کر بُدَّ مصدر سے متعلق ہو جاتا ہے۔

او باللام وحده..........

ضابطہ (۳۸) : وَحْدَهٗ کا لفظ جہاں کہیں بھی آ جائے تو وہ مُنْفَرِدًا کی تاویل میں ہو کر ماقبل سے حال بنتا ہے۔ مثلاً یہاں حال واقع ہو رہا ہے اَللَّامِ سے۔

وحاشا و خلا وعدا کل واحد منها ....

ضابطہ (۳۹) : اگر وَاحِدٌ اور شَیْءٌ کے بعد مِنْ آ جائے تو جار مجرور ظرف مستقر ہمیشہ وَاحِدٌ اور شَیْءٌ کی صفت بنتے ہیں۔

ضابطہ (۴۰) : حَاشَا ، خَلَا اور عَدَا کے بعد کوئی اسم مجرور ہو تو یہ حروف جارہ ہوں گے، اور اگر منصوب ہو تو یہ فعل ہوں گے اور ان کا فاعل ضمیر مستتر ہوگی، بعد والا اسم مفعولیت کی بناء پر منصوب ہوگا۔ بہر صورت استثناء والا معنی باقی رہے گا۔

ضابطہ (۴۱) : خَلَا اور عَدَا اگر مَا کے بعد ہوں یا کلام کے شروع میں ہوں تو اس وقت یہ فعل ہی ہوں گے اور خَلَا اور عَدَا کے بعد والا اسم مرفوع ہوگا فاعلیت کی بناء پر، جیسے خَلَا الْبَيْتُ زَيْدًا اور عَدَا الْقَوْمُ زَيْدًا اور مَاخَلَا اور مَاعَدَا کے بعد والا اسم منصوب ہوگا مفعولیت کی بناء پر، جیسے مَاعَدَا زَيْدًا اور مَاخَلَا زَيْدًا

فحينئذ تكون هذه الالفاظ ....

ضابطہ (۴۲) : حِينَئِذٍ اصل میں حِينَ اِذْ كَانَ كَذَا تھا اور اس کی ترکیب یوں گی۔ حِينَ مضاف ، اِذْ پھر مضاف كَانَ فعل ناقص ، هُوَ ضمیر اس کا اسم ، كَذَا اس کی خبر ، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر مضاف الیہ اِذْ مضاف کے لیے ، اِذْ اپنے مضاف الیہ سے مل کر پھر مضاف الیہ ہوا حِينَ مضاف کے لیے ، حِينَ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ بن جائے گا۔

پھر اگر اس پر فاء داخل ہو تو یہ ہمیشہ مفعول فیہ مقدم بنتا ہے بعد والے فعل کے لیے۔ اور اگر اس پر فاء داخل نہ ہو تو پھر کبھی ماقبل اور کبھی مابعد فعل کے لیے مفعول فیہ بنتا ہے۔ نیز حِينَ مبدل منہ اور اِذْ اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل بھی بن سکتا ہے ۔ (وقِسْ على هذا فَيَوْمَئِذٍ)

والفاعل فيها ضمير مستتر دائما ....

ضابطہ (۴۳) : دَائِمًا کا لفظ جہاں کہیں بھی آجائے اس کی تین ترکیبیں ہوسکتی ہیں۔

- یہ صفت ہو موصوف محذوف وَقْتًا یا زَمَانًا کے لیے پھر موصوف صفت مل کر مفعول فیہ بن جائیں گے۔

- یہ صفت ہو مصدر محذوف کے لیے اور وہ مصدر ماقبل فعل یا شبہ فعل کی ہوگی پھر موصوف صفت مل کر مفعول مطلق بن جائے گا۔ یہاں عبارت ہوگی مُسْتَتِرٌ اِسْتِتَارًا دَائِمًا
- یہ حال ہو ماقبل فعل یا شبہ فعل کے فاعل سے۔

ترکیب الامثلۃ المتعلقۃ بالنوع الاول

مثال باء جارہ برائے الصاق حقیقی کی جیسے بِهٖ دَاءٌ

باء جارہ برائے الصاق حقیقی ، ہ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل بحرف الجر مجرور محلا مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئی ثَابِتٌ شبہ فعل مقدر کے ساتھ ، ثابت صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود يَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِهٖ ، هُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے مبتداء مؤخر مرفوع محلا اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر مقدم ، دَاءٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظا مبتداء مؤخر ، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال باء جارہ برائے الصاق مجازی کی جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ

مَرَرْ تُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلا مسند الیہ فاعل ، باء حرف جار برائے الصاق مجازی ، زَيْدٍ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظا مجرور ، جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی مَرَرْتُ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال باء جارہ برائے استعانت کی جیسے كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ

كَتَبْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلا مسند الیہ فاعل ، باء جارہ برائے استعانت ، اَلْقَلَمِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظا مجرور ، جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی كَتَبْتُ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال باء جارہ برائے تعلیل کی جیسے

اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ

اِنَّ حرف ازحروف مشبہ بالفعل ناصب الاسم رافع الخبر ، کُمْ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین منصوب متصل منصوب محلاً اِنَّ کا اسم ، ظَلَمْتُمْ مسند فعل ، تُمْ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، اَنْفُسَ جمع مکسر منصرف منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف ، کُمْ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ، باء جارہ برائے تعلیل ، اِتِّخَاذِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مصدر متعدی بدو مفعول یعمل عمل فعلہ مضاف ، کُمْ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ مرفوع معنیً فاعل ، اَلْعِجْلَ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ اول اِتِّخَاذِ مصدر کے لیے (اور دوسرا مفعول بہ معبودًا ہے جو کہ محذوف ہے)، مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر مجرور باء جارہ کے لیے ، جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی ظَلَمْتُمْ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل ، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مرفوع محلاً اِنَّ کی خبر ، اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال باء جارہ برائے مُصَاحَبَت کی جیسے

اِشْتَرَیْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ

اِشْتَرَیْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، اَلْفَرَسَ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ، باء جارہ برائے مصاحبت ، سَرْجِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف ، ہ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل باضافت راجع بسوئے فرس مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا باء جارہ کے لیے ، جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی اِشْتَرَیْتُ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل ، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال باء جارہ برائے تعدیہ کی جیسے

ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ اَیْ اَذْهَبْتُهٗ

ذَهَبْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، باء جارہ برائے تعدیہ ، زَیْدٍ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور ، جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی ذَهَبْتُ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسَّر ، اَیْ حرف تفسیر اَذْهَبْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب منصوب متصل راجع بسوئے زید منصوب محلاً مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسِّر ۔

مثال باء جارہ برائے مقابلہ کی جیسے

اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ

اِشْتَرَيْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل اَلْعَبْدَ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ، باء جارہ برائے مقابلہ ، اَلْفَرَسِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور ، جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی اِشْتَرَيْتُ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال باء جارہ برائے قسم کی جیسے بِاللّٰهِ لَاُكْرِمَنَّ زَيْدًا

باء جارہ برائے قسم ، لفظ اَللّٰه مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مُقْسَم بہ مجرور ، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئی اُقْسِمُ فعل مقدر کے ساتھ ، اَنَا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل، فعل مقدر اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قسم لام ابتدائیہ تاکیدیہ ، اُكْرِمَنَّ صیغہ فعل مضارع مؤکد بانون تاکید ثقیلہ مسند فعل ، اَنَا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، زَيْدًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔

مثال باء جارہ برائے استعطاف کی جیسے اِرْحَمْ بِزَيْدٍ

اِرْحَمْ مسند فعل ، اَنْتَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، باء جارہ برائے استعطاف ، زَيْدٍ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور ، جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی اِرْحَمْ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

مثال باء جارہ برائے ظرفیت کی جیسے زَيْدٌ بِالْبَلَدِ

زَيْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ مبتداء ، باء جارہ برائے ظرفیت ، اَلْبَلَدِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئی ثَابِتٌ شبہ فعل کے ساتھ ، ثابت صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ، هُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے زید مرفوع محلاً اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مسند خبر ، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال باء جارہ زائدہ کی جیسے

وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ

واؤ قرآنیہ ، لَا ناھیہ جازمہ ، تُلْقُوْا معتل یائی باضمائر بارزہ مجزوم باسقاط نون اعرابی مسند فعل واؤ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، باء جارہ زائدہ مستغنی از متعلق ، اَيْدِيْ اسم منقوص مجرور بالکسرہ تقدیراً منصوب معنًی مضاف ، كُمْ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ تُلْقُوْا فعل کے لیے اِلٰى جارہ بمعنی فِيْ ، اَلتَّهْلُكَةِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور ، جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل ، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

مثال لام جارہ برائے اختصاص کی جیسے اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ

اَلْجُلُّ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ مبتداء ، لام جارہ برائے اختصاص ، اَلْفَرَسِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئی ثَابِتٌ شبہ فعل مقدر کے ساتھ

ثَـابِتٌ صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ، ھُـوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے اَلرَّجُلُ مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مسند خبر ، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال لام جارہ زائدہ کی جیسے رَدِفَ لَکُمْ

رَدِفَ مسند فعل ، لام جارہ زائدہ مستغنی از متعلق ، کُمْ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین مجرور متصل بحرف الجر مجرور محلاً و منصوب معنًی مفعول بہ اور فاعل بَـعْضُ کا لفظ ہے جو قرآن مجید میں بعد میں مذکور ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال لام جارہ برائے تعلیل کی جیسے جِئْتُکَ لِاِکْرَامِکَ

جِئْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، کَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، لام جارہ تعلیلیہ ، اِکْـرَامِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مصدر متعدی بیک مفعول یعمل عمل فعلہ مضاف ، کَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ و مرفوع معنًی فاعل (اور مفعول بہ محذوف ہے۔ ای لِاِکْرَامِکَ اِیَّایَ) مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل (اور مفعول بہ) سے مل کر مجرور ، جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی جِئْتُ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل ، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال لام جارہ برائے قسم کی جیسے لِلّٰہِ لَا یُؤَخَّرُ الْاَجَلُ

لام جارہ برائے قسم ، لفظ اَللّٰہِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مُقسَم بہ مجرور ، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئی اُقْسِمُ فعل مقدر کے ساتھ ، اَنَا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل ، اُقْسِمُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قسم ، لا نافیہ غیر عاملہ ، یُـؤَخَّـرُ فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع بالضمہ لفظاً مسند فعل ، اَلْاَجَلُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً نائب فاعل ، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔

مثال لام جارہ برائے معاقبت کی جیسے

لَزِمَ الشَّرُّ لِلشَّقَاوَةِ

لَزِمَ مسند فعل ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، اَلشَّرُّ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ، لام جارہ برائے معاقبت ، اَلشَّقَاوَةِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور ، جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی لَزِمَ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال مِنْ جارہ برائے ابتداء غایت کی جیسے

سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ

سِرْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، مِنْ جارہ برائے ابتداء غایت ، اَلْبَصْرَةِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور ، جار مجرور ظرف لغو متعلق اول فعل کے ساتھ ، اِلٰی جارہ برائے انتہاء غایت ، اَلْكُوْفَةِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور جار مجرور ظرف لغو متعلق ثانی فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال مِنْ جارہ تبعیضیہ کی جیسے

اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ اَیْ بَعْضَ الدَّرَاهِمِ

اَخَذْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، مِنْ جارہ تبعیضیہ ، اَلدَّرَاهِمِ غیر منصرف بسبب جمع بحکم منصرف بوجہ دخول الف لام مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور ، جار مجرور مل کر مفسَّر ، اَیْ حرف تفسیر ، بَعْضَ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف ، اَلدَّرَاهِمِ غیر منصرف بسبب جمع بحکم منصرف بوجہ دخول الف لام مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر تفسیر ، مفسَّر اپنی تفسیر سے مل کر ظرف لغو متعلق ہوئی اَخَذْتُ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال مِنْ جارہ بیانیہ کی جیسے

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ اَیِ الرِّجْسَ الَّذِیْ ھُوَ الْاَوْثَانُ

فاء فصیحیۃ ، اِجْتَنِبُوْا مسند فعل ، واؤ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسندالیہ فاعل ، اَلرِّجْسَ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً ذوالحال ، مِنْ جارہ بیانیہ ، اَلْاَوْثَانِ جمع مکسر منصرف مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور ، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئی کَائِنًا شبہ فعل کے ساتھ ، کَائِنًا صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر ذوالحال خود یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائزالاستتار راجع بسوئے اَلرِّجْس مرفوع محلاً مسندالیہ فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوکر حال ، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفسَّر ، اَیْ حرف تفسیر ، اَلرِّجْسَ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف ، اَلَّذِیْ اسم موصول برائے واحد مذکر ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع منفصل راجع بسوئے اَلرِّجْس مرفوع محلاً مسندالیہ مبتداء ، اَلْاَوْثَانُ جمع مکسر منصرف مرفوع بالضمہ لفظاً مسند خبر ، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ ، موصول صلہ مل کر صفت ، موصوف صفت مل کر تفسیر ، مفسَّر اپنی تفسیر سے مل کر مفعول بہ ہوا اِجْتَنِبُوْا فعل کے لیے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزاء شرط محذوف اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذٰلِکَ کے لیے ، شرط جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

مثال مِنْ جارہ زائدہ کی جیسے

یَغْفِرْ لَکُمْ مِنْ ذُنُوْبِکُمْ

یَغْفِرْ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظاً مسند فعل ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائزالاستتار راجع بسوئے اللہ (جو قرآن میں ماقبل میں مذکور ہے) مرفوع محلاً مسندالیہ فاعل ، لام جارہ برائے تعدیۃ ، کُمْ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین مجرور متصل بحرف الجر مجرور محلاً مجرور ، جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی یَغْفِرْ فعل کے ساتھ ، مِنْ جارہ زائدہ مستغنی از متعلق ذُنُوْبِ جمع مکسر منصرف مجرور بالکسرہ لفظاً منصوب معنیً مضاف ، کُمْ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ہوا یَغْفِرْ فعل کے لیے ، فعل

اپنے فاعل ، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب امر (کیوں کہ یَغْفِرْ امر کے جواب میں واقع ہے اسی وجہ سے مجزوم ہے۔)

مثال الی جارہ برائے مصاحبت کی جیسے

لَا تَأْكُلُوْا اَمْوَالَهُمْ اِلٰى اَمْوَالِكُمْ اَىْ مَعَ اَمْوَالِكُمْ

لَا ناھیہ جازمہ ، تَأْكُلُوْا فعل مضارع صحیح باضمائر بارزہ مجزوم باسقاط نون اعرابی مسند فعل ، واؤ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسندالیہ فاعل ، اَمْوَال جمع مکسر منصرف منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف ، ھُمْ ضمیر برائے جمع مذکر غائبین مجرور متصل باضافت راجع بسوئے یتامی کہ مذکور در قرآن مجید مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ، اِلٰى جارہ برائے مصاحبت ، اَمْوَالِ جمع مکسر منصرف مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف ، كُمْ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ، جار مجرور مل کر مفسَّر ، اَىْ حرف تفسیر ، مَعَ ظرف منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف ، اَمْوَالِكُمْ بشرح سابق مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر تفسیر ، مفسر تفسیر مل کر ظرف لغو متعلق ہوئی فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

نوٹ: اِلٰى جارہ برائے انتہاء غایت کی مثال مِنْ کی مثالوں میں گزر چکی ہے۔

مثال حَتّٰى جارہ برائے انتہاء غایت فی الزمان کی جیسے

نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّى الصَّبَاحِ

نِمْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسندالیہ فاعل ، اَلْبَارِحَة مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول فیہ ، حَتّٰى جارہ برائے انتہاء غایت فی الزمان ، اَلصَّبَاح مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور ، جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی نِمْتُ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل ، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال حَتّٰی جارہ برائے انتہاء غایت فی الزمان کی جیسے

سِرْتُ الْبَلَدَ حَتَّی السُّوْقِ

سِرْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، اَلْبَلَدَ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول فیہ ، حَتّٰی جارہ برائے انتہاء غایت فی المکان ، اَلسُّوْقِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور ، جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی سِرْتُ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال حَتّٰی جارہ برائے مصاحبت کی جیسے

قَرَأْتُ وِرْدِیْ حَتَّی الدُّعَاءِ اَیْ مَعَ الدُّعَاءِ

قَرَأْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، وِرْدِ غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب بالفتحہ تقدیراً مضاف ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ، حَتّٰی جارہ برائے مصاحبت اَلدُّعَاءِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور ، جار مجرور مل کر مفسَّر ، اَیْ حرف تفسیر ، مَعَ ظرف منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف ، اَلدُّعَاءِ بشرح سابق مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر تفسیر ، مفسر اپنی تفسیر سے مل کر ظرف لغو متعلق ہوئی قَرَأْتُ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال عَلٰی جارہ برائے استعلاء حقیقی کی جیسے

زَیْدٌ عَلَی السَّطْحِ

زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ مبتداء ، عَلٰی جارہ برائے استعلاء حقیقی ، اَلسَّطْحِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور ، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئی ثَابِتٌ شبہ فعل مقدر کے ساتھ ، ثَابِتٌ صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے زید مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل کے ساتھ

کر شبہ جملہ ہو کر مسند خبر ، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال عَلٰی جارہ برائے استعلاء مجازی کی جیسے عَلَیْهِ دَیْنٌ

عَلٰی جارہ برائے استعلاء مجازی ، ہٖ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل بحرف الجر مجرور محلًا مجرور ، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئی ثَبَتَ فعل مقدر کے ساتھ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے مبتداء مؤخر مرفوع محلًا مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مقدم ، دَیْنٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظًا مبتداء مؤخر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال عَلٰی جارہ بمعنی باء (برائے الصاق) کی جیسے

مَرَرْتُ عَلَیْهِ اَیْ مَرَرْتُ بِهٖ

مَرَرْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلًا مسند الیہ فاعل ، عَلٰی جارہ بمعنی باء ، ہٖ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل بحرف الجر مجرور محلًا مجرور ، جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی مَرَرْتُ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسَّر، اَیْ حرف تفسیر مَرَرْتُ بِهٖ بترکیب سابق تفسیر۔

مثال عَلٰی جارہ بمعنی فِیْ (برائے ظرفیت) کی جیسے

اِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ اَیْ فِیْ سَفَرٍ

اِنْ شرطیہ جازمہ ، کُنْتُمْ فعل ناقص رافع الاسم ناصب الخبر ، تُمْ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین مرفوع متصل بارز مرفوع محلًا اس کا اسم ، عَلٰی جارہ بمعنی فِیْ ، سَفَرٍ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظًا مجرور ، جار مجرور مل کر مفسَّر ، فِیْ جارہ برائے ظرفیت ، سَفَرٍ بشرح سابق مجرور ، جار مجرور مل کر تفسیر مفسر اپنی تفسیر سے مل کر ظرف مستقر متعلق ہوئی ثَابِتِیْنَ شبہ فعل مقدر کے ساتھ ، ثَابِتِیْنَ صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر اسم کَانَ یعمل عمل فعلہ ، اَنْتُمْ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلًا اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر فعل ناقص کی خبر ، فعل ناقص اپنے

اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط ، اور جزاء قرآن کریم میں مذکور ہے اَیْ فَرِھٰنٌ مَّقْبُوْضَۃٌ ، شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

مثال عَنْ جارہ برائے بُعد ومجاوزت کی جیسے

رَمَیْتُ السَّھْمَ عَنِ الْقَوْسِ

رَمَیْتُ مسند فعل، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلا مسند الیہ فاعل ، اَلسَّھْمَ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ، عَنْ جارہ برائے مجاوزت ، اَلْقَوْسِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور ، جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی رَمَیْتُ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل ، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال فِیْ جارہ برائے ظرفیت حقیقی کی

جیسے اَلْمَالُ فِی الْکِیْسِ

اَلْمَالُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ مبتداء ، فِیْ جارہ برائے ظرفیت حقیقی ، اَلْکِیْسِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور ، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئی ثَابِتٌ شبہ فعل مقدر کے ساتھ ، ثَابِتٌ صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے مبتداء مرفوع محلا مسند الیہ فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق کے ساتھ مل کر شبہ جملہ ہوکر مسند خبر ، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال فِیْ جارہ برائے ظرفیت مجازی کی

جیسے نَظَرْتُ فِی الْکِتَابِ

نَظَرْتُ مسند فعل، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلا مسند الیہ فاعل ، فِیْ جارہ برائے ظرفیت مجازی ، اَلْکِتَابِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور، جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی نَظَرْتُ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال فِیْ جارہ برائے استعلاء کی

جیسے لَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ

لام ابتدائیہ تاکیدیہ ، اُصَلِّبَنَّ فعل مضارع مؤکد بانون تاکید ثقیلہ مسند فعل ، انَا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، کُمْ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، فِیْ جارہ برائے استعلاء ، جُذُوْعِ جمع مکسر منصرف مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف ، اَلنَّخْلِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی اُصَلِّبَنَّ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل ، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال کاف جارہ برائے تشبیہ کی

جیسے زَیْدٌ کَالْاَسَدِ

زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ مبتداء ، کاف جارہ برائے تشبیہ ، اَلْاَسَدِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور ، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئی ثَابِتٌ شبہ فعل مقدر کے ساتھ ، ثابت صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے مبتداء مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مسند خبر ، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال کاف جارہ زائدہ کی جیسے

لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ

لَیْسَ فعل از افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر ، کاف جارہ زائدہ مستغنی از متعلق ، مِثْلِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً و منصوب معنیً مضاف ، ہ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر لَیْسَ کی خبر مقدم ۔ شَیْءٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً اسم مؤخر ، لَیْسَ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال مُذ اور مُنذُ جارہ بمعنی ابتداء مدت کی جیسے

مَا رَأَيْتُهُ مُذ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَوْ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

مَا نافیہ غیر عاملہ ، رَأَيْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، مُذ جارہ برائے ابتداء مدت ، یَوْم مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف ، اَلْجُمُعَةِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ، جار مجرور مل کر معطوف علیہ ، اَو حرف عطف مُنذُ جارہ برائے ابتداء مدت ، یَوْمِ الْجُمُعَةِ بشرح سابق مجرور ، جار مجرور مل کر معطوف ، معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو متعلق ہوئی رَأَيْتُ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل ، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال مُذ اور مُنذُ جارہ بمعنی جمیع مدت کی جیسے

مَا رَأَيْتُهُ مُذ يَوْمَيْنِ اَوْ مُنْذُ يَوْمَيْنِ

مَا نافیہ غیر عاملہ ، رَأَيْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، مُذ جارہ برائے جمیع مدت یَوْمَيْنِ تثنیہ مجرور بالیاء لفظاً مجرور ، جار مجرور مل کر معطوف علیہ ، اَو حرف عطف ، مُنذُ جارہ برائے جمیع مدت ، یَوْمَيْنِ بشرح سابق مجرور ، جار مجرور مل کر معطوف ، معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو متعلق ہوئی رَأَيْتُ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل ، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال رُبَّ کی جو داخل ہو نکرہ موصوفہ پر

جیسے رُبَّ رَجُلٍ كَرِيمٍ لَقِيتُهُ

رُبَّ جارہ برائے تقلیل مستغنی از متعلق ، رَجُلٍ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً و مرفوع معنی موصوف ، کَرِيمٍ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً صیغہ صفت مشبہ تکیہ گرفتہ بر موصوف خود بعمل عمل

فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے موصوف مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت ، موصوف صفت مل کر مبتداء، لَقِيْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل، ہُ ضمیر برائے واحد مذکر غائب منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب رُبَّ مرفوع محلاً قائم مقام خبر کے ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال رُبَّ کی جو داخل ہو ضمیر مبہم ممیّز بنکرہ موصوفہ پر

رُبَّهُ رَجُلًا جَوَّادًا لَقِيْتُ

رُبَّ جارہ برائے تقلیل مستغنی از متعلق ، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل بحرف الجر مجرور محلاً و منصوب معنًی مبہم ممیّز ناصب التمیز ، رَجُلًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف جَوَّادًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً شبہ فعل صیغہ مبالغہ تکیہ گرفتہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے موصوف مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت ، موصوف صفت مل کر تمیز ، ممیّز تمیز مل کر مفعول بہ مقدم ، لَقِيْتُ مسند فعل تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال واؤ جارہ قسمیہ کی جیسے وَاللّٰهِ لَاَشْرَبَنَّ اللَّبَنَ

واؤ جارہ برائے قسم ، لفظ اَللّٰه مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مُقسَم بہ مجرور ، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئی اُقْسِمُ فعل مقدر کے ساتھ ، اَنَا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قسم، لام ابتدائیہ تاکیدیہ ، اَشْرَبَنَّ صیغہ فعل مضارع مؤکد بانون تاکید ثقیلہ مسند فعل، اَنَا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، اَللَّبَنَ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔

مثال واؤ جارہ بمعنی رُبَّ کی جیسے وَعَالِمٍ یَّعْمَلُ بِعِلْمِہٖ

واؤ جارہ بمعنی رُبَّ مستغنی از متعلق ، عَالِمٍ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً و منصوب معنًی موصوف یَعْمَلُ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع بالضمہ لفظاً مسند فعل ، ھُوَ ضمیر برائے مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے موصوف مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، باء جارہ ، عِلْمِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مصدر مضاف ، ہٖ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ و مرفوع معنًی فاعل ، مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل سے مل کر مجرور ، جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی یَعْمَلُ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مجرور محلاً صفت ، موصوف صفت مل کر مفعول بہ مقدم ، لَقِیْتُ فعل محذوف کے لیے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال تاء جارہ قسمیہ کی جیسے تاللہِ لاضربن زیدا

ترکیب ظاہر ہے۔

مثال حَاشَا جارہ کی جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ

جَاءَ مسند فعل ، نون وقایہ ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، اَلْقَوْمُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مستثنٰی منہ ، حَاشَا جارہ برائے استثناء مستغنی از متعلق ، زَیْدٍ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً و منصوب معنًی مستثنٰی ، مستثنٰی منہ اپنے مستثنٰی سے مل کر مسند الیہ فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ : خَلَا اور عَدَا کو بھی حَاشَا پر قیاس کر لیں۔

تم النوع الاول

فالحمد للہ رب الارض و السموت العلی

والصلوۃ علی سید الوری وعلی آلہ وصحبہ اھل التقی

❁❁❁

النوع الثانی

حاصل نوع : حاصل اس نوع کا یہ ہے کہ یہ دوسری نوع ہے عوامل سماعیہ کی تیرہ نوعوں میں سے۔ ذات ان کی حرف ہے۔ نام ان کا حروف مشبہ بالفعل ہے۔ تعداد میں یہ چھ ہیں۔ مدخول ان کا جملہ اسمیہ ہے یعنی مبتداء خبر پر داخل ہوتے ہیں، مبتداء کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے۔ عمل ان کا یہ ہے کہ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ

حروف مشبہۃ بالفعل سے متعلقہ فوائد

فائدہ (۱) : حروف مشبہۃ بالفعل کو حروف نواسخ بھی کہتے ہیں۔ نواسخ نَاسِخَۃٌ کی جمع ہے جو نَسْخٌ سے مشتق ہے اس کا معنی ہے منسوخ کرنا یہ بھی چوں کہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر پہلے عامل (عامل معنوی ابتداء) کے عمل کو منسوخ کر دیتے ہیں اور اپنا عمل جاری کرتے ہیں اس لیے انھیں نواسخ کہا جاتا ہے۔

فائدہ (۲) : ان حروف کو حروف مشبہۃ بالفعل اس لیے کہتے ہیں کہ یہ لفظاً و معنًی و عملاً فعل سے مشابہت رکھتے ہیں۔

لفظی مشابہت تو یہ ہے کہ جیسے فعل ثلاثی اور رُباعی ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی ثلاثی اور رباعی ہوتے ہیں۔ مثلاً اِنَّ بروزن فِرَّ ، اَنَّ بروزن مَدَّ ، کَاَنَّ بروزن ضَرَبْنَ ، لَیْتَ بروزن لَیْسَ

لٰکِنَّ بروزن ضَارِبُنَ ، لَعَلَّ بروزن دَحْرَجَ ہے۔(کیوں کہ لَعَلَّ اصل میں لَعَلَلَ تھا۔)

معنوی مشابہت یہ ہے کہ اِنَّ اور اَنَّ حَقَّقْتُ ، کَاَنَّ شَبَّهْتُ ، لٰكِنَّ اِسْتَدْرَكْتُ لَيْتَ تَمَنَّيْتُ اور لَعَلَّ تَرَجَّيْتُ کے معنی میں ہے۔

اور عملی مشابہت یہ ہے کہ جیسے فعل اپنے مفعول کو نصب اور فاعل کو رفع دیتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

فائدہ(۳) : حروف مشبہۃ بالفعل کی خبر کو ان کے اسم پر مقدم کرنا جائز نہیں الّا یہ کہ ان کی خبر ظرف ہو۔ پھر اگر ان کا اسم معرفہ ہو تو خبر کو مقدم کرنا جائز ہے۔ جیسے اِنَّ فِي الدَّارِ زَيْدًا اور اگر ان کا اسم نکرہ ہو تو خبر کو مقدم کرنا واجب ہے۔ جیسے اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا ، اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً

فائدہ(۴) : اِنَّ اور اَنَّ میں فرق یہ ہے کہ اِنَّ جملہ کو اس کے معنی پر برقرار رکھتے ہوئے اس میں تحقیق والا معنی پیدا کرتا ہے اور اَنَّ جملہ میں تحقیق والا معنی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کو مفرد کے حکم میں کر دیتا ہے گویا وہ جملہ مفرد بن جاتا ہے، اس لیے وہ فاعل ، نائب فاعل اور مفعول بہ وغیرہ بن سکتا ہے۔

فائدہ(۵) : حروف مشبہۃ بالفعل پر کبھی کبھی مَا کافہ داخل ہو جاتی ہے جو ان کو عمل سے روک دیتی ہے۔ اس وقت ان کو ''مُلغٰی از عمل'' کہتے ہیں۔ جیسے اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ، اِنَّمَا زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ كَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ ، كَاَنَّمَا اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ

فائدہ(٦) : کبھی کبھی ان کے بعد مَا موصولہ یا موصوفہ بھی آ جاتی ہے۔ لہذا مَا کافہ اور مَا موصولہ وموصوفہ کی پہچان یہ ہے کہ مَا کافہ ان حروف کے ساتھ متصل ہوتی ہے۔ اور مَا موصولہ وموصوفہ جدا لکھی جاتی ہے متصل نہیں ہوتی۔ جیسے اِنَّ مَا اَحْفَظُهٗ كَثِيْرٌ اَیْ اِنَّ الَّذِیْ اَحْفَظُهٗ كَثِيْرٌ

فائدہ(۷) : چند مقامات میں اِنَّ (مکسورہ) پڑھا جاتا ہے۔ اور چند مقامات میں اَنَّ (مفتوحہ) پڑھا جاتا ہے۔ اور چند مقامات میں دونوں پڑھنا جائز ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اِنَّ (مکسورہ) پڑھے جانے کے مقامات

مندرجہ ذیل مقامات میں اِنَّ (مکسورہ) پڑھا جاتا ہے۔

- ابتدائے کلام میں۔ خواہ حقیقۃً ہو، جیسے اِنَّا اَنزَلْنَاہُ ، اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ یا حکماً ہو، جیسے وَلَا یَحْزُنْکَ قَوْلُھُمْ اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا
- قَالَ یَقُوْلُ والے باب کے بعد۔ جیسے قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ ، قَالَ زَیْدٌ اِنَّ بَکْرًا غَائِبٌ
- ابتدائے صلہ میں۔ جیسے وَاٰتَیْنٰہُ مِنَ الْکُنُوْزِ مَا اِنَّ مَفَاتِحَہٗ لَتَنُوْءُ بِالْعُصْبَۃِ ......
- ابتدائے صفت میں۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ اِنَّہٗ فَاضِلٌ
- ابتدائے حال میں واؤ حالیہ کے بعد۔ جیسے کَمَا اَخْرَجَکَ رَبُّکَ مِنْ بَیْتِکَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَکٰرِھُوْنَ
- جواب قسم کی ابتداء میں۔ جیسے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ
- جواب نداء کی ابتداء میں۔ جیسے یَا نُوْحُ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ
- حَیْثُ ظرفیہ کے بعد۔ جیسے جَلَسْتُ حَیْثُ اِنَّ زَیْدًا جَالِسٌ
- اِذْ ظرفیہ کے بعد۔ جیسے جِئْتُکَ اِذْ اِنَّ زَیْدًا جَالِسٌ
- حروف تنبیہ کے بعد۔ جیسے اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ
- حروف زجر کے بعد۔ جیسے کَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ
- حروف ایجاب کے بعد۔ جیسے قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ ، نَعَمْ اِنَّہٗ فَاضِلٌ
- جب اِنَّ کی خبر پر لام داخل ہو۔ جیسے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ ، وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ
- حتی ابتدائیہ کے بعد۔ جیسے مَرِضَ فُلَانٌ حَتّٰی اِنَّھُمْ لَا یَرْجُوْنَ حَیٰوتَہٗ
- اسم عین کی خبر پر۔ جیسے زَیْدٌ اِنَّہٗ قَائِمٌ (اسم عین اس اسم کو کہتے ہیں جس میں حدث اور مصدری معنی نہ ہو)

اَنَّ (مفتوحہ) پڑھے جانے کے مقامات

مندرجہ ذیل مقامات میں اَنَّ (مفتوحہ) پڑھا جائے گا۔

- محل فاعل میں۔ جیسے اَوَلَمْ یَکْفِھِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ ، بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا مُنْطَلِقٌ
- محل نائب فاعل میں۔ جیسے قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ
- مقامِ مفعول بہ میں۔ جیسے وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّکُمْ اَشْرَکْتُمْ بِاللّٰہِ
- مقامِ مفعول لہ میں۔ جیسے قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ اَنَّکَ جُبْنتَ
- مقامِ مفعول معہ میں۔ جیسے یُعْجِبُنِیْ جُلُوْسُکَ وَاَنَّکَ تُحَدِّثُنَا
- مقامِ مبتداء میں۔ جیسے وَمِنْ آیَاتِہٖ اَنَّکَ تَرَی الْاَرْضَ
- مقامِ خبر میں۔ جیسے اِعْتِقَادِیْ اَنَّہٗ عَالِمٌ
- مقامِ مستثنیٰ میں۔ جیسے یُعْجِبُنِیْ اُمُوْرُکَ اِلَّا اَنَّکَ تَشْتِمُ النَّاسَ
- حرف جار کے بعد۔ جیسے ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ
- مضاف الیہ کے شروع میں۔ جیسے اِنَّہٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا اَنَّکُمْ تَنْطِقُوْنَ
- بدل کے شروع میں۔ جیسے وَاِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ اَنَّھَا لَکُمْ
- لَوْلَا کے بعد۔ جیسے لَوْلَا اَنَّہٗ کَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ
- لَوْ کے بعد۔ جیسے وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْا
- حَتّٰی عاطفہ کے بعد۔ جیسے قُمْتُ حَتّٰی اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ
- مَا حینیہ مصدریہ کے بعد۔ جیسے اِجْلِسْ مَا اَنَّ زَیْدً اقَائِمٌ
- مُذْ یا مُنْذُ اسمیتین کے بعد۔ جیسے مَا رَأَیْتُہٗ مُذْ اَنَّکَ سَافَرْتَ
- عَلِمَ یَعْلَمُ اور ظَنَّ یَظُنُّ والے باب کے بعد۔ جیسے عَلِمْتُ اَنَّکَ قَائِمٌ وَظَنَنْتُ اَنَّہُ الْفِرَاقُ

❁ اگر اِنَّ مکسورہ کے اسم پر عطف پڑ رہا ہو۔ جیسے اِنَّ لَکَ اَنْ لَّا تَجُوْعَ وَلَا تَعْرٰی وَاَنَّکَ لَا تَظْمَأُ فِیْهَا وَلَا تَضْحٰی

❁ جب کسی مفرد پر معطوف ہو۔ جیسے وَاذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ

وہ مقامات جہاں اِنَّ (مکسورہ) اور اَنَّ (مفتوحہ) دونوں پڑھنا جائز ہے۔

درج ذیل مقامات میں اِنَّ (مکسورہ) اور اَنَّ (مفتوحہ) دونوں پڑھنا جائز ہے۔

❁ مقام تعلیل میں۔ جیسے صَلِّ عَلَیْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّهُمْ

❁ اِذَا مفاجاتیہ کے بعد۔ جیسے سَأَلْتُ فَاِذَا اِنَّهٗ بَخِیْلٌ

❁ فاء جزائیہ کا بعد۔ جیسے مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ (جملہ کی حیثیت میں رکھ کر اِنَّ پڑھیں یا مبتداء محذوف الخبر یا خبر محذوف المبتداء بنا کر اَنَّ پڑھیں ۔ اَیْ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ ثَابِتٌ یا فَجَزَاؤُهٗ اَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ

❁ اَمَا کے بعد۔ جیسے اَمَا اِنَّکَ ذَاهِبٌ (اَمَا اگر الاحرف تنبیہ کے معنی میں ہو تو اِنَّ (مکسورہ) پڑھیں گے اور اگر حقًّا کے معنی میں ہو تو اَنَّ (مفتوحہ) پڑھیں گے۔)

❁ لَا جَرَمَ کے بعد۔ جیسے لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ (لَا جَرَمَ قسم کے معنی میں ہو تو اِنَّ (مکسورہ) پڑھیں، کیوں کہ جواب قسم پر اِنَّ آتا ہے۔ اور اگر وَجَبَ یا ثَبَتَ کے معنی میں ہو یا لَا بُدَّ کی طرح ہو تو اَنَّ مفتوحہ پڑھا جائے گا کیوں کہ وَجَبَ کا فاعل ہوگا یا لَا جَرَمَ کی خبر ہوگی بحذف مِنْ اَیْ لَا جَرَمَ مِنْ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ .....

❁ جب اِنَّ واؤ کے بعد ہو اور واؤ سے پہلے هٰذَا یا ذٰلِکَ ہو تو دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ جیسے ذٰلِکُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ کَیْدِ الْکَافِرِیْنَ

اس پوری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ مقام مفرد میں اَنَّ مفتوحہ پڑھا جاتا ہے۔ اور مقام جملہ میں اِنَّ مکسورہ آتا ہے۔ اور جس مقام میں دونوں صورتیں جائز ہوں مفرد کی تاویل میں بھی کیا جا سکتا ہو اور مستقل جملہ بھی فرض کیا جا سکتا ہو وہاں دونوں کا تلفظ جائز ہوگا۔ اس طرح کل تین صورتیں ہوئیں۔

﴿۱﴾ مقام جملہ کا تیقن ہو۔ اس صورت میں اِنَّ (مکسورہ) ہی پڑھا جائے گا۔

﴿۲﴾ مظنہ مفرد ہونے کا تیقن ہو۔ اس صورت میں اَنَّ (مفتوحہ) ہی ہوگا۔

﴿۳﴾ تقدیرین کا جواز ہو۔ اس صورت میں دونوں جائز ہوں گے۔

فائدہ(۸) : حروف مشبہ بالفعل میں سے چار یعنی اِنَّ ، اَنَّ ، کَأَنَّ اور لٰکِنَّ کبھی مُثَقَّل ہوتے ہیں یعنی ان کے آخر میں شد ہوتی ہے اور کبھی مُخَفَّف ہوتے ہیں یعنی ان کے آخر میں سکون ہوتا ہے۔ مثقل ہونے کی صورت میں تو ہمیشہ عامل ہی ہوں گے لیکن مخفف ہونے کی صورت میں ان میں سے کون عمل کرے گا اور کون نہیں اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اِنْ : اِنْ مُخَفَّفہ مِنَ الْمُثَقَّلَہ اسم اور فعل دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ اسم پر داخل ہو تو اعمال (عمل دینا) اور اہمال (عمل نہ دینا) دونوں جائز ہیں۔ جیسے اِنْ مَرَضَهٗ عُضَالٌ ، اِنْ مَرَضُهٗ لَعُضَالٌ البتہ اہمال کثیر ہے۔ نیز اہمال کی صورت میں خبر پر لام ابتدائیہ داخل کرنا ضروری ہے۔ اور فعل پر داخل ہو تو غیر عامل ہوگا، جیسے وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغَافِلِيْنَ۔

اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے بعد لام تاکید یہ مفتوحہ ہوتا ہے اور یہ اکثر افعال ناقصہ ، افعال مقاربہ اور افعال قلوب کے شروع میں آتا ہے۔ جیسے وَاِنْ وَّجَدْنَا اَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِيْنَ ، وَاِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ ، وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ ....

اَنْ : اَنْ مخففہ ہمیشہ عامل ہوتا ہے اور اس کا اسم ہمیشہ ضمیر محذوف ہوتی ہے۔ اور مابعد جملہ اس کی خبر بنتا ہے۔ جیسے عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ اصل میں تھا اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ ۔ یہ ہمیشہ جملہ پر داخل ہوتا ہے خواہ جملہ اسمیہ ہو، جیسے وَآخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، یا جملہ فعلیہ ہو۔ جیسے وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى

نیز یاد رکھیں اَنْ مخففہ اگر فعل یقین کے بعد ہو تو مخففہ من المثقلہ ہی ہوگا اور اس کا اسم ضمیر محذوف ہوگی اور فعل پر رفع واجب ہوگا۔ جیسے عَلِمَ ان سَيَكُوْنُ اور اگر فعل ظن کے بعد ہو تو وہاں اَنْ میں دو احتمال ہیں۔

۱۔ اَنْ مخففہ من المثقلہ ہو۔ اس صورت میں مابعد فعل مرفوع ہوگا۔

۲۔ اَنْ ناصبہ ہو۔ اس صورت میں مابعد فعل منصوب ہوگا۔جیسے وَحَسِبُوْا اَنْ لَّا تَكُوْنُ اور اَنْ لَّا تَكُوْنَ دونوں طرح جائز ہے۔

اَنْ مخففہ من المثقلہ کی نشانیاں یہ ہیں۔

- اس کے بعد سین آئے گا۔ جیسے عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ اَیْ اَنَّهُ سَيَكُوْنُ
- یا اس کے بعد سوف آئے گا۔ جیسے عَلِمْتُ اَنْ سَوْفَ يَقُوْمُ اَیْ اَنَّهُ سَوْفَ يَقُوْمُ
- یا اس کے بعد حرف نفی آئے گا۔ جیسے عَلِمْتُ اَنْ لَّمْ يَقُمْ زَيْدٌ اَیْ اَنَّهُ لَمْ يَقُمْ
- یا اس کے بعد قَدْ آئے گا۔ جیسے لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا اَیْ اَنَّهُمْ قَدْ اَبْلَغُوْا

كَأَنْ : كَأَنْ مخففہ ہمیشہ عامل ہوتا ہے۔اور اس کا اسم اکثر ضمیر محذوف ہوتی ہے۔ جیسے كَأَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ اَیْ كَاَنَّهٗ لَمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ

لٰكِنْ : لٰكِنْ مخففہ ہمیشہ غیر عامل ہوتا ہے اور عاطفہ ہوتا ہے۔ یہ اسم اور فعل دونوں پر داخل ہوتا ہے۔

جیسے لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ ، لٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ

خلاصہ یہ نکلا کہ اَنَّ اور كَأَنَّ تخفیف کے بعد بھی ہمیشہ عامل ہوتے ہیں۔اور لٰكِنَّ تخفیف کے بعد ہمیشہ غیر عامل ہوتا ہے۔ اور اِنَّ بعد از تخفیف کبھی عامل ہوتا ہے اور کبھی غیر عامل ۔

وهما لتحقيق مضمون الجمله الاسمية .....

فائدہ(۹) : ﴿مضمون جملہ نکالنے کا طریقہ﴾

جملہ فعلیہ کا مضمون نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل کا مصدر لے کر فاعل کی طرف مضاف کردیں۔

جیسے قَامَ زَيْدٌ کا مضمون قِيَامُ زَيْدٍ ہے اور ضَرَبَ زَيْدٌ کا مضمون ضَرْبُ زَيْدٍ ہے۔اور باقی معمولات کو اسی طرح ذکر کریں۔ جیسے قَامَ زَيْدٌ فِی الْمَطْبَخِ سے قِيَامُ زَيْدٍ فِی الْمَطْبَخِ اور ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا سے ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا

اور جملہ اسمیہ کا مضمون نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ دیکھیں اس کی خبر مشتق ہے یا جامد یا اس کے علاوہ ظرف وغیرہ ہے۔ اگر مشتق ہو تو اس کا مصدر نکال کر مبتداء کی طرف مضاف کر دیں۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ سے قِیَامُ زَیْدٍ اور زَیْدٌ آکِلٌ سے اَکْلُ زَیْدٍ وغیرہ۔ اور اگر جامد ہو تو خبر کے آخر میں ''یاء اور تاء'' یا ''واو اور تاء'' کا اضافہ کر کے مبتداء کی طرف مضاف کر دیں۔ جیسے زَیْدٌ اَسَدٌ سے اَسَدِیَّةُ زَیْدٍ زَیْدٌ اَبٌ سے اُبُوَّةُ زَیْدٍ، زَیْدٌ اَخٌ سے اُخُوَّةُ زَیْدٍ اور هٰذَا زَیْدٌ سے زَیْدِیَّةُ هٰذَا وغیرہ۔

اور اگر مشتق اور جامد کے علاوہ ہو مثلاً ظرف ہو تو ظرف کے متعلق کا مصدر نکال کر مبتداء کی طرف مضاف کر دیں۔ جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ سے اِسْتِقْرَارُ زَیْدٍ فِی الدَّارِ یا ثُبُوْتُ زَیْدٍ فِی الدَّارِ

فائدہ(۱۰) : مضمون جملہ نکالنے کے بعد اَنَّ ہٹ جاتا ہے۔ اور ماقبل والا فعل مضمون جملہ میں عمل کرتا ہے۔ جیسے بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا مُنْطَلِقٌ مضمون جملہ کے بعد عبارت اس طرح ہوگی بَلَغَنِیْ اِنْطِلَاقُ زَیْدٍ۔

وکأن للتشبیہ ....

ضابطہ(۱) : کَاَنَّ کی خبر اگر جامد ہو تو تشبیہ والا معنی ہوتا ہے۔ جیسے کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (زید شیر کی طرح ہے) لیکن اگر خبر جامد نہ ہو یا مشتق ہو تو ظن والا معنی ہوتا ہے۔ جیسے کَاَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ اَیْ ظَنَنْتُ زَیْدًا قَائِمًا اسی طرح کَاَنَّ زَیْدًا فِی الدَّارِ اَیْ ظَنَنْتُ زَیْدًا فِی الدَّارِ۔

ولکن وھی للاستدراک ....

فائدہ(۱۱) : استدراک کا مطلب ہے کلام سابق سے پیدا ہونے والے وہم کو دفع کرنا، دور کرنا لہٰذا لٰکِنَّ ہمیشہ دو جملوں کے درمیان آتا ہے۔ پہلے جملہ کو مُوْهِمَه (وہم پیدا کرنے والا) اور دوسرے جملہ کو دَافِعَه (دفع کرنے والا) کہتے ہیں ان دونوں جملوں کا متغایر ہونا ضروری ہے۔ تغایر خواہ لفظی ہو یا معنوی۔ ..... تغایر لفظی یہ ہے کہ ایک مثبت ہو تو دوسرا منفی۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًا لَمْ یَجِئْنِیْ یا مَاجَاءَنِیْ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًا جَاءَنِیْ

اورتغایر معنوی یہ ہے کہ مفہوم دونوں کا جدا جدا ہوا گرچہ صورۃً دونوں مثبت ہوں یا دونوں منفی ۔ جیسے
غَابَ زَیْدٌ لٰکِنَّ بَکْرًا حَاضِرٌ اور جَاءَ نِیْ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًا ذَھَبَ ۔

ضابطہ(۲) : کبھی لٰکِنَّ سے پہلے واؤ آجاتی ہے یہ واؤ ''عاطفہ یا اعتراضیہ'' کہلاتی ہے۔ جیسے
اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ۔

ولھذا لا تقع الا بین الجملتین ....

ضابطہ(۳): لِھٰذَا جار مجرور کا متعلق ہمیشہ مؤخر ہوتا ہے یہاں لَا تَقَعُ سے متعلق ہے۔

ولیت للتمنی ....ولعل للترجی .

فائدہ(۱۲) : تمنی اور ترجی میں دو فرق ہیں۔

﴿۱﴾ تمنی ممکن کی بھی کی جا سکتی ہے اور ناممکن کی بھی۔ ممکن بھی پھر عام ہے خواہ اس کے حصول کی امید ہو یا نہ ہو۔ امید ہو، جیسے لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ اور امید نہ ہو، جیسے یہی جملہ وہ شخص کہے جس کو زید کے حاضر ہونے کی امید نہ ہو۔ اور ناممکن کی مثال، جیسے کوئی بوڑھا شخص کہے لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ جب کہ ترجی صرف ممکن کی کی جا سکتی ہے۔ وہ بھی اس وقت جب اس کے حصول کی امید ہو۔ جیسے
لَعَلَّ السُّلْطَانَ یُکْرِمُنِیْ .... ممکن غیر مَرْجُوُّ الْحُصُوْلِ (جس کے حصول کی امید نہ ہو)
اور ناممکن کی ترجی نہیں کی جا سکتی۔

اول کی مثال، جیسے کوئی مجرم شخص جس کو بادشاہ کی طرف سے اکرام کی امید نہ ہو وہ یہ نہیں کہہ سکتا لَعَلَّ السُّلْطَانَ یُکْرِمُنِیْ .... ثانی کی مثال، جیسے کسی بوڑھے شخص کا یہ کہنا درست نہیں کہ لَعَلَّ الشَّبَابَ یَعُوْدُ

﴿۲﴾ تمنی صرف امر محبوب کی کی جا سکتی ہے جب کہ ترجی امر محبوب وغیر محبوب دونوں کی کی جا سکتی ہے۔
امر محبوب کی مثال جیسے لَعَلَّ السُّلْطَانَ یُکْرِمُنِیْ
اور امر غیر محبوب کی مثال جیسے لَعَلَّ السُّلْطَانَ یَقْتُلُنِیْ

فائدہ(۱۳) : ترجی کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) طمع (۲) اشفاق

کسی محبوب چیز کی امید ہو تو طمع کہلاتی ہے۔ جیسے لَعَلَّ السُّلْطَانَ یُکْرِمُنِیْ اور کسی مکروہ چیز کی امید اور انتظار ہو تو اشفاق کہلاتی ہے۔ جیسے لَعَلَّ السُّلْطَانَ یَقْتُلُنِیْ ، لَعَلَّ الْمَرِیْضَ هَالِکٌ

کما مر ....

ضابطہ(۴) : یہ لفظ جہاں بھی ہو اس کی ترکیب یوں ہوگی۔ کاف جارہ ، مَا موصولہ یا موصوفہ مَرَّ فعل فاعل مل کر صلہ یا صفت ، موصول صلہ یا موصوف صفت مل کر مجرور ، جار مجرور ظرف مستقر اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوگی مبتداء محذوف مِثَالُهٗ وغیرہ کے لیے۔

ترکیب الامثلة المتعلقة

بالنوع الثانی

مثال اِنَّ کی جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ

اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل برائے تحقیق ناصب الاسم رافع الخبر ، زَیْدًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً اِنَّ کا اسم ، قَائِمٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر اسم اِنَّ یعمل عمل فعلہ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے زَیْد مرفوع محلاً اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر اِنَّ کی خبر ، اِنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال اَنَّ کی جیسے بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا مُنْطَلِقٌ

بَلَغَ مسند فعل ، نون وقایہ ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، اَنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل برائے تحقیق ناصب الاسم رافع الخبر ، زَیْدًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ

لفظاً اَنَّ کا اسم ، مُنْطَلِقٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل فعل تکیہ گرفتہ بر اسم اَنَّ یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے زَیْد مرفوع محلاً اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر اَنَّ کی خبر ، اَنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد بَلَغَ کا فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال کَأَنَّ کی جیسے کَأَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ

کَأَنَّ حرف از حروف مشبہۃ بالفعل برائے تشبیہ ناصب الاسم رافع الخبر ، زَیْدًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً کَأَنَّ کا اسم ، اَسَدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً کَأَنَّ کی خبر ، کَأَنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال لٰکِنَّ کی جیسے غَابَ زَیْدٌ لٰکِنَّ بَکْرًا حَاضِرٌ

غَابَ مسند فعل ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مستدرک منہ ، لٰکِنَّ حرف از حروف مشبہۃ بالفعل برائے استدراک ناصب الاسم رافع الخبر ، بَکْرًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً لٰکِنَّ کا اسم ، حَاضِرٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر اسم لٰکِنَّ یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے بَکْر مرفوع محلاً اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر لٰکِنَّ کی خبر ، لٰکِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک۔

مثال لَیْتَ کی جیسے لَیْتَ زَیْدًا قَائِمٌ

لَیْتَ حرف از حروف مشبہۃ بالفعل برائے تمنی ناصب الاسم رافع الخبر ، زَیْدًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً لَیْتَ کا اسم ، قَائِمٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر اسم لَیْتَ یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے زید مرفوع محلاً اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر لَیْتَ کی خبر ، لَیْتَ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال لَعَلَّ کی جیسے لَعَلَّ السُّلْطَانَ یُکْرِمُنِیْ

لَعَلَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل برائے ترجی ناصب الاسم رافع الخبر ، اَلسُّلْطَانَ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً لَعَلَّ کا اسم ، یُکْرِمُ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع بالضمہ لفظاً مسند فعل ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے سلطان مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، نون وقایہ ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مرفوع محلاً لَعَلَّ کی خبر ، لَعَلَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تم النوع الثانی

فالحمد للہ العلی اللطیف

وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الحنیف

وعلی آلہ وصحبہ وعلی کل مؤمن قوی و ضعیف

❀❀❀❀❀

❀❀❀

❀

النوع الثالث

حاصل نوع : حاصل اس نوع کا یہ ہے کہ یہ تیسری نوع ہے عوامل سماعیہ کی تیرہ نوعوں میں سے۔ ذات ان کی حرف ہے۔ نام ان کا حروف مشبہۃ بلیس ہے۔ تعداد میں یہ دو ہیں۔ مدخول ان کا جملہ اسمیہ ہے یعنی یہ مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں، مبتداء کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے۔ عمل ان کا یہ ہے کہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے مَا زَيْدٌ قَائِمًا ، لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ

ماولا المشبہتان بلیس سے متعلقہ فوائد

فائدہ (۱) : مَا اور لَا کی لَيْسَ کے ساتھ دو طرح کی مشابہت ہے، معنوی بھی اور عملی بھی۔

معنوی مشابہت یہ ہے کہ جس طرح لَيْسَ نفی کے لیے آتا ہے اسی طرح یہ بھی نفی کے لیے آتے ہیں۔

اور عملی مشابہت یہ ہے کہ جیسے لَيْسَ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے ایسے ہی یہ بھی اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

فائدہ (۲) : مَا اور لَا کے عمل کرنے کے لیے چار چار شرائط ہیں۔ چنانچہ مَا کے عمل کرنے کی شرائط

مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اس کی خبر اس کے اسم پر مقدم نہ ہو۔ احترازی مثال، جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ

۲۔ مَا اور اس کے اسم کے درمیان اِنْ زائدہ نہ آرہا ہو۔ احترازی مثال، جیسے مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ

۳۔ اس کی نفی اِلَّا کے ساتھ ٹوٹ نہ جائے۔ احترازی مثال، جیسے مَا زَیْدٌ اِلَّا قَائِمٌ ، مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ

۴۔ مَا کی خبر کا معمول ظرف کے علاوہ مَا کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو۔ احترازی مثال، جیسے مَا طَعَامَکَ زَیْدٌ اٰکِلٌ ... ہاں اگر ظرف ہو کر مَا کے ساتھ ملا ہوا ہو تو اس وقت مَا عمل کرے گی۔ جیسے مَا عِنْدَکَ زَیْدٌ اٰکِلاً ... (مطابقی مثال اوپر گزر چکی ہے)

اور لَا کے عمل کے لیے بھی یہی شرائط ہیں سوائے دوسری شرط کے، کیوں کہ لَا اور اس کے اسم کے درمیان اِنْ زائدہ آتا ہی نہیں، البتہ اس کی جگہ دوسری شرط یہ ہے کہ اس کے اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوں۔ جیسے لَا رَجُلٌ ظَرِیْفًا فِی الدَّارِ لہذا لَا زَیْدٌ عِنْدِیْ کہنا درست نہ ہوگا۔

فائدہ(۳) : مَا اور لَا کے عمل کرنے کی مذکورہ شرائط نہ پائی گئیں تو ان کا عمل باطل ہو جائے گا، اور ان کو اس وقت ''مُلغٰی از عمل'' کہیں گے۔

فائدہ(۴) : ان دونوں میں فرق یہ ہے۔ کہ مَا عام ہے نکرہ اور معرفہ دونوں پر داخل ہوتی ہے۔ اور لَا خاص ہے صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔

فائدہ(۵) : مَا اور لَیْسَ کی خبر پر اکثر باء زائدہ داخل ہوتی ہے۔ اس وقت ان کی خبر مجرور لفظاً اور منصوب معنًی ہوتی ہے۔ جیسے وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ، اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ

فائدہ(۶) : مَا اور لَا کی کئی اقسام ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں۔

مَا کی اقسام

مَا کی ابتداءً دو قسمیں ہیں۔ (۱) مَا حرفیہ (۲) مَا اسمیہ

ان میں سے ہر ایک کی چند قسمیں ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

مَا حرفیہ کی اقسام :

❁ **مَا نافیہ** : اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے بعد عموماً لفظ اِلَّا ہوتا ہے۔ جیسے مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ ، اسی طرح ماضی کے شروع میں بھی عموماً مَا نافیہ ہوتی ہے۔ جیسے مَا اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ، مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

❁ **مَا مشبہ بلیس** : اس کی نشانی یہ ہے کہ یہ اسم اور خبر کا تقاضا کرتی ہے، اور اس کی خبر پر اکثر باء زائدہ داخل ہوتی ہے۔ جیسے مَا اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ ، مَا زَيْدٌ بِقَائِمٍ

❁ **ما مصدریہ غیر زمانیہ** : یہ اپنے مدخول کو مصدر کی تاویل میں کر دیتی ہے۔ جیسے ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ اَیْ بِرُحْبِهَا ، فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ اَیْ بِنِسْيَانِكُمْ

❁ **مَا مصدریہ زمانیہ** : یہ اپنے مدخول کو مصدر کی تاویل میں کر کے بحذف مضاف ماقبل کے لیے ظرف بھی بنتی ہے۔ جیسے اَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَادُمْتُ حَيًّا اَیْ مُدَّةَ دَوَامِیْ حَيًّا ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ اَیْ مُدَّةَ اِسْتِطَاعِكُمْ

❁ **مَا زائدہ غیر کافہ** : اس کی نشانی یہ ہے کہ یہ عموماً حروف شرط اور اسمائے شرطیہ کے بعد زائد ہوتی ہے۔ جیسے اَيْنَمَا ، اِذْمَا ، مَتٰى مَا ، حَيْثُمَا ، اِنْ مَا ، اَيُّمَا اسی طرح چند حروف جارہ کے بعد بھی زائدہ ہوتی ہے۔ جیسے فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ ، عَمَّا قَلِيْلٍ مِمَّا خَطِيْئٰتِهِمْ ، زَيْدٌ صَدِيْقِیْ كَمَا اَنَّ عَمْرًا اَخِیْ

❁ **مَا زائدہ کافہ** : اس کی پھر تین قسمیں ہیں۔

١۔ فعل پر داخل ہو کر اس کو عمل سے روک دے۔ یہ تین افعال کے ساتھ خاص ہے۔ طَالَ ، قَلَّ ، كَثُرَ جیسے طَالَمَا انْتَظَرْتُكَ

٢۔ حروف مشبہ بالفعل پر داخل ہو کر ان کو عمل سے روک دے۔ جیسے اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

٣۔ حروف جارہ کے بعد آ کر ان کو عمل سے روک دے، یہ مَا اکثر رُبَّ کے ساتھ متصل ہوتی

ہے۔ جیسے رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا

مَا اسمیہ کی اقسام :

❁ **مَا موصولہ:** اس کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے جس میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مَا موصولہ کی طرف لوٹتی ہے۔ جیسے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ

❁ **مَا موصوفہ :** یہ شَیْئٌ یا شَیْئًا یا شَیْئٍ کے معنی میں ہوکر موصوف ہوتی ہے۔ اور بعد والی کلام اس کی صفت بنتی ہے۔ جیسے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لیکن مَا موصولہ اور مَا موصوفہ آپس میں ملتی جلتی ہیں اس لیے جہاں ایک ہو وہاں دوسری کا احتمال بھی ہوتا ہے۔ البتہ ان دونوں میں دو فرق ہیں۔

۱۔ مَا موصولہ مبتداء بن سکتی ہے جب کہ موصوفہ نہیں بن سکتی۔

۲۔ مَا موصولہ معرفہ ہوتی ہے جب کہ موصوفہ نکرہ ہوتی ہے۔

❁ **مَا شرطیہ :** اس کے بعد دو جملے ہوتے ہیں، پہلا شرط دوسرا اجزاء۔ جیسے مَا تَفْعَلْ أَفْعَلْ

❁ **مَا استفہامیہ :** یہ عموماً ابتداء کلام میں آتی ہے اور اَیُّ شَیْءٍ کے معنی میں ہوکر مبتداء بنتی ہے۔ جیسے وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ، مَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ

❁ **مَا صفتیہ :** یہ ہمیشہ صفت بنتی ہے۔ جیسے اَضْرِبُهُ ضَرْبًا مَّا، یہاں ضَرْبًا موصوف ہے اور مَا صفت ہے۔

❁ **مَا تامہ :** جیسے نِعِمَّا هِيَ، اصل میں نِعْمَ مَا هِيَ ہے۔ سیبویہ کے نزدیک مَا بمعنی اَلشَّیْءُ ہوکر فاعل ہے، اور ابوعلی فارسی کے نزدیک مَا بمعنی شَیْئًا ہوکر تمیز ہے نِعْمَ کی هُوَ ضمیر سے۔

لَا کی اقسام

❁ **لَا مشبہ بلیس:** اس کی نشانی یہ ہے کہ یہ اسم وخبر کو چاہتا ہے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔

جیسے لَا رَجُلَ اَفضَلَ مِنکَ

❁ **لَا نَاھیۃ** : یہ بھی عاملہ ہے اور فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ جیسے لَا تَضرِبْ

❁ **لَا نافیہ** : یہ عموماً فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے اور غیر عاملہ ہے۔ کبھی کبھی ماضی پر بھی داخل ہوتا ہے اس وقت عام طور پر لَا کا تکرار ہوتا ہے سمیت دوسری ماضی کے۔ جیسے فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی

❁ **لَا عاطفہ** : یہ بھی غیر عاملہ ہوتا ہے اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ میرے ماقبل کی طرف جس حکم کی نسبت ہے میرے مابعد کی طرف نہیں۔ جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ لَا عَمرٌو

❁ **لَا زائدہ** : یہ بھی غیر عاملہ ہوتا ہے اور چند مقامات میں زائد ہوتا ہے۔

☾ نفی کے بعد واؤ عاطفہ کے ساتھ۔ جیسے مَا جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَلَا عَمرٌو

☾ اَنْ مصدریہ کے بعد۔ جیسے مَا مَنَعَکَ اَلَّا تَسجُدَ اَیْ اَنْ لَا تَسجُدَ

☾ لفظ اُقْسِمُ کے ساتھ۔ جیسے لَا اُقْسِمُ بِھٰذَا البَلَدِ

❁ **لَا نفی جنس** : یہ بھی اسم وخبر کو چاہتا ہے خبر کو رفع دیتا ہے اور اسم کے چند احوال ہیں۔

☆ اگر مضاف ہو تو منصوب ہوگا۔ جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ فِی الدَّارِ

☆ اگر شبہ مضاف ہو تو بھی منصوب ہوگا۔ جیسے لَا طَالِعًا شَجَرًا فِی الدَّارِ

☆ اگر مفرد معرفہ ہو تو لَا کا تکرار سمیت ایک دوسرے معرفہ کے ضروری ہوگا۔ لَا ملغی از عمل ہوگا اور وہ اسم معرفہ مرفوع ہوگا مبتداء ہونے کی وجہ سے۔ جیسے لَا زَیْدٌ فِی الدَّارِ وَلَا عَمرٌو

☆ اگر مفرد نکرہ غیر مکرر ہو تو مبنی بر فتحہ ہوگا۔ جیسے لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ

☆ اگر مفرد نکرہ مکرر مفصول ہو تو لَا ملغی از عمل ہوگا اور وہ نکرہ مرفوع ہوگا مبتداء ہونے کی وجہ سے جیسے لَا فِی الدَّارِ رَجُلٌ وَلَا اِمرَأَۃٌ

☆ اگر مفرد نکرہ مکرر غیر مفصول ہو تو اس میں پانچ وجہیں جائز ہیں۔

۱۔ لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ، دونوں جگہ لَا عاملہ ہے اور اسم مفرد نکرہ ہونے کی وجہ سے

مبنی بر فتحہ ہے۔

۲۔ لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ ، دونوں جگہ لَا ملغی از عمل ہے اور حَوْلٌ اور قُوَّةٌ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔

۳۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ ، پہلی جگہ لَا عاملہ ہے اور حَوْلَ اس کا اسم مفرد نکرہ ہونے کی وجہ سے مبنی بر فتحہ ہے اور دوسری جگہ لَا ملغی از عمل ہے۔ اور قُوَّةٌ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

۴۔ لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، پہلا لَا ملغی از عمل ہے اور حَوْلٌ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے، اور دوسرا لَا عاملہ ہے اور قُوَّةَ اس کا اسم مفرد نکرہ ہونے کی وجہ سے مبنی بر فتحہ ہے

۵۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰهِ ، پہلا لَا عاملہ ہے اور حَوْلَ اس کا اسم مفرد نکرہ ہونے کی وجہ سے مبنی بر فتحہ ہے ، اور دوسرا لَا ملغی از عمل ہے اور قُوَّةً کا عطف پڑ رہا ہے حَوْلَ کے محل پر اور وہ محلًا منصوب ہے۔ لہذا قُوَّةً بھی منصوب ہے۔

فائدہ (۷) : لَا مشبہ بلیس اور لَا نفی جنس میں عملاً و معنًی فرق ہے۔ عملی فرق تو ان کے مختلف عمل سے ظاہر ہے، اور معنوی فرق یہ ہے کہ لَا مشبہ بلیس کے معنی میں دو احتمال ہیں۔

(۱) خبر کی نفی اسم کے صرف ایک فرد سے ہو۔ جیسے لَا رَجُلٌ قَائِمًا کا یہ مطلب لیا جائے کہ ایک مرد کھڑا نہیں، ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ دو کھڑے ہوں۔

(۲) خبر کی نفی جنس اسم سے ہو۔ جیسے لَا رَجُلٌ قَائِمًا کا یہ مطلب لیا جائے کہ جنس رَجُل قائم نہیں نہ ایک نہ زیادہ۔

پہلی صورت میں لَا رَجُلٌ قَائِمًا کے بعد بَلْ رَجُلَانِ کہنا درست ہوگا دوسری صورت میں درست نہیں ہوگا۔

اور لَا نفی جنس میں ان دو معنوں میں سے دوسرا معنی متعین ہے پہلے معنی کا احتمال نہیں۔ چنانچہ لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ میں گھر میں ہونے کی نفی جنس رجل سے ہے صرف ایک فرد سے نہیں۔ لہذا لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ کے بعد بَلْ رَجُلَانِ کہنے کی بالکل گنجائش نہیں۔

فائدہ(۸) : چند حروف جارہ کے بعد اگر مَا استفہامیہ آجائے تو اس کا الف گرادیا جاتا ہے۔مثلاً..

- فِیْ کے بعد۔ جیسے فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰھَا
- بَاء کے بعد۔ جیسے فَنَاظِرَۃٌ بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ
- لَام کے بعد۔ جیسے لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ، لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ
- عَنْ کے بعد۔ جیسے عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ
- مِنْ کے بعد۔ جیسے فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ

فائدہ(۹) : بعض الفاظ ایسے ہیں جو مبتداء خبر پر داخل ہو کر ابتداء کے عمل کو منسوخ کر دیتے ہیں۔

ان کو ''نواسخ الابتداء'' کہتے ہیں۔اور ان کی تین قسمیں ہیں۔

﴿۱﴾ افعال : جیسے افعال ناقصہ

﴿۲﴾ اسماء : جیسے وہ اسماء جو افعال ناقصہ سے مشتق ہوں۔

﴿۳﴾ حروف : جیسے حروف مشبہ بالفعل ، ما ولا المشبہتان بلیس اور لانفی جنس

فائدہ(۱۰) : حروف مشبہ بلیس چار ہیں،دو مشہور یعنی مَا اور لَا اور دو غیر مشہور ہیں،لَاتَ اور اِنْ

لَاتَ کے عمل کے لیے دو شرطیں ہیں۔

﴿۱﴾ اس کے اسم وخبر لفظ حِیْنَ یا اس کے ہم معنی ظرف زماں ہوں۔جیسے اَلسَّاعَۃُ اور اٰلْاٰنَ وغیرہ

﴿۲﴾ اس کے اسم وخبر میں سے کوئی ایک محذوف ہو۔جیسے لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ای لَاتَ الْحِیْنُ حِیْنَ مَنَاصٍ یعنی لَیْسَ الْحِیْنُ حِیْنَ فِرَارٍ

اور اِنْ کے عمل کی وہی شرطیں ہیں جو مَا کے عمل کے لیے ہیں سوائے دوسری شرط کے اور اس کے اسم وخبر کا نکرہ ہونا بھی ضروری نہیں۔جیسے اِنْ اَحَدٌ خَیْرًا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِالْعَافِیَۃِ ، اِنِ الْمَرْءُ شَیْئًا بِانْقِضَاءِ حَیَاتِہٖ ، اِنِ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادًا اَمْثَالَکُمْ (سعید بن جبیرؒ کی قرأت میں اِنْ نافیہ ہے اَلَّذِیْنَ اپنے صلہ سے مل کر اس کا اسم ہے اور عِبَادًا اس کی خبر۔)...... لیکن یہ یاد رہے کہ اِنْ نافیہ اکثر عمل نہیں کرتا ہے۔

ترکیب الامثلۃ المتعلقۃ بالنوع الثالث

مثال مَا کی جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا

مَا مشبہ بلیس رافع الاسم ناصب الخبر ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مَا کا اسم ، قَائِماً مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر اسم مَا یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے زَیْد مرفوع محلاً اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مَا کی خبر ، مَا اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال لَا کی جیسے لَا رَجُلٌ ظَرِیْفًا

لَا مشبہ بلیس رافع الاسم ناصب الخبر ، رَجُلٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً لَا کا اسم ، ظَرِیْفًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً لَا کی خبر ، لَا اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تم

النوع الثالث

فالحمد للہ الغفار والصلوۃ والسلام علی سید الابرار

وعلی آلہ وصحبہ الاخیار الی یوم القرار

❁❁❁

❁

النوع الرابع

حاصل نوع : حاصل اس نوع کا یہ ہے کہ یہ عوامل سماعیہ کی تیرہ نوعوں میں سے چوتھی نوع ہے۔ ذات ان کی حرف ہے۔ تعداد میں یہ سات ہیں۔ پانچ حروف نداء، چھٹی واؤ بمعنی مَعَ اور ساتواں اِلَّا .... مدخول ان کا اسم ہے۔اور عمل ان کا یہ ہے کہ یہ اسم کو نصب دیتے ہیں۔واؤ بمعنی مَعَ کے مدخول کو "مفعول معہ" کہتے ہیں۔ اِلَّا کے مدخول کو "مُسْتَثْنٰی" کہتے ہیں۔اور حروف نداء کے مدخول کو "مُنَادیٰ" کہتے ہیں۔

چوتھی نوع سے متعلقہ فوائد

واؤ بمعنی مَعَ کی بحث :

فائدہ (۱) : اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ مفعول معہ منصوب ہوتا ہے۔لیکن اس کو نصب کون دیتا ہے، یعنی اس کا ناصب کون ہے ؟اس میں اختلاف ہے۔

﴿۱﴾ علامہ جرجانی کے نزدیک اس کا ناصب یہی واؤ ہے۔

﴿۲﴾ جمہور کے نزدیک وہ فعل یا شبہ فعل ہے جو واؤ سے پہلے مذکور ہوتا ہے۔

﴿۳﴾ کوفیوں کے نزدیک اس کا عامل معنوی ہے۔گویا ان کے نزدیک عامل معنوی جس طرح رفع

دیتا ہے اسی طرح نصب بھی۔اور یہ نصب دینے والا عامل معنوی ان کے نزدیک ''خلاف'' ہے یعنی مابعد کا ماقبل کے مخالف ہونا مثلاً اِسْتَوَى الْمَاءُ وَالْخَشَبَةَ میں اَلْمَاءُ کے ساتھ تو اَسْتَوٰی بولا جاسکتا ہے۔لیکن اَلْخَشَبَةَ کے ساتھ اس کا تکرار مناسب نہیں کیوں کہ اس صورت میں معنی ہوگا کہ لکڑی سیدھی ہوگئی اور یہ درست نہیں کیوں کہ وہ ٹیڑھی ہی کب تھی کہ سیدھی ہوگئی لہذا واؤ کا مابعد مخالف ہوا اس کے ماقبل کے۔یہی خِلاف عامل معنوی ہے جو نصب دیتا ہے۔

﴿۴﴾ زجاج کے نزدیک اس کا عامل واؤ کے بعد مقدر ہوتا ہے۔جیسے سِرْتُ وَالنِّيْلَ میں ہے، کہ یہ اصل میں سِرْتُ وَلَا بَسْتُ النِّيْلَ تھا۔اسی طرح اِسْتَوَى الْمَاءُ وَالْخَشَبَةَ اصل میں تھا اِسْتَوَى الْمَاءُ وَلَا بَسَ الْخَشَبَةَ

﴿۵﴾ امام اَخفش کے نزدیک مفعول معہ کا نصب ظرفیت کی بناء پر ہے کیوں کہ یہ واؤ مَعَ کی جگہ میں ہے،اور مَعَ منصوب تھا ظرفیت کی بناء پر جب اس کی جگہ واؤ آئی تو اس کا اعراب بھی واؤ پر آنا چاہیے تھا لیکن واؤ تو حرف ہے جو اعراب کو قبول نہیں کرتا۔لہذا مَعَ کے قائم مقام ہونے کی وجہ سے جو نصب واؤ پر آنا چاہیے تھا وہ اب واؤ کے مابعد پر آگیا۔ (راجح مذہب دوسرا ہے یعنی جمہور کا)

فائدہ(۲) : ﴿واؤ بمعنی مَعَ اور واؤ عاطفہ میں فرق﴾

واؤ بمعنی مَعَ دو اسموں میں مقارنت اور معیت پر دلالت کرتی ہے جب کہ واؤ عاطفہ صرف اتنا بتاتی ہے کہ معطوف اور معطوف علیہ دونوں فعل میں شریک ہیں، مقارنت و معیت پر دلالت نہیں کرتی۔جیسے مَاتَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو کا مطلب یہ ہے کہ دونوں مر گئے لیکن اس بات پر دلالت نہیں کہ اکٹھے مرے جب کہ مَاتَ زَيْدٌ وَعَمْرًا کا مطلب یہ ہے کہ اکٹھے مرے۔

فائدہ(۳) : چوں کہ مفعول معہ اور معطوف بالواو العاطفہ دونوں واؤ کے بعد ہوتے ہیں اس لیے ان کی پہچان یہ ہے کہ اگر واؤ کا مدخول ایسے فعل کے بعد ہو جس کا وقوع وصدور متعدد سے ہو سکتا ہو [illegible]

اور اگر فعل کا وقوع متعدد سے نہ ہو اور عطف بھی صحیح نہ ہو تو مفعول معہ ہوگا۔ جیسے جَاءَ الْأُسْتَاذُ وَالْكِتَابَ، چوں کہ مَجِيئَتْ کے لیے تعدد ضروری نہیں اور عطف بھی درست نہیں کہ جَاءَ الْكِتَابُ کہنا صحیح نہیں لہذا اَلْكِتَابَ مفعول معہ ہے۔

اور اگر فعل کا وقوع متعدد سے نہ ہو اور عطف درست ہو تو مفعول معہ اور معطوف دونوں بن سکتے ہیں جیسے جَاءَ الْأَمِيْرُ وَالْجُنْدُ پس مَجِيئَتْ کے لیے تعدد ضروری نہیں اور مَجِيئَتْ کی اَلْجُنْدُ کی طرف نسبت کر کے جَاءَ الْجُنْدُ کہنا بھی درست ہے، اس لیے اَلْجُنْدُ مرفوع ہو کر معطوف ہو یا منصوب ہو کر مفعول معہ ہو، دونوں درست ہیں۔

اِلَّا کی بحث ....

فائدہ (۴) : اِلَّا کا مابعد "مستثنیٰ" کہلاتا ہے مستثنیٰ کے اعراب کی مختلف صورتیں ہیں لیکن اکثر منصوب ہی ہوتا ہے۔ رہی یہ بات کہ مستثنیٰ کا عامل کون ہے؟ اس میں بھی اختلاف ہے۔

﴿۱﴾ علامہ جرجانی کے نزدیک مستثنیٰ میں خود اِلَّا عمل کرتا ہے جو اَسْتَثْنِيْ فعل کے قائم مقام ہے۔ جیسے حروف نداء اَدْعُوْ فعل کے قائم مقام ہوتے ہیں۔

﴿۲﴾ بصریوں کے نزدیک اِلَّا خود عامل نہیں بلکہ مستثنیٰ کا عامل وہی فعل ہے جو مستثنیٰ منہ میں عمل کرتا ہے۔

﴿۳﴾ امام کسائیؒ کے نزدیک مستثنیٰ میں اَنَّ عمل کرتا ہے جو اِلَّا کے بعد مقدر ہوتا ہے۔ مثلاً جَاءَنِيْ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا اصل میں تھا جَاءَنِيْ الْقَوْمُ اِلَّا اَنَّ زَيْدًا لَمْ يَجِئْ

﴿۴﴾ بعض کے نزدیک مستثنیٰ میں مستثنیٰ منہ عمل کرتا ہے۔ (یہاں بھی دوسرا مذہب راجح ہے۔)

فائدہ (۵) : اِلَّا کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ اِلَّا استثنائیہ ۲۔ اِلَّا شرطیہ ۳۔ اِلَّا مرکّبہ

اِلَّا استثنائیہ : اس کا اردو ترجمہ لفظ "مگر" کے ساتھ کیا جاتا ہے، اور اس کے بعد مستثنیٰ ہوتا ہے۔

اِلَّا مرکبہ: یہ اِنْ شرطیہ اور لَا نافیہ سے مرکب ہوتا ہے۔ پھر بقانون حروف یرملون نون کا لام میں ادغام کر دیا گیا تو اِلَّا ہو گیا۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے بعد شرط اور جزاء ہوتی ہے۔ جیسے اِلَّا تَفْعَلُوْہُ تَکُنْ فِتْنَۃٌ فِی الْاَرْضِ اس کا اردو ترجمہ "اگر نہیں" کے لفظ سے کیا جاتا ہے۔

کبھی کبھی اس کے بعد لفظ فَلَا ہوتا ہے اور عبارت اس طرح ہوتی ہے وَاِلَّا فَلَا ، اِلَّا میں شرط محذوف ہوتی ہے، اور فَلَا میں جزاء۔ اور فاء جزائیہ ہوتی ہے۔ پھر شرط اور جزاء کی دو صورتیں ہیں۔

- افعال عامہ میں سے نکالی جائیں۔ مثلاً فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ کَذٰلِکَ فَلَا یکن کذلک
- ماقبل فعل کو دیکھ کر اس کے مناسب نکالی جائیں۔

اِلَّا صفتیہ: یہ اِلَّا "غَیْرُ" کے معنی میں ہو ماقبل کی صفت بنتا ہے۔ جیسے لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ اَیْ غَیْرَ اللّٰہِ اسی طرح لَوْ کَانَ فِیْھِمَا آلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا میں بھی اِلَّا اللّٰہ "غَیْرُاللّٰہِ" کے معنی میں ہو کر ماقبل کے لیے صفت ہے۔

حروف نداء کی بحث :

فائدہ(۶): حروف نداء "ان حروف کو کہتے ہیں جو کسی کی توجہ طلب کرنے کے لیے اَدْعُوْ فعل کے قائم مقام واقع ہوں۔"

فائدہ(۷): حروف نداء پانچ ہیں۔ یَا ، اَیَا ، ھَیَا ، اَیْ اور ہمزہ مفتوحہ (أ) ان میں سے اَیْ اور ہمزہ مفتوحہ نداء قریب کے لیے ، اَیَا اور ھَیَا نداء بعید کے لیے اور یَا نداء قریب و بعید دونوں کے لیے آتا ہے، البتہ مجازاً ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتے رہتے ہیں۔

فائدہ(۸): حروف نداء کے مدخول کو "مُنَادٰی" کہتے ہیں۔ اور اعراب کے لحاظ سے منادٰی کی چھ حالتیں ہیں۔ تین حالتوں میں منصوب ، ایک حالت میں مجرور ، ایک حالت میں مبنی بر علامت رفع

اور ایک حالت میں مبنی برفتحہ ہوگا۔ وہ چھ حالتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

﴿۱﴾ مضاف ہوتو منصوب ہوگا۔ جیسے یَا عَبْدَ اللّٰہِ

﴿۲﴾ شبہ مضاف ہوتو بھی منصوب ہوگا۔ جیسے یَا طَالِعًا شَجَرًا

﴿۳﴾ نکرہ غیر معینہ ہوتو بھی منصوب ہوگا۔ جیسے کوئی اندھا آدمی کہے یَارَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ

﴿۴﴾ مفرد معرفہ ہوتو مبنی برعلامت رفع ہوگا۔ خواہ حرف نداء داخل کرنے سے پہلے معرفہ ہو۔ جیسے یَا زَیْدُ یا حرف نداء داخل کرنے کے بعد معرفہ ہوا ہو۔ جیسے یَا رَجُلُ

﴿۵﴾ منادیٰ کے شروع میں لام استغاثہ ہوتو مجرور ہوگا۔ جیسے یَا لَزَیْدٍ لِلْمَظْلُوْمِ

﴿۶﴾ منادیٰ کے آخر میں الف استغاثہ ہوتو مبنی برفتحہ ہوگا۔ جیسے یَا زَیْدَاہُ

فائدہ(۱۰): ''شبہ مضاف'' اس اسم کو کہتے ہیں جس کا اپنے مابعد سے تعلق ہو اور اس کا معنی بعد والے اسم کے بغیر پورا نہ ہوتا ہو۔'' جیسے مضاف کا معنی مضاف الیہ کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ پھر اس تعلق کی تین صورتیں ہیں۔

☆ عمل کا ہو: یعنی یہ اپنے مابعد میں عامل ہو، خواہ رفع دے، جیسے یَا حَسَنًا وَجْهُهٗ یا نصب دے۔ جیسے یَا طَالِعًا جَبَلًا

☆ عطف کا ہو: یعنی مابعد کا اس پر عطف پڑ رہا ہو اور معطوف علیہ اور معطوف دونوں مل کر کسی ایک چیز کا نام ہوں۔ جیسے یَا ثَلَاثَةً وَّ ثَلَاثِیْنَ

☆ تبعیت کا ہو: یعنی مابعد اس کے لیے صفت ہو۔ ...... پھر خواہ وہ صفت مفرد ہو، جیسے یَا رَجُلًا کَرِیْمًا اَقْبِلْ ، یا جملہ ہو۔ جیسے یَا عَظِیْمًا یُرْجٰی لِکُلِّ عَظِیْمٍ یہاں یُرْجٰی صفت ہے عَظِیْمًا کی یا وہ صفت ظرف ہو۔ جیسے اس شعر میں :

؎ اَلَا یَا نَخْلَةً مِّنْ ذَاتِ عِرْقٍ :: عَلَیْکِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ السَّلَامُ

یہاں نَخْلَةً موصوف ہے اور مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ ، کَائِنَۃٌ سے متعلق ہوکر صفت ہے۔

فائدہ(۱۱): منادیٰ مُسْتَغَاث [illegible] کہتے ہیں جسے کسی کی مدد کے لیے پکارا جائے پکارنے والے

[illegible]

منادیٰ مستغاث کے شروع میں لام جارہ مفتوحہ داخل ہوتا ہے۔اور مستغاث لہ کے شروع میں لام جارہ مکسورہ داخل ہوتا ہے۔جیسے یَا لَزَیْدٍ لِلْمَظْلُوْمِ

کبھی منادیٰ مستغاث کے آخر میں الف داخل کیا جاتا ہے۔اس صورت میں اس کے شروع میں لام جارہ نہیں ہوگا۔ جیسے یَا زَیْدَاہُ

فائدہ (۱۱) : کبھی کبھی میت پر افسوس کا اظہار کرنے کے لیے اس کو پکارا جاتا ہے۔اس منادیٰ کو ''منادیٰ مَنْدُوب'' کہتے ہیں۔جیسے وَازَیْدَاہُ ، یَا عَمْرَاہُ

فائدہ (۱۲) : کبھی منادیٰ کے آخر سے ایک یا دو حرفوں کو حذف کر دیا جاتا ہے۔اس عمل کو ''ترخیم'' کہتے ہیں۔ اور ایسے منادیٰ کو ''منادیٰ مُرَخَّم'' کہتے ہیں۔ جیسے یَا مَنْصُوْرُ سے یَا مَنْصُ اور یَا حَارِثُ سے یَا حَارُ

فائدہ (۱۳) : ترخیم کے بعد منادیٰ کو اپنی اصل پر رکھنا بھی جائز ہے۔اور منادیٰ مفرد کی طرح پڑھنا بھی جائز ہے۔جیسے یَا حَارِثُ کو ترخیم کے بعد یَا حَارِ اور یَا حَارُ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ (۱۴) : منادیٰ میں ترخیم مطلقاً جائز ہے۔جب کہ بقیہ الفاظ میں ضرورت شعریہ کے بغیر جائز نہیں۔

فائدہ (۱۵) : اگر منادیٰ کے آخر میں ایسے دو حرف ہوں جو ایک ساتھ زائد ہوتے ہوں، جیسے مَرْوَانُ تو ترخیم کے وقت ان دونوں کو حذف کیا جائے گا، جیسے یَا مَرْوَ اسی طرح منادیٰ کے آخر میں حرف صحیح ماقبل مدہ ہو (بشرطیکہ اس کے حروف چار سے زائد ہوں) جیسے مَنْصُوْرٌ تو ان دونوں کو حذف کریں گے۔جیسے یَا مَنْصُ اور اگر وہ اسم مرکب ہو (مرکب اسنادی اور اضافی کے علاوہ) تو دوسرے اسم کو حذف کریں گے۔ جیسے مَعْدِیْکَرِبُ سے یَا مَعْدِیْ اور اگر مذکورہ صورتوں کے علاوہ ہو تو پھر ایک حرف

فائدہ(۱۶) : اگر منادیٰ مضاف ہو یاءِ متکلم کی طرف تو اس میں آٹھ وجہیں پڑھنا جائز ہیں۔

﴿۱﴾ یاء کے سکون کے ساتھ۔ جیسے یَاغُلَامِیْ

﴿۲﴾ یاء کے فتحہ کے ساتھ۔ جیسے یَا غُلَامِیَ

﴿۳﴾ یاء کے حذف کے ساتھ۔ جیسے یَا غُلَامِ

﴿۴﴾ یاء کو الف سے تبدیل کر کے۔ جیسے یَا غُلَامَا

پھر انھی چار صورتوں کے آخر میں ھاءِ سکتہ لگا کر جیسے..................

﴿۵﴾ یَا غُلَامِیْهْ ﴿۶﴾ یَا غُلَامِیَهْ ﴿۷﴾ یَا غُلَامِهْ ﴿۸﴾ یَا غُلَامَاهْ

فائدہ(۱۷) : یَا اَبِیْ اور یَا اُمِّیْ میں مذکورہ بالا وجوہ کے علاوہ چھ وجہیں اور بھی جائز ہیں۔

۱۔ یاء کو تاء مکسورہ سے تبدیل کر کے پڑھنا۔ جیسے یَااَبَتِ ، یَااُمَّتِ

۲۔ یاء کو تاء مفتوحہ کے ساتھ تبدیل کر کے پڑھنا۔ جیسے یَا اَبَتَ ، یَا اُمَّتَ

۳۔ تاء کے بعد الف زائد کر کے پڑھنا۔ جیسے یَا اَبَتَا ، یَا اُمَّتَا

پھر ان تینوں صورتوں کے آخر میں حالت وقف میں ھاء لگا دینا۔ جیسے.....

۴۔ یَا اَبَتِهْ ، یَا اُمَّتِهْ ۵۔ یَا اَبَتَهْ ، یَا اُمَّتَهْ ۶۔ یَا اَبَتَاهْ ، یَااُمَّتَاهْ

اور یَا ابْنَ اُمِّیْ اور یَا ابْنَ عَمِّیْ میں دس وجوہ جائز ہیں۔ آٹھ غلامی والی اور دو مزید ہیں۔
ایک یہ کہ یاء کو الف سے تبدیل کرنے کے بعد الف کو حذف کر دیا جائے اور میم کے فتحہ پر اکتفاء کیا جائے،
جیسے یَا ابْنَ اُمَّ ، یَاابْنَ عَمَّ اور دوسری یہ کہ اسی صورت میں حالت وقف میں ھاء لگا دی جائے۔
جیسے یَا ابْنَ اُمَّهْ ، یَا ابْنَ عَمَّهْ

فائدہ(۱۸) : جب منادیٰ مفرد معرفہ علم ہو اور لفظ ابن یا ابنة کے ساتھ موصوف ہو اور وہ ابن یا ابنة دوسرے علم کی طرف مضاف ہو تو اس صورت میں ضمہ اور فتحہ دونوں جائز ہیں البتہ فتحہ مختار ہے۔
جیسے یَا زَیْدُ بْنُ عَمْرٍو اور یَازَیْدَ بْنَ عَمْرٍو

فائدہ (۱۹) : اگر منادیٰ صورۃً مکرر ہو اور اس کے بعد مضاف الیہ مذکور ہو تو اس میں ضمہ اور نصب دونوں وجہیں پڑھنی جائز ہیں۔ جیسے یَا تَیْمُ تَیْمُ عَدِیٍّ اور یَا تَیْمَ تَیْمَ عَدِیٍّ

فائدہ (۲۰) : منادیٰ مبنی علی الضم کے مفرد توابع اور وہ تابع جو مضاف باضافت لفظیہ یا شبہ مضاف ہوں ان پر رفع اور نصب دونوں پڑھنا جائز ہے۔

صفت کی مثال جیسے یَا زَیْدُ الْعَاقِلُ یا الْعَاقِلَ

تاکید کی مثال جیسے یَا تَیْمُ اَجْمَعُوْنَ یا اَجْمَعِیْنَ

عطف بیان کی مثال جیسے یَا غُلَامُ بِشْرٌ یا بِشْرًا

عطف بحرف کی مثال جیسے یَا زَیْدُ وَالْحَارِثُ یا وَالْحَارِثَ

اضافت لفظیہ کی مثال جیسے یَا زَیْدُ حَسَنُ الْوَجْهِ یا حَسَنَ الْوَجْهِ

اور شبہ مضاف کی مثال جیسے یَا زَیْدُ الْحَسَنُ وَجْهُهٗ یا الْحَسَنَ وَجْهُهٗ

فائدہ (۲۱) : جب منادیٰ معرف باللام ہو تو اس کے اور یاء کے درمیان مذکر کے لیے اَیُّهَا کا لفظ لانا ضروری ہے۔ جیسے یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ اور مؤنث کے لیے اَیَّتُهَا کا لفظ لانا ضروری ہے۔ جیسے یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ یا اسم اشارہ لانا ضروری ہے۔ جیسے یَا هٰذَا الرَّجُلُ اس صورت میں منادیٰ اگر جامد ہو تو اَیُّهَا اور اَیَّتُهَا مبین بنیں گے اور منادیٰ عطف بیان۔ جیسے یَا اَیُّهَا الرَّجُلُ یہاں اَیُّهَا مبین ہے اور اَلرَّجُلُ عطف بیان۔ اور اگر منادیٰ اسم مشتق ہو تو اَیُّهَا اور اَیَّتُهَا موصوف بنیں گے اور منادیٰ صفت۔ جیسے یَا اَیُّهَا الْعَالِمُ یہاں اَیُّهَا موصوف اور اَلْعَالِمُ صفت ہے۔ نیز اَیُّهَا اور اَیَّتُهَا مضاف مضاف الیہ بن کر مبین یا موصوف بنیں گے یا اَیٌّ اور اَیَّةُ اکیلے بنیں گے۔ اور ھاء برائے تنبیہ ہوگی۔

فائدہ (۲۲) : لفظ اَللّٰهُ منادیٰ ہو تو اس کی پانچ خصوصیات ہوتی ہیں۔

اس پر حروف نداء میں سے صرف یاء داخل ہوتی ہے۔

- اس کا ہمزہ قطعی ہو جاتا ہے۔
- یاء کو حذف کر کے آخر میں میم مشدد لایا جاتا ہے۔ جیسے اَللّٰھُمَّ
- لفظ اللہ اور حرف نداء کے درمیان اَیُّھَا کا فاصلہ نہیں لایا جاتا۔
- لفظ اللہ کی ترخیم نہیں ہو سکتی۔

فائدہ (۲۳) : حرف یاء کبھی کبھی تنبیہ کے لیے آتا ہے۔ اس وقت یہ اسم کے علاوہ فعل اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے۔ جیسے یَا لَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ، اَلاَ یَا اسْجُدُوْا (البتہ بعض فرماتے ہیں کہ اس صورت میں منادٰی محذوف ہوتا ہے لہذا پہلی مثال میں اَیُّھَا الْحَاضِرُوْنَ اور دوسری میں قَوْمِیْ منادٰی محذوف ہے۔)

فائدہ (۲۴) : حروف نداء میں یاء اصل کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیوں کہ یہی کثیر الاستعمال ہے۔

اور لفظ اللہ پر اسی طرح منادٰی مستغاث ، منادٰی مندوب اور اَیُّھَا وَ اَیَّتُھَا پر صرف یاء داخل ہوتی ہے اور کوئی حرف نداء داخل نہیں ہوتا۔ اور حروف نداء میں سے صرف یاء کو حذف کرنا جائز ہے اور کسی کو حذف کرنا جائز نہیں۔

فائدہ (۲۵) : کبھی کبھی یاء حرف نداء کو حذف کیا جاتا ہے اور یہ چار مقامات میں جائز ہے۔

﴿۱﴾ جب منادٰی مضاف ہو۔ جیسے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا اَیْ یَا رَبَّنَا.......

﴿۲﴾ جب منادٰی علم ہو۔ جیسے یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا اَیْ یَا یُوْسُفُ

﴿۳﴾ جب منادٰی سے پہلے اَیُّھَا کا لفظ ہو۔ جیسے اَیُّھَا الرَّجُلُ اَیْ یَااَیُّھَا الرَّجُلُ

﴿۴﴾ جب منادٰی اسم موصول ہو۔ جیسے مَنْ لَا یَزَالُ مُحْسِنًا اَحْسِنْ اِلَیَّ اَیْ یَامَنْ لَا یَزَالُ

فائدہ (۲۶) : حرف نداء کو حذف کرنے کی چند شرطیں ہیں۔

۱۔ منادٰی اسم جنس نہ ہو۔ احترازی مثال جیسے یَا رَجُلُ

۲۔ [illegible] احترازی مثال جیسے یا [illegible]

۳۔ منادی مندوب ومستغاث نہ ہو۔ احترازی مثال جیسے وَازَیْدَاہُ ، یَا لَزَیْدٍ لِلْمَظْلُوْمِ

(مطابقی مثالیں ماقبل میں گزر چکی ہیں)

فائدہ(۲۷) : کبھی کبھی منادی کو بھی حذف کیا جاتا ہے۔ جیسے اَلاَ یَا اسْجُدُوْا اَیْ اَلاَ یَا قَوْمِیْ

فائدہ(۲۸) : مفرد چار چیزوں کے مقابلہ میں آتا ہے۔

☆ مرکب کے مقابلہ میں

☆ تثنیہ وجمع کے مقابلہ میں

☆ مضاف وشبہ مضاف کے مقابلہ میں

☆ جملہ کے مقابلہ میں

منادی کی بحث میں مفرد مضاف ، شبہ مضاف کے مقابلہ میں ہے۔ لہذا منادی مفرد سے مراد ہوگا کہ مفرد ہو یعنی مضاف ، شبہ مضاف نہ ہو۔ پس اگر تثنیہ یا جمع ہوا تو وہ بھی مبنی بر علامت رفع ہوگا۔ جیسے یَا زَیْدَانِ ، یَازَیْدُوْنَ ... زَیْدَانِ میں رفع الف کے ساتھ ہے۔ اور زَیْدُوْنَ میں واؤ کے ساتھ ہے۔

فائدہ(۲۹) : لفظ فُلَانٌ علم سے کنایہ ہے اور علم کا حکم رکھتا ہے۔ لہذا یَا فُلَانَ بْنُ فُلَانٍ اسی کے ساتھ لاحق ہے۔

فائدہ(۳۰) : علم تثنیہ یا جمع نہیں ہوسکتا، اگر تثنیہ یا جمع بنایا جائے تو نکرہ بن جاتا ہے۔ جس میں تعریف پیدا کرنے کے لیے الف لام داخل کیا جاتا ہے۔ جیسے اَلزَّیْدَانِ ، اَلزَّیْدُوْنَ البتہ اگر منادی بنانا ہو تو پھر الف لام داخل نہیں ہوتا بلکہ صرف حرف نداء سے معرفہ بن جائے گا۔ جیسے یَا زَیْدَانِ ، یَا زَیْدُوْنَ

فائدہ(۳۱) : حروف نداء کے عامل ہونے میں بھی اختلاف ہے۔

﴿۱﴾ علامہ جرجانی کے نزدیک یہ خود عامل ہیں۔

﴿۲﴾ سیبویہؒ کے نزدیک اصل عامل فعل محذوف ہے یہ اس کے قائم مقام ہیں۔ خود عامل نہیں۔

﴿۳﴾ ابوعلی فارسی کے نزدیک حروف نداء حروف نہیں بلکہ اسماء افعال میں سے ہیں اور اُدْعُوْ کے معنی میں ہو کر عمل کرتے ہیں۔

حروف تنصب الاسم فقط............

فَقَطْ کا تعلق اَلْاِسْمَ سے ہو تو مطلب ہوگا کہ یہ حروف صرف اسم کو نصب دیتے ہیں، فعل کو نصب نہیں دیتے۔ اس صورت میں ان لوگوں کی تردید ہو جائے گی جو واؤ صرف کو خود مضارع میں ناصب سمجھتے ہیں۔ لیکن جمہور کے نزدیک واؤ صرف مضارع میں خود ناصب نہیں ہوتی بلکہ اس کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے جو فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔

اور اگر اس کا تعلق تَنْصُبُ سے ہو تو مطلب ہوگا کہ یہ حروف صرف نصب دیتے ہیں کسی اسم کو رفع نہیں دیتے جیسا کہ پچھلی دونوعوں والے حروف ایک اسم کو رفع اور ایک کو نصب دیتے تھے۔

❁❁❁

ترکیب الامثلۃ المتعلقۃ بالنوع الرابع

مثال واؤ بمعنی مَعَ کی جیسے اِسْتَوَی الْمَاءُ وَالْخَشَبَۃَ

اِسْتَوٰی مسند فعل ، اَلْمَاءُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ فاعل ، واؤ بمعنی مَعَ اَلْخَشَبَۃَ ، مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول معہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال اِلَّا استثنائیہ کی جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

جَاءَ مسند فعل ، نون وقایہ ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، اَلْقَوْمُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مستثنیٰ منہ ، اِلَّا حرف استثناء ، زَیْدًا مفرد منصرف صحیح

منصوب بالفتحہ لفظاً مستثنیٰ ، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال منادیٰ مضاف کی جیسے یَا عَبْدَاللّٰہِ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ

یا ء حرف نداء قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے ، اَدْعُوْ فعل ، اَنَـا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، عَبْدَ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً منادیٰ مضاف ، لفظ اَللّٰـہ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر منادیٰ قائم مقام مفعول بہ کے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر نداء۔

اَقِمْ مسند فعل ، اَنْتَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، اَلصَّلٰوۃَ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ بن کر جواب نداء۔

مثال منادیٰ شبہ مضاف کی جیسے اَیَا طَالِعًا جَبَلًا لَاتَسْرَعْ

اَیَا حرف نداء قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے ، اَدْعُوْ فعل ، اَنَا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، طَالِعًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً منادیٰ شبہ مضاف صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر موصوف مقدر (جو کہ رَجُلًا ہے) یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے موصوف مقدر مرفوع محلاً اس کا فاعل ، جَبَلًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ، شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر منادیٰ قائم مقام مفعول بہ کے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر نداء۔

لَا ناھیہ جازمہ ، تَسْرَعْ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظاً مسند فعل ، اَنْتَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب نداء۔

مثال منادیٰ نکرہ غیر معینہ ہونے کی ، جیسے اَیْ رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ

اَیْ حرف نداء قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے ، اَدْعُوْ فعل ، اَنَا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل

مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، رَجُلاً مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مناذی نکرہ غیر معینہ قائم مقام مفعول بہ کے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ بن کر نداء۔

خُذْ مسند فعل ، اَنْتَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، باء جارہ زائدہ ، یَدِ غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مجرور بالکسرہ تقدیراً اومنصوب معنیً مضاف ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب نداء۔

مثال منادٰی مفرد معرفہ کی جیسے هَیَا زَیْدُاِحْفَظْ دَرْسَکَ

هَیَا حرف ندا قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے ، اَدْعُوْا فعل ، اَنَا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، زَیْدُ مناذی مفرد معرفہ مبنی بر علامت رفع قائم مقام مفعول بہ کے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر نداء۔

اِحْفَظْ مسند فعل ، اَنْتَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل، دَرْسَ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف ، کَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب نداء۔

تم النوع الرابع

بفضل اللہ سبحانہ وتعالی

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ صاحب قوسین او ادنی

وعلی آلہ وصحبہ اولی العدل و التقی

وعلی اتباعهم کما یحب ربنا ویرضی

❁❁❁

❁

النوع الخامس

حاصل نوع : حاصل اس نوع کا یہ ہے کہ یہ عوامل سماعیہ کی تیرہ نوعوں میں سے پانچویں نوع ہے۔ ذات ان کی حرف ہے۔ نام ان کا حروف ناصبہ ہے۔ تعداد ان کی چار ہے۔ مدخول ان کا فعل مضارع ہے۔ اور عمل ان کا لفظی بھی ہے اور معنوی بھی۔ لفظی عمل تو یہ ہے کہ فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں، اَنْ کے علاوہ باقی تو ہمیشہ لفظوں ہی میں موجود ہو کر نصب دیتے ہیں اور اَنْ لفظوں میں موجود ہو کر بھی نصب دیتا ہے۔ اور چند مقامات میں مقدر ہو کر بھی۔ نیز باقی تو بغیر کسی شرط کے نصب دیتے ہیں لیکن اِذَنْ تین شرطوں کے ساتھ۔ اور معنوی عمل سب کا مختلف ہے۔ جیسا کہ بعد میں آ رہا ہے۔

حروف ناصبہ سے متعلقہ فوائد

فائدہ (۱) : حروف ناصبہ کی تعداد میں اختلاف ہے۔

﴿۱﴾ جمہور کے نزدیک حروف ناصبہ یہی چار ہیں۔

﴿۲﴾ امام خلیلؒ کے نزدیک حرف ناصب صرف ایک ہے یعنی اَنْ باقی حروف مضارع کو خود نصب نہیں دیتے بلکہ اُن کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے وہ نصب دیتا ہے۔

﴿۳﴾ کوفیوں کے نزدیک حروف ناصبہ دس ہیں۔ اَنْ ، لَنْ ، کَیْ ، اِذَنْ ، حَتّٰی ، لامِ کَیْ ، لَامِ جَحَد ، فاء ، واؤ اور اَوْ لیکن صحیح یہی ہے کہ پہلے چار خود ناصب ہیں اور باقی چھ کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے، وہ نصب دیتا ہے۔ لہٰذا جمہور کا مذہب درست ہے۔ اس لیے ہم ان ہی چار کی کچھ

تفصیلات آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

اَنْ ....

فائدہ(۲) : اَنْ کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) **اَنْ مصدریہ** : یہ فعل مضارع پر داخل ہو کر لفظی عمل یہ کرتا ہے کہ اسے نصب دیتا ہے۔ اور معنوی عمل یہ کرتا ہے کہ اسے مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے نیز اسے مصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کو اَنْ مصدریہ کہتے ہیں۔ جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ کہ یہ اُرِیْدُ قِیَامَکَ کے معنی میں ہے۔ اگر یہ ماضی یا امر پر داخل ہو جائے تو اسے مصدر کی تاویل میں تو کر دیتا ہے۔ لیکن نصب نہیں دیتا۔

(۲) **اَنْ مُخَفَّفَه مِنَ الْمُثَقَّلَةِ** : یعنی جو پہلے اَنَّ تھا پھر اس کو اَنْ بنا دیا۔ اس کی چند نشانیاں ہیں۔ (دیکھیے صفحہ نمبر ۱۸۲ پر)

اَنْ مخففہ من المثقلۃ کے لیے دو شرطیں ہیں۔

- اس کا اسم ضمیر محذوف ہو۔
- اس کی خبر جملہ ہو۔

(۳) **اَنْ زائدہ** : یہ عام طور پر دو جگہوں میں زائد ہوتا ہے۔

☆ لَمَّا کے بعد۔ جیسے وَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ ، وَلَمَّا اَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا

☆ قسم اور لَوْ کے درمیان۔ جیسے وَاللّٰهِ اَنْ لَوْ قَامَ زَيْدٌ قُمْتُ

(۴) **اَنْ تفسیریہ** : اس کی نشانی یہ ہے کہ یہ اس فعل کے بعد واقع ہوتا ہے جو قول کے معنی میں ہو، اور اس کا مابعد اس فعل کی تفسیر کرتا ہے۔ جیسے وَنَادَيْنَاهُ اَنْ يَّا اِبْرَاهِيْمُ یہاں نَادَيْنَا ، قُلْنَا کے معنی میں ہے۔ اور اَنْ کا مابعد اس کی تفسیر کر رہا ہے۔

فائدہ(۳) : اَنْ مصدریہ کا مدخول مصدر کی تاویل میں ہوکر ....

- کبھی مبتداء بنتا ہے۔ جیسے اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اَیْ صَوْمُکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اسی طرح اَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّھُنَّ اَیْ اِسْتِعْفَا فُھُنَّ خَیْرٌ لَّھُنَّ
- کبھی خبر بنتا ہے۔ جیسے وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُھُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَھُنَّ یہاں اَنْ یَّضَعْنَ وَضْعُھُنَّ کی تاویل میں ہوکر خبر ہے اَجَلُھُنَّ کی۔
- کبھی فاعل بنتا ہے۔ جیسے اَعْجَبَنِیْ اَنْ تَقْرَأَ اَیْ اَعْجَبَنِیْ قِرَاءَ تُکَ
- کبھی نائب فاعل بنتا ہے۔ جیسے اَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ یہاں اَنْ تَجْمَعُوْا ،جَمْعُکُم کی تاویل میں ہوکر حُرِّمَتْ کا نائب فاعل ہے۔ (جو قرآن کریم میں ماقبل مذکور ہے)
- کبھی مفعول بہ بنتا ہے۔ جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ یہاں اَنْ تَقُوْمَ ،قِیَامَکَ کی تاویل میں ہو کر اُرِیْدُ فعل کے لیے مفعول بہ ہے۔
- کبھی مفعول لہ بنتا ہے۔ جیسے عَبَسَ وَ تَوَلّٰی اَنْ جَاءَ ہُ الْاَعْمٰی اَیْ لِاَجْلِ مَجِیْءِ الْاَعْمٰی
- کبھی مجرور ہوکر ماقبل کے لیے مضاف الیہ بنتا ہے۔ جیسے مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاتِیَھُمُ الْعَذَابُ یہاں اَنْ یَّأْتِیَ ، اِتْیَان کی تاویل میں ہوکر قَبْلِ کے لیے مضاف الیہ ہے اَیْ مِنْ قَبْلِ اِتْیَانِ الْعَذَابِ

فائدہ(۴) : اَنْ مصدریہ کے مدخول کو مصدر کی تاویل میں کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دیکھیں اَنْ کے بعد جو فعل ہے اس کا فاعل اسم ظاہر ہے یا ضمیر، اگر اسم ظاہر ہو تو فعل کے مصدر کو اس کی طرف مضاف کردیں۔ جیسے اُرِیْدُ اَنْ یَّقُوْمَ زَیْدٌ سے اُرِیْدُ قِیَامَ زَیْدٍ، اور اگر اس کا فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل کا مصدر اس ضمیر کی طرف مضاف کردیں۔ جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ سے اُرِیْدُ قِیَامَکَ

فائدہ(۵): اَنْ چھ جگہوں میں مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔

﴿۱﴾ **حَتّٰی کے بعد** : جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ (لیکن شرط یہ ہے کہ حتی جارہ ہو۔ عاطفہ یا استینافیہ نہ ہو۔)

﴿۲﴾ لام جحد کے بعد : جیسے مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ (لام جحد وہ ہوتا ہے جو کَانَ منفی کی خبر پر داخل ہو۔)

﴿۳﴾ اَوْ کے بعد : یعنی اس اَوْ کے بعد جو اِلٰی یا اِلَّا کے معنی میں ہو۔ جیسے لَاَلْزِمَنَّکَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ اَیْ اِلٰی یا اِلَّا اَنْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ

﴿۴﴾ واوِ صرف کے بعد : جیسے لَا تَأْكُلِ السَّمَکَ وَتَشْرِبَنَّ اللَّبَنَ (واوِ صرف اس واوِ عاطفہ کو کہتے ہیں جس کا معطوف معطوف علیہ کے عامل کی صلاحیت نہ رکھے) اور اس کے بعد اَنْ کے مقدر ہونے کے لیے دو شرطیں ہیں۔

(۱) اس کے ماقبل اور مابعد دونوں کے مضمون کا حصول ایک زمانہ میں ہو۔

(۲) یہ واوَ امر ، نہی ، نفی ، استفہام ، تمنی اور عرض کے جواب میں ہو۔

امر کی مثال جیسے زُرْنِیْ وَاُكْرِمَکَ

نہی کی مثال جیسے لَاتَأْكُلِ السَّمَکَ وَتَشْرِبَنَّ اللَّبَنَ

نفی کی مثال جیسے مَا تَأْتِیْنَا وَتُحَدِّثَنَا ،

استفہام کی مثال جیسے هَلْ عِنْدَكُمْ مَاءٌ وَاَشْرَبَهٗ

تمنی کی مثال جیسے لَیْتَ لِیْ مَالًا وَاُنْفِقَهٗ

عرض کی مثال جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا وَتُصِیْبَ خَیْرًا

﴿۵﴾ لامِ کَیْ کے بعد : جیسے اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّةَ (لامِ کَیْ اس لام جارہ کو کہتے ہیں جو کَیْ سببیہ کے معنی میں ہو اور اس کا ماقبل مابعد کے لیے علت اور سبب بنے۔)

﴿۶﴾ فاء کے بعد : یعنی اس فاء کے بعد جو نو چیزوں (امر ، نہی ، نفی ، استفہام تمنی ، ترجی ، عرض ، دعا اور تحضیض) کے جواب میں ہو۔

امر کی مثال جیسے زُرْنِیْ فَاُكْرِمَکَ

نہی کی مثال جیسے لَا تُؤَاخِذْنِیْ فَاَهْلِکَ

نفی کی مثال جیسے لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا

استفہام کی مثال جیسے فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَا

تمنی کی مثال جیسے يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ

ترجی کی مثال جیسے لَعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ

عرض کی مثال جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا

دعا کی مثال جیسے رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا

تحضیض کی مثال جیسے لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ، لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ ...

فائدہ(۶) : لام کَیْ کے بعد اَنْ تب مقدر ہوگا جب فعل لَا نافیہ یا لَا زائدہ کے ساتھ مقترن نہ ہو ورنہ ظاہر ہوگا۔ جیسے لِئَلَّا يَكُوْنَ عَلَى النَّاسِ حُجَّةٌ ، لِئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتَابِ

فائدہ(۷) : واؤ، فاء، ثُمَّ اور اَوْ جب عاطفہ ہوں تو ان کے بعد بھی اَنْ کا مقدر ہونا جائز ہے۔

واؤ کی مثال جیسے لَوْ لَا اللّٰهُ وَيَلْطُفَ بِيْ لَهَلَكْتُ ،

فاء کی مثال جیسے تَعَبُكَ فَتَنَالَ الْمَجْدَ خَيْرٌ مِّنْ رَاحَتِكَ فَتُحْرَمَ الْقَصْدَ

ثُمَّ کی مثال جیسے يَرْضَى الْجَبَانُ بِالْهَوَانِ ثُمَّ يَسْلَمَ

اَوْ کی مثال جیسے مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا ، اَلْمَوْتُ اَوْ يَبْلُغَ الْاِنْسَانُ مَأْمَلَهٗ اَفْضَلُ

فائدہ(۸) : اَنْ کبھی افعال یقین کے بعد آتا ہے۔ اور کبھی افعال ظن وشک کے بعد۔ اگر افعال یقین کے بعد آئے تو مخففہ من المثقلہ ہوگا مصدریہ نہیں ہوگا، جیسے عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ اَیْ عَلِمَ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ ، اور اگر افعال ظن کے بعد آئے تو دو احتمال ہیں ۔

- مصدریہ ہو۔ اس صورت میں مابعد فعل پر نصب پڑھیں گے۔
- مخففہ من المثقلہ ہو۔ اس صورت میں مابعد فعل پر رفع پڑھیں گے۔ جیسے وَحَسِبُوْٓا اَنْ

لَا تَکُوْنَ اور اَنْ لَا تَکُوْنُ دونوں طرح جائز ہے۔..... لیکن اگر اَنْ اور فعل کے درمیان لَا کا فاصلہ نہ ہوتو نصب راجح ہے، جیسے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْا ۔اگر لا کا فاصلہ ہوتو رفع اور نصب دونوں برابر ہیں،اور اگر لا کے علاوہ کسی اور چیز کا فاصلہ ہو،مثلاً قَدْ ، سین یا سوف وغیرہ کا تو پھر رفع متعین ہے کیوں کہ اَنْ اس وقت مخففہ من المثقلہ ہی ہوگا۔

فائدہ(۹): اَنْ مصدریہ چوں کہ اپنے مدخول کو مصدر کی تاویل میں کردیتا ہے اس لیے یہ صرف فعل متصرف پر داخل ہوسکتا ہے فعل غیر متصرف پر داخل نہیں ہوتا۔کیوں کہ فعل غیر متصرف کا کوئی مصدر نہیں ہوتا۔لہذا قرآن کریم میں جتنی جگہوں میں فعل غیر متصرف پر اَنْ داخل ہے وہ مصدریہ نہیں ہے بلکہ مخففہ من المثقلہ ہے۔ جیسے اَنْ عَسٰی اَن یَّکُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ اصل میں ہے اَنَّهٗ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ کیوں کہ عَسٰی فعل غیر متصرف ہے۔لہذا اَنْ مصدریہ نہیں بلکہ مخففہ من المثقلہ ہوگا۔

۲ لَنْ ....

فائدہ(۱۰): اس کا لفظی عمل یہ ہے کہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اور معنوی عمل یہ ہے کہ فعل مضارع کو مستقبل منفی مؤکد کے معنی میں کردیتا ہے۔جیسے لَنْ یَّذْهَبَ زَیْدٌ (زید ہرگز نہیں جائے گا)

فائدہ(۱۱): لَنْ ناصبہ اصل میں کیا تھا ؟ اس میں تین قول ہیں۔

(۱) امام خلیلؒ کے نزدیک یہ اصل میں لَا اَنْ تھا۔پھر تخفیف کے لیے ہمزہ کو حذف کیا تو لَا نْ ہو گیا۔پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے الف کو بھی حذف کردیا تو لَنْ ہوگیا۔

(۲) امام فراءؒ کے نزدیک یہ اصل میں لَا تھا۔پھر الف کو نون سے تبدیل کیا تو لَنْ بن گیا اسی طرح لَمْ بھی اصل میں لَا تھا الف کو میم سے تبدیل کیا تو لَمْ بن گیا۔

(۳) امام سیبویہؒ کا مذہب یہ ہے کہ لَنْ اصل میں ایسا ہی ہے کسی سے بدلا ہوا نہیں ہے۔ (زیادہ درست قول یہی ہے۔)

فائدہ(۱۲): لَنْ کے معمول کے معمول کو اس پر مقدم کیا جا سکتا ہے۔ جیسے زَیْدًا لَنْ یَّضْرِبَ

بخلاف باقی نواصب۔

کَیْ ....

فائدہ(۱۳) : اس کا لفظی عمل یہ ہے کہ فعل مضارع کونصب دیتا ہے۔جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ اور معنوی عمل یہ ہے کہ اس کا ماقبل مابعد کے لیے علت اور سبب بنتا ہے۔جیسے مذکورہ مثال میں اسلام لانا دخول جنت کا سبب ہے۔ (اسی وجہ سے اس کو کَیْ سببیہ بھی کہتے ہیں۔)

فائدہ(۱۴) : کَیْ بھی اَنْ کی طرح فعل کومصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے جیسے جِئْتُ لِکَیْ اَتَعَلَّمَ اَیْ جِئْتُ لِلتَّعَلُّمِ اور عام طور پر اس سے پہلے لام جارہ برائے تعلیل ہوتا ہے، جیسے لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَافَاتَکُمْ اگر نہ ہوتو پھر لام جارہ مقدر ہوگا اور اس وقت کَیْ کا مابعد مصدر کی تاویل میں ہوکر مجرور ہوگا لام جارہ مقدرہ کے لیے، یا منصوب بنزع الخافض ہوگا۔

فائدہ(۱۵) : کَیْ کے معلول کا موخر ہونا جائز ہے۔ جیسے کَیْ تُکْرِمَنِیْ جِئْتُکَ۔

اِذَنْ ....

فائدہ(۱۶) : اس کا لفظی عمل یہ ہے کہ فعل مضارع کونصب دیتا ہے،لیکن اس کے لیے تین شرطیں ہیں۔

﴿۱﴾ جملہ کی ابتداء میں ہو، ورنہ عمل نہیں کرے گا،جیسے کوئی شخص کہے جِئْتُ زَیْدًا تو اس کے جواب میں کہا جائے زَیْدٌ اِذَنْ یُکْرِمُکَ (اِذَنْ نے عمل نہیں کیا درمیان میں آجانے کی وجہ سے۔)

﴿۲﴾ اِذَنْ کا مابعد ماقبل کی بنسبت مستقبل کے معنی میں ہو۔ اگر حال کے معنی میں ہوا تو عمل نہیں کرے گا۔ جیسے کوئی کہے اُحِبُّکَ تو اس کے جواب میں دوسرا کہے اِذَنْ اَظُنُّکَ کَاذِبًا (اِذَنْ نے عمل نہیں کیا کیوں کہ اَظُنُّ زمانہ حال میں ہے۔)

﴿۳﴾ اِذَنْ اور اس کے مدخول کے درمیان فاصلہ نہ ہو ورنہ اِذَنْ عمل نہیں کرے گا۔ جیسے کوئی کہے

جِئْتُ زَیْدًا تو جواب میں دوسرا کہے اِذَنْ زَیْدٌ یُکْرِمُکَ (یہاں بھی اِذَنْ نے عمل نہیں کیا کیوں کہ اس کے اور اس کے مدخول کے درمیان زَیْدٌ کا فاصلہ ہے۔)

جب یہ تینوں شرطیں پائی جائیں گی تو اس وقت اِذَنْ عمل کرے گا۔ جیسے کوئی کہے اَسْلَمْتُ تو اس کے جواب میں کہا جائے اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّۃَ ، یا کوئی کہے اَنَا اٰتِیْکَ غَدًا تو اس کے جواب میں کہا جائے اِذَنْ اُکْرِمَکَ

البتہ قسم یا لَا نافیہ کا فاصلہ جائز ہے اور عند البعض نداء ، ظرف اور جار مجرور کا بھی۔

قسم کی مثال، جیسے کوئی کہے اَنَا اٰتِیْکَ غَدًا تو اس کے جواب میں کہا جائے اِذَنْ وَاللّٰہِ اُکْرِمَکَ

لا نافیہ کی مثال، جیسے کوئی کہے اَسْخَطُ عَنْکَ تو جواب میں کہا جائے اِذَنْ لَا اَجِیْئَکَ

نداء کی مثال، جیسے کوئی کہے سَأَجْتَهِدُ تو جواب میں کہا جائے اِذَنْ یَازُهَیْرُ تَنْجَحَ

ظرف کی مثال، جیسے اِذَنْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَجِیْئَکَ

جار مجرور کی مثال، جیسے اِذَنْ بِالْجِدِّ تَبْلُغَ الْمَجْدَ

بعض نے اسے مہمل قرار دیا ہے فعل کے ساتھ مختص نہ ہونے اور اسماء پر داخل ہونے کی وجہ سے جیسے أَأَنْتَ تُکْرِمُ الْیَتِیْمَ ؟ اِذَنْ اَنْتَ رَجُلٌ کَرِیْمٌ

اور اِذَنْ کا معنوی عمل یہ ہے کہ یہ اپنے مدخول کے ساتھ مل کر کسی قائل کے قول یا کسی فاعل کے فعل کا بدلہ اور جزاء ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کو اِذَنْ جوابیہ اور جزائیہ کہتے ہیں۔

فائدہ (۱۷): اِذَنْ کبھی نون تنوین کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے وَاِذًا لَّا یَلْبَثُوْنَ خِلَافَکَ اِلَّا قَلِیْلًا

فائدہ (۱۸) : کبھی کبھی اِذًا واؤ یا فاء کے بعد ہوتا ہے۔ اس وقت اس میں اِھْمال (عمل نہ دینا) اکثر اور اِعْمال (عمل دینا) جائز ہوتا ہے۔ واؤ کی مثال، جیسے وَاِذًا لَّا یَلْبَثُوْنَ خِلَافَکَ اِلَّا قَلِیْلًا ، فاء کی مثال، جیسے اَمْ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّنَ الْمُلْکِ فَاِذًا لَّا یُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِیْرًا

فَاِنْ لِلاِ سْتِقْبَالِ وَاِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمَا ضِيْ ....

فائدہ (۱۹) : اِنْ اور لَوْ اگر بغیر واؤ کے ہوں تو شرطیہ ہوتے ہیں۔ اور اردو میں ان کا معنی لفظ ''اگر'' کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے اِنْ جِئْتَنِیْ فَاُکْرِمُکَ (اگر تو میرے پاس آیا تو میں تیرا اکرام کروں گا) اور اگر یہ دونوں واؤ کے ساتھ ہوں تو ان کو ''وصلیہ شرطیہ'' کہا جاتا ہے۔ اور اردو میں ان کا ترجمہ لفظ ''اگرچہ'' کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے فَاِنْ لِلاِ سْتِقْبَالِ وَاِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمَا ضِيْ (پس اَنْ ثابت ہے واسطے استقبال کے اگرچہ وہ داخل ہو فعل ماضی پر)

اب مسئلہ یہ ہے کہ اَنْ وصلیہ اور لَوْ وصلیہ سے پہلے جو واؤ ہوتی ہے وہ کون سی ہوتی ہے اور ترکیب کیسے ہوتی ہے؟ تو اس میں چار مذہب ہیں۔

﴿۱﴾ ملا علی قاریؒ کے نزدیک واؤ مبالغہ کی ہوتی ہے۔ اور مابعد جملہ شرط ہوتی ہے اور اس کی جزاء محذوف ہوتی ہے۔ اور واؤ کا ماقبل اس پر قرینہ ہوتا ہے۔ یعنی واؤ سے پہلے جیسا جملہ ہوگا اسی طرح کا جملہ جزاء بنتی ہے۔ لہذا ان کے نزدیک عبارت اس طرح ہوگی فَاَنْ لِلاِ سْتِقْبَالِ وَاِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمَا ضِيْ فَاَنْ لِلاِ سْتِقْبَالِ ، فَاَ نْ لِلاِسْتِقْبَالِ الگ جملہ ہوگا۔ واؤ برائے مبالغہ اِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمَا ضِيْ پورا جملہ شرط اور فَاَ نْ لِلاِسْتِقْبَالِ جزاء ہے۔

﴿۲﴾ علامہ رضیؒ کے نزدیک یہ واؤ اعتراضیہ ہے، اس کا ماقبل جزاء مقدم ہے اور مابعد شرط مؤخر۔ لہذا ترکیب یوں ہوگی۔ فَاَ نْ لِلاِ سْتِقْبَالِ پورا جملہ جزاء مقدم ، واؤ اعتراضیہ اور اِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمَا ضِيْ شرط مؤخر......

﴿۳﴾ علامہ زمخشریؒ کے نزدیک واؤ حالیہ ہے۔ اس کا مابعد شرط اپنی جزاء محذوف سے مل کر حال بنے گا ماقبل کے لیے۔ مثلاً ترکیب یوں ہوگی۔ واؤ حالیہ ، اِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمَا ضِيْ شرط ، فَاَ نْ لِلاِسْتِقْبَالِ جزاء محذوف ، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ بن کر حال ہے اس ثَابِتٌ کی ضمیر سے جس ثَابِتٌ سے لِلاِسْتِقْبَالِ کو متعلق کریں گے

﴿۴﴾ علامہ جزریؒ کے نزدیک یہ واؤ عاطفہ ہے۔ اور اس کا مابعد شرط اپنی جزاء محذوف سے مل کر

معطوف ہوگا، اور اس مابعد شرط کی نقیض مقدر ہوگی جو معطوف علیہ ہوگی، تو عبارت یوں بنے گی اِنْ لَمْ تَدْخُلْ عَلَى الْمَاضِيْ فَانْ لِلْاِسْتِقْبَالِ (پورا معطوف علیہ) وَاِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمَاضِيْ فَانْ لِلْاِسْتِقْبَالِ (پورا جملہ معطوف) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

فائدہ (۲۰) : مصنف نے فرمایا اَنْ استقبال کے لیے ہوگا اگرچہ ماضی پر داخل ہو، حالانکہ مطلقاً یہ کہنا درست نہیں کیونکہ اَنْ جب فعل مضارع پر داخل ہو تو اس کو استقبال کے ساتھ بھی خاص کر دیتا ہے اور مصدر کی تاویل میں بھی کر دیتا ہے، لیکن جب ماضی پر داخل ہو تو اسے مصدر کی تاویل میں تو کرتا ہے مگر اس میں استقبال والا معنی پیدا نہیں کرتا بلکہ اس کے اندر ماضی والا معنی ہی ہوتا ہے۔ الا یہ کہ کوئی قرینہ اور دلیل پائی جائے۔ جیسے عَبَسَ وَتَوَلّٰى اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمٰى ، لَوْلَا اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وغیرہ مثالوں میں اَنْ ماضی پر داخل ہے لیکن معنی ماضی والا ہی ہے استقبال والا نہیں۔

ترکیب الامثلة المتعلقة

با النوع الخامس

مثال اَنْ کی جیسے اَسْلَمْتُ اَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ

اَسْلَمْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل، اَنْ ناصبہ مصدریہ ، اَدْخُلَ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب بالفتحہ لفظاً مسند فعل، اَنَا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، اَلْجَنَّةَ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول فیہ یا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ یا مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مفعول لہ اَسْلَمْتُ فعل کے لیے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال لَنْ کی جیسے لَنْ تَرَانِيْ

لَنْ ناصبہ تاکیدیہ، تَرَا فعل مضارع مفرد معتل الفی منصوب بالفتحہ تقدیراً مسند فعل ، اَنْتَ ضمیر [illegible] مذکر [illegible] مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، نون وقایہ

ی ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال کَیْ کی جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ

اَسْلَمْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، کَیْ ناصبہ سببیہ ، اَدْخُلَ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب بالفتحہ لفظاً مسند فعل ، اَنَا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، اَلْجَنَّةَ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول فیہ یا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بتاویل مصدر مجرور ہوا لام جارہ مقدرہ کے لیے ، جار مجرور متعلق ہوئے اَسْلَمْتُ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال اِذَنْ کی جیسے اَنَا اٰتِیْکَ غَدًا ، اِذَنْ اُکْرِمَکَ

اَنَا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع منفصل مرفوع محلاً مسند الیہ مبتداء ، اٰتِیْ فعل مضارع مفرد معتل یائی مرفوع بالضمہ تقدیراً مسند فعل ، اَنَا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، کَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، غَدًا ظرف منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول فیہ ، فعل اپنے فاعل ،مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اِذَنْ ناصبہ جوابیہ ، اُکْرِمَ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب بالفتحہ لفظاً مسند فعل ، اَنَا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، کَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب از ماقبل۔

تم النوع الخامس

فالحمد لله الاحد الصمد

والصلوٰة والسلام علی رسوله محمد وعلی آله وصحبه الی الابد

﴿النوع السادس﴾

حاصل نوع : حاصل اس نوع کا یہ ہے کہ یہ چھٹی نوع ہے عوامل سماعیہ کی تیرہ نوعوں میں سے۔ ذات ان کی حرف ہے۔ نام ان کا حروف جازمہ ہے۔ تعداد میں یہ پانچ ہیں۔ مدخول ان کا فعل مضارع ہے۔ اور عمل ان کا لفظی بھی ہے اور معنوی بھی۔ لفظی عمل تو یہ ہے کہ فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ اِنْ شرطیہ کے ماسوا تو لفظوں ہی میں موجود ہو کر جزم دیتے ہیں۔ اور اِنْ شرطیہ بعض مقامات میں مقدر ہو کر بھی جزم دیتا ہے۔

اور معنوی عمل ہر ایک کا مختلف ہے جو آگے آرہا ہے۔

﴿حروف جازمہ سے متعلقہ فوائد﴾

حروف جازمہ کی تفصیل :

☆ لَمْ ، لَمَّا .....

فائدہ (۱) : ان دونوں کا لفظی عمل یہ ہے کہ فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ اور لَمَّا یَضْرِبْ اور معنوی عمل یہ ہے کہ فعل مضارع مثبت کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں۔

فائدہ(۲) : لَمْ اور لَمَّا اگرچہ فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اوراسے ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں۔لیکن پھر بھی کئی وجوہ سے ان دونوں میں فرق ہے۔مثلاً ....

❁ لَمَّا ماضی میں استغراقِ نفی کے لیے آتا ہے جب کہ لَمْ مطلق نفی کے لیے۔یعنی لَمَّا کی نفی لَمَّا کے بولنے تک ماضی کے تمام زمانوں کو گھیرنے والی ہوتی ہے۔جیسے لَمَّا يَنْصُرُ زَيْدٌ(زید نے اب تک گزشتہ زمانوں میں سے کسی زمانہ میں مدد نہیں کی) بخلاف لَمْ کہ اس میں نفی کا استغراق ضروری نہیں۔

❁ لَمَّا کو حرف شرط کے ساتھ ذکر نہیں کیا جا سکتا جب کہ لَمْ کو حرف شرط کے ساتھ ذکر کیا جا سکتا ہے۔ جیسے اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ

❁ لَمَّا کے بعد فعل کا حذف جائز ہے۔جیسے نَصَحْتُ لِزَيْدٍ وَلَمَّا اَیْ وَلَمَّا تَنْفَعْهُ النَّصِيْحَةُ جب کہ لَمْ کے بعد فعل کا حذف جائز نہیں۔

❁ لَمَّا کی نفی کی صورت میں ثبوت کی امید ہوتی ہے بخلاف لَم، کہ اس کی نفی متوقع الثبوت نہیں ہوتی جیسے لَمَّا يَذْهَبُ زَيْدٌ زید ابھی تک نہیں گیا لیکن اس کے جانے کی امید ہے۔

فائدہ(۳) : لَمَّا کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ جازمہ استغراقیہ ۲۔ شرطیہ ۳۔ استثنائیہ

﴿۱﴾ **جازمہ استغراقیہ :** اس کی تفصیل گزر چکی ہے چند مثالیں ذکر کی جاتی ہیں۔ جیسے لَمَّا يَذُوْقُوا الْعَذَابَ ، لَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ ، كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا اَمَرَهُ

﴿۲﴾ **شرطیہ:** لَمَّا جب ماضی پر داخل ہو تو اس وقت شرطیہ ہوتا ہے۔جیسے لَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ، فَلَمَّا نَجَّاكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ، فَلَمَّا نَجَّاهُمْ فَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً ، فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ..... قرآن مجید میں لَمَّا شرطیہ کی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔

﴿۳﴾ **استثنائیہ :** لَمَّا جملہ اسمیہ پر داخل ہو تو اس وقت استثنائیہ ہوتا ہے۔ اور اس کی نشانی یہ

ہے کہ یہ اِنْ نافیہ کے بعد آتا ہے۔ جیسے اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ۔

خلاصہ یہ نکلا کہ لَمَّا مضارع پر داخل ہو تو ''جازمہ'' ماضی پر داخل ہو تو ''شرطیہ'' اور جملہ اسمیہ پر داخل ہو تو ''استثنائیہ'' ہوتا ہے۔

☆ لام امر ....

فائدہ (۴) : اس کا لفظی عمل یہ ہے کہ فعل مضارع معروف کے مخاطب کے صیغوں کے علاوہ باقی صیغوں پر داخل ہو کر ان کو جزم دیتا ہے۔ جیسے لِيَضْرِبْ ، لِيَضْرِبَا

اور معنوی عمل یہ ہے کہ فعل مضارع میں ''طلب فعل'' والا معنی پیدا کرتا ہے۔

فائدہ (۵) : لام امر ویسے تو مکسور ہوتا ہے لیکن اس سے پہلے اگر واؤ ، فاء یا ثم آجائے تو ساکن ہو جاتا ہے۔ جیسے وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ ، ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ ، فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ

فائدہ (۶) : قُلْ کے جواب میں لام امر محذوف ہوتا ہے۔ جیسے قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اَیْ لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

☆ لائے نہی ....

فائدہ (۷) : اس کا بھی لفظی عمل یہ ہے کہ فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ جیسے لَا يَضْرِبْ ، لَا تَضْرِبْ لَا يَضْرِبَا ، لَا يَضْرِبُوْا

اور معنوی عمل یہ ہے کہ فعل مضارع میں ''ترک طلب فعل'' والا معنی پیدا کرتا ہے۔

☆ اِنْ ....

فائدہ (۸) : اس کو اِنْ شرطیہ کہتے ہیں۔ یہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے پہلے کو شرط دوسرے کو جزاء

کہتے ہیں۔ یہ شرط اور جزاء دونوں کو جزم دیتا ہے۔ فعل مضارع کو لفظاً اور فعل ماضی کو تقدیراً پھر شرط اور جزاء کی چار صورتیں ہیں۔

☆ شرط اور جزاء دونوں فعل مضارع ہوں۔ اس صورت میں دونوں پر جزم واجب ہوگی اور وہ مجزوم لفظاً ہوں گے۔ جیسے اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ

☆ دونوں فعل ماضی ہوں۔ اس صورت میں دونوں مجزوم تقدیراً ہوں گے۔ جیسے اِنْ نَصَرْتَ نَصَرْتُ

☆ شرط مضارع ہو اور جزاء اس کے علاوہ۔ جیسے اِنْ تَنْصُرْ نَصَرْتُ یا اِنْ تَضْرِبْ فَزَیْدٌ ضَارِبٌ اس صورت میں شرط یعنی مضارع مجزوم لفظاً ہوگا اور جزاء مجزوم تقدیراً

☆ شرط ماضی ہو اور جزاء مضارع۔ اس صورت میں ماضی مجزوم تقدیراً ہوگی اور مضارع پر رفع اور جزم دونوں جائز ہوں گے لیکن جزم کثیر الاستعمال ہے۔ جیسے اِنْ نَصَرْتَ اَنْصُرُ یا اَنْصُرْ اور اس کا معنوی عمل یہ ہے کہ فعل ماضی کو مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔

فائدہ (۹) : شرط ہمیشہ جملہ فعلیہ ہوتی ہے اور جزاء جملہ فعلیہ بھی ہو سکتی ہے، جملہ اسمیہ بھی اور مذکور بھی ہو سکتی ہے، محذوف بھی۔

فائدہ (۱۰) : شرط کے لیے سات شرطیں ہیں۔

﴿۱﴾ معنیٰ فعل ماضی نہ ہو۔ لہذا اِنْ ضَرَبْتَ اَمْسِ اَضْرِبْ کہنا درست نہیں ہوگا۔

﴿۲﴾ اس میں طلب والا معنی نہ ہو یعنی امر، نہی، استفہام وغیرہ نہ ہو۔ لہذا اِنْ قُمْ کہنا درست نہیں۔

﴿۳﴾ فعل غیر متصرف نہ ہو۔ لہذا اِنْ لَیْسَ کہنا درست نہ ہوگا۔

﴿۴﴾ سین یا سَوْفَ میں سے کوئی حرف اس پر داخل نہ ہو۔ لہذا اِنْ سَیَضْرِبُ کہنا درست نہ ہوگا۔

﴿۵﴾ اس پر قَدْ داخل نہ ہو۔ لہذا اِنْ قَدْ جَاءَتْ درست نہیں۔

﴿۶﴾ لَمْ اور لَا کے علاوہ کوئی اور حرف نفی داخل نہ ہو۔ لہذا اِنْ لَنْ یَّضْرِبَ کہنا درست نہیں ہوگا۔

﴿۷﴾ جملہ اسمیہ نہ ہو۔ لہذا اِنْ زَیْدٌ ضَارِبٌ اَضْرِبْ کہنا درست نہ ہوگا۔

فائدہ (۱۱) : شرط کی جزاء پر فاء کا داخل کرنا کس صورت میں واجب، کس صورت میں جائز

اور کس صورت میں ممتنع ہے؟ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

﴿۱﴾ واجب : ہر وہ جزاء جس کا شرط بننا ممتنع ہو اس پر فاء کا داخل کرنا واجب ہے۔ اس کی پھر چند صورتیں ہیں۔

(۱) جزاء جملہ اسمیہ ہو۔ جیسے اِنْ تَأْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ

(۲) جزاء ایسا جملہ ہو جس میں طلب والا معنی ہو یعنی امر، نہی یا دعا وغیرہ ہو۔

امر کی مثال جیسے اِنْ رَأَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْهُ

نہی کی مثال جیسے اِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْهُ

دعا کی مثال جیسے اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا

(۳) جزا فعل ماضی ہو اور اس پر قَدْ داخل ہو لفظاً، جیسے اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ یا تقدیرًا جیسے اِنْ کَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَکَذَبَتْ اَیْ فَقَدْ کَذَبَتْ

(۴) جزاء فعل مضارع ہو اور اس پر سین یا سوف میں سے کوئی داخل ہو۔ جیسے اِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰهُ

(۵) جزاء مضارع منفی لَنْ کے ساتھ ہو۔ جیسے مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ

(۶) جزاء ماضی منفی مَا کے ساتھ ہو۔ جیسے فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَمَا سَاَلْتُکُمْ مِّنْ اَجْرٍ

(۷) جزاء فعل جامد ہو (جس کی ماضی کے سوا کوئی گردان نہ آتی ہو۔) جیسے اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِیَ ، مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا

﴿۲﴾ جائز : دو صورتوں میں فاء لانا جائز ہے۔

(۱) جزاء مضارع مثبت ہو۔ جیسے اِنْ تَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْکَ یا فَاَضْرِبُکَ دونوں طرح جائز ہے۔

(۲) جزاء مضارع منفی لَا کے ساتھ ہو۔ جیسے اِنْ تَشْتِمْنِیْ لَا اَضْرِبْکَ یا فَلَا اَضْرِبُکَ دونوں طرح جائز ہے۔ قرآن کریم سے مثالیں، جیسے وَمَنْ کَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ، اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْکُمْ ، مَنْ جَاءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰی اِلَّا مِثْلَهَا ، وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَی الْهُدٰی لَا یَتَّبِعُوْکُمْ

﴿۳﴾ **ممتنع** : دو صورتوں میں فاء لانا ممتنع ہے۔

۱۔ جب جزاء فعل ماضی ہو بغیر قَدْ کے۔ جیسے مَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا لہٰذا فَکَانَ اٰمِنًا پڑھنا ناجائز ہوگا۔

۲۔ نفی جحد بلم کا صیغہ ہو۔ جیسے مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰهَ

پس اگر شرط کے بعد ماضی مثبت کا صیغہ بغیر قد کے آجائے یا نفی جحد بلم کا صیغہ آجائے اور اس کے شروع میں فاء ہو تو سمجھ لیں کہ یہ صیغہ جزاء نہیں بلکہ جزاء آگے آرہی ہے اور یہ فاء عاطفہ ہے اور اس کے مابعد فعل کا عطف ماقبل فعل شرط پر ہو رہا ہے۔ جیسے وَاِنْ تَلَاهَا (اَیْ آیَةَ السَّجْدَةِ) فَسَجَدَ ثُمَّ دَخَلَ فِی الصَّلٰوةِ فَتَلَاهَا سَجَدَ لَهَا اب اس جملہ میں جزاء سَجَدَ لَهَا ہے فَسَجَدَ، ثُمَّ دَخَلَ، فَتَلَاهَا تینوں جزاء نہیں ہیں۔ اسی طرح نفی جحد بلم کی مثال جیسے وَمَنْ تَلَا سَجْدَةً فَلَمْ یَسْجُدْ حَتّٰی دَخَلَ فِیْ صَلٰوةٍ فَاَعَادَهَا وَسَجَدَ اَجْزَأَتْهُ السَّجْدَةُ عَنِ التِّلَاوَتَیْنِ اس مثال میں جزاء فَلَمْ یَسْجُدْ نہیں بلکہ بعد میں اَجْزَأَتْهُ السَّجْدَةُ ہے درمیان والے افعال کا ایک دوسرے پر عطف کریں گے۔

فائدہ (۱۲) : کبھی کبھی فاء جزائیہ کی جگہ اذا بھی لایا جاتا ہے۔ جیسے اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ اِذَا هُمْ یَقْنَطُوْنَ اس مثال میں هُمْ یَقْنَطُوْنَ جزاء ہے جو جملہ اسمیہ ہے لیکن اس پر فاء لانے کی بجائے اذا لائے ہیں۔

فائدہ (۱۳) : امر، نہی، نفی، استفہام، تمنی، عرض، دعا اور تحضیض کا جواب اگر واؤ اور فاء سے خالی ہو اور ارادہ سبب مسبب کا ہو (پہلا دوسرے کے لیے سبب بن سکتا ہو) تو وہاں اِنْ سمیت اپنی شرط کے مقدر ہوتا ہے۔ اور مذکورہ چیزوں کا جواب اِن شرطیہ کی جزاء ہونے کی وجہ سے مجزوم ہوتا ہے۔

امر کی مثال جیسے اَسْلِمْ تَسْلَمْ

نہی کی مثال جیسے لَا تَکْفُرْ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ

استفہام کی مثال جیسے هَلْ تَنْصُرُ اَنْصُرْ؟

تمنی کی مثال جیسے لَیْتَ لِیْ مَا لاً اُنْفِقُهٗ

عرض کی مثال جیسے اَلاَ تَنْزِلُ بِنَا تُصِبْ خَیْرًا

دعا کی مثال جیسے اَبْقَاکَ اللّٰهُ اَرْزُکَ

تحضیض کی مثال جیسے لَوْلاَ تَأْتِیْنِیْ اُکْرِمْکَ

نفی کی مثال جیسے لاَ تَفْعَلُ الشَّرَّ یَکُنْ خَیْرًا لَّکَ

اور اگر ارادہ سبب مسبب کا نہ ہو تو وہاں تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ صفت ہو موصوف کی جبکہ اس سے پہلے کوئی نکرہ ہو۔ جیسے هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ

۲۔ حال ہو۔ جیسے فَذَرْهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ

۳۔ جملہ مستانفہ ہو۔ جیسے قَالَ رَائِدُهُمْ اَرْسُوْا نُزَاوِلُهَا

فائدہ (۱۴) : کبھی کبھی اِنْ شرطیہ لا نافیہ میں مدغم ہو جاتا ہے پس ظاہرین اسے اِلاَّ استثنائیہ سمجھتا ہے، حالاں کہ وہ اِلاَّ استثنائیہ نہیں ہوتا۔ جیسے اِلاَّ تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ ای اِنْ لاَ تَصْرِفْ اور کبھی مَا زائدہ میں مدغم ہو جاتا ہے جو بظاہر اِمَّا عاطفہ محسوس ہوتا ہے جیسے وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ

فائدہ (۱۵) : اگر اِنْ شرطیہ یا کسی بھی اداۃ شرط کے بعد کوئی اسم مرفوع آجائے تو وہ فعل محذوف کا فاعل یا نائب فاعل ہوگا اور مابعد فعل اس (فعل محذوف) کی تفسیر ہوگی۔ جیسے وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْهُ ای وَاِنِ اسْتَجَارَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ ...... اسی طرح اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ ای اِذَا کُوِّرَتِ الشَّمْسُ کُوِّرَتْ

فائدہ (۱۶) : جب شرط پر مضارع کا عطف ہو واؤ یا فاء کے ساتھ تو مضارع میں دو وجہیں جائز ہیں۔

(۱) جزم : بنا بر عطف (۲) نصب بنا بر تقدیر اَنْ مثلاً:

اِنْ تَحْلِفْ وَتَکْذِبَ یَا تَکْذِبْ تَأْثَمْ ، اِنْ تَقْضِ وَتَعْدِلَ یَا تَعْدِلْ تُدْرِکْ رِضَا النَّاسِ

اور جزاء پر جب مضارع کا عطف ہو واؤ یا فاء کے ساتھ تو وہاں مضارع میں تین وجہیں جائز ہیں۔

(۱) جزم : بنا بر عطف (۲) نصب : بنا بر تقدیر اَنْ (۳) رفع : بنا بر استیناف مثلاً:

مَنْ یَّأْکُلْ کَثِیْرًا یَتَخَمْ وَیَمْرَضْ یا یَمْرَضَ یا یَمْرَضُ

فائدہ(۱۷) : جب شرط اور قسم دونوں جمع ہو جائیں تو جواب ان میں سے سابق کے لیے ہوگا۔

اگر شرط پہلے ہو تو جواب اس کے لیے ہوگا۔ جیسے اِنْ صَحِبْتَ الْاَشْرَارَ وَاللّٰہِ تَنْدَمْ .... اور اگر قسم پہلے ہو تو جواب قسم کے لیے ہوگا۔ جیسے وَاللّٰہِ اِنْ صَحِبْتَ الْاَشْرَارَ لَتَنْدَمَنَّ ... لیکن اگر شرط اور قسم سے پہلے ایسی چیز (مبتداء ، اِنَّ وغیرہ) ہو جو خبر کی طرف محتاج ہو تو پھر جواب میں اختیار ہے خواہ شرط کے لیے بنائیں یا قسم کے لیے۔ جیسے، اَنْتَ وَاللّٰہِ اِنِ اتَّبَعْتَ نُصْحَ الْاُسْتَاذِ تَنْجَحْ یا لَتَنْجَحَنَّ اسی طرح اِنَّکَ اِنْ اَتْقَنْتَ الْعَمَلَ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ اُضَاعِفْ لَکَ الْاَجْرَ یا لَاُضَاعِفَنَّ لَکَ الْاَجْرَ

فائدہ(۱۸) : اِنْ کی چار قسمیں ہیں۔

﴿۱﴾ **مخففہ من المثقلہ** : اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کی خبر پر لام تاکید یہ مفتوحہ داخل ہوتا ہے، اور یہ عموماً افعال ناقصہ ، افعال مقاربہ اور افعال قلوب کے شروع میں آتا ہے۔ جیسے وَاِنْ کُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغَافِلِیْنَ ، وَاِنْ نَّظُنُّکَ لَمِنَ الْکَاذِبِیْنَ ، وَاِنْ وَّجَدْنَا اَکْثَرَهُمْ لَفَاسِقِیْنَ (دیکھیں صفحہ ۱۸۱)

﴿۲﴾ **اِنْ نافیہ** : اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے بعد عموماً اِلَّا استثنائیہ ہوتا ہے۔ جیسے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ، اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا الْحُسْنٰی

﴿۳﴾ **اِنْ زائدہ** : اس کی نشانی یہ ہے کہ یہ اکثر مَا نافیہ کے بعد زائدہ ہوتا ہے۔ جیسے مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ ، کبھی مَا مصدریہ کے بعد زائدہ ہوتا ہے۔ جیسے اِنْتَظِرْ مَا اِنْ جَلَسَ الْاَمِیْرُ ، کبھی لَمَّا کے بعد، جیسے لَمَّا اِنْ جَلَسْتَ جَلَسْتُ ، کبھی مَا موصولہ کے بعد ، جیسے درج ذیل شعر میں

ع یُرَجِّی الْفَتٰی مَا اِنْ لَا یَرَاهُ :: وَتَعْرِضُ دُوْنَ اَدْنَاهُ الْخُطُوْبُ

﴿۴﴾ **اِنْ شرطیہ** : اس کی تفصیل ماقبل میں گزر چکی ہے۔

عن الفاعل الغائب اوعن الفاعل المتکلم......

فائدہ(۱۹) : لام امر چوں کہ مخاطب معلوم کے صیغوں پر داخل نہیں ہوتا اس لیے عن الفاعل المخاطب نہیں کہا۔

وتسمی الاولی شرطا والثانیۃ جزاء .....

ضابطہ(۱) : اگر دو اسموں کا عطف ڈالا جائے دو معمولوں پر ایک حرف عطف کے ذریعے تو یہ جائز ہے یا ناجائز؟ اس میں تین مذہب ہیں۔

- امام سیبویہؒ کے نزدیک مطلقاً ناجائز ہے۔
- امام فراءؒ کے نزدیک مطلقاً جائز ہے۔
- جمہور کے نزدیک اگر معمول مجرور مقدم ہو تو جائز ہے ورنہ ناجائز۔ جیسے فِی الدَّارِ زَیْدٌ وَ الْحُجْرَۃِ بَکْرٌ اس مثال میں اَلْحُجْرَۃِ کا عطف اَلدَّارِ پر ہے۔ اور بَکْرٌ کا عطف زَیْدٌ پر ہے اور معمول مجرور (یعنی اَلدَّارِ اور اَلْحُجْرَۃِ) مقدم ہے اس لیے جمہور کے نزدیک بھی جائز ہے، فراء کے نزدیک تو ویسے بھی جائز ہے لیکن سیبویہ کے نزدیک ناجائز ہے۔

اور کتاب میں جو صورت ہے اس میں اَلثَّانِیَۃُ کا عطف ہے اَلْاُوْلٰی پر اور جَزَاءً کا عطف ہے شَرْطًا پر اور معمول مجرور مقدم نہیں (کیوں کہ معمول مجرور یہاں ہے ہی نہیں) لہٰذا سیبویہ اور جمہور کے نزدیک یہ صورت ناجائز ہے اور فراء کے نزدیک جائز ہے۔ پس سیبویہ اور جمہور کے نزدیک اس صورت میں عامل محذوف ہوگا اور عبارت یوں ہوگی، وَتُسَمّٰی الثَّانِیَۃُ جَزَاءً اور یہ ”عطف الجملۃ علی الجملۃ“ ہوگا۔ (ایسی عبارتوں میں پہلا عامل ہی دوبارہ محذوف ہوتا ہے)

نوٹ : مذکورہ ضابطے کا نام ہے ”عَطْفُ الْاِسْمَیْنِ عَلٰی مَعْمُوْلَیْنِ بِعَاطِفٍ وَّاحِدٍ“

ترکیب الامثلۃ المتعلقۃ

بالنوع السادس

مثال لَمْ کی جیسے لَمْ یَضْرِبْ زَیْدٌ

اَیْ مَا ضَرَبَ زَیْدٌ

لَمْ جازمہ ، یَضْرِبْ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظاً مسند فعل ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسَّر اَیْ حرف تفسیر ، مَا نافیہ غیر عاملہ ، ضَرَبَ مسند فعل ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر تفسیر۔

مثال لَمَّا کی جیسے لَمَّا یَضْرِبْ زَیْدٌ

اَیْ مَاضَرَبَ زَیْدٌ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْاَزْمِنَۃِ الْمَاضِیَۃِ

لَمَّا جازمہ استغراقیہ ، یَضْرِبْ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظاً مسند فعل زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسَّر ، اَیْ حرف تفسیر ، مَا نافیہ غیر عاملہ ، ضَرَبَ مسند فعل ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ فاعل ، فِیْ جارہ ظرفیہ ، شَیْءٍ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف ، مِنْ جارہ بیانیہ، اَلْاَزْمِنَۃِ جمع مکسر منصرف مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف ، الف لام بمعنی اَلَّتِیْ اسم موصول ، مَاضِیَۃِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر اسم موصول یعمل عمل فعلہ ، ھِیَ ضمیر برائے واحدہ مؤنث غائبہ مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے اسم موصول مرفوع محلاً اس کا فاعل شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صلہ ، موصول صلہ مل کر صفت ، موصوف صفت مل کر مجرور مِنْ جارہ کے لیے ، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئی ثابت شبہ فعل مقدر کے ساتھ ، ثَابِتٍ صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز

الاستتار راجع بسوئے موصوف مرفوع محلاً اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت شَیْءٍ کے لیے ، موصوف صفت مل کر مجرور فِیْ جارہ کے لیے ، جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی ضَرَبَ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر تفسیر۔

مثال لام امر کی جیسے لِیَضْرِبْ زَیْدٌ

لام امریہ جازمہ ، یَضْرِبْ صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظاً مسند فعل ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

مثال لَا ناھیہ کی جیسے لَا یَضْرِبْ زَیْدٌ

لَا ناھیہ جازمہ ، یَضْرِبْ صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظاً مسند فعل ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

مثال اِنْ شرطیہ کی جیسے

اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ

اِنْ شرطیہ جازمہ ، تَضْرِبْ صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظاً مسند فعل ، اَنْتَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ، اَضْرِبْ صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظاً مسند فعل، اَنَا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء ، شرط جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

تم النوع السادس

فالحمد لله الذی خلق الناس وجعل لهم السمع والابصار والافئدة

والصلوٰۃ والسلام علی محمدن الذی لانبی بعده

وعلی آله وصحبه الذین فازوا بالسعادة

❀❀❀

النوع السابع

حاصل نوع : حاصل اس نوع کا یہ ہے کہ یہ عوامل سماعیہ کی تیرہ نوعوں میں سے ساتویں نوع ہے۔ ذات ان کی اسم ہے۔ نام ان کا اسماء شرطیہ جازمہ ہے۔ تعداد میں یہ نو ہیں۔ مدخول ان کا دو فعل ہوتے ہیں پہلے کو "شرط" اور دوسرے کو "جزاء" کہتے ہیں۔ عمل ان کا یہ ہے کہ شرط اور جزاء کو جزم دیتے ہیں۔ چوں کہ یہ جزم دیتے ہیں اس وجہ سے انہیں "اسماء جازمہ" کہتے ہیں۔ اور اس وجہ سے کہ یہ شرط اور جزاء کا تقاضا کرتے ہیں ان کو "کلم المجازاۃ" بھی کہتے ہیں۔ پھر چوں کہ یہ اِنْ شرطیہ کے معنی کو متضمن ہوتے ہیں اس وجہ سے ان کو "اسماء متضمنہ معنی حرفِ شرط" بھی کہتے ہیں۔

اسماء شرطیہ سے متعلقہ فوائد

اسماء شرطیہ نو ہیں۔ ہر ایک کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) مَنْ ....

فائدہ (۱) : مَنْ کی کئی اقسام ہیں۔

۱ مَنْ شرطیہ : اس کی نشانی یہ ہے کہ یہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ اول کو شرط، ثانی کو جزاء کہتے ہیں۔ جیسے وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ۔

﴿۲﴾ **مَنْ موصولہ** : اس کی نشانی یہ ہے کہ یہ اَلَّذِیْ کے معنی میں ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے جو صلہ بنتا ہے۔ پھر یہ اپنے صلہ کے ساتھ مل کر حسب موقع، کبھی فاعل، کبھی مفعول بہ، کبھی مبتداء، کبھی خبر اور کبھی مجرور محلا ہوتا ہے۔

﴿۳﴾ **مَنْ استفہامیہ** : اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے بعد ایک جملہ یا کوئی اسم ہوتا ہے۔ یہ ابتدائے کلام میں واقع ہوتا ہے اور عموماً مبتداء بنتا ہے۔ جیسے مَنْ ضَرَبْتَهُ ، مَنْ رَبُّكَ ، مَنْ اَبُوْكَ اور کبھی مجرور محلا ہوتا ہے۔ جیسے لِمَنِ الْمُلْكُ

﴿۴﴾ **من موصوفہ** : یہ مَنْ موصولہ کے ساتھ ملتا جلتا ہے، اور اکثر مقامات جہاں مَنْ موصولہ ہوتا ہے وہاں مَنْ موصوفہ بھی بن سکتا ہے۔ یہ ترکیب میں موصوف بنتا ہے۔ اور مابعد جملہ صفت، پھر موصوف صفت مل کر کبھی فاعل بنتا ہے کبھی مفعول بہ کبھی مبتداء اور کبھی خبر وغیرہ

﴿۵﴾ **مَنْ نافیہ** : اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے بعد اِلَّا آتا ہے۔ جیسے وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ

(۲) مَا ....

فائدہ (۲) : یہ اکثر غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے۔ اور کبھی ذوی العقول کے لیے بھی آجاتا ہے۔ اس کی بھی کئی اقسام ہیں۔ جو صفحہ نمبر ۱۸۹ پر گزر چکی ہیں۔ ملاحظہ فرمالیں۔

(۳) اَیٌّ ....

فائدہ (۳) : اَیٌّ کی بھی کئی اقسام ہیں۔

﴿۱﴾ **شرطیہ جازمہ**: اس کے بعد دو جملے ہوں گے پہلا شرط، دوسرا جزاء جیسے اَيًّا مَّا تَدْعُوْ

فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ، اَیَّ شَیْءٍ تَأْ کُلْ اٰ کُلْ

﴿۲﴾ **استفہامیہ** : اس کے بعد ایک جملہ ہوگا یا اسم ہوگا۔ جیسے اَیُّهُمْ یَكْفُلُ مَرْیَمَ ؟ ، اَیُّ امْرَأَةٍ زَوْجَتُكَ؟

﴿۳﴾ **موصولہ** : یہ اَلَّذِیْ کے معنی میں ہوتا ہے اور واحد مذکر، تثنیہ مذکر، اور جمع مذکر تین معانی کے لیے آتا ہے پھر اس کی چار حالتیں ہیں تین حالتوں میں معرب اور ایک حالت میں مبنی علی الضم ہوتا ہے وہ چار حالتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مضاف نہ ہو اور صدر صلہ (صلہ کا شروع والا حصہ) مذکور ہو۔ جیسے اَیٌّ هُوَ قَائِمٌ

(۲) مضاف نہ ہو اور صدر صلہ بھی مذکور نہ ہو۔ جیسے اَیٌّ قَائِمٌ

(۳) مضاف ہو اور صدر صلہ بھی مذکور ہو۔ جیسے اَیُّهُمْ هُوَ قَائِمٌ

(۴) مضاف ہو اور صدر صلہ مذکور نہ ہو۔ جیسے اَیُّهُمْ قَائِمٌ

پہلی تین حالتوں میں معرب اور آخری حالت میں مبنی ہوتا ہے۔ لہذا پہلی تین حالتوں میں تینوں حرکتیں اس پر آئیں گی، مثلاً یُفْلِحُ اَیٌّ مُجْتَهِدٌ ، اَكْرَمْتُ اَیًّا هُوَ مُجْتَهِدٌ ، اَحْسَنْتُ اِلٰى اَیٍّ هُمْ مُجْتَهِدُوْنَ اور آخری حالت میں مبنی علی الضم ہوگا مثلاً یُفْلِحُ اَیُّهُمْ مُجْتَهِدٌ ، اَكْرَمْتُ اَیُّهُمْ مُجْتَهِدٌ ، اَحْسَنْتُ اِلٰى اَیُّهُمْ مُجْتَهِدٌ ، اَكْرِمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ اَخْلَاقًا ، ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِیْعَةٍ اَیُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا ، سَلِّمْ عَلٰى اَیُّهُمْ اَفْضَلُ ..... البتہ اس حالت میں تینوں حرکات بھی جائز ہیں۔ مثلاً یُفْلِحُ اَیُّهُمْ مُجْتَهِدٌ ، اَكْرِمْ اَیَّهُمْ اَحْسَنُ اَخْلَاقًا ، اَحْسَنْتُ اِلٰى اَیِّهِمْ مُجْتَهِدٌ لیکن بناء علی الضم اغلب واکثر ہے۔

﴿۴﴾ **دالہ علی الکمال** : یہ اگر نکرہ کے بعد واقع ہو تو صفت بنتا ہے۔ جیسے رَأَیْتُ رَجُلًا اَیَّ رَجُلٍ ..... اگر معرفہ کے بعد واقع ہو تو حال بنتا ہے۔ جیسے مَرَرْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ اَیَّ رَجُلٍ اور اگر مصدر کی طرف مضاف ہو تو مفعول مطلق بنتا ہے۔ جیسے اَكْرَمْتُهُ اَیَّ اِكْرَامٍ

﴿۵﴾ **موصلہ الی المنادی المعرف باللام** : یہ حرف ندا اور منادی معرف باللام ...

کے درمیان لایا جاتا ہے۔ جیسے یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ

فائدہ (۴) : اَیٌّ اگر کلام کے شروع میں ہو تو اپنے مضاف الیہ کے ساتھ مل کر مبتداء بنتا ہے۔

جیسے اَیُّنَا اَشَدُّ عَذَابًا ، اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ، اَیَّۃُ امْرَأَۃٍ زَوْجَتُکَ

اور اگر درمیان کلام میں ہو تو عامل کے موافق اعراب آئے گا۔ جیسے اَیًّا مَّا تَدْعُوْ فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ، اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ ، مِنْ اَیِّ شَیْئٍ خَلَقَہٗ

(۴) مَھْمَا ....

فائدہ (۵) : اس کی اصل کے بارے میں تین قول ہیں۔

﴿۱﴾ امام خلیلؒ کے نزدیک یہ اصل میں مَا مَا تھا۔ پہلا مَا شرطیہ اور دوسرا زائدہ تھا۔ پھر پہلے مَا کے الف کو ھاء سے تبدیل کر دیا تو مَھْمَا بن گیا۔

﴿۲﴾ امام زجاج کے نزدیک مَھْمَا مرکب ہے مَہْ اسم فعل اور مَا شرطیہ سے اور مَھْمَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ گویا سوال مقدر کا جواب ہے، کسی نے کہا لَا تَقْدِرُ عَلٰی مَا اَفْعَلُ (جو کام میں کروں گا تو اس پر قادر نہیں) تو آگے سے جواب میں کہا مَھْمَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ اَیْ مَہْ مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ (اپنی بات سے رک جا جو کچھ تو کرے گا میں بھی کروں گا۔)

﴿۳﴾ بعض نحویوں کے نزدیک مَھْمَا مستقل کلمہ ہے، مرکب نہیں۔

فائدہ (۶) : مَھْمَا کے تین معانی بیان کیے گئے ہیں۔

❁ بمعنی شرط غیر ظرف برائے غیر ذوی العقول، اس صورت میں اس کے بعد دو جملے ہوں گے پہلا شرط دوسرا جزاء۔ پھر اگر مابعد فعل مفعول بہ کا مطالبہ کر رہا ہو تو یہ مفعول بہ بنے گا۔ جیسے مھما تفعل تسئل عنہ اور اگر مابعد فعل لازمی ہو یا متعدی ہو لیکن اس کا مفعول بہ مذکور ہو تو یہ مبتداء بنے گا اور شرط اور جزا مل کر اس کی خبر۔ جیسے مھما ینزل بک من خطب فاحتملہ ، مھما تفعلوہ تجدوہ

❁ بمعنی ظرف زمان متضمن معنی شرط، جیسے مَھْمَا تَذْھَبْ اَذْھَبْ اس صورت میں مفعول فیہ بنے گا۔

❁ بمعنی استفہام عند البعض ،لیکن اکثر نے اس معنی کا انکار کیا ہے۔

(۵) حَیْثُمَا ....

فائدہ(۷) : یہ ظرف مکان کے لیے آتا ہے۔ پھر حَیْثُ اگر اکیلا ہو تو جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے،اور اپنے مضاف الیہ جملہ سے مل کر ماقبل کے لیے مفعول فیہ بنتا ہے۔ جیسے اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ... اور اگر اس کے بعد مَا ہو تو یہ شرط کے معنی کو متضمن ہوتا ہے۔اس وقت اس کے بعد دو جملے ہوتے ہیں پہلا شرط،دوسرا جزاء جیسے **حَیْثُمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ** (جس جگہ تو بیٹھے گا میں بھی بیٹھوں گا۔)

(۶) اِذْمَا ....

فائدہ(۸) : یہ ظرف زماں کے لیے آتا ہے اور شرط کے معنی کو متضمن ہوتا ہے۔ جیسے اِذْ مَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ

(۷) مَتٰی ....

فائدہ(۹) : یہ ظرف زمان کے لیے آتا ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

❁ **شرطیہ** : اس کے بعد دو جملے ہوں گے جو شرط اور جزاء بنیں گے۔جیسے مَتٰی تَصُمْ اَصُمْ

❁ **استفہامیہ** : اس وقت اس کے بعد ایک جملہ ہوگا یا اسم۔پھر اس کے بعد اگر فعل ہو تو یہ مفعول فیہ مقدم بنے گا جیسے مَتٰی سَافَرْتَ اور اگر اسم ہو تو یہ خبر مقدم بنے گا اور وہ اسم مبتداء مؤخر۔جیسے مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ

(۸) اَیْنَمَا ....

فائدہ(۱۰) : یہ ظرف مکان کے لیے آتا ہے اور دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

❁ **بمعنی شرط** : اس وقت اس کے بعد دو جملے ہوں گے، اول شرط، ثانی جزاء۔ جیسے اَینما تَمشِ اَمشِ (جہاں تو چلے گا میں چلوں گا)

❁ **بمعنی استفہام** : اس وقت اس کے بعد ایک ہی جملہ ہوگا۔ جیسے اَینما تذھبُ

(۹) اَنّٰی ....

فائدہ(۱۱) : یہ تین معانی کے لیے آتا ہے۔

❁ ظرف مکان متضمن معنی حرف شرط۔ جیسے اَنّٰی تَقْعُدْ اَقْعُدْ (جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)

❁ ظرف مکان بمعنی استفہام اس وقت اس کے بعد ایک جملہ ہوگا۔ جیسے اَنّٰی لکَ ھذا

❁ کبھی کبھی اَنّٰی محض ظرف زمان یا مکان کے لیے آتا ہے۔ شرط یا استفہام کے معنی کو متضمن نہیں ہوتا۔ جیسے فَأْتُوا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ

فائدہ(۱۲) : اسمائے شرطیہ جازمہ میں سے حَیْثُمَا ، اَیْنَمَا اور اَنّٰی ظرف مکاں کے لیے آتے ہیں۔ بمعنی "جہاں یا جس جگہ" اور اِذْمَا ، مَتٰی اور مَهْمَا ظرف زماں کے لیے آتے ہیں۔ بمعنی "جب یا جس وقت" مَنْ اور مَا غیر ظرفیہ ہیں۔ اور اَیٌّ کا حکم مضاف الیہ والا ہوتا ہے اگر اس کا مضاف الیہ ظرف ہو تو یہ بھی ظرف ہوگا ورنہ نہیں۔

فائدہ(۱۳) : **اسماء شرطیہ کے بارے میں ترکیبی ضابطہ**

اسماء شرطیہ کے بارے میں ترکیبی ضابطہ یہ ہے کہ ان میں سے مَنْ ، مَا اور اَیٌّ ترکیب میں کبھی مرفوع ہوتے ہیں، کبھی منصوب اور کبھی مجرور۔

جب ان کے بعد فعل لازمی ہو یا فعل متعدی ہو لیکن اس کا مفعول بہ مذکور ہو تو یہ مرفوع ہوتے ہیں۔

اور اگر ان کے بعد فعل متعدی ہو اور اس کا مفعول بہ مذکور نہ ہو تو یہ منصوب ہوتے ہیں اور مفعول بہ مقدم

بنتے ہیں۔ اور اگر کوئی اسم ان کی طرف مضاف ہو یا ان پر حرف جار داخل ہو تو یہ مجرور ہوتے ہیں۔

پھر مرفوع ہونے کی صورت میں مَنْ اور مَا ہمیشہ مبتداء بنتے ہیں۔ اور اَیٌّ کبھی مبتداء اور کبھی خبر بنتا ہے۔

اور منصوب ہونے کی صورت میں مَنْ اور مَا ہمیشہ مفعول بہ بنتے ہیں۔ اور اَیٌّ اپنے مضاف الیہ کے اعتبار سے کوئی مفعول بنے گا، اگر اس کا مضاف الیہ مصدر ہو تو اَیٌّ مفعول مطلق بنے گا۔ جیسے اَیَّ ضَرْبَةٍ تَضْرِبْ اَضْرِبْ ... اگر اس کا مضاف الیہ ظرف ہو تو مفعول فیہ بنے گا۔ جیسے اَیَّ یَوْمٍ تَذْهَبْ اَذْهَبْ .... اور اگر اس کا مضاف الیہ مصدر اور ظرف کے علاوہ ہو تو مفعول بہ بنے گا۔ جیسے اَیَّ شَیْءٍ تَطْلُبْ اَطْلُبْ

اور مجرور ہونے کی صورت میں یا مجرور باضافت ہوں گے یا مجرور بحرف الجر

ان تین کے علاوہ باقی اسمائے شرطیہ ترکیب میں یا منصوب ہوتے ہیں یا مجرور۔ اگر منصوب ہوں تو مفعول فیہ بنیں گے مابعد فعل کے لیے۔ اَیْنَمَا تَذْهَبْ اَذْهَبْ ، حَیْثُمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ

اور اگر مجرور ہوں تو متعلق ہوں گے بعد والے فعل سے۔ جیسے مِنْ اَیْنَ تَقْرَأْ اَقْرَأْ

ویسمی الاول شرطا والثانی جزاء ....

فائدہ (۴) : یہاں "عطف الاسمین علی معمولین بعاطف واحد" والا قاعدہ چلے گا۔ صفحہ نمبر ۲۲۹ پر ملاحظہ فرمالیں۔

او کان الاول مضارعا دون الثانی ....

ضابطہ (۱) : لفظ دُوْنَ اور بَیْنَ لازم الاضافت ہیں یعنی ہمیشہ مضاف ہوتے ہیں۔ اگر منصوب ہوں تو مفعول فیہ بنتے ہیں۔

وھو لا یستعمل الا فی غیر ذوی العقول غالبا.....

ضابطہ (۲) : غالبًا کا لفظ جہاں کہیں بھی آجائے تو اس کی چار ترکیبیں ہوسکتی ہیں۔

﴿۱﴾ یہ صفت ہو موصوف محذوف کے لیے (جو کہ ماقبل فعل کا مصدر ہوگا) پھر موصوف صفت مل کر ماقبل فعل کے لیے مفعول مطلق بنیں گے۔ یہاں عبارت ہوگی، اِسْتِعْمَا لًا غَالِبًا...

﴿۲﴾ صفت ہو موصوف محذوف زَمَا نًا یا وَقْتًا کے لیے، پھر موصوف صفت مل کر مفعول فیہ ہوں گے ماقبل فعل کے لیے، لہذا عبارت ہوگی زَمَا نًا غَالِبًا یا وَقْتًا غَالِبًا

﴿۳﴾ یہ حال ہو ماقبل فعل کی ضمیر سے۔

﴿۴﴾ یہ منصوب بِنَزْعِ الْخَافِضْ ہو، یعنی غَالِبًا اصل میں مجرور تھا اور اس سے پہلے فِیْ جارہ تھا۔ اصل عبارت تھی فِیْ غَالِبِ الْاِسْتِعْمَالِ پھر فِیْ جارہ کو حذف کر کے غَالِب کو منصوب کر دیا اور اَلْاِسْتِعْمَا لِ مضاف الیہ کو حذف کر کے اس کے عوض غَالِبِ مضاف پر تنوین لگادی تو غَالِبًا ہو گیا۔

اس طرح اگر حرف جار کو حذف کر کے اس کے مدخول کو نصب دیا جائے تو اسے ''منصوب بنزع الخافض'' کہتے ہیں۔

وهو ایضا للمكان ....

ضابطہ(۳) : اَیْضًا کا لفظ جہاں کہیں بھی آجائے تو یہ مفعول مطلق بنتا ہے فعل محذوف آض کے لیے، پھر فعل، فاعل اور مفعول مطلق مل کر جملہ معترضہ بن جاتا ہے۔

﴿﴾﴿﴾﴿﴾

ہمارا خون بھی شامل ہے تزئین گلستان میں
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

ترکیب الامثلۃ المتعلقۃ بالنوع السابع

مثال مَنْ کی جیسے مَنْ یُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْہُ

مَنْ شرطیہ جازمہ مرفوع محلاً مسندالیہ مبتداء ، یُکْرِمْ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظاً مسند فعل ، ھُــوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے مبتداء مرفوع محلاً مسندالیہ فاعل ، نون وقایہ ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ، اُکْــرِمْ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظاً مسند فعل ، اَنَــا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسندالیہ فاعل ، ہُ ضمیر برائے واحد مذکر غائب منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء ، شرط جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر مرفوع محلاً مسند خبر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال مَا کی جیسے مَاتَشْتَرِ اَشْتَرِ

مَـا شرطیہ جازمہ منصوب محلاً مفعول بہ مقدم ، تَشْتَرِ فعل مضارع مفرد معتل یائی مجزوم بحذف لام کلمہ مسند فعل ، اَنْـتَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسندالیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ، اَشْتَرِ فعل مضارع مفرد معتل یائی مجزوم بحذف لام کلمہ مسند فعل ، اَنَـا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسندالیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء ، شرط جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

مثال اَیٌّ کی جیسے اَیُّھُمْ یَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْہُ

اَیُّ شرطیہ جازمہ مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ، ھُمْ ضمیر برائے جمع مذکر غائبین مجرور متصل باضافت

مجرور محلا مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مسند الیہ مبتداء ، یَضْرِبُ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظا مسند فعل ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے مبتداء مرفوع محلا مسند الیہ فاعل ، نون وقایہ ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلا مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ، اَضْرِبْ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظا مسند فعل ، اَنَا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلا مسند الیہ فاعل ، ہُ ضمیر برائے واحد مذکر غائب منصوب متصل منصوب محلا مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء ، شرط جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر مرفوع محلا مسند خبر ، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال مَتٰی کی جیسے مَتٰی تَذْھَبْ اَذْھَبْ

مَتٰی شرطیہ جازمہ منصوب محلا مفعول فیہ مقدم ، تَذْھَبْ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظا مسند فعل ، اَنْتَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلا مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ، اَذْھَبْ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظا مسند فعل ، اَنَا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلا مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء ، شرط جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

مثال اَیْنَمَا کی جیسے اَیْنَمَا تَمْشِ اَمْشِ

اَیْنَمَا شرطیہ جازمہ منصوب محلا مفعول فیہ مقدم ، تَمْشِ فعل مضارع مفرد معتل یائی مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بحذف لام کلمہ مسند فعل، اَنْتَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلا مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ، اَمْشِ فعل مضارع مفرد معتل یائی مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بحذف لام کلمہ مسند فعل ، اَنَا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلا مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء ، شرط جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

مثال اَنّٰی کی جیسے اَنّٰی تکُنْ اَکُنْ

اَنّٰی شرطیہ جازمہ منصوب محلا مفعول فیہ مقدم ، تکُنْ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظا مسند فعل ، انتَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلا مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ، اَکُنْ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظا مسند فعل ، انا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلا مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء ، شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

مثال مَھْمَا کی جیسے مَھْمَا تَذْھَبْ اَذْھَبْ

مھما شرطیہ جازمہ منصوب محلا مفعول فیہ مقدم ، تذھب فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظا مسند فعل ، انتَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلا مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ، اذھب فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظا مسند فعل ، انا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلا مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

مثال حَیْثُمَا کی جیسے حَیْثُمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ

حیثما شرطیہ جازمہ منصوب محلا مفعول فیہ مقدم ، تقعُدْ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظا مسند فعل ، انتَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلا مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ، اقعُدْ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظا مسند فعل ، انا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلا مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء ، شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

مثال اِذْمَا کی جیسے اِذْمَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ

اِذْمَا شرطیہ جازمہ منصوب محلاً مفعول بہ مقدم ، تَفْعَلْ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظاً مسند فعل ، اَنْتَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ، اَفْعَلْ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بالسکون لفظاً مسند فعل ، اَنَا ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء ، شرط جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

تم النوع السابع

فالحمد لله مقلب الدهر ورب العصر

وصلى الله على نبيه محمد المكرم المطهر

وعلى آله واصحابه الى يوم الحشر

النوع الثامن

حاصل نوع : حاصل اس نوع کا یہ ہے کہ یہ آٹھویں نوع ہے عوامل سماعیہ کی تیرہ نوعوں میں سے۔ ذات ان کی اسم ہے۔ تعداد میں یہ چار ہیں۔ مدخول ان کا اسم نکرہ ہے۔ عمل ان کا یہ ہے کہ اسم نکرہ کو نصب دیتے ہیں تمیز ہونے کی بناء پر۔ ان میں سے ایک اسم عدد ہے، دوسرا کَمْ ہے، تیسرا کَذَا ہے اور چوتھا کَأَیِّنْ ہے۔

آٹھویں نوع سے متعلقہ فوائد

اسم عدد کی بحث :

فائدہ (۱) : اسم عدد کی بحث کو سمجھنے کے لیے آسان طریقہ یہ ہے کہ تمام اعداد کو چھ حصوں میں تقسیم کریں مندرجہ ذیل طریقہ سے۔ پھر ہر ایک کی تمیز کا حکم معلوم کر لیں۔

نقشہ تمییز برائے اعداد

مثال تمییز مؤنث ہونے کی صورت میں	مثال تمییز مذکر ہونے کی صورت میں	تمییز کا حکم	اعداد	حصے
اِمْرَأَةٌ (ایک عورت)	رَجُلٌ (ایک مرد)	واحد اور اثنان اپنی تمییز کے ساتھ مذکور	۱	پہلا حصہ
اِمْرَأَتَانِ (دوعورتیں)	رَجُلَانِ (دومرد)	[illegible]	۲	
....	....	ان کی تمییز سے حاصل ہو جاتا ہے۔	......	......
ثَلٰثُ نِسْوَةٍ	ثَلٰثَةُ رِجَالٍ	تین سے لے کر دس تک کے اعداد کو عدد	۳	دوسرا حصہ
اَرْبَعُ نِسْوَةٍ	اَرْبَعَةُ رِجَالٍ	اقل کہتے ہیں انکی تمییز ہمیشہ جمع مجرور	۴	
خَمْسُ نِسْوَةٍ	خَمْسَةُ رِجَالٍ	خلاف العقل ہوگی بشرطیکہ تمییز مِأَةٌ کا	۵	
سِتُّ نِسْوَةٍ	سِتَّةُ رِجَالٍ	لفظ نہ ہو کیوں کہ مِأَةٌ کا لفظ ان کی تمییز	۶	
سَبْعُ نِسْوَةٍ	سَبْعَةُ رِجَالٍ	بنا تو مفرد ہی ہوگا جیسے ثَلاثُ مِأَةٍ	۷	
ثَمَانِي نِسْوَةٍ	ثَمَانِيَةُ رِجَالٍ	خلاف العقل کا مطلب یہ ہے [illegible]	۸	

	۹	تمییز مذکر ہوئی تو عدد مؤنث لایا جائے گا اور	تِسْعَةُ رِجَالٍ	تِسْعُ نِسْوَةٍ
	۱۰	اگر تمییز مؤنث ہوئی تو عدد مذکر لایا جائے گا۔	عَشَرَةُ رِجَالٍ	عَشْرُ نِسْوَةٍ
.....	....	....	....	....
تمییز حصہ	۱۱ ، ۱۲	ان اعداد کی تمییز ہمیشہ مفرد منصوب	اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً ، اِثْنَا عَشَرَ رَجُلاً	اِحْدٰی عَشْرَةَ اِمْرَأَةً ، اِثْنَتَا عَشْرَةَ اِمْرَأَةً
	۲۱ ، ۲۲	موافق العقل ہوگی ، موافق العقل کا	اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلاً ، اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ رَجُلاً	اِحْدٰی وعِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً ، اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً
	۳۱ ، ۳۲	مطلب یہ کہ تمییز اگر مذکر ہوئی تو عدد	اَحَدٌ وَثَلاَثُوْنَ رَجُلاً ، اِثْنَانِ وَثَلاَثُوْنَ رَجُلاً	اِحْدٰی وَثَلاثُوْنَ اِمْرَأَةً ، اِثْنَتَانِ وَ ثَلاثُوْنَ اِمْرَأَةً
	۴۱ ، ۴۲	کی دونوں جزئیں مذکر ہوں گی اور	اَحَدٌ وَاَرْبَعُوْنَ رَجُلاً ، اِثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ رَجُلاً	اِحْدٰی وَاَرْبَعُوْنَ اِمْرَأَةً ، اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اِمْرَأَةً
	۵۱ ، ۵۲	تمییز اگر مؤنث ہوئی تو عدد کی دونوں	اَحَدٌ وَخَمْسُوْنَ رَجُلاً ، اِثْنَانِ وَخَمْسُوْنَ رَجُلاً	اِحْدٰی وَخَمْسُوْنَ اِمْرَأَةً ، اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اِمْرَأَةً
	۶۱ ، ۶۲	جزئیں مؤنث ہوں گی لیکن عِشْرُوْنَ	اَحَدٌ وَسِتُّوْنَ رَجُلاً ، اِثْنَانِ وَسِتُّوْنَ رَجُلاً	اِحْدٰی وَسِتُّوْنَ اِمْرَأَةً ، اِثْنَتَانِ و سِتُّوْنَ اِمْرَأَةً
	۷۱ ، ۷۲	سے تِسْعُوْنَ تک کی دہائیاں ایک	اَحَدٌ وَسَبْعُوْنَ رَجُلاً ، اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ رَجُلاً	اِحْدٰی وَسَبْعُوْنَ اِمْرَأَةً ، اِثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ اِمْرَأَةً
	۸۱ ، ۸۲	ہی حالت پر رہیں گی۔	اَحَدٌ وَثَمَانُوْنَ رَجُلاً ، اِثْنَانِ وَثَمَانُوْنَ رَجُلاً	اِحْدٰی وَثَمَانُوْنَ اِمْرَأَةً ، اِثْنَتَانِ وَثَمَانُوْنَ اِمْرَأَةً
	۹۱ ، ۹۲		اَحَدٌ وَتِسْعُوْنَ رَجُلاً ، اِثْنَانِ وَتِسْعُوْنَ رَجُلاً	اِحْدٰی وَتِسْعُوْنَ اِمْرَأَةً ، اِثْنَتَانِ وَتِسْعُوْنَ اِمْرَأَةً

چوتھا حصہ	۱۳ تا ۱۹	ان اعداد کی تمیز مفرد منصوب خلاف اقل	ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلاً اِلٰی تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلاً	ثَلٰثَ عَشْرَةَ امْرَأَةً اِلٰی تِسْعَ عَشْرَةَ امْرَأَةً
	۲۳ تا ۲۹	ہوگی یعنی تمیز اگر مذکر ہوگی تو عدد کی پہلی	ثَلٰثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلاً اِلٰی تِسْعَةٍ وَعِشْرُوْنَ رَجُلاً	ثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ امْرَأَةً اِلٰی تِسْعٍ وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً
	۳۳ تا ۳۹	جزو مؤنث ہوگی اور تمیز اگر مؤنث ہوگی	ثَلٰثَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ رَجُلاً اِلٰی تِسْعَةٍ وَّثَلٰثُوْنَ رَجُلاً	ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ امْرَأَةً اِلٰی تِسْعٍ وَّثَلٰثُوْنَ امْرَأَةً
	۴۳ تا ۴۹	تو عدد کی پہلی جزو مذکر ہوگی اور عدد کی	ثَلٰثَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ رَجُلاً اِلٰی تِسْعَةٍ وَّاَرْبَعُوْنَ رَجُلاً	ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ امْرَأَةً اِلٰی تِسْعٍ وَّاَرْبَعُوْنَ امْرَأَةً
	۵۳ تا ۵۹	دوسری جزو انیس تک تمیز کے موافق ہو	ثَلٰثَةٌ وَّخَمْسُوْنَ رَجُلاً اِلٰی تِسْعَةٍ وَّخَمْسُوْنَ رَجُلاً	ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ امْرَأَةً اِلٰی تِسْعٍ وَّخَمْسُوْنَ امْرَأَةً
	۶۳ تا ۶۹	گی اس کے بعد ایک ہی حالت پر	ثَلٰثَةٌ وَّسِتُّوْنَ رَجُلاً اِلٰی تِسْعَةٍ وَّسِتُّوْنَ رَجُلاً	ثَلٰثٌ وَّسِتُّوْنَ امْرَأَةً اِلٰی تِسْعٍ وَّسِتُّوْنَ امْرَأَةً
	۷۳ تا ۷۹	رہے گی۔	ثَلٰثَةٌ وَّسَبْعُوْنَ رَجُلاً اِلٰی تِسْعَةٍ وَّسَبْعُوْنَ رَجُلاً	ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ امْرَأَةً اِلٰی تِسْعٍ وَّسَبْعُوْنَ امْرَأَةً
	۸۳ تا ۸۹		ثَلٰثَةٌ وَّثَمَانُوْنَ رَجُلاً اِلٰی تِسْعَةٍ وَّثَمَانُوْنَ رَجُلاً	ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ امْرَأَةً اِلٰی تِسْعٍ وَّثَمَانُوْنَ امْرَأَةً
	۹۳ تا ۹۹		ثَلٰثَةٌ وَّتِسْعُوْنَ رَجُلاً اِلٰی تِسْعَةٍ وَّتِسْعُوْنَ رَجُلاً	ثَلٰثٌ وَّتِسْعُوْنَ امْرَأَةً اِلٰی تِسْعٍ وَّتِسْعُوْنَ امْرَأَةً
.....	....	....	....	....
پانچواں	۲۰	ان اعداد کی تمیز بھی مفرد منصوب ہوگی اور	عِشْرُوْنَ رَجُلاً	عِشْرُوْنَ امْرَأَةً
حصہ	۳۰	یہ ایک ہی حالت پر رہیں گے تمیز خواہ	ثَلٰثُوْنَ رَجُلاً	ثَلٰثُوْنَ امْرَأَةً

	۴۰	مذکر ہو یا مؤنث	اَرْبَعُوْنَ رَجُلاً	اَرْبَعُوْنَ اِمْرَأَةً
	۵۰	تیسرے، چوتھے اور پانچویں حصے کے اعداد کو	خَمْسُوْنَ رَجُلاً	خَمْسُوْنَ اِمْرَأَةً
	۶۰	عدد اوسط کہتے ہیں۔	سِتُّوْنَ رَجُلاً	سِتُّوْنَ اِمْرَأَةً
	۷۰	عدد اوسط کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے صرف	سَبْعُوْنَ رَجُلاً	سَبْعُوْنَ اِمْرَأَةً
	۸۰	موافق العقل اور خلاف العقل ہونے میں تین	ثَمَانُوْنَ رَجُلاً	ثَمَانُوْنَ اِمْرَأَةً
	۹۰	حصے کیے گئے ہیں۔	تِسْعُوْنَ رَجُلاً	تِسْعُوْنَ اِمْرَأَةً
...	......	....	....	....
[illegible]	مِأَةٌ	چھٹے حصے سے مراد عدد اعلیٰ ہے اور عدد اعلیٰ سے	مِأَةُ رَجُلٍ	مِأَةُ اِمْرَأَةٍ
	مِأَتَانِ	پانچ الفاظ مراد ہیں۔ مِأَةٌ ، مِأَتَانِ ، اَلْفٌ	مِأَتَا نِ رَجُلٍ	مِأَتَا نِ اِمْرَأَةٍ
	اَلْفٌ	اَلْفَانِ اٰلَافٌ ان کی تمیز مفرد مجرور ہوگی اور	اَلْفُ رَجُلٍ	اَلْفُ اِمْرَأَةٍ
	اَلْفَانِ	یہ اعداد اپنی حالت پر برقرار رہیں گے تمیز خواہ	اَلْفَانِ رَجُلٍ	اَلْفَانِ اِمْرَأَةٍ
	اٰلَافٌ	مذکر ہو یا مؤنث	ثَلٰثَةُ اٰلَافِ رَجُلٍ	ثَلٰثَةُ اٰلَافِ اِمْرَأَةٍ

فائدہ (۲) : تین سے دس تک کے اعداد نیز عدد اعلیٰ کے پانچ الفاظ اپنی تمیز کی طرف مضاف ہوتے ہیں، اور تیسرے اور چوتھے حصے والے اعداد عطف کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

نیز گیارہ سے انیس تک کے اعداد کی دونوں جزئیں مبنی برفتحہ ہوتی ہیں۔ سوائے اِثنا عشر کے کہ اس کی پہلی جزء معرب ہوتی ہے، اور باقی سب اعداد کا اعراب بحسب العامل ہوگا۔

﴿کَمْ کی بحث﴾

فائدہ (۳) : کَمْ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) کم خبریہ (۲) کم استفہامیہ

کَمْ خبریہ کے ذریعے کسی چیز کی کثرت بیان کی جاتی ہے۔ جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ ! (کتنا ہی مال میں نے خرچ کر دیا !) اور کَمْ استفہامیہ کے ذریعے عددِ مبہم کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔ جیسے کَمْ قَلَمًا عِنْدَکَ؟ (آپ کے پاس کتنے قلم ہیں؟)

فائدہ (۴) : کَمْ خبریہ کی تمیز اکثر مفرد مجرور ہوتی ہے۔ جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ، کبھی جمع مجرور بھی ہوتی ہے۔ جیسے کَمْ رِجَالٍ لَقِیْتُهُمْ لیکن مفرد لانا اولیٰ ہے۔ البتہ اگر اس کے اور تمیز کے درمیان فاصلہ آجائے تو اس وقت نصب واجب ہے۔ جیسے کَمْ فِی الدَّارِ رَجُلاً ! ، کَمْ عِنْدِیْ مَالًا یا مِنْ کے ذریعے جر دینا واجب ہے۔ جیسے کم عندی من مال !

اور کَمْ استفہامیہ کی تمیز اکثر منصوب ہوتی ہے۔ جیسے کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَکَ؟ ، البتہ اس پر (کَمْ استفہامیہ پر) کوئی حرف جار داخل ہو جائے تو اس کی تمیز پر نصب اور جر دونوں پڑھنا جائز ہیں۔ جیسے بِکَمْ دِرْهَمًا اِشْتَرَیْتَ یا بِکَمْ دِرْهَمٍ اِشْتَرَیْتَ

فائدہ (۵) : ﴿کَمْ کے بارے میں ترکیبی ضابطہ﴾

کَمْ خواہ خبریہ ہو یا استفہامیہ اپنی تمیز کے ساتھ مل کر ترکیب میں کبھی مجرور ہوگا کبھی منصوب اور کبھی مرفوع۔

❁ اگر کَمْ پر حرف جر داخل ہو جائے یا کوئی اسم اس کی طرف مضاف ہو جائے تو یہ محلاً مجرور ہوتا ہے۔ جیسے بِکَمْ رَجُلًا مَرَرْتَ؟ ، غُلَامَ کَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَ؟

❁ اگر اس کے بعد فعل یا شبہ فعل ہو اور اس کی طرف راجع ہونے والی ضمیر میں عمل نہ کر رہا ہو تو یہ اپنی تمییز کے ساتھ مل کر محلاً منصوب ہوگا اور اپنی تمییز کے اعتبار سے کوئی مفعول بنے گا۔

☆ اگر اس کی تمییز ظرف ہو تو مابعد فعل کے لیے مفعول فیہ بنے گا۔ جیسے کَمْ یَوْمًا سِرْتَ؟ ، کَمْ یَوْمٍ صُمْتُ!

☆ اگر اس کی تمییز مابعد فعل کا مصدر ہو تو یہ اپنی تمییز کے ساتھ مل کر مابعد فعل کے لیے مفعول مطلق بنے گا۔ جیسے کَمْ ضَرْبَةً ضَرَبْتَ؟ ، کَمْ ضَرْبَةٍ ضَرَبْتُ!

☆ اور اگر اس کی تمییز ظرف اور مصدر کے علاوہ ہو تو پھر یہ مابعد فعل کے لیے مفعول بہ بنے گا۔ کَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَ؟ ، کَمْ دِرْهَمٍ مَلَكْتُ!

❁ اور اگر کَمْ کے بعد فعل یا شبہ فعل ہو اور وہ اس کی طرف لوٹنے والی ضمیر میں عمل کر رہا ہو تو کَمْ اپنی تمییز کے ساتھ مل کر محلاً مرفوع ہو کر مبتداء بنے گا اور مابعد فعل یا شبہ فعل خبر بنے گا۔ جیسے کَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَهُ؟ ، کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُهُ! ، کَمْ رَجُلٍ مَاتَ! ، کَمْ رِجَالٍ ضَرَبُوْا!

اسی طرح اگر اس کے بعد کوئی اسم ہو تو پھر دیکھیں گے کہ کَمْ کی تمییز ظرف ہے یا اس کے علاوہ، اگر ظرف ہو تو یہ اپنی تمییز کے ساتھ مل کر خبر مقدم بنے گا اور وہ اسم مبتداء مؤخر۔ جیسے کَمْ یَوْمًا سَفَرُکَ؟ ، کَمْ شَهْرٍ صَوْمِیْ! اور اگر ظرف کے علاوہ ہو تو یہ اپنی تمییز کے ساتھ مل کر مبتداء بنے گا اور مابعد اسم خبر۔ جیسے کَمْ رَجُلًا اَخُوْکَ!

کم استفہامیہ کی ترکیبی حیثیت معلوم کرنے کا دوسرا طریقہ وہی ہے جو اسماء استفہام کی ترکیبی حیثیت معلوم کرنے کا ہے، ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۲۱۰ پر۔ ... اور کم خبریہ کی ترکیبی حیثیت معلوم کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کم خبریہ کو کم استفہامیہ کی طرف لوٹا کر اسماء استفہام والا ضابطہ لگائیں، مثلاً کم اخ لی! کو کم استفہامیہ کی طرف لوٹائیں تو کم اخا لک؟ ہو جائے گا۔ اب اس کا جواب لائیں مثلاً لی عشرون اخا تو جواب میں چونکہ عشرون مبتداء ہے لہذا کم استفہامیہ اور کم خبریہ دونوں مبتداء واقع ہیں۔

فائدہ (٦) : کبھی کبھی قرینہ کی وجہ سے کَمْ استفہامیہ اور کَمْ خبریہ کی تمیز کو حذف کرنا جائز ہے۔

جیسے کَمْ مَالُکَ اَیْ کَمْ دِیْنَارًا مَالُکَ اور کَمْ ضَرَبْتَ اَیْ کَمْ ضَرْبَةً ضَرَبْتَ

قرینہ یہ ہے کہ پہلی مثال میں کَمْ معرفہ پر داخل ہے حالاں کہ یہ نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔ اور دوسری مثال میں کَمْ فعل پر داخل ہے حالاں کہ یہ اسم پر داخل ہوتا ہے۔ لہذا پہلی مثال میں کَمْ کا معرفہ پر اور دوسری مثال میں کَمْ کا فعل پر داخل ہونا اس بات کا قرینہ ہے کہ اس کی تمیز محذوف ہے۔

﴿کَأَیِّنْ کی بحث﴾

فائدہ (۸) : یہ کاف حرف تشبیہ اور اَیّ سے مرکب ہے لہذا اس کو اصل کے موافق کَأَیٍّ (نون تنوین کے ساتھ) لکھنا بھی جائز ہے۔ یہ اکثر کَمْ خبریہ کے معنی میں ہوتا ہے اور اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے۔ جیسے کَأَیِّنْ رَجُلًا عِنْدِیْ ! البتہ اکثر اس کی تمیز پر مِنْ جارہ داخل ہوتا ہے اور وہ مجرور ہوتی ہے۔ جیسے کَأَیِّنْ مِنْ قَرْیَةٍ اَهْلَکْنٰهَا! (کتنی ہی بستیوں کو ہم نے ہلاک کیا!) اور کبھی کَمْ استفہامیہ کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے کَأَیِّنْ رَجُلًا ضَرَبْتَ؟ (کتنے مردوں کو تو نے مارا؟)

رہی یہ بات کہ کس وقت یہ کَمْ خبریہ کے معنی میں ہوتا ہے اور کس وقت کَمْ استفہامیہ کے معنی میں، تو اس کی نشانی یہ ہے کہ عام طور پر اس کے بعد اگر مخاطب کا صیغہ ہو تو استفہامیہ ہوگا، جیسے کَأَیِّنْ رَجُلًا ضَرَبْتَ؟ اور اگر اس کے بعد متکلم کا صیغہ ہو تو خبریہ ہوگا۔ جیسے کَأَیِّنْ مِنْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ!

فائدہ (۹) : کَأَیِّنْ کو کَائِنٍ پڑھنا بھی جائز ہے لیکن یہ اشعار کے ساتھ خاص ہے۔ جیسے

ع وَكَائِنْ تَرٰى مِنْ صَامِتٍ لَکَ مُعْجِبٍ :: زِيَادَتُهٗ اَوْ نَقْصُهٗ فِی التَّکَلُّمِ

﴿کَذَا کی بحث﴾

فائدہ (۱۰) : کَذَا کا استعمال [illegible] طرح سے ہوتا ہے۔

[illegible] جیسے رَأَیْتُ زَیْدًا فَاضِلًا وَعَمْرًا کَذَا [illegible]

کے شروع میں ھاء تنبیہ بھی آجاتی ہے۔ جیسے هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور کبھی اس کے آخر میں لام بعد اور کافِ خطاب بھی لاحق ہو جاتا ہے جیسے كَذٰلِكَ .... اس صورت میں كَذَا تمیز کا تقاضا نہیں کرتا اور جار مجرور ہو کر ماقبل یا مابعد سے متعلق ہو جاتا ہے۔

❁ كذا: مستقل کلمہ کے طور پر استعمال ہو اور کنایہ ہو غیر عدد سے۔ جیسے صُمْتُ يَوْمَ كَذَا اسی طرح حدیث میں ہے يُقَالُ لِعَبْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَتَذْكُرُ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَعَلْتَ فِيْهِ كَذَا وَكَذَا ..... اس صورت میں بھی تمیز کا تقاضا نہیں کرتا اور عام طور پر مضاف الیہ واقع ہوتا ہے جیسے مذکورہ مثالوں میں، اور کبھی ماقبل کے لیے مفعول بہ بنتا ہے۔ جیسے وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا

❁ مستقل کلمہ کے طور پر استعمال ہو اور کنایہ ہو عدد مبہم سے۔ اس صورت میں تمیز کا تقاضا کرتا ہے اور اسے نصب دیتا ہے۔ پھر اپنی تمیز کے ساتھ مل کر بحسب العامل کبھی فاعل بنتا ہے۔ جیسے جَاءَنِيْ كَذَا وَكَذَا طَالِبًا، کبھی مفعول بہ بنتا ہے۔ جیسے قَبَضْتُ كَذَا دِرْهَمًا، کبھی مفعول فیہ، جیسے سَافَرْتُ كَذَا وَكَذَا يَوْمًا، کبھی مفعول مطلق، جیسے ضَرَبْتُ اللِّصَّ كَذَا وَكَذَا ضَرْبَةً، کبھی مبتداء جیسے عِنْدِيْ كَذَا دِرْهَمًا اور کبھی خبر بنتا ہے جیسے اَلْمُسَافِرُوْنَ كَذَا وَكَذَا رَجُلًا.... دوسری دو صورتوں میں اکثر تکرار کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

علی التمییز..............

ضابطہ (۱): یہ علی بنائیہ ہے عام طور پر اس کے ساتھ ماقبل والے حکم کی علت کا بیان ہوتا ہے۔

اور ترکیبی لحاظ سے اس میں چار احتمال ہیں۔

❁ بناءً مصدر محذوف سے متعلق ہو کر مفعول لہ بنے۔

❁ کائنًا سے متعلق ہو کر بحذف موصوف مفعول مطلق بنے، ای نَصْبًا كَائِنًا عَلَى التَّمْيِيْزِ (موصوف محذوف ماقبل فعل کا مصدر ہوگا)

❁ مبنیۃ سے متعلق ہو کر ماقبل سے حال بنے۔ مثلاً یہاں حال بنے گا اَلْاَسْمَاءُ النَّكِرَاتُ سے

❁ مبنی الاستعلائیہ کے معنی میں ہو کر ظرف لغو متعلق ہو ماقبل فعل کے ساتھ۔ یہاں تَنْصِبُ فعل

نوٹ: عَلَى الْفَاعِلِيَّةِ ، عَلَى الْمَفْعُوْلِيَّة وغیرہ عبارتیں آجائیں تو ان کی ترکیب بھی اسی طرح ہوگی۔

الاول لفظ عشر وعشرون او ثلثون واربعون. .

ضابطہ (۲) : لَفْظُ مضاف ہے اور عَشْرٌ اپنے معطوفات سے مل کر مضاف الیہ ہے۔ لہذا عشرٌ اوراس کے معطوفات کو مجرور ہونا چاہیے لیکن وہ مرفوع ہیں اوران پر اعراب حکائی ہے۔

اعراب حکائی کا مطلب یہ ہے کہ کسی کلمہ کو کسی ترکیب یا جملہ سے دوسری ترکیب کی طرف نقل کیا جائے اوراس کلمہ کو سابقہ ترکیب والے اعراب پر باقی رکھا جائے۔ مثلاً کہا جائے لَفْظُ زَيْدٌ مَرْفُوْعٌ فِي ضَرَبَ زَيْدٌ (ضرب زید میں لفظ زید مرفوع ہے۔) اس مثال میں زَيْدٌ مضاف الیہ ہے لیکن مرفوع ہے کیوں کہ اس کو نقل کیا گیا ہے ضَرَبَ زَيْدٌ کی ترکیب سے جس میں وہ مرفوع تھا چنانچہ نقل کرنے کے بعد بھی اُس کو اُسی رفع پر باقی رکھا گیا۔ پس یہاں بھی عَشْرٌ اوراس کے معطوفات پر اعراب حکائی ہے مگر معنی مجرور ہیں۔

نوٹ : اعراب کی چھ قسمیں ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۳۵۵ پر

اذا ركب مع احد...............

فائدہ : اِذَا اپنے مضاف الیہ جملہ سے مل کر مفعول فیہ بنے گا فعل محذوف يَنْصُبُ کے لیے۔

واَمَّا طريق التركيب فى الواحد..........

ضابطہ (۳) : اَمَّا کلمہ شرط ہے اکثر دو چیزوں پر داخل ہوتا ہے پہلی چیز قائم مقام شرط کے اور دوسری چیز قائم مقام جزاء کے ہوتی ہے اوراس پر فاء داخل ہوتی ہے۔ اس کو ''جواب اما'' کہا جاتا ہے اور اما اور فاء کے درمیان عموماً مبتدا، یا مفعول یا ظرف کا فاصلہ ہوتا ہے۔

وعلی ھذا القیاس الی تسع و تسعین......

ضابطہ (۴) : علی ھذا القیاس کا لفظ جہاں کہیں بھی آ جائے اس کی تین ترکیبیں ہوسکتی ہیں۔

﴿۱﴾ علی ھذا جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم ، القیاسُ مصدر مبتداء مؤخر

﴿۲﴾ القیاس مفعول بہ ہو فعل محذوف اِجْرِ کے لیے یعنی علی ھذا اِجْرِ القِیَاسَ اور علی ھذا ، اِجْرِ فعل سے متعلق ہو جائے گا۔

﴿۳﴾ علی جارہ ، ھذا موصوف ، اَلْقِیَاسِ صفت ، پھر موصوف صفت مل کر مجرور ، جار مجرور مل کر ظرف مستقر خبر مقدم ، اور مابعد مبتداء مؤخر

الی تِسعٍ وَ تِسعِیْنَ جار مجرور اَلْقِیَاس مصدر سے متعلق ہوں گے۔

ترکیب الامثلۃ المتعلقۃ

بالنوع الثامن

مثال اسم عدد کی

نوٹ : اسم عدد کو چوں کہ ہم نے چھ حصوں میں تقسیم کیا ہے اس لیے ہر حصے سے ایک ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔

رَأَیْتُ ثَلٰثَۃَ رِجَالٍ

رأیتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، ثلثۃ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً اسم عدد مبہم ممیز مضاف ، رِجالٍ جمع مکسر منصرف مجرور بالکسرہ لفظاً تمییز مضاف الیہ ، ممیز تمییز یا مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رَأَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا

رَأَيْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، اَحَدَ عَشَرَ مبنی برفتحہ اسم عدد مبہم ممیّز ناصب التمیز ، كَوْكَبًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز ، ممیّز تمیز مل کر مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

عِنْدِیْ ثَلٰثَةَ عَشَرَ قَلَمًا

عِنْدِ غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب بالفتحہ تقدیراً مضاف ، یا ضمیر برائے واحد متکلم مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ثَبَتَ فعل مقدر کے لیے هُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے مبتداء مؤخر مرفوع محلاً اس کا فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مرفوع محلاً خبر مقدم ، ثَلٰثَةَ عَشَرَ مبنی برفتحہ اسم عدد مبہم ممیّز ناصب التمیز ، قَلَمًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز ، ممیّز اپنی تمیز سے مل کر مبتداء مؤخر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

جَاءَنِیْ عِشْرُوْنَ رَجُلًا

جَاءَ مسند فعل ، نون وقایہ ، یا ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ عِشْرُوْنَ مرفوع بالواو لفظاً اسم عدد مبہم ممیّز ناصب التمیز ، رَجُلًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز ، ممیّز اپنی تمیز سے مل کر مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اِشْتَرَيْتُ مِأَةَ كُرَّاسَةٍ

اِشْتَرَيْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، مِأَةَ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً اسم عدد مبہم ممیّز مضاف ، كُرَّاسَةٍ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً تمیز مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال کَمْ استفہامیہ کی جیسے کَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَهٗ

کَمْ استفہامیہ کنایہ از عدد مبہم مرفوع محلًا ممیّز ناصب التمییز ، رَجُلًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظًا تمییز ، ممیّز تمییز مل کر مسند الیہ مبتداء ، ضَرَبْتَ مسند فعل ، تَ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلًا مسند الیہ فاعل ، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب منصوب متصل منصوب محلًا مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مرفوع محلًا مسند خبر ، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

کَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَ

کَمْ استفہامیہ کنایہ از عدد مبہم منصوب محلًا ممیّز ناصب التمییز ، رَجُلًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظًا تمییز ، ممیّز تمییز مل کر مفعول بہ مقدم ، ضَرَبْتَ مسند فعل ، تَ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلًا مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بِکَمْ دِرْهَمًا یَا دِرْهَمٍ اِشْتَرَیْتَ

باء جارہ ، کَمْ استفہامیہ کنایہ از عدد مبہم مجرور محلًا ممیّز ناصب التمییز ، دِرْهَمًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظًا تمییز ، ممیّز تمییز مل کر مجرور ، جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق مقدم اِشْتَرَیْتَ فعل کے ساتھ ، اِشْتَرَیْتَ مسند فعل ، تَ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلًا مسند الیہ فاعل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ : کَمْ خبریہ کی ترکیب کو بھی اسی پر قیاس کرلیں۔

مثال کَأَیِّنْ خبریہ کی جیسے کَأَیِّنْ رَجُلًا لَقِیْتُ

کَأَیِّنْ خبریہ کنایہ از عدد مبہم منصوب محلًا ممیّز ناصب التمییز ، رَجُلًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظًا تمییز ، ممیّز تمییز مل کر مفعول بہ مقدم ، لَقِیْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلًا مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال کَأَیِّنْ استفہامیہ کی جیسے کَأَیِّنْ رَجُلاً عِنْدَکَ

کَأَیِّنْ استفہامیہ کنایہ از عدد مبہم مرفوع محلاً ممیّز ناصب التمیز ، رَجُلاً مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز ، ممیز تمیز مل کر مسند الیہ مبتداء ، عِنْدَ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف ، کَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ثبت فعل مقدر کے لیے ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے مبتداء مرفوع محلاً اس کا فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مرفوع محلاً مسند خبر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال کَذَا کی جیسے عِنْدِیْ کَذَا رَجُلاً

عِنْدَ غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب بالفتحہ تقدیراً مضاف ، یا ضمیر برائے واحد متکلم مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ثبت فعل مقدر کے لیے ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے مبتداء مؤخر مرفوع محلاً اس کا فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مرفوع محلاً خبر مقدم ، کَذَا کنایہ از عدد مبہم مرفوع محلاً ممیز ناصب التمیز ، رَجُلاً مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز ، ممیز تمیز مل کر مبتداء مؤخر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تم النوع الثامن

فالحمدلله الاحد الصمد

والسلام علی نبیہ الامجد

وعلی آلہ وصحبہ الی الابد

❀❀❀

❀

النوع التاسع

حاصل نوع : حاصل اس نوع کا یہ ہے کہ یہ نویں نوع ہے عوامل سماعیہ کی تیرہ نوعوں میں سے۔ ذات ان کی اسم ہے۔ نام ان کا اسماء افعال ہے۔ تعداد میں یہ مشہور نو ہیں (ان کے علاوہ بھی ہیں۔) چھ امر حاضر معروف کے معنی میں اور تین ماضی کے معنی میں۔ عمل ان کا یہ ہے کہ اسماء افعال بمعنی امر حاضر معروف اپنے مابعد اسم کو نصب دیتے ہیں مفعولیت کی بناء پر (اور فاعل ان کا ہمیشہ ضمیر مستتر ہوتی ہے) اور اسمائے افعال بمعنی ماضی اپنے مابعد اسم کو رفع دیتے ہیں فاعلیت کی بناء پر۔

اسماء افعال سے متعلقہ فوائد

فائدہ (۱) : جب ایک شی دوسری شی کے ساتھ متحد ہو معنی میں، نہ کہ احکام لفظیہ میں تو اس کو دوسری شئی والا نام دے دیتے ہیں البتہ شروع میں لفظ اسم بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً مصدر سے اسم مصدر، جمع سے اسم جمع اور یہاں فعل سے اسم فعل

فائدہ (۲) : اسماء افعال کو وضع کرنے کے کئی مقاصد ہیں چند ایک درج ذیل ہیں۔

- اختصار حاصل کرنے کے لیے۔ جیسے رُوَیْدَ مذکر و مؤنث، واحد و تثنیہ و جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

❁ دوام واستمرار والا معنی حاصل کرنے کے لیے، جیسے نَـزَالِ کو اِنْـزِلْ سے معدول کیا ہے۔ کیوں کہ اِنْزِلْ فعل ہے اور فعل میں دوام واستمرار والا معنی نہیں ہوتا بلکہ تجدد وحدوث والا معنی ہوتا ہے، اور نَزَالِ اسم ہے، اور اسم میں دوام واستمرار والا معنی ہوتا ہے۔

❁ استعجاب کے لیے۔ جیسے هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ (وہ بات بہت دور ہوگئی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے) یہ معنی بَـعُـدَ سے حاصل نہیں ہوتا تھا۔ اسی طرح شَتَّـانَ میں افتراق کی شدت پائی جاتی ہے جو اِفْتَرَقَ میں نہیں پائی جاتی اور سَرْعَانَ میں تعجب کے معنی ہیں جو سَرُعَ میں نہیں۔

فائدہ(۳) : اسمائے افعال بمعنی ماضی کا فاعل اکثر اسم ظاہر ہوتا ہے جو اُن کے بعد آتا ہے۔ جیسے

هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ ، شَتَّانَ زَيْدٌ وَّعَمْرٌو

اور اسمائے افعال بمعنی امر حاضر معروف کا فاعل ہمیشہ اَنْتَ ضمیر مستتر ہوتی ہے۔ اور بعد والا اسم اُن کا مفعول بہ بنتا ہے۔ جیسے رُوَيْدَ زَيْدًا میں اَنْتَ ضمیر رُوَيْدَ کا فاعل ہے اور زَيْدًا مفعول بہ ہے۔

فائدہ(۴) : اسماء افعال کی ترکیب کے دو طریقے ہیں۔

﴿۱﴾ خود ان کی ترکیب کی جائے، یعنی فاعل یا مفعول بہ وغیرہ ان کے لیے بنایا جائے۔

﴿۲﴾ اُن افعال کی ترکیب کی جائے جن کے معنی میں یہ ہوتے ہیں۔

فائدہ(۵) : ﴿اسماء افعال کی تفصیل﴾

❁ اسمائے افعال بمعنی ماضی:

شَتَّانَ : یہ اِفْتَرَقَ کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے شَتَّـانَ زَيْـدٌ وَعَـمْرٌو اَیْ اِفْتَرَقَ زَيْدٌ وَ عَمْرٌو (زید اور عمرو جدا ہوئے)

سَرْعَانَ : یہ سَرُعَ کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے سَرْعَانَ زَيْدٌ اَیْ سَرُعَ زَيْدٌ (زید نے جلدی کی)

هَيْهَاتَ : یہ بَعُدَ کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ اَیْ بَعُدَ يَوْمُ الْعِيْدِ (عید کا دن دور ہوا)

❁ اسمائے افعال بمعنی امر حاضر معروف

رُوَيْدَ : یہ اَمْهِلْ کے معنی میں ہوتا ہے اگر کلام کی ابتداء میں واقع ہو۔ اور اگر ابتداء میں واقع نہ ہو تو کبھی صفت بنتا ہے، جیسے سِرْتُ سَيْرًا رُوَيْدًا اور کبھی حال واقع ہوتا ہے۔ جیسے سَارَ الْقَوْمُ رُوَيْدًا اَیْ مُرْوِدِيْنَ

بَلْهَ : یہ چار طریقوں سے استعمال ہوتا ہے۔

(۱) اسم فعل بمعنی دَعْ امر حاضر معروف اس صورت میں اپنے مابعد کو نصب دیتا ہے۔

(۲) مصدر مضاف مفعول کی طرف۔ جیسے بَلْهَ زَيْدٍ اس صورت میں مفعول مطلق ہوگا فعل محذوف کے لیے۔ اصل میں تھا اُتْرُكْ زَيْدًا بَلْهًا پھر فعل کو حذف کر کے مفعول مطلق بَلْهًا کو زَيْدًا مفعول بہ کی طرف مضاف کر دیا تو بَلْهَ زَيْدٍ ہو گیا۔

(۳) کبھی بَلْهًا اضافت کے بغیر تنوین کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ اس صورت میں بھی بَلْهًا مفعول مطلق ہوگا فعل محذوف کے لیے۔ جیسے اُتْرُكْ بَلْهًا زَيْدًا

(۴) کبھی بَلْهَ "كَيْفَ" کے معنی میں ہوتا ہے، اس صورت میں اس کا مابعد مرفوع ہوگا اور بَلْهَ بمعنی كَيْفَ خبر مقدم اور مابعد مبتداء مؤخر ہوگا۔ کما قال الشاعر

؎ تَذَرُ الْجَمَاجِمَ ضَاحِيًا هَامَاتُهُمْ :: بَلْهَ الْاَكُفُّ كَاَنَّهَا لَمْ تُخْلَقِ

دُوْنَكَ : یہ خُذْ کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے دُوْنَكَ زَيْدًا اَیْ خُذْ زَيْدًا اس کی گردان بھی ہوتی ہے۔ جیسے دُوْنَكَ ، دُوْنَكُمَا ، دُوْنَكُمْ ، دُوْنَكِ ، دُوْنَكُمَا ، دُوْنَكُنَّ

عَلَيْكَ : یہ اَلْزِمْ کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے عَلَيْكَ زَيْدًا اَیْ اَلْزِمْ زَيْدًا اس کے بھی چھ صیغے آتے ہیں۔ جیسے عَلَيْكَ ، عَلَيْكُمَا ، عَلَيْكُمْ ، عَلَيْكِ ، عَلَيْكُمَا ، عَلَيْكُنَّ جیسے حدیث شریف میں ہے۔ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ ، عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ اور اس کے مدخول پہ عموماً باء زائدہ ہوتی ہے۔

حَيَّهَلْ : یہ اِئتِ کے معنی میں آتا ہے۔جیسے حَيَّهَلِ الثَّرِيْدَ اَیْ اِئْتِ الثَّرِيْدَ (آ ثرید کو) اس میں ایک لغت صرف حَیَّ بھی ہے۔جیسے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

هَا : یہ تین قسم پر ہے۔

۱۔ ضمیر واحدہ مؤنث غائبہ۔ جیسے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰهَا

۲۔ ھاء تنبیہ۔ جیسے هٰذَا اور هَا اَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ کے شروع میں۔

۳۔ هَا اسم فعل بمعنی خُذْ۔جیسے هَا زَيْدًا اَیْ خُذْ زَيْدًا کبھی اس هَا کے ساتھ کاف خطاب بھی ملا دیتے ہیں۔ جیسے هَاكَ زَيْدًا ، هَاكُمَا ، هَاكُمْ ، هَاكِ ، هَاكُمَا ، هَاكُنَّ کبھی کاف کی جگہ ہمزہ لگا دیتے ہیں اور آخر میں میم بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے هَاءُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ اس کے بھی چھ صیغے آتے ہیں۔ هَاءَ ، هَاءَا ، هَاءُوْ ، هَائِیْ ، هَاءَا ، هِئْنَ اور کبھی ہمزہ کو تاء سے تبدیل کر دیتے ہیں۔جیسے هَاتِ ، هَاتِيَا ، هَاتُوْا ، هَاتِیْ ، هَاتِيَا ، هَاتِيْنَ جیسے قرآن میں ہے۔ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

فائدہ(۶) : اسمائے افعال کے چار احکام ہیں۔

﴿۱﴾ یہ مضاف واقع نہیں ہوتے۔

﴿۲﴾ ان کا معمول ان پر مقدم نہیں ہوتا۔

﴿۳﴾ ان کے جواب میں مضارع منصوب نہیں ہوتا۔

﴿۴﴾ ان میں منوّن (تنوین والے) نکرہ اور غیر منوّن معرفہ ہیں۔

فائدہ(۷) : معنی کے اعتبار سے اسمائے افعال کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) بمعنی ماضی، جیسے شَتَّانَ وغیرہ

(۲) بمعنی امر حاضر معروف،جیسے رُوَيْدَ ، بَلْهَ وغیرہ

(۳) بمعنی مضارع۔ جیسے اُفِّ بمعنی اَتَزَجَّرُ ، وَیْ ، وَا ، وَاهًا تینوں بمعنی اَتَعَجَّبُ اور قَطُّ بمعنی يَكْفِيْ

فائدہ(۸) : چند مزید اسمائے افعال مندرجہ ذیل ہیں۔

مَهْ بمعنی اُكْفُفْ ، اِلَيْكَ بمعنی تَنَحَّ ، نَزَالِ بمعنی اِنْزِلْ ، تَرَاكِ بمعنی اُتْرُكْ اِيْهِ بمعنی اِمْضِ ، مَكَانَكَ بمعنی اُثْبُتْ ، آمِيْن بمعنی اِسْتَجِبْ ، اَمَامَكَ بمعنی تَقَدَّمْ هَيْتَ اور هَيَّا بمعنی اَسْرِعْ ، وَرَاءَكَ بمعنی تَأَخَّرْ ، عَلَى الْاَمْرِ بمعنی اَقْبِلْ عَلَيْهِ اِلَى الْاَمْرِ بمعنی عَجِّلْ اِلَيْهِ ، بِالْاَمْرِ بمعنی عَجِّلْ بِهٖ ، عَلَيَّ بِهٖ بمعنی اِئْتِ بِهٖ اِلَيَّ اِلَيْكَ عَنِّيْ بمعنی اُبْعُدْ عَنِّيْ ، صَهْ بمعنی اُسْكُتْ ، حَذَارِ بمعنی اِتَّقِ

فائدہ(۹) : اصالت وعدم اصالت کے اعتبار سے اسمائے افعال کی تین قسمیں ہیں۔

﴿۱﴾ **موضوع** : یعنی جو ابتداءً اسی کے لیے موضوع ہوں۔ جیسے شَتَّانَ

﴿۲﴾ **منقول** : یعنی جو اوّلاً کسی اور معنی کے لیے موضوع ہوں پھر اسم فعل کی طرف ان کو نقل کیا گیا ہو، اس کی پھر تین قسمیں ہیں۔

(۱) ظرف سے منقول ہو۔ جیسے مَكَانَكَ ، دُوْنَكَ ، وَرَاءَكَ ، اَمَامَكَ اس کو "منقول عن الظرف" کہتے ہیں۔

(۲) جار مجرور سے منقول ہو۔ جیسے عَلَيْكَ ، اِلَيْكَ وغیرہ اس کو "منقول عن الجار والمجرور" کہتے ہیں۔

(۳) مصدر سے منقول ہو۔ جیسے رُوَيْدَ اس کو "منقول عن المصدر" کہتے ہیں۔

﴿۳﴾ **معدول** : جیسے نَزَالِ ، اِنْزِلْ سے اور تَرَاكِ ، اُتْرُكْ سے معدول ہے۔

فائدہ(۱۰) : ہر فعل ثلاثی مجرد متصرف تام سے اسم فعل بمعنی امر حاضر معروف "فَعَالِ" کے وزن پر بنانا جائز ہے۔ جیسے كَتَبَ سے كَتَابِ اور سَمِعَ سے سَمَاعِ وغیرہ مثلاً كَتَابِ الدَّرْسَ ، سَمَاعِ النُّصْحَ

ترکیب الامثلة المتعلقة

بالنوع التاسع

مثال اسم فعل بمعنی امر حاضر معروف کی جیسے رُوَیْدَ زَیْدًا

(پہلا طریقہ)

رُوَیْدَ اسم فعل بمعنی اَمْهِلْ امر حاضر معروف ، اَنْتَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلًا اس کا فاعل ، زَیْدًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظًا مفعول بہ اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(دوسرا طریقہ)

رُوَیْدَ اسم فعل بمعنی اَمْهِلْ امر حاضر معروف ، اَمْهِلْ مسند فعل ، اَنْتَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلًا مسند الیہ فاعل ، زَیْدًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظًا مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

نوٹ : رُوَیْدَ میں صرف اَنْتَ ضمیر ہی نہیں ہوتی بلکہ یہ واحد، تثنیہ، جمع، مذکر و مؤنث سب کے لیے یکساں ہے، لہذا جیسا مخاطب ہوگا اسی طرح کی ضمیر نکالی جائے گی۔ مثلاً مخاطب اگر جمع مذکر ہو تو اَنْتُمْ ضمیر مستتر ہوگی اور یہ اَمْهِلُوْا کے معنی میں ہوگا۔ (یہی حال باقی اسماء افعال کا بھی ہے)

مثال اسم فعل بمعنی ماضی کی جیسے هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ

(پہلا طریقہ)

هَيْهَاتَ اسم فعل بمعنی بَعُدَ فعل ماضی ، یَوْمُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظًا مضاف ، اَلْعِیْدِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظًا مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر اس کا فاعل ، اسم فعل اپنے

فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(دوسرا طریقہ)

هَيْهَاتَ اسم فعل بمعنی بَعُدَ فعل ماضی ، بَعُدَ مسند فعل ، یَوْمُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ، اَلْعِيْدِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ : باقی اسمائے افعال کی ترکیب بھی اسی طرح کرلو۔

تم النوع التاسع

فالحمد لله علی نواله

والصلوٰۃ والسلام علی النبی واٰلہ بقدر حسنہ وجمالہ

و متبعی امره بامتثاله

النوع العاشر

حاصل نوع : حاصل اس نوع کا یہ ہے کہ یہ دسویں نوع ہے عوامل سماعیہ کی تیرہ نوعوں میں سے۔ ذات ان کی فعل ہے۔ نام ان کا افعال ناقصہ ہے۔ تعداد میں یہ مشہور تیرہ ہیں اور چار غیر مشہور ہیں یعنی عَادَ، آضَ، غَدَا اور رَاحَ۔ مدخول ان کا جملہ اسمیہ ہے یعنی یہ مبتداء وخبر پر داخل ہوتے ہیں، پھر مبتداء کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے۔ عمل ان کا یہ ہے کہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا

افعال ناقصہ سے متعلقہ فوائد

افعال ناقصہ کی تفصیل :

☆ کَانَ ....

فائدہ(۱) : کَانَ کی تین قسمیں ہیں ۱۔ ناقصہ ۲۔ تامہ ۳۔ زائدہ

ناقصہ : کَانَ اگر اپنے فاعل (اسم) پر پورا نہ ہو بلکہ خبر کا بھی تقاضا کرے تو ناقصہ ہوتا ہے، اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ زمانہ ماضی میں اسم کے لیے خبر ثابت ہے۔

پھر خبر کا ثبوت کبھی تو دائمی ہوتا ہے یعنی خبر اسم سے کبھی جدا نہیں ہوتی، جیسے کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ایسی خبر کو ''ممتنع الانقطاع'' کہتے ہیں۔ اور کبھی غیر دائمی ہوتا ہے یعنی خبر اسم سے جدا ہو جاتی ہے۔ جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا ایسی خبر کو ''ممکن الانقطاع'' کہتے ہیں۔

تامہ: کَانَ اگر تنہا فاعل (اسم) پر ہو جائے اور خبر کا تقاضا نہ کرے تو تامہ ہوتا ہے۔ اس وقت یہ وَجَدَ، حَصَلَ، ثَبَتَ یا دَخَلَ کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے کَانَ مَطَرٌ اَیْ حَصَلَ مَطَرٌ یا وَجَدَ مَطَرٌ

زائدہ: اگر کَانَ کو جملہ سے ہٹا دیا جائے اور جملہ کے معنی میں کوئی فرق نہ آئے اس وقت یہ زائدہ ہوتا ہے۔ یہ غیر عاملہ ہوتا ہے اور صرف تحسین کلام کے لیے لایا جاتا ہے۔

فائدہ (۲): کَانَ چند جگہوں میں زائدہ آتا ہے۔

- مبتداء اور خبر کے درمیان۔ جیسے زَیْدٌ کَانَ قَائِمٌ
- موصول صلہ کے درمیان۔ جیسے کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا
- جار مجرور کے درمیان۔ جیسے عَلٰی کَانَ الْمُسَوَّمَةِ الْعِرَابِ (لیکن یہ شاذ ہے۔)
- موصوف صفت کے درمیان۔ جیسے جَاءَ رَجُلٌ کَانَ عَالِمٌ
- افعال قلوب کے دو مفعولوں کے درمیان۔ جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا کَانَ فَاضِلًا
- مَا تعجبیہ اور اس کے فعل کے درمیان۔ جیسے مَا کَانَ اَحْسَنَ زَیْدًا (مَا تعجبیہ اس مَا کو کہتے ہیں جو فعل تعجب پر داخل ہوتی ہے۔)

فائدہ (۳): کَانَ کی خبر دو صورتوں میں فعل ماضی آتی ہے۔

۱۔ جب خبر کے شروع میں قَدْ ہو۔ جیسے کَانَ زَیْدٌ قَدْ جَلَسَ

۲۔ جب کَانَ سے پہلے حرف شرط ہو۔ جیسے اِنْ کَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

فائدہ (۴): کَانَ کبھی کبھی صَارَ کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے کَانَ زَیْدٌ غَنِیًّا اَیْ صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا

فائدہ(۵) : کَانَ کبھی کبھی لفظوں میں محذوف ہوتا ہے لیکن اس کا عمل باقی رہتا ہے۔ جیسے اِنْ خَیْرًا فَخَیْرًا اَیْ اِنْ کَانَ عَمَلُهٗ خَیْرًا فَجَزَائُهٗ خَیْرًا

☆ صَارَ ....

فائدہ(۶) : صَارَ انتقال کے لیے آتا ہے، اور انتقال کی چار صورتیں ہیں۔

﴿۱﴾ انتقال ہو ایک حقیقت سے دوسری حقیقت کی طرف۔ جیسے صَارَ الطِّیْنُ خَزِفًا

﴿۲﴾ انتقال ہو ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف۔ جیسے صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا، صَارَ الْاَسْوَدُ اَحْمَرَ

﴿۳﴾ انتقال ہو ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف۔ جیسے صَارَ زَیْدٌ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ

﴿۴﴾ انتقال ہو ایک شخص سے دوسرے شخص کی طرف۔ جیسے صَارَ زَیْدٌ مِنْ عَمْرٍو اِلٰی بَکْرٍ

فائدہ(۷) : کبھی صَارَ تامہ ہوتا ہے اور صرف اسم پر پورا ہو جاتا ہے، خبر کا تقاضا نہیں کرتا۔ اس وقت یہ رَجَعَ کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے صَارَ زَیْدٌ اِلَی الْبَصْرَةِ اَیْ رَجَعَ زَیْدٌ اِلَی الْبَصْرَةِ اسی طرح وَاِلَی اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ اَیْ تَرْجِعُ الْاُمُوْرُ

☆ اَصْبَحَ ، اَمْسٰی ، اَضْحٰی ، ظَلَّ ، بَاتَ

فائدہ(۸) : یہ پانچوں اپنی خبر کو اپنے اوقات میں ثابت کرنے کے لیے آتے ہیں۔ یعنی ....

☆ اَصْبَحَ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خبر اسم کے لیے صبح کے وقت ثابت ہوئی ہے۔ جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ مُصَلِّیًا (زید صبح کے وقت نمازی بنا۔)

☆ اَمْسٰی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خبر اسم کے لیے شام کے وقت ثابت ہوئی ہے۔ جیسے اَمْسٰی زَیْدٌ کَاتِبًا (زید شام کے وقت کاتب بنا۔)

☆ اَضْحٰی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خبر اسم کے لیے چاشت کے وقت ثابت ہوئی۔ جیسے اَضْحٰی زَیْدٌ حَاکِمًا (زید چاشت کے وقت حاکم بنا۔)

☆ ظَلَّ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خبر اسم کے لیے سارا دن ثابت رہی۔ جیسے ظَلَّ زَیْدٌ بَاکِیًا (زید سارا دن روتا رہا)

☆ بَاتَ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خبر ساری رات اسم کے لیے ثابت رہی۔ جیسے بَاتَ زَیْدٌ نَائِمًا (زید ساری رات سویا رہا)

فائدہ (۹) : یہ پانچوں کبھی کبھی صَارَ کے معنی میں آتے ہیں۔ ہر ایک کی مثال ملاحظہ فرمائیں، جیسے فَاَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِیْنَ ، اَمْسٰی زَیْدٌ غَنِیًّا ، اَضْحَی الْمُظْلِمُ مُنِیْرًا ، ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا ، بَاتَ الشَّابُ شَیْخًا

فائدہ (۱۰) : اَصْبَحَ ، اَمْسٰی اور اَضْحٰی تینوں کبھی کبھی تامہ ہوتے ہیں، اس وقت یہ دَخَلَ کے معنی میں ہوتے ہیں۔ جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ اَیْ دَخَلَ زَیْدٌ فِی الصَّبَاحِ

☆ مَا فَتِئَ ، مَا زَالَ ، مَا انْفَکَّ ، مَا بَرِحَ

فائدہ (۱۱) : ان چاروں کا معنی ہے "جدا ہونا ، زائل ہونا" یعنی نفی والا معنی ہے۔ پھر ان کے شروع میں مَا نافیہ ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ جب نفی پر نفی داخل ہو تو اثبات کا فائدہ دیتی ہے لہٰذا اب ان چاروں میں اثبات کا معنی ہوگا اور ان کا معنی ہوگا "ہمیشہ رہا" یہ چاروں اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جب سے اسم نے خبر کو قبول کیا ہے اس وقت سے خبر اسم کے لیے برابر (ہمیشہ کے لیے) ثابت ہے۔ جیسے مَا فَتِئَ زَیْدٌ سَخِیًّا (زید ہمیشہ سخی رہا)، مَا بَرِحَ عَمْرٌو صَائِمًا (عمرو ہمیشہ روزہ دار رہا) مَازَالَ زَیْدٌ مُجَاهِدًا (زید ہمیشہ مجاہد رہا) ، مَا انْفَکَّ بَکْرٌ اَمِیْرًا (بکر ہمیشہ امیر رہا)۔

ان کے ناقصہ ہونے کے شرط یہ ہے کہ ان کے شروع میں نفی ہو یعنی مَا ، لَا یا لَنْ ہو خواہ مذکور ہو یا محذوف۔ مذکور کی مثال، جیسے لَایَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ ، لَایَزَالُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تُصِیْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا ، فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ ، قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْهِ عَاکِفِیْنَ

محذوف کی مثال جیسے تَاللّٰهِ تَفْتَؤُ تَذْکُرُ یُوْسُفَ اَیْ لَا تَفْتَؤُ تَذْکُرُ یُوْسُفَ

پھر نفی کے لیے ضروری نہیں کہ حرف کی ساتھ ہی ہو، بلکہ فعل کے ساتھ بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے لَسْتَ تَبْرَحُ مُجْتَهِدًا اور اسم کے ساتھ بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے زُهَيْرٌ غَيْرُ مُنْفَكٍّ فَاِنَّمَا بِالْوَاجِبِ

☆ مَا دَامَ .....

فائدہ (۱۲) : اس کے شروع میں جو مَا ہے اس کو " مَا مصدر یہ حینیہ" کہتے ہیں۔ حینیہ اس لیے کہ یہ وقت اور ظرف کے معنی میں آتی ہے۔ اور مصدر یہ اس لیے کہ یہ اپنے مابعد کو مصدر کی تاویل میں کر دیتی ہے۔ نیز مَا دَامَ ہمیشہ دو جملوں کے درمیان آتا ہے اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جب تک میرے اسم کے لیے خبر ثابت ہے اتنی مدت تک ماقبل والا حکم بھی اپنے مسند الیہ کے لیے ثابت ہے۔ جیسے زَيْدٌ جَالِسٌ مَا دَامَ الْاَمِيْرُ جَالِسًا " زید بیٹھنے والا ہے جب تک امیر بیٹھنے والا ہے۔" یعنی جب تک امیر کے لیے جلوس ثابت ہے اتنی ہی مدت زید کے لیے بھی جلوس ثابت ہے۔

فائدہ (۱۳) : کبھی مَا دَامَ تامہ ہوتا ہے۔ جیسے خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

فائدہ (۱۴) : مَادَامَ کا مَا اپنے مابعد کو مصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے اور خود مُدَّةً یا وَقْتَ کے معنی میں ہو کر اس کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ پھر اپنے مضاف الیہ سے مل کر ماقبل کے لیے مفعول فیہ بنتا ہے۔ جیسے اِجْلِسْ مَا دَامَ زَيْدٌ جَالِسًا اَيْ اِجْلِسْ مُدَّةَ دَوَامِ جُلُوْسِ زَيْدٍ

☆ عَادَ ، آضَ ، غَدَا ، رَاحَ ....

فائدہ (۱۵) : یہ چاروں صَارَ کے معنی میں آتے ہیں۔ جیسے عَادَ زَيْدٌ غَنِيًّا اَيْ صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا

☆ لَيْسَ........

فائدہ (۱۶) : لَيْسَ اصل میں لَيِسَ تھا خلاف القیاس یاء کے کسرہ کو گرا دیا تو لَيْسَ ہو گیا۔ یہ اپنے اسم سے خبر کی نفی کے لیے آتا ہے زمانہ حال میں۔ جیسے لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید زمانہ حال میں کھڑا

ہونے والا نہیں ہے۔) لیکن کبھی قرینہ کے تحت زمانہ ماضی یا استقبال میں بھی نفی کے لیے آتا ہے۔

فائدہ (۱۷) : افعال ناقصہ کی تین قسمیں ہیں۔

﴿۱﴾ جن کے شروع میں "مَا نافیہ" یا "مَا مصدریہ" ہے۔

﴿۲﴾ جن کے شروع میں "مَا" نہیں ہے۔

﴿۳﴾ لَیْسَ

جن کے شروع میں "مَا" ہے ان کی خبر ان کے اسم پر مقدم ہو سکتی ہے۔ جن کے شروع میں "مَا" نہیں ہے ان کی خبر ان کے اسم پر بھی مقدم ہو سکتی ہے اور خود ان پر بھی۔ نیز ان کی خبر کے معمول کو بھی ان پر مقدم کرنا جائز ہے۔ جیسے **وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ** ، **أَهٰؤُلَاءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ**

اور لَیْسَ کی خبر اُس کے اسم پر تو مقدم ہو سکتی ہے لیکن خود اُس پر مقدم ہو سکتی ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے بعض نحوی کہتے ہیں ہو سکتی ہے اور بعض کہتے ہیں نہیں۔

فائدہ (۱۸) : افعال ناقصہ کے مشتقات (مضارع، امر، اسم فاعل اور اسم مفعول وغیرہ) کا بھی وہی حکم ہے جو ان کا ہے۔

فائدہ (۱۹) : جو اقسام واحکام فاعل کے ہیں وہ افعال ناقصہ کے اسم کے بھی ہوں گے۔ (کیوں کہ وہ فاعل کے حکم میں ہوتا ہے۔) اور جو اقسام واحکام مبتداء کی خبر کے ہیں وہ افعال ناقصہ کی خبر کے بھی ہوں گے۔ (کیوں کہ وہ اس کے حکم میں ہوتی ہے۔)، سوائے اس کے کہ ان کی خبر پر نصب واجب ہے۔ (مفعول بہ کے مشابہ ہونے کی وجہ سے)

فائدہ (۲۰) : تصرف وعدم تصرف کے اعتبار سے افعال ناقصہ کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) جو غیر متصرف ہیں، اور وہ لَیْسَ اور دَامَ ہیں۔ (ماضی کے علاوہ ان کی کوئی گردان نہیں آتی۔)

(۲) جو متصرف ہیں تصرف تام کے ساتھ۔ اور وہ یہ ہیں کَانَ ، صَارَ ، ظَلَّ ، بَاتَ ، اَصْبَحَ ، اَمْسٰی ، اَضْحٰی

(۳) جو متصرف ہیں تصرف ناقص کے ساتھ، یعنی ان سے ماضی اور مضارع تو آتا ہے لیکن اور کوئی گردان نہیں آتی۔ اور وہ یہ ہیں مَا زَالَ ، مَا انْفَکَّ ، مَا بَرِحَ ، مَا فَتِئَ

سواء کان ممکن الانقطاع او ممتنع الانقطاع ....

ضابطہ (۱) : سَوَاءٌ کے بعد دو چیزیں ہوتی ہیں جن میں برابری مقصود ہوتی ہے اور اس کی ترکیب میں تین قول ہیں۔

- سَوَاءٌ ، مُسْتَوٍ کے معنی میں ہو کر خبر مقدم ، کَانَ فعل ناقص ، ضمیر اس کا اسم مُمْکِنَ الْاِنْقِطَاعِ اور مُمْتَنِعَ الْاِنْقِطَاعِ معطوف علیہ اور معطوف مل کر اس کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر کے ساتھ مل کر مبتداء مؤخر ہے۔ (یاد رکھیں جب فعل سے مجازاً مصدری معنی مراد ہو تو اس وقت اس پر اسم کے احکام جاری ہو سکتے ہیں۔ جیسے یَوْمَ یَنْفَعُ الصَّادِقِیْنَ صِدْقُھُمْ میں یَنْفَعُ ، نَفْعُ مصدر کے معنی میں ہو کر مضاف ہے اَلصَّادِقِیْنَ کی طرف اور تَسْمَعُ بِالْمَعِیْدِیْ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَرَاہُ میں تَسْمَعُ ، سِمَاعُکَ کے معنی میں ہو کر مبتداء ہے۔)
- سَوَاءٌ ، مُسْتَوٍ کے معنی میں ہو کر خبر ہے مبتداء محذوف اَلْاَمْرَانِ کی اَیْ اَلْاَمْرَانِ سَوَاءٌ (سَوَاءٌ چوں کہ مصدر ہے اور مصدر میں افراد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث سب برابر ہیں اس لیے یہ اَلْاَمْرَانِ کی خبر بن سکتا ہے۔) پھر یہ جملہ دال بر جزاء ہے اور سَوَاءٌ کے بعد والا بمنزلہ شرط کے ہے اور پہلے جملے کی وجہ سے اس کی جزاء محذوف ہے۔ اَیْ اِنْ کَانَ ثُبُوْتُ الْخَبَرِ لِاِسْمِھَا مُمْکِنَ الْاِنْقِطَاعِ اَوْ مُمْتَنِعَ الْاِنْقِطَاعِ فَالْاَمْرَانِ سَوَاءٌ
- علامہ رضی کے نزدیک سَوَاءٌ خبر ہے مبتداء محذوف اَلْاَمْرَانِ کی یعنی اَلْاَمْرَانِ سَوَاءٌ اور بعد والا جملہ الگ ہے۔

❁❁❁

ترکیب الامثلة المتعلقة بالنوع العاشر

مثال کَانَ ناقصہ کی جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا

کَانَ فعل از افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً کا نَ کا اسم ، قَائِمًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر اسم کَانَ یعمل عمل فعلہ ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے زَیْد مرفوع محلاً اس کا فاعل شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر کَانَ کی خبر ، کَانَ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال کَانَ تامہ کی جیسے کَا نَ مَطَرٌ

کَا نَ تامہ بمعنی حَصَلَ مسند فعل ، مَطَرٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال کَا نَ زائدہ کی جیسے اِنَّ مِنْ اَفْضَلِھِمْ کَا نَ زَیْدًا

اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل برائے تحقیق ناصب الاسم رافع الخبر ، مِنْ جارہ تبعیضیہ ، اَفْضَلِ غیر منصرف بسبب وزن فعل اور وصف بحکم منصرف بوجہ اضافت مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف ، ھِمْ ضمیر برائے جمع مذکر غائبین مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئی ثَابِتٌ شبہ فعل مقدر کے ساتھ ، ثَابِتٌ صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر اسم اِنَّ یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر اِنَّ کی خبر مقدم ، کَانَ زائدہ ، زَیْدًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً اِنَّ کا اسم مؤخر ، اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال کَانَ بمعنی صَارَ کی جیسے کَانَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا

کَانَ فعل از افعال ناقصہ بمعنی صَارَ رافع الاسم ناصب الخبر ، اَلْفَقِیْرُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً کَانَ کا اسم ، غَنِیًّا مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً کَانَ کی خبر ، کَانَ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال صَارَ کی جیسے صَارَ الطِّیْنُ خَزِفًا

صَارَ فعل از افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر ، اَلطِّیْنُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً صَارَ کا اسم ، خَزِفًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً صَارَ کی خبر ، صَارَ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال اَصْبَحَ ناقصہ کی جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا

اَصْبَحَ فعل از افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً اَصْبَحَ کا اسم ، غَنِیًّا مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً اَصْبَحَ کی خبر ، اَصْبَحَ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلہ خبریہ ہوا۔

مثال اَصْبَحَ بمعنی صَارَ کی جیسے اَصْبَحَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا

اَصْبَحَ فعل از افعال ناقصہ بمعنی صَارَ رافع الاسم ناصب الخبر ، اَلْفَقِیْرُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً اس کا اسم ، غَنِیًّا مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً اس کی خبر ، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلہ خبریہ ہوا۔

نوٹ : اَضْحٰی ، اَمْسٰی ، ظَلَّ اور بَاتَ کی ترکیبوں کو اسی پر قیاس کرلیں۔

مثال اَصْبَحَ تامہ کی جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ اَیْ دَخَلَ زَیْدٌ فِی الصَّبَاحِ

اَصْبَحَ تامہ مسند فعل ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مفسَّر ، اَیْ حرف تفسیر ، دَخَلَ مسند فعل ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ فاعل ، فِیْ جارہ ظرفیہ ، اَلصَّبَاحِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور ، جار

مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی دخل فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر تفسیر۔

نوٹ : امسیٰ اور اضحٰی کو بھی اسی پر قیاس کرلیں۔

مثال مَا زَالَ کی جیسے مَا زَالَ زَیْدٌ عَالِمًا

مَا نافیہ غیر عاملہ ، زَالَ فعل از افعال ناقصہ رافع الاسم ناصب الخبر ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً اس کا اسم ، عَالِمًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر اسم مَا زَالَ یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر اس کی خبر ، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ : مَا انْفَكَّ ، مَا بَرِحَ اور مَا فَتِئَ کی ترکیبوں کو مَا زَالَ کی ترکیب پر قیاس کرلیں۔

مثال مَا دَامَ کی جیسے اِجْلِسْ مَا دَامَ زَیْدٌ جَالِسًا

اِجْلِسْ مسند فعل ، اَنْتَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، مَا مصدریہ ظرفیہ ، دَامَ فعل ناقص رافع الاسم ناصب الخبر ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً اس کا اسم ، جَالِسًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر اسم مَادَامَ یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر اس کی خبر ، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مضاف الیہ وَقْتَ یا مُدَّةَ مضاف محذوف کے لیے ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ اِجْلِسْ فعل کے لیے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

زَیْدٌ قَائِمٌ مَا دَامَ عَمْرٌو قَائِمًا

زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ مبتداء ، قَائِمٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً

شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تنکیر گرفتہ بر مبتدا خود یعمل عمل فعلہ ۔ ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل، ما مصدریہ ظرفیہ، دام فعل ناقص رافع الاسم ناصب الخبر عَمْرٌو مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً اس کا اسم، قائمًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تنکیر گرفتہ بر اسم ما دام یعمل عمل فعلہ ۔ ھو ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر اس کی خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر تاویل مصدر مضاف الیہ وقت یا مدۃ مضاف محذوف کے لیے، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ قائمٌ شبہ فعل کے لیے، شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر زید مبتدا کے لیے، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تم النوع العاشر

والحمد لله ربنا الأعلى والصلوة والسلام على سيد الورى [illegible]

وعلى آله وصحبه نجوم الدجى أولي الدرجات العلى

وأئمة الهدى

النوع الحادی عشر

حاصل نوع : حاصل اس نوع کا یہ ہے کہ یہ گیارہویں نوع ہے عوامل سماعیہ کی تیرہ نوعوں میں سے۔ ذات ان کی فعل ہے۔ نام ان کا افعال مقاربہ ہے۔ تعداد میں یہ چار ہیں (ان کے علاوہ بھی ہیں)۔ مدخول ان کا جملہ اسمیہ ہے یعنی مبتدا و خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے البتہ خبر ان کی ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے کبھی ان کے ساتھ اور کبھی بغیر ان کے۔ عمل ان کا یہ ہے کہ اپنے اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

افعال مقاربہ سے متعلق فوائد

فائدہ (۱) : افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ میں دو طرح سے فرق ہے۔

- افعال مقاربہ کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے جبکہ افعال ناقصہ کے لیے یہ شرط نہیں۔
- ان کی خبر میں ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو ان کے اسم کی طرف راجع ہو جبکہ افعال ناقصہ کے لیے یہ شرط بھی نہیں۔

فائدہ (۲) : افعال مقاربہ کی معنی کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں۔

۱۔ افعال مقاربہ ۲۔ افعال رجاء ۳۔ افعال شروع

(۱) **افعال مقاربہ :** یعنی وہ افعال جو اس بات پر دلالت کریں کہ اسم کے لیے خبر کا حصول

قریب ہے۔ جیسے کَادَ زَیْدٌ یَخْرُجُ (قریب ہے کہ زید نکلے) اور یہ تین ہیں۔ کَادَ، کَرُبَ اور اَوْشَکَ

﴿۲﴾ **افعالِ رجاء** : یعنی وہ افعال جو اس بات پر دلالت کریں کہ اسم کے لیے خبر کے حصول کی امید ہے۔ جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَخْرُجَ (امید ہے کہ زید نکلے) یہ بھی تین ہیں۔ عسی حَرٰی، اِخْلَوْلَقَ

﴿۳﴾ **افعالِ شروع** : یعنی وہ افعال جو اس بات پر دلالت کریں کہ ہمارے اسم نے خبر کو حاصل کرنا شروع کر دیا ہے۔ جیسے اَخَذَ زَیْدٌ یَأْکُلُ (زید کھانے لگا) یہ بہت سارے ہیں۔ چند مشہور یہ ہیں۔ اَخَذَ، جَعَلَ، طَفِقَ، عَلِقَ اور اَنْشَأَ

فائدہ (۳) : افعال مقاربہ کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔ کبھی اَنْ کے ساتھ کبھی بغیر اَنْ کے اس اعتبار سے یہ چار قسم پر ہیں۔

﴿۱﴾ جن کی خبر پر اَنْ کا داخل کرنا واجب ہے۔ یہ دو ہیں۔ حَرٰی اور اِخْلَوْلَقَ

﴿۲﴾ جن کی خبر کا اَنْ سے خالی ہونا واجب ہے۔ یہ چار ہیں۔ اَخَذَ، جَعَلَ، طَفِقَ اور عَلِقَ

﴿۳﴾ جن کی خبر پر اکثر اَنْ داخل ہوتا ہے اور کبھی بغیر اَنْ کے ہوتی ہے۔ یہ بھی دو ہیں۔ عَسٰی اور اَوْشَکَ

﴿۴﴾ جن کی خبر اکثر بغیر اَنْ کے ہوتی ہے اور کبھی کبھی اَنْ کے ساتھ ہوتی ہے۔ یہ بھی دو ہیں۔ کَادَ اور کَرُبَ

فائدہ (۴) : کبھی کبھی ان کا فاعل فعل مضارع سمیت اَنْ کے ہوتا ہے۔ اس وقت یہ تامہ ہوتے ہیں، خبر کے محتاج نہیں ہوتے، اور اکثر عَسٰی میں ایسا ہوتا ہے۔ جیسے عَسٰی اَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ

فائدہ (۵) : یہ افعال جب تامہ ہوں تو جملہ خبریہ ہوں گے ہیں اور جب مقاربہ ہوں تو جملہ انشائیہ ہوں گے ہیں۔

فائدہ(۶) : کاد اور اس کے مشتقات پر حرف نفی داخل ہو جائے تو وہ نفی کا فائدہ دیتا ہے یا نہیں۔

اس میں تین قول ہیں۔

﴿۱﴾ بعض کہتے ہیں مطلقاً نفی کا فائدہ دیتا ہے۔ خواہ حرف نفی کاد ماضی پر داخل ہو یا اس کے دیگر مشتقات پر

﴿۲﴾ بعض کہتے ہیں مطلقاً نفی کا فائدہ نہیں دیتا بلکہ اثبات اپنے حال پر باقی رہتا ہے۔

﴿۳﴾ بعض کہتے ہیں کاد (ماضی) پر حرف نفی داخل ہو تو نفی کا فائدہ نہیں دیتا لیکن مستقبل میں دیتا ہے۔ راجح مذہب پہلا ہی ہے۔

ضابطہ(۱) : عَسٰی اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ جیسی مثالوں کی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ عَسٰی فعل تام ، اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ بتاویل مصدر فاعل

۲۔ عَسٰی فعل تام ، اَنْ یَّخْرُجَ جملہ فعلیہ خبر مقدم ، زَیْدٌ مبتدء مؤخر ، پھر جملہ اسمیہ فاعل ہوگا عَسٰی کا

۳۔ عَسٰی فعل مقارب ، ضمیر اس کا اسم ، اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ جملہ اسمیہ خبر

اذ لایشتق منه مضارع ....

ضابطہ(۲) : اِذْ اگر جملہ معللہ پر داخل ہو تو وہ برائے تعلیل ہوتا ہے اور اسے "اذ تعلیلیہ" کہتے ہیں۔ یہ ترکیب میں کچھ نہیں بنتا۔

تركيب الأمثلة المتعلقة

بالنوع الحادي عشر

مثال عسىٰ مقاربہ کی جیسے عسىٰ زَيْدٌ اَنْ يَّخْرُجَ

عسىٰ فعل از افعال مقاربہ رافع الاسم ناصب الخبر ۔ زَيْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً عسىٰ کا اسم ، اَنْ ناصبہ مصدریہ ، يَخْرُجَ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب بالفتحہ لفظاً مسند فعل ، هُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے زید مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر منصوب محلاً عسىٰ کی خبر ، عسىٰ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

مثال عَسٰى تامہ کی جیسے عَسٰى اَنْ يَّخْرُجَ زَيْدٌ

عَسٰى تامہ مسند فعل ، اَنْ ناصبہ مصدریہ ، يَخْرُجَ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب بالفتحہ لفظاً مسند فعل ، زَيْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مرفوع محلاً عَسٰى کا فاعل ، عَسٰى اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ: عسىٰ تامہ کی ترکیب کے دو طریقے اور بھی ہیں۔ صفحہ ۲۷۷ پر دیکھ لیں۔

مثال كَادَ کی جیسے كَادَ زَيْدٌ يَجِيْءُ

كَادَ فعل از افعال مقاربہ رافع الاسم ناصب الخبر ، زَيْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً كاد کا اسم ، يَجِيْءُ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع بالضمہ لفظاً مسند فعل ، هُوَ ضمیر برائے

واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے زید مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر منصوب محلاً کاد کی خبر ۔ کاد اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

نوٹ : باقی افعال کی ترکیب بھی اسی طرح کریں۔

تم النوع الحادی عشر

فالحمد للہ الجلیل

والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ امام الہداۃ بالدلیل

وعلی آلہ وصحبہ الذین اہتدوا وہدوا الی سواء السبیل

النوع الثانی عشر

حاصل نوع : حاصل اس نوع کا یہ ہے کہ یہ بارھویں نوع ہے عوامل سماعیہ کی تیرہ نوعوں میں سے۔ذات ان کی فعل ہے۔نام ان کا افعال مدح وذم ہے۔تعداد میں یہ چار ہیں۔(نِعْمَ ، حَبَّذَ ا بِئْسَ ، سَاءَ) پہلے دو انشاءمدح اور دوسرے دو انشاء ذم کے لیے آتے ہیں۔عمل ان کا یہ ہے کہ یہ اپنے مابعد کو رفع دیتے ہیں فاعل ہونے کی بناء پر۔پھر حَبَّذَا کا فاعل ہمیشہ ذَا اسم اشارہ ہوتا ہے۔اور باقی تین کا فاعل چار چیزوں میں سے کوئی ایک۔یعنی .....

☆ معرف باللام : جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ

☆ یا مضاف الی معرف باللام : جیسے نِعْمَ صَاحِبُ الْفَرَسِ زَيْدٌ

☆ یا ضمیر مبھم ممیز بنکرہ منصوبہ : جیسے نِعْمَ رَجُلًازَيْدٌ (یہاں نِعْمَ کا فاعل هُوَ ضمیر ہے اور رَجُلًا اس کی تمیز ہے۔)

☆ یا مَا بمعنی شَیْءٌ : جیسے اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِیَ (یہ اصل میں نِعْمَ مَا هِیَ ہے اور یہ مَا ، شَیْءٌ کے معنی ہوکر فاعل ہے)

ان افعال کے فاعل کے بعد ایک اور اسم ہوتا ہے جو مرفوع ہوتا ہے اور افراد،تثنیہ،جمع اور تذکیر و تانیث میں فاعل کے موافق ہوتا ہے۔وہ اسم اگر افعال مدح کے بعد آئے تو اسے '' مخصوص بالمدح '' کہتے ہیں۔ اور اگر افعال ذم کے بعد آئے تو اسے '' مخصوص بالذم '' کہتے ہیں. البتہ حَبَّذَ ا میں مخصوص بالمدح کا اس کے فاعل کے موافق ہونا ضروری نہیں ہے۔

افعال مدح وذم سے متعلقہ فوائد

فائدہ (۱) : کبھی کبھی مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کو قرینہ کی وجہ سے حذف بھی کر دیتے ہیں۔ جیسے نِعْمَ النَّصِیْرُ، یہاں اَللّٰہُ مخصوص بالمدح محذوف ہے، اسی طرح نِعْمَ الثَّوَابُ کے بعد اَلْجَنَّۃُ مخصوص بالمدح اور بِئْسَ مَثْوَی الْکَافِرِیْنَ کے بعد جَھَنَّمُ مخصوص بالذم محذوف ہے۔

فائدہ (۲) : کبھی مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم مقدم بھی ہو جاتا ہے۔ جیسے اَبُوْ بَکْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ

فائدہ (۳) : افعال مدح وذم کی ترکیب کے پانچ طریقے ہیں۔

﴿۱﴾ نِعْمَ الرَّجُلُ فعل فاعل مل کر خبر مقدم اور زَیْدٌ مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر

﴿۲﴾ نِعْمَ فعل ، اَلرَّجُلُ مبدل منہ اور زَیْدٌ مخصوص بالمدح بدل ، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل

﴿۳﴾ نِعْمَ فعل ، اَلرَّجُلُ مبین اور زَیْدٌ مخصوص بالمدح عطف بیان ، مبین عطف بیان سے مل کر فاعل

﴿۴﴾ نِعْمَ الرَّجُلُ فعل فاعل مل کر الگ جملہ اور زَیْدٌ مخصوص بالمدح خبر مبتداء محذوف ھُوَ کی مبتداء خبر مل کر الگ جملہ ، تقدیری عبارت یوں ہوگی نِعْمَ الرَّجُلُ ھُوَ زَیْدٌ

﴿۵﴾ نِعْمَ الرَّجُلُ فعل فاعل مل کر الگ جملہ ، زَیْدٌ مخصوص بالمدح مبتداء ، اور اس کی خبر مَمْدُوْحٌ محذوف ہوگی۔ اگر مخصوص بالذم ہو تو مَذْمُوْمٌ ہوگی۔

پہلی تین ترکیبوں کی صورت میں ایک جملہ اور آخری دو ترکیبوں کی صورت میں دو جملے ہوں گے۔ لیکن یہ یاد رکھیں! کہ جب مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم فعل مدح یا فعل ذم پر مقدم ہو جائے تو اس وقت ترکیب میں صرف ایک ہی صورت جائز ہے کہ مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم مبتداء ہوگا اور مابعد خبر

فائدہ (۴) : کبھی کبھی حَبَّذَا میں مخصوص بالمدح سے پہلے یا بعد ایک اسم نکرہ منصوب کی صورت میں

کیا جاتا ہے جو حال یا تمیز بنتا ہے۔ جیسے حَبَّذَا رَجُلًا زَیْدٌ ، حَبَّذَا رَاکِبًا زَیْدٌ ، حَبَّذَا زَیْدٌ رَجُلًا اور حَبَّذَا زَیْدٌ رَاکِبًا ، ان مثالوں میں رَجُلًا تمیز ہے اور رَاکِبًا حال ہے۔

فائدہ (۵) : یہ چاروں افعال غیر متصرف ہیں ماضی کے علاوہ ان سے کوئی صیغہ مستعمل نہیں۔

فائدہ (۶) : نِعْمَ اصل میں نَعِمَ تھا اور بِئْسَ اصل میں بَئِسَ تھا۔ پھر عین کی متابعت میں نون کو بھی کسرہ دیا تو نِعِمَ ہو گیا، پھر تخفیف کے لیے عین کو ساکن کر دیا تو نِعْمَ ہو گیا۔ یہی تعلیل بِئْسَ میں بھی ہے۔ اور سَاءَ اصل میں سَوَءَ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح ، واؤ کو الف سے تبدیل کر دیا تو سَاءَ ہو گیا۔

فائدہ (۷) : حَبَّ میں اصل کے اعتبار سے دو لغتیں ہیں۔ حاء کے فتحہ اور حاء کے ضمہ کے ساتھ مگر انشاء مدح کی طرف نقل کرنے کے بعد فتحہ متعین ہو گیا ہے اور ضمہ ناجائز ہے۔ یہ اصل میں حَبُبَ تھا۔ باء اول کو ساکن کر کے باء ثانی میں ادغام کیا تو حَبَّ ہو گیا یہ تعلیل پہلی لغت کی بناء پر ہے یعنی فاء کلمہ مفتوح ہو۔ اور دوسری لغت (فاء کلمہ کے مضموم ہونے) کی بناء پر تعلیل یہ ہے کہ باء اول کا ضمہ نقل کر کے حاء کو دیا اور باء کو باء میں ادغام کر دیا تو حُبَّ ہو گیا۔

فائدہ (۸) : حَبَّ استعمال میں ذَا سے جدا نہیں ہوتا۔ اسی لیے جب افعال مدح وذم شمار کیے جاتے ہیں تو حَبَّذَا کہا جاتا ہے نہ کہ صرف حَبَّ۔

فائدہ (۹) : مخصوص بالمدح اس کو کہتے ہیں جس کی تعریف کرنا مقصود ہو اور مخصوص بالذم اسے کہتے ہیں جس کی مذمت کرنا مقصود ہو۔

ترکیب الامثلۃ المتعلقۃ

بالنوع الثانی عشر

مثال نِعْمَ کی جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ

﴿پہلی ترکیب﴾

نِعْمَ فعل از افعال مدح ، اَلرَّجُلُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر مرفوع محلاً خبر مقدم ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

﴿دوسری ترکیب﴾

نِعْمَ فعل از افعال مدح ، اَلرَّجُلُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مبدل منہ ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مخصوص بالمدح بدل ، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مسند الیہ فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿تیسری ترکیب﴾

نِعْمَ فعل از افعال مدح ، اَلرَّجُلُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مبین ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مخصوص بالمدح عطف بیان ، مبین اپنے عطف بیان سے مل کر مسند الیہ فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿چوتھی ترکیب﴾

نِعْمَ فعل از افعال مدح ، اَلرَّجُلُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر الگ جملہ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مخصوص بالمدح مسند الیہ مبتداء خبر محذوف مَمْدُوحٌ کے لیے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿پانچویں ترکیب﴾

نِعْمَ فعل از افعال مدح ، اَلرَّجُلُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر الگ جملہ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مخصوص بالمدح خبر مبتداء محذوف هُوَ کے لیے ، مبتداء خبر مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال حَبَّذَا کی جیسے حَبَّذَا زَیْدٌ

حَبَّذَا فعل مدح ، ذَا اسم اشارہ مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر مرفوع محلاً خبر مقدم ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

نوٹ : باقی ترکیبیں بھی نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ کی طرح کرلیں۔

مثال بِئْسَ کی جیسے بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ

بِئْسَ فعل ذم ، اَلرَّجُلُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مرفوع محلاً خبر مقدم ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

نوٹ : باقی ترکیبیں بھی نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ کی طرح کرلیں اور سَاءَ کو بھی اسی پر قیاس کرلیں۔

نِعْمَ صَاحِبُ الْفَرَسِ زَیْدٌ

نِعْمَ فعل مدح ، صَاحِبُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ، اَلْفَرَسِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مرفوع محلاً خبر مقدم ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

نوٹ : باقی ترکیبیں بھی نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ کی طرح کرلیں۔

نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ

نِعْمَ فعل مدح ، ھُوَ ضمیر مبہم مرفوع محلاً ممیّز ، رَجُلًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً تمییز ، ممیز تمییز مل کر مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مرفوع محلاً خبر مقدم ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مخصوص بالمدح مبتداء موخر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

نِعْمَ مَا ھِیَ

نِعْمَ فعل مدح ، مَا بمعنی شَیْءٌ مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم ، ھِیَ ضمیر برائے واحدہ مؤنث غائبہ مرفوع منفصل مرفوع محلاً مبتداء موخر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

حَبَّذَا رَجُلًا زَیْدٌ

حَبَّذَا فعل مدح ، ذَا اسم اشارہ مرفوع محلاً ممیز ، رَجُلًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً تمییز ، ممیز تمییز مل کر مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر مرفوع محلاً خبر مقدم ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مخصوص بالمدح مبتداء موخر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

حَبَّذَا زَیْدٌ رَجُلًا

حَبَّذَا فعل مدح ، ذَا اسم اشارہ مرفوع محلاً ممیز ، رَجُلًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً تمییز ، ممیز تمییز مل کر مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر مرفوع محلاً خبر مقدم ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مخصوص بالمدح مبتداء موخر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

نوٹ : دونوں جملوں کی ترکیب ایک ہی طرح ہے فرق صرف اتنا ہے کہ پہلی مثال میں تمییز مخصوص بالمدح سے مقدم ہے اور دوسری مثال میں موخر۔

حَبَّذَا رَاکِبًا زَیْدٌ

حَبَّذَا فعل مدح ، ذَا اسم اشارہ مرفوع محلاً ذوالحال ، رَاکِبًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً

شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر ذوالحال خود ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال ، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مرفوع محلاً خبر مقدم ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

حَبَّذَا زَیْدٌ رَاکِبًا

حَبَّذَا فعل مدح ، ذَا اسم اشارہ مرفوع محلاً ذوالحال ، رَاکِبًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر ذوالحال خود ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال ، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مرفوع محلاً خبر مقدم ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

نوٹ : دونوں جملوں کی ترکیب ایک ہی طرح ہے فرق صرف اتنا ہے کہ پہلی مثال میں حال مخصوص بالمدح سے مقدم ہے اور دوسری مثال میں مؤخر ہے۔

تم

النوع الثانی عشر

فالحمد للہ رب العرش العظیم

والصلوۃ والسلام علی نبیہ الکریم

وعلی آلہ وصحبہ وآئمۃ الدین القویم

النوع الثالث عشر

حاصلِ نوع : حاصل اس نوع کا یہ ہے کہ یہ تیرہویں نوع ہے عوامل سماعیہ کی تیرہ نوعوں میں سے۔ ذات ان کی فعل ہے۔ نام ان کا افعال قلوب ہے کیوں کہ ان کا تعلق دل کے ساتھ ہے ظاہری اعضاء کے ساتھ ان کا تعلق نہیں۔ تعداد میں یہ سات ہیں۔ جن میں سے تین یقین کے لیے آتے ہیں یعنی عَلِمْتُ ، رَأَيْتُ ، وَجَدْتُ اور تین شک کے لیے یعنی خِلْتُ ، ظَنَنْتُ اور حَسِبْتُ اور ایک یقین وشک دونوں کے لیے یعنی زَعَمْتُ۔ مدخول ان کا جملہ اسمیہ ہے یعنی مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ اور عمل ان کا یہ ہے کہ مبتداء وخبر دونوں کو نصب دیتے ہیں مفعول بہ ہونے کی بناء پر۔ مبتداء کو ان کا ''مفعول اول'' اور خبر کو ''مفعول ثانی'' کہا جاتا ہے۔

افعال قلوب سے متعلقہ فوائد

فائدہ (۱) : افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے ایک کو حذف کر کے ایک پر اکتفاء کرنا جائز نہیں بلکہ دونوں مذکور ہوں گے یا دونوں محذوف ہوں گے۔

فائدہ (۲) : اگر افعال قلوب دونوں مفعولوں کے درمیان واقع ہو جائیں یا دونوں سے مؤخر ہو جائیں تو ان کے عمل کو باطل کرنا جائز ہے جیسے زَيْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ یا زَيْدًا ظَنَنْتُ قَائِمًا اسی

طرح زَیْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ یا زَیْدًا قَائِمًا ظَنَنْتُ دونوں طرح جائز ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ دونوں مفعولوں کے درمیان آجائیں تو اعمال (عمل دینا) بہتر ہے۔ اور اگر مؤخر ہو جائیں تو ابطال (عمل نہ دینا) بہتر ہے۔

اسی طرح ہمزہ استفہام یا مَا نافیہ یا لام ابتدائیہ سے پہلے آجائیں تو ان کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے عَلِمْتُ اَزَیْدٌ عِنْدَکَ اَمْ عَمْرٌو ، عَلِمْتُ مَا زَیْدٌ فِی الدَّارِ ، عَلِمْتُ لَزَیْدٌ قَائِمٌ

فائدہ (۳) : عَلِمْتُ اور رَأَیْتُ کے شروع میں ہمزہ زیادہ کیا جائے تو یہ تین مفعولوں کا تقاضا کرتے ہیں۔ جیسے اَعْلَمْتُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا ، اَرَیْتُ عَمْرًا خَالِدًا عَالِمًا اور یہ ہمزہ افعال قلوب میں سے صرف عَلِمْتُ اور رَأَیْتُ کے شروع میں زیادہ کیا جاتا ہے باقی افعال کے شروع میں نہیں، البتہ امام اخفشؒ کے نزدیک باقی افعال میں بھی ہمزہ کی زیادتی جائز ہے۔ جیسے اَظْنَنْتُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا

فائدہ (۴): اَعْلَمْتُ اور اَرَیْتُ کے تین مفعولوں میں سے پہلے کو حذف کرنا جائز نہیں۔ دوسرے دو مفعولوں کو حذف کرنا جائز ہے مگر ایک ساتھ، ایک کو حذف کرنا دوسرے کو نہ کرنا یہ جائز نہیں۔

فائدہ (۵) : عَلِمْتُ ، رَأَیْتُ اور وَجَدْتُ اگر یقین کے معنی میں نہ ہوں بلکہ عَلِمْتُ عَرَفْتُ (جاننے) کے معنی میں ہو ، رأیت ، اَبْصَرْتُ (دیکھنے) کے معنی میں ہو اور وَجَدْتُ اَصَبْتُ (پانے) کے معنی میں ہو تو اس وقت یہ دو مفعولوں کی طرف متعدی نہیں ہوتے بلکہ ایک مفعول کی طرف متعدی ہوتے ہیں۔ اسی طرح ظَنَنْتُ اگر شک کے معنی میں نہ ہو بلکہ اِتَّهَمْتُ (تُهْمَة) کے معنی میں ہو تو وہ بھی متعدی بیک مفعول ہوتا ہے۔

و تنصبهما معا..............

ضابطہ (۱): مَعًا ظرف ہے ظرف زماں اور مکاں دونوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے جِئْنَا مَعًا اَیْ فِیْ زَمَانٍ اور کُنَّا مَعًا اَیْ فِیْ مَکَانٍ ، پھر یہ دو طرح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ تنوین کے ساتھ بغیر اضافت کے۔ جیسے عبارت مذکورہ میں

۲۔ بغیر تنوین کے اضافت کے ساتھ۔ جیسے وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ

دوسری صورت میں یہ مفعول فیہ بنتا ہے۔ اور پہلی صورت میں دو احتمال ہیں۔

۱۔ مفعول فیہ

۲۔ مُجْتَمِعِيْنَ کے معنی ہو کر ماقبل سے حال ہو۔

فانظر ما ذا ترى ....

ضابطہ (۲) : مَا ذَا تَرٰی موصوف صفت مل کر مفعول بہ ہے اُنْظُرْ فعل کے لیے پھر موصوف صفت کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) مَا استفہامیہ بمعنی اَیُّ شَیْءٍ موصوف ، ذَا اسم اشارہ پھر موصوف ، تَرٰی جملہ صفت، ذَا موصوف اپنی صفت کے ساتھ مل کر پھر صفت مَا کی

(۲) مَا استفہامیہ موصوف ، ذَا اسم موصول ، تَرٰی صلہ ، موصول صلہ مل کر صفت

(۳) مَاذَا استفہامیہ بمعنی اَیُّ شَیْءٍ موصوف ، تَرٰی صفت

(۴) مَا استفہامیہ موصوف ، ذَا زائدہ ، اور تَرٰی صفت

ضابطہ (۳) : مَا ذَا کی ترکیب میں دو احتمال ہیں۔

﴿۱﴾ اس سے پہلے یا بعد فعل متعدی ہو اور اس کا مفعول بہ مذکور نہ ہو تو مَاذَا مفعول بہ ہوگا۔ جیسے فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰی ، اسی طرح مَا ذَا صَنَعْتَ

﴿۲﴾ اس کے علاوہ ہو یعنی اس سے پہلے یا بعد فعل لازمی ہو یا متعدی ہی ہو لیکن اس کا مفعول بہ مذکور ہو یا اسم ہو تو مبتداء یا خبر بنے گا۔ جیسے مَا ذَا صَنَعْتَهُ ، مَا ذَا الْوُقُوْفُ

وقال بعضهم اعمالها اولى على تقدير التوسط........

یہ عبارت عطف الاسمين على معمولين بعا طف واحد کی قبیل سے ہے۔

وفي هذه الافعال لا يجوز الاقتصار على احدالمفعولين لانهما كاسم وا حدلان مضمونهما معا ....

فائدہ : مصنف فرماتے ہیں کہ ان افعال میں ایک مفعول کو حذف کر کے ایک پر اقتصار کرنا جائز نہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں مفعول اسم واحد کے حکم میں ہوتے ہیں کیوں کہ مفعول بہ حقیقت میں ان دونوں اسموں کا مضمون ہے نہ کہ یہ اسم جدا جدا۔ چنانچہ عَلِمْتُ زَيْدًا فَا ضِلاً "عَلِمْتُ فَضْلَ زَيْدٍ" کے معنی میں ہے۔ پس جب یہ دونوں مفعول اسم واحد کی طرح ہو گئے تو ایک کو حذف کرنا ایسے ہو گا جیسے کلمہ واحدہ کے بعض اجزاء کو حذف کرنا، حالاں کہ یہ جائز نہیں ہے۔

اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ ان دونوں اسموں میں مقصود بالذکر دوسرا اسم ہوتا ہے اور پہلا اسم دوسرے اسم کے لیے تمہید کی حیثیت رکھتا ہے۔ جیسا کہ عَلِمْتُ زَيْدًا فَا ضِلًا کے معنی عَلِمْتُ فَضْلَ زَيْدٍ سے صاف ظاہر ہو رہا ہے۔ اب اگر پہلے اسم کو حذف کریں تو مقصود بلا تمہید رہ جائے گا۔ تو جب مقصود تک پہنچنے کا وسیلہ ہی نہ رہا تو مقصود تک پہنچنے کا راستہ کیا ہوگا؟ اور اگر دوسرے اسم کو حذف کریں تو مقصود کو حذف کرنا لازم آتا ہے۔ لہذا تمہید بیکار ہو جائے گی۔

خلا فا للا خفش.................

ضابطہ (۴) : جہاں کہیں بھی خِلَا فًا کا لفظ آجائے، اس کی دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ مفعول مطلق ہو فعل محذوف خَالَفَ کے لیے۔

۲۔ مُخَالِفًا کے معنی ہو کر قَالَ یا اَقُوْلُ فعل محذوف کے فاعل سے حال ہو۔

ترکیب الامثلۃ المتعلقۃ بالنوع الثالث عشر

مثال ظَنَنْتُ کی جیسے ظَنَنْتُ بَکْرًا نَائِمًا

ظَنَنْتُ فعل از افعال قلوب برائے شک متعدی بدو مفعول ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلًا مسند الیہ فاعل ، بَکْرًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظًا مفعول بہ اول ، نَائِمًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظًا شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر مفعول بہ اول (کیوں کہ وہ معنًی مبتداء ہے) یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے بکر مرفوع محلًا اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مفعول بہ ثانی ، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال ظَنَنْتُ بمعنی اِتَّهَمْتُ کی جیسے ظَنَنْتُ زَيْدًا اَیْ اِتَّهَمْتُهٗ

ظَنَنْتُ بمعنی اِتَّهَمْتُ مسند فعل متعدی بیک مفعول ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلًا مسند الیہ فاعل ، زَيْدًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظًا مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسَّر ، اَیْ حرف تفسیر ، اِتَّهَمْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلًا مسند الیہ فاعل ، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب منصوب متصل منصوب محلًا مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر تفسیر۔

مثال عَلِمْتُ کی جیسے عَلِمْتُ زَيْدًا اَمِيْنًا

عَلِمْتُ فعل از افعال قلوب برائے یقین متعدی بدو مفعول ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلًا مسند الیہ فاعل ، زَيْدًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظًا مفعول بہ اول ، اَمِيْنًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظًا شبہ فعل صیغہ صفت مشبہ تکیہ گرفتہ بر مفعول بہ اول (کیونکہ وہ معنًی مبتداء ہے) یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلًا اس کا

فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مفعول بہ ثانی ، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال عَلِمْتُ بمعنی عَرَفْتُ کی جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا اَیْ عَرَفْتُہٗ

عَلِمْتُ بمعنی عَرَفْتُ مسند فعل متعدی بیک مفعول ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، زَیْدًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسَّر ، اَیْ حرف تفسیر ، عَرَفْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر تفسیر۔

مثال زَعَمْتُ برائے یقین کی جیسے زَعَمْتُ اللّٰہَ غَفُوْرًا

زَعَمْتُ فعل از افعال قلوب برائے یقین متعدی بدو مفعول ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، لفظ اَللّٰہَ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ اول غَفُوْرًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً شبہ فعل صیغہ مبالغہ تکیہ گرفتہ بر مفعول بہ اول (کیوں کہ وہ معنی مبتداء ہے) یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مفعول بہ ثانی ، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال زَعَمْتُ برائے شک کی جیسے زَعَمْتُ الشَّیْطٰنَ شَکُوْرًا

زَعَمْتُ فعل از افعال قلوب برائے شک متعدی بدو مفعول ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، اَلشَّیْطٰنَ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ اول شَکُوْرًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً شبہ فعل صیغہ مبالغہ تکیہ گرفتہ بر مفعول بہ اول (کیوں کہ وہ معنی مبتداء ہے) یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مفعول بہ ثانی ، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال ابطال عمل کے جائز ہونے کی دو مفعولوں کے درمیان آجانے کی وجہ سے جیسے زَیْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ

زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ مبتداء ، قَائِمٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے مبتداء مرفوع محلاً اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مسند خبر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اور ظَنَنْتُ فعل با فاعل جملہ فعلیہ معترضہ ہے۔

زَیْدًا ظَنَنْتُ قَائِمًا

زَیْدًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ اول ، قَائِمًا شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر مفعول بہ اول (کیوں کہ وہ معنی مبتداء ہے) یعمل عمل فعلہ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے زید مرفوع محلاً اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مفعول بہ ثانی ، ظَنَنْتُ فعل از افعال قلوب متعدی بدو مفعول ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں (مقدم و مؤخر) سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال ابطال عمل کے جائز ہونے کی دونوں مفعولوں سے مؤخر ہو جانے کی صورت میں جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ

زَیْدٌ قَائِمٌ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ظَنَنْتُ فعل با فاعل جملہ فعلیہ معترضہ ہوا۔

زَیْدًا قَائِمًا ظَنَنْتُ

زَیْدًا قَائِمًا دونوں مفعول بہ مقدم ، ظَنَنْتُ فعل با فاعل ، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال اَعْلَمْتُ کی جیسے اَعْلَمْتُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا

اَعْلَمْتُ مسند فعل متعدی بسہ مفعول ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلا مسند الیہ فاعل ، زَیْدًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ اول ، عَمْرًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ثانی ، فَاضِلًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر مفعول بہ ثانی (کیوں کہ وہ معنی مبتداء ہے) یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مفعول بہ ثالث ، فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تم

النوع الثالث عشر

فالحمدلله والله اکبر

والصلوٰة والسلام علی حبیبه الانور

وعلی آله وصحبه الی یوم الحشر

❀❀❀❀

❀

اما القیاسیۃ فسبعۃ عوامل

حاصل عنوان : اس عنوان کے تحت مصنف نے عوامل قیاسیہ کو ذکر کیا ہے۔تعداد میں یہ سات ہیں۔فعل ، مصدر ، اسم فاعل ، اسم مفعول ، صفت مشبھۃ ، اسم مضاف اور اسم تام ۔ ذات کے اعتبار سے پہلا فعل ہے باقی سب اسماء ہیں۔عمل ان کا یہ ہے کہ فعل اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے اور چھ چیزوں کو نصب دیتا ہے، ہاں اگر متعدی ہو تو ساتویں چیز یعنی مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے اور اگر فعل مجہول ہو تو فاعل کی بجائے مفعول بہ کو رفع دیتا ہے ۔ مصدر اپنے فعل والا عمل کرتا ہے ۔ اسم فاعل فعل معروف والا عمل کرتا ہے۔اسم مفعول فعل مجہول والا عمل کرتا ہے۔صفت مشبھۃ فعل لازمی والا عمل کرتی ہے۔ اسم مضاف اپنے مضاف الیہ کو جر دیتا ہے۔اور اسم تام اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے۔

عوامل قیاسیہ سے متعلقہ فوائد

(۱) فعل ....

فائدہ(۱) : یاد رکھیں تمام افعال عاملہ ہیں البتہ قَلَّ ، کَثُرَ اور طَالَ کے ساتھ جب مَا کافہ لاحق ہوجائے جیسے قَلَّمَا ، کَثُرَمَا ، طَالَمَا اور کَانَ زائدہ جیسے اِنَّ مِنْ اَفْضَلِهِمْ کَانَ زَيْدٌ اور وہ فعل جو تاکید لفظی کے لیے لایا جائے جیسے ضَرَبَ ضَرَبَ زَيْدٌ میں دوسرا ضَرَبَ وہ عمل نہیں کرتے۔

فائدہ(۲) : فعل ہر حال میں عمل کرتا ہے خواہ ثلاثی ہو یا رباعی ، مجرد ہو یا مزید ، معروف ہو یا مجہول ، مثبت ہو یا منفی ، متصرف ہو یا غیر متصرف ، لازمی ہو یا متعدی ، ماضی ہو یا مضارع امر ہو یا نہی ، نیز اس کے عمل کے لیے کوئی شرط نہیں۔

فائدہ(۳) : فعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) لازمی (۲) متعدی

لازمی اُسے کہتے ہیں جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے ، مفعول بہ کا تقاضا نہ کرے۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ ذَھَبَ عَمْرٌو ، ... اور متعدی اُسے کہتے ہیں جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ مفعول بہ کا بھی تقاضا کرے۔ جیسے نَصَرَ زَیْدٌ عَمْرًا ..... فعل متعدی کی پھر دو قسمیں ہیں۔ (۱) معروف (۲) مجہول

معروف اُسے کہتے ہیں جس کا فاعل معلوم ہو ، اور مجہول اسے کہتے ہیں جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ نیز یاد رہے کہ فعل لازمی صرف معروف ہوتا ہے، مجہول نہیں ہوتا اِلّا یہ کہ اُسے متعدی بنایا جائے۔

فائدہ(۴) : مفعول بہ کے اعتبار سے فعل متعدی کی پھر چار قسمیں ہیں۔ دیکھیں صفحہ ۸۰ پر

فائدہ(۵) : فعل لازمی اور فعل متعدی میں صرف اتنا فرق ہے کہ لازمی مفعول بہ کا تقاضا نہیں کرتا اور متعدی مفعول بہ کا تقاضا بھی کرتا ہے لیکن باقی معمولات (مفعول مطلق، مفعول لہ، حال اور تمیز وغیرہ) کو جس طرح فعل متعدی نصب دیتا ہے اسی طرح فعل لازمی بھی نصب دیتا ہے۔

فائدہ(۶) : فعل معروف خواہ لازمی ہو یا متعدی اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے، جیسے قَامَ زَیْدٌ اور ضَرَبَ عَمْرٌو اور چھ چیزوں کو نصب دیتا ہے۔

﴿۱﴾ مفعول مطلق کو۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ قِیَامًا اور ضَرَبَ زَیْدٌ ضَرْبًا

﴿۲﴾ مفعول فیہ کو۔ جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اور جَلَسْتُ فَوْقَکَ

﴿۳﴾ مفعول معہ کو۔ جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَ الْجُبَّاتِ اَیْ مَعَ الْجُبَّاتِ

﴿۴﴾ مفعول لہ کو۔ جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ اور ضَرَبْتُهٗ تَأْدِیْبًا

﴿۵﴾ حال کو۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا

﴿۶﴾ تمیز کو، جب کہ وہ فعل وفاعل کے درمیان نسبت سے ابہام کو دور کرے۔ جیسے طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا

اور اگر فعل متعدی ہو تو ساتویں چیز یعنی مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے۔ جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا جب کہ فعل لازمی مفعول بہ کو چاہتا ہی نہیں۔

اور فعل مجہول فاعل کی جگہ مفعول بہ کو رفع دیتا ہے اور باقی معمولات کو نصب دیتا ہے۔ جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمَامَ الْاَمِيْرِ ضَرْبًا شَدِيْدًا فِيْ دَارِهٖ تَأْدِيْبًا وَالْخَشَبَةَ مَشْدُوْدًا

فائدہ (۷) : فعل مجہول کا دوسرا نام '' فِعْلُ مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ '' ہے۔ اور اس کے مرفوع کو '' مَفْعُوْلُ مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ '' کہتے ہیں۔ دوسرا نام اس کا نائب فاعل ہے۔

فائدہ (۸) : اگر مفعول بہ مذکور نہ ہو تو مفعول فیہ یا مفعول مطلق کو نائب فاعل بنانا درست ہے۔ لیکن یاد رہے کہ مفعول بہ کی موجودگی میں کسی اور کو نائب فاعل بنانا درست نہیں۔ نیز چار چیزوں کو نائب فاعل بنانا جائز نہیں ہے۔

۱۔ مفعول لہ کو

۲۔ مفعول معہ کو

۳۔ باب عَلِمْتُ کے مفعول ثانی کو

۴۔ باب اَعْلَمْتُ کے مفعول ثالث کو

اور باب اَعْطَيْتُ کے دونوں مفعولوں کو نائب فاعل بنانا جائز ہے۔ البتہ دوسرے کی بنسبت پہلے کو بنانا زیادہ بہتر ہے۔ جیسے اُعْطِيَ زَيْدٌ دِرْهَمًا یا اُعْطِيَ زَيْدًا دِرْهَمٌ

فائدہ (۹) : فاعل کو فعل پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے بخلاف مفعول بہ، کہ اس کو مقدم کرنا جائز ہے۔ نیز فاعل کو حذف کرنا بھی جائز نہیں بخلاف مفعول بہ، کہ اس کو حذف کرنا جائز ہے۔

فائدہ (۱۰) : فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے البتہ جب مصدر کی اضافت اس کی طرف ہو جائے۔ جیسے

لَوْ لَادَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ یا باءِ جارہ زائدہ اس پر داخل ہوجائے۔ جیسے کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِيْدًا یا مِنْ جارہ زائدہ اس پر داخل ہوجائے۔ جیسے مَا جَاءَ نَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَانَذِيْرٍ تو ان تینوں صورتوں میں فاعل لفظاً مجرور اور معنًی مرفوع ہوگا۔

فائدہ(۱۱) : فاعل کی دوقسمیں ہیں۔

(۱) **مُظْهَرْ** : یعنی اسم ظاہر، خواہ حقیقۃً ہو، جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ یا تاویلاً ہو، جیسے اَعْجَبَنِیْ اَنَّکَ نَشِيْطٌ ای اَعْجَبَنِیْ نِشَاطُکَ یہاں اَنَّکَ نَشِيْطٌ، نِشَاطُکَ کی تاویل میں ہوکر اَعْجَبَ کا فاعل ہے۔

(۲) **مُضْمَرْ** : یعنی ضمیر، خواہ بارز ہو، جیسے ضَرَبْتُ میں تُ ضمیر یا مستتر ہو، جیسے زَيْدٌ ضَرَبَ کہ یہاں ضَرَبَ میں هُوَ ضمیر مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے۔ پھر عام ہے جائز الاستتار ہو، جیسے مثال مذکور میں یا واجب الاستتار ہو، جیسے اِضْرِبْ زَيْدًا ، کہ یہاں اِضْرِبْ میں اَنْتَ ضمیر اس کا فاعل ہے جو مستتر واجب الاستتار ہے۔

فائدہ(۱۲) : اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ مفرد لایا جائے گا۔ فاعل خواہ واحد ہو، تثنیہ ہو یا جمع جیسے قَالَ رَجُلٌ ، قَالَ رَجُلَانِ ، قَالَ رِجَالٌ ، قَالَتْ اِمْرَأَةٌ ، قَالَتْ اِمْرَأَتَانِ قَالَتْ نِسَاءٌ....... اور اگر فعل کا فاعل اسم ضمیر ہو تو پھر فعل کو ضمیر کے مطابق لایا جائے گا، جیسے اَلْوَلَدُ قَامَ اَلْوَلَدَانِ قَامَا ، اَلْاَوْلَادُ قَامُوْا

فائدہ (۱۳) : تین صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا واجب ہے۔

﴿۱﴾ جب فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور متصل بالفعل ہو۔ جیسے قَامَتْ هِنْدٌ

﴿۲﴾ جب فاعل ایسی ضمیر ہو جو مؤنث حقیقی کی طرف راجع ہو۔ جیسے هِنْدٌ قَامَتْ

﴿۳﴾ جب فاعل ایسی ضمیر ہو جو مؤنث غیر حقیقی کی طرف راجع ہو۔ جیسے اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ

اور پانچ صورتوں میں فعل کو مذکر ومؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے۔

﴿۱﴾ جب فاعل اسم ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو۔ جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ یا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

﴿۲﴾ فاعل مؤنث حقیقی ہی ہو لیکن متصل بالفعل نہ ہو۔ جیسے حَضَرَ الْقَاضِیَ اِمْرَأَۃٌ یاحَضَرَ تِ الْقَاضِیَ اِمْرَ أَۃٌ

﴿۳﴾ فاعل مؤنث حقیقی متصل بالفعل بھی ہو لیکن وہ فعل افعال مدح وذم میں سے ہو۔ جیسے نِعْمَ الْمَرْأَۃُ ھِنْدٌ یا نِعْمَتِ الْمَرْأَۃُ ھِنْدٌ

﴿۴﴾ جب فاعل جمع مکسر ہو۔ جیسے قَالَ الرِّجَالُ یا قَالَتِ الرِّجَا لُ

﴿۵﴾ یا فاعل ایسی ضمیر ہو جو جمع مکسر کی طرف راجع ہو۔ جیسے اَلرِّجَا لُ قَالُوْا یا اَلرِّجَالُ قَالَتْ

فائدہ (۱۴) : جب دو اسموں کے فاعل ہونے میں التباس ہو تو پہلے اسم کو فاعل بنایا جائے گا۔

جیسے اَکْرَمَ مُوْسٰی عِیْسٰی ، اَکَلَ یَحْیٰی کُمَّثْرٰی

فائدہ (۱۵) : ﴿فاعل تلاش کرنے کا طریقہ﴾

گردان خواہ کوئی بھی ہو اس کے چودہ صیغے ہوتے ہیں آپ ان چودہ صیغوں کو دو حصوں میں تقسیم کرلیں۔ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائبہ کے دو صیغوں کو ایک طرف کر دیں باقی بارہ صیغے ایک طرف۔ اب جو بھی فعل آپ کے سامنے آئے آپ اس میں غور کریں کہ دو میں سے ہے یا بارہ میں سے۔ اگر بارہ میں سے ہو تو اس کا فاعل پکا ضمیر ہو گی۔ اس کا فاعل کبھی بھول کر بھی اسم ظاہر نہیں آسکتا اور اگر دو میں سے ہو تو پھر آپ غور کریں کہ اس کا فاعل اسم ظاہر کی صورت میں اس کے بعد موجود ہے یا نہیں اگر موجود ہو تو اسی کو فاعل بنائیں ورنہ ضمیر کو بنادیں۔

﴿۲﴾ مصدر ....

فائدہ (۱) : مصدر اس اسم کو کہتے ہیں جو فعل کا ماخَذ اور مُشتَق مِنہُ ہو اور معنی حدثی پر دلالت کرے۔

(معنی حدثی اس معنی یا صفت کو کہتے ہیں جو کسی ذات کے ساتھ قائم ہو۔)

فائدہ(۲) : مصدر کے عمل کرنے کے لیے چند شرائط ہیں۔

۱۔ مفرد ہو تثنیہ و جمع نہ ہو۔ ۲۔ مکبّر ہو مصغّر نہ ہو۔ ۳۔ مفعول مطلق نہ ہو۔
۴۔ اس کے آخر میں تاء وحدت کی نہ ہو۔ ۵۔ محذوف نہ ہو۔ ۶۔ اس میں زمانہ حال نہ ہو۔ ۷۔ اپنے معمول سے مؤخر نہ ہو۔ ۸۔ مصدر اور اس کے معمول کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

فائدہ(۳) : مذکورہ شرطوں کے ساتھ مصدر اپنے فعل والا عمل کرتا ہے۔ یعنی اس سے مشتق ہونے والا فعل اگر لازمی ہو تو یہ بھی لازمی ہوگا۔ اور اگر متعدی ہو تو یہ بھی متعدی ہوگا۔ اس اعتبار سے اس کی پانچ صورتیں بنتی ہیں۔

﴿۱﴾ مصدر ہو فعل لازمی کا۔ جیسے اَعْجَبَنِيْ قِيَامُ زَيْدٍ
﴿۲﴾ مصدر ہو فعل متعدی بیک مفعول کا۔ جیسے اَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا
﴿۳﴾ مصدر ہو فعل از باب اَعْطَيْتُ کا۔ جیسے اَعْجَبَنِيْ اِعْطَاءُ زَيْدٍ عَمْرًا دِرْهَمًا
﴿۴﴾ مصدر ہو فعل از باب عَلِمْتُ کا۔ جیسے اَعْجَبَنِيْ عِلْمُ زَيْدٍ عَمْرًا فَاضِلًا
﴿۵﴾ مصدر ہو فعل از باب اَعْلَمْتُ کا۔ جیسے اَعْجَبَنِيْ اِعْلَامُ زَيْدٍ عَمْرًا بَكْرًا فَاضِلًا

فائدہ(۴) : مصدر کبھی اپنے فاعل کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے لَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ اور کبھی مفعول بہ کی طرف۔ جیسے اَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ اللِّصِّ الْجَلَّادُ اس وقت فاعل اور مفعول بہ لفظاً، تقدیراً یا محلاً مجرور ہو کر مضاف الیہ ہوں گے اور معنًی مرفوع ہو کر فاعل یا مفعول بہ ہوں گے۔

فائدہ(۵) : فاعل اور مفعول بہ کی طرف مضاف ہونے کے اعتبار سے مصدر کی پانچ صورتیں بنتی ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

﴿۱﴾ فاعل کی طرف مضاف ہو اور مفعول بہ منصوب ہو کر مذکور ہو۔ جیسے اَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا
﴿۲﴾ فاعل کی طرف مضاف ہو اور مفعول بہ مذکور نہ ہو۔ جیسے عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَيْدٍ
﴿۳﴾ مفعول بہ کی طرف مضاف ہو اور فاعل مرفوع ہو کر مذکور ہو۔ جیسے عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ

اللِّصِ الجَلَّادُ

﴿۴﴾ مفعول بہ کی طرف مضاف ہو اور فاعل مذکور نہ ہو۔ جیسے لَا یَسْأَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَیْرِ اَیْ مِنْ دُعَائِهِ الْخَیْرِ

﴿۵﴾ مصدر مبنی للمفعول ہو یعنی مجہول ہو اور نائب فاعل کی طرف مضاف ہو۔ جیسے عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَیْدٍ اَیْ مِنْ اَنْ یُضْرَبَ زَیْدٌ

لیکن یاد رکھیں یہ تمام صورتیں فعل متعدی کے مصدر میں جاری ہوں گی۔ اگر فعل لازمی کا مصدر ہو تو اس میں ایک ہی صورت ہے یعنی اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو۔ جیسے اَعْجَبَنِیْ قُعُوْدُ زَیْدٍ

فائدہ(۶) : مصدر کا معلوم یا مجہول ہونا اس کے معنی سے معلوم ہوگا۔ مثلاً ضَرْبٌ مصدر معلوم کا ترجمہ ہوگا ''مارنا'' اور مصدر مجہول کا ترجمہ ہوگا۔ ''مارا جانا''

فائدہ(۷) : مصدر کا فاعل مستتر نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کے معمول کو اس پر مقدم کرنا جائز ہے۔

فائدہ(۸) : مصدر کا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے۔

- تنوین کے ساتھ۔ جیسے اَوْ اِطْعَامٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ یَتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ
- اضافت کے ساتھ۔ جیسے لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ
- الف لام کے ساتھ۔ جیسے عَجِبْتُ مِنَ النَّصْرِ زَیْدًا

ان تینوں صورتوں میں مصدر عمل کرتا ہے البتہ پہلی صورت میں عمل کرنا زیادہ قرین قیاس ہے فعل کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے۔ کیوں کہ فعل نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے اور مصدر بھی اس صورت میں نکرہ ہے۔ اور تیسری صورت میں عمل کرنا بہت قلیل ہے۔

فائدہ(۹) : مصدر اور فعل میں سے کون اصل ہے اور کون فرع اس میں بصریوں اور کوفیوں کا اختلاف ہے۔ بصریوں کے نزدیک مصدر اصل، اور فعل فرع ہے۔ جب کہ کوفیوں کے نزدیک فعل اصل، اور مصدر فرع ہے۔

بصریوں کی دلیل : بصریوں کی دلیل یہ ہے کہ مصدر مستقل بنفسہ ہے۔ وہ فعل کی طرف محتاج نہیں ہوتا مثلاً اَلْقَتْلُ سے کُشتن والا معنی ہر حال میں سمجھا جاتا ہے، اس کی تمامیت فعل پر موقوف نہیں ہے۔ جب کہ فعل اسم (فاعل) کی طرف محتاج ہوتا ہے۔ اور جو محتاج نہ ہو وہ اصل ہوتا ہے اور جو محتاج ہو وہ فرع ہوتا ہے۔ پس مصدر اصل ہے اور فعل فرع ہے۔

کوفیوں کی دلیل : کوفیوں کی دلیل یہ ہے کہ فعل میں تعلیل ہو تو مصدر میں بھی تعلیل ہوتی ہے اور فعل میں تعلیل نہ ہو تو مصدر میں بھی تعلیل نہیں ہوتی۔ جیسے قَامَ میں تعلیل ہوئی ہے (واؤ الف سے بدلی ہے) تو اس کے مصدر قِیَامًا میں بھی تعلیل ہوئی ہے (واؤ کو یاء سے تبدیل کیا گیا ہے۔) اور قَاوَمَ میں تعلیل نہیں ہوئی تو اس کے مصدر قِوَامًا میں بھی تعلیل نہیں ہوئی۔ اس کے برعکس مصدر میں تعلیل ہو تو فعل میں تعلیل ہونا ضروری نہیں ہے۔ جیسے اِخْشِیْشَانٌ مصدر میں تعلیل ہوئی ہے (واؤ یاء سے بدلی ہے کیوں کہ اصل میں اِخْشَوْشَانٌ تھا) لیکن اس کے فعل اِخْشَوْشَنَ میں تعلیل نہیں ہوئی۔ اور بعض اوقات مصدر میں تعلیل نہیں ہوتی مگر فعل میں ہو جاتی ہے۔ جیسے رَمْیٌ مصدر میں تعلیل نہیں ہوئی لیکن اس کے فعل رَمٰی میں تعلیل ہوئی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اصل ہونے کی صلاحیت فعل میں ہے نہ کہ مصدر میں کیوں کہ فعل کی تصحیح و تعلیل کا اثر مصدر پر پڑتا ہے۔ لیکن مصدر کی تصحیح و تعلیل کا اثر فعل پر نہیں پڑتا۔

شارح کا فیصلہ : شارح نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ بصریوں کی دلیل سے مصدر کا مطلقاً اصل ہونا اور فعل کا مطلقاً فرع ہونا ثابت ہو رہا ہے۔ جب کہ کوفیوں کی دلیل سے فعل کا مطلقاً اصل ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ ایک خاص معاملے میں یعنی اعلال اور تصحیح کے معاملہ میں اصل ہونا ثابت ہوتا ہے۔

آگے مصنف نے کوفیوں کی دلیل پر نقض کے طور پر یہ اعتراض وارد کیا کہ اصل اور فرع ہونے کے لیے صرف اتنی بات کافی ہوتی کہ ایک میں تعلیل ہونے سے دوسرے میں تعلیل ہو جائے تو پھر لازم آئے گا کہ یَعِدُ اصل ہو اور تَعِدُ ، اَعِدُ اور نَعِدُ تینوں اس کی فرع ہوں۔ اسی طرح اُکْرِمُ اصل ہو اور باقی صیغے اس کی فرع ہوں کیوں کہ یَعِدُ اور اُکْرِمُ میں تعلیل کرنے کی وجہ سے باقی صیغوں میں تعلیل ہوئی حالاں کہ تعلیل کا جو سبب یَعِدُ اور اُکْرِمُ میں ہے وہ باقی میں نہیں ہے۔ لیکن یَعِدُ اور اُکْرِمُ کو

اصل اور باقی صیغوں کو فرع ماننے کا کوئی بھی قائل نہیں۔

﴿۳﴾ اسم فاعل ....

فائدہ (۱) : اسم فاعل اس اسم کو کہتے ہیں جو مشتق ہو مصدر سے اور موضوع ہو ایسی ذات کے لیے جس کے ساتھ وہ مصدر قائم ہو بطور تجدُّد اور حدُوث، نہ کہ بطور ثبوت، یعنی کسی زمانے میں وہ مصدر اس سے منقطع (جدا) ہو جاتا ہو۔

فائدہ (۲) : اسم فاعل اپنے فعل معروف والا عمل کرتا ہے اگر مشتق ہو فعل لازمی سے تو لازمی ہوگا اور اگر مشتق ہو فعل متعدی سے تو متعدی ہوگا۔

اس اعتبار سے اس کی پانچ قسمیں بن گئیں۔

- مشتق ہو فعل لازمی سے۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ
- مشتق ہو فعل متعدی بیک مفعول سے۔ جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْہُ عَمْرًا
- مشتق ہو فعل از باب اَعْطَیْتُ سے۔ جیسے زَیْدٌ مُعْطٍ اَبُوْہُ عَمْرًا دِرْھَمًا
- مشتق ہو فعل از باب عَلِمْتُ سے۔ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ اَبُوْہُ عَمْرًا فَاضِلًا
- مشتق ہو فعل از باب اَعْلَمْتُ سے۔ جیسے زَیْدٌ مُعْلِمٌ اَبُوْہُ عَمْرًا بَکْرًا فَاضِلًا

فائدہ (۳) : اسم فاعل کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ مجرد عن اللام ۲۔ مقرون باللام

اسم فاعل مجرد عن اللام فاعل اسم ظاہر اور مفعول بہ کے علاوہ باقی معمولات میں بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے۔ اور ان دونوں میں تین شرطوں کے ساتھ عمل کرتا ہے۔

﴿۱﴾ موصوف نہ ہو۔

﴿۲﴾ مصغر نہ ہو۔

﴿۳﴾ مندرجہ ذیل اشیاء ستہ میں سے کسی ایک پر اعتماد کیے ہوئے ہو۔

۱۔ مبتداء پر : یعنی اس کی خبر بنے۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ ، زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْہُ عَمْرًا

۲۔ موصول پر : یعنی اس کا صلہ بنے۔ جیسے جَاءَ نِی الضَّارِبُ اَبُوْہُ عَمْرًا اَیْ اَلَّذِیْ ھُوَ ضَارِبٌ اَبُوْہُ عَمْرًا

۳۔ موصوف پر : یعنی اس کی صفت بنے۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اِبْنُہٗ جَارِیَۃً

۴۔ ذوالحال پر : یعنی اس کا حال بنے۔ جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا غُلَامُہٗ فَرَسًا

۵۔ حرف نفی پر : یعنی اس کے بعد مبتداء کی قسم ثانی بنے۔ جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ

۶۔ حرف استفہام پر: یعنی اس کے بعد مبتداء کی قسم ثانی بنے۔ جیسے أَ ضَارِبٌ زَیْدٌ عَمْرًا ؟

اور مفعول بہ میں عمل کرنے کے لیے یہ شرط بھی ہے کہ حال یا استقبال کے معنی میں ہو۔ اگر ماضی کے معنی میں ہو اتو اضافت کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔ جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ ضَارِبِ عَمْرٍو اَمْسِ

اسم فاعل مقرون باللام بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے خواہ ماضی کے معنی میں ہو ، حال کے معنی میں ہو یا استقبال کے معنی میں، امور مذکورہ پر اعتماد کیے ہوئے ہو یا نہیں۔ جیسے اَلضَّارِبُ عَمْرًا اَلْاٰنَ اَوْاَمْسِ اَوْغَدًا ھُوَ زَیْدٌ

فائدہ(۴) : جیسے مذکور پر اعتماد ہوتا ہے ایسے ہی مقدر پر بھی۔ جیسے مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ اَیْ صِنْفٌ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ ، یَا طَالِعًا جَبَلًا اَیْ یَا رَجُلًا طَالِعًا جَبَلًا

فائدہ(۵) : جس طرح مبتداء پر اعتماد ہوتا ہے اسی طرح حروف مشبہ بالفعل ، ماولا ، افعال ناقصہ کے اسم ، مفعول ثانی کا مفعول اول پر اور مفعول ثالث کا مفعول ثانی پر بھی۔ کیوں کہ وہ بھی حقیقت میں مبتداء ہوتے ہیں۔

فائدہ(۶) : حال یا استقبال کے معنی میں ہونے کی شرط اس لیے لگائی ہے تاکہ فعل مضارع کے ساتھ اس کی مشابہت مکمل ہو جائے۔ کیوں کہ اسم فاعل فعل مضارع کیساتھ مشابہت کی وجہ سے ہی عمل کرتا ہے۔ چوں کہ اسم فاعل کی فعل مضارع کے ساتھ لفظی مشابہت تو ہوتی ہی ہے حروف کی تعداد حرکات اور سکنات میں (مثلاً یَضْرِبُ میں چار حرف ہیں۔ دوسرا ساکن باقی متحرک ، اسی طرح ضَارِبٌ میں بھی چار حرف ہیں دوسرا ساکن باقی متحرک) اب اگر اسم فاعل حال یا استقبال کے معنی میں

ہوگا تو معنوی مشابہت بھی قائم ہو جائے گی۔ کیوں کہ فعل مضارع میں بھی حال یا استقبال والا معنی پایا جاتا ہے۔ .... اور اشیاء ستہ پر اعتماد کی شرط اس لیے لگائی کہ یہ فعل کی بنسبت کمزور ہے۔ اس لیے بغیر سہارے کے عمل نہیں کر سکتا۔

فائدہ (۷) : حال کے معنی میں ہونا عام ہے خواہ حقیقۃً ہو یا حکایۃً۔ حکایۃً کا مطلب یہ ہے کہ واقعہ تو زمانہ ماضی کا ہو لیکن اسے زمانہ حال کے انداز میں بیان کیا جائے۔ جیسے وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ یہ آیت اصحاب کہف کے واقعہ سے متعلق ہے۔ جو نزول آیت کے زمانہ سے برسوں پہلے کا ہے۔ لیکن انداز تعبیر زمانہ حال والا ہے۔ چنانچہ وَكَلْبُهُمْ قَدْ كَانَ بَسَطَ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ کی جگہ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ فرمایا۔

فائدہ (۸) : مبتداء کی قسم ثانی کا مطلب یہ ہے کہ صیغہ صفت حرف نفی یا حرف استفہام کے بعد واقع ہو اور فاعل اسم ظاہر کو رفع دے رہا ہو۔ اس صورت میں صیغہ صفت مبتداء کے قائم مقام ہوتا ہے اور فاعل خبر کے قائم مقام۔ اس مبتداء کو مبتداء کی قسم ثانی کہتے ہیں۔

فائدہ (۹) : مبتداء کی قسم اول ہمیشہ مسند الیہ ہوتی ہے۔ اور مبتداء کی قسم ثانی مسند ہوتی ہے۔

فائدہ (۱۰) : صیغہ صفت حرف نفی یا حرف استفہام کے بعد واقع ہو اور اس کے بعد اسم ظاہر ہو تو اس کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ صیغہ صفت مابعد اسم ظاہر کے موافق نہ ہو۔ جیسے مَا قَائِمٌ الزَّيْدَانِ ، مَا قَائِمٌ الزَّيْدُوْنَ

۲۔ صیغہ صفت مابعد اسم ظاہر کے موافق ہو مفرد ہونے میں۔ جیسے أَقَائِمٌ زَيْدٌ ؟ ، مَا قَائِمٌ زَيْدٌ

۳۔ صیغہ صفت مابعد اسم ظاہر کے موافق ہو تثنیہ یا جمع ہونے میں۔ جیسے أَقَائِمَانِ الزَّيْدَانِ ؟ مَا قَائِمُوْنَ الزَّيْدُوْنَ

پہلی صورت میں صیغہ صفت کا مبتداء ہونا واجب ہے۔ دوسری صورت میں مبتداء بنایا جائے یا خبر مقدم بنائی جائے دونوں جائز ہیں۔ تیسری صورت میں صیغہ صفت کا خبر ہونا واجب ہے۔

فائدہ(۱۱) : اسم فاعل میں متکلم ، مخاطب اور غائب کی ضمیر موقعہ اور محل کے مناسب نکالی جائے گی۔

فائدہ(۱۲) : اسم فاعل تثنیہ وجمع بھی مفرد کی طرح عمل کرتے ہیں ۔جیسے وَالذّٰاکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا

فائدہ(۱۳) :اسم فاعل کی اپنے فاعل کی طرف تو اضافت جائز نہیں البتہ مفعول بہ کی طرف اضافت جائز ہے۔جیسے ھٰذَا مُدَرِّسُ النَّحْوِ ۔اس وقت مفعول بہ مجرور لفظاً اور منصوب معنًی ہوگا البتہ اس کے تابع پر جر اور نصب دونوں جائز ہیں ۔جیسے ھٰذَامُدَرِّسُ النَّحْوِوَالْبَیَانِ اَوِالْبَیَانَ ، اَنْتَ مُعِیْنُ الْعَاجِزِ الْمِسْکِیْنِ اَوِ الْمِسْکِیْنَ

فائدہ(۱۴) : اسم فاعل کے معمول کو اس پر مقدم کرنا جائز ہے۔جیسے اَنْتَ الْخَیْرَ فَاعِلٌ الا یہ کہ اسم فاعل معرف باللام ہو،جیسے ھٰذَا الْمُکْرِمُ سَعِیْدًا یا مجرور بالاضافۃ ہو،جیسے ھٰذَا وَلَدُ مُکْرِمِ خَالِدًا یا مجرور بحرف الجر ہو،جیسے اَحْسَنْتُ اِلٰی مُکْرِمٍ عَلِیًّا تو ان صورتوں میں تقدیم جائز نہیں۔

فائدہ(۱۵) : اسم مبالغہ اس اسم کو کہتے ہیں جو مشتق ہو مصدر سے اور موضوع ہو ایسی ذات کے لیے جس کے ساتھ وہ مصدر قائم ہو سمیت کثرت کے۔ جیسے ضَرَّابٌ اور ضَرُّوْبٌ بمعنی کَثِیْرُ الضَّرْبِ (زیادہ مارنے والا) ، عَلَّامَۃٌ بمعنی کَثِیْرُ الْعِلْمِ (زیادہ علم والا) اور حَذِرٌ بمعنی کَثِیْرُ الْحَذْرِ (زیادہ پرہیز کرنے والا)

یہ بھی اسم فاعل کے حکم میں ہوتا ہے یعنی جن شرطوں کے ساتھ جو عمل اسم فاعل کرتا ہے انہی شرطوں کے ساتھ وہی عمل یہ بھی کرتا ہے۔

فائدہ(۱۶) : اسم مبالغہ میں فعل مضارع کے ساتھ مشابہت لفظی تو زائل ہو جاتی ہے لیکن معنی کی زیادتی اس کے قائم مقام ہو جاتی ہے۔

﴿۴﴾ اسم مفعول ....

فائدہ (۱) : اسم مفعول اس اسم کو کہتے ہیں جو مشتق ہو مصدر سے اور موضوع ہو ایسی ذات کے لیے جس پر وہ مصدر واقع ہو۔

فائدہ (۲) : یہ اپنے فعل مجہول والا عمل کرتا ہے یعنی فاعل کی بجائے مفعول بہ کو رفع دیتا ہے۔ اور باقی معمولات کو نصب دیتا ہے۔ یہ چوں کہ فعل مجہول سے بنتا ہے اور فعل مجہول صرف متعدی ہوتا ہے اس لیے اس کی چار صورتیں ہیں۔

☆ مشتق ہو فعل متعدی بیک مفعول سے۔ جیسے زَیْدٌ مَّضْرُوْبٌ اَبُوْہُ

☆ مشتق ہو فعل از باب اَعْطَیْتُ سے۔ جیسے عَمْرٌو مُّعْطًی غُلَامُہٗ دِرْھَمًا

☆ مشتق ہو فعل از باب عَلِمْتُ سے۔ جیسے بَکْرٌ مَّعْلُوْمٌ ابْنُہٗ فَاضِلًا

☆ مشتق ہو فعل از باب اعلمت سے۔ جیسے خَالِدٌ مُّخْبَرٌ ابْنُہٗ عَمْرًا فَاضِلًا

فائدہ (۳) : اسم مفعول کے عمل کے لیے بھی وہی شرائط ہیں جو اسم فاعل کے عمل کرنے کے لیے ہیں۔ یعنی حال یا استقبال کے معنی میں ہونا اور اشیاء ستہ پر اعتماد کرنا۔

مبتداء پر اعتماد کرنے کی مثال۔ جیسے زَیْدٌ مَّضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ الْاٰنَ اَوْ غَدًا

موصول پر اعتماد کرنے کی مثال۔ جیسے اَلْمَضْرُوْبُ غُلَامُہٗ زَیْدٌ

موصوف پر اعتماد کرنے کی مثال۔ جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ مَّضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ

ذوالحال پر اعتماد کرنے کی مثال۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ مَّضْرُوْبًا غُلَامُہٗ

حرف نفی پر اعتماد کرنے کی مثال۔ جیسے مَا مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ

حرف استفہام پر اعتماد کرنے کی مثال۔ جیسے أَمَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ ؟

فائدہ (۴) : اسم مفعول کے عمل کرنے کی مذکورہ شرطیں نہ پائی گئیں تو اس کا عمل منتفی ہو جائے گا

اوراس وقت مابعد کی طرف اس کی اضافت لازم ہوگی۔ جیسے مُؤَدِّبُ الْخَوَادِمِ اصل میں مُؤَدِّبٌ خَوَادِمَهُ تھا۔ اسی طرح زَيْدٌ مُعْطِي دِرْهَمٍ غُلَامَهُ

﴿۵﴾ صفت مُشَبَّهَة:

فائدہ (۱) : صفت مشبہۃ اس اسم کو کہتے ہیں جو مشتق ہو مصدر لازمی سے اور موضوع ہوایسی ذات کے لیے جس کے ساتھ وہ مصدر قائم ہو بطور ثبوت، یعنی کسی زمانے میں اس سے جدا نہ ہو۔

فائدہ (۲) : صفت مشبہۃ اپنے فعل لازمی والا عمل کرتی ہے۔ یعنی فاعل کو رفع دیتی ہے۔ یہ مفعول بہ کو نہیں چاہتی۔ اگر اس کے بعد کوئی اسم منصوب آ جائے تو دیکھیں گے کہ وہ نکرہ ہے یا معرفہ اگر نکرہ ہو تو تمیز بنائیں گے اور اگر معرفہ ہو تو اس کو مشابہ بالمفعول کہیں گے۔

فائدہ (۳) : صفت مشبہۃ کے عمل کرنے کے لیے صرف ایک شرط ہے کہ امور خمسہ میں سے کسی ایک پر اعتماد کیا ہو۔ یہ اسم موصول پر اعتماد نہیں کرتی کیوں کہ اس کے شروع میں جو الف لام آتا ہے وہ بالاتفاق اسم موصول بمعنی الذی نہیں ہوتا۔ اسی طرح اس کے عمل کے لیے اس کا حال یا استقبال کے معنی میں ہونا بھی شرط نہیں اس لیے کہ جب یہ دوام واستمرار پر دلالت کرتی ہے تو زمانہ کی شرط لگانا لغو ہے۔ کیوں کہ بلا اشتراط بھی حال واستقبال کے معنی پیدا ہو رہے ہیں۔

مبتداء پر اعتماد کی مثال۔ جیسے زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ

موصوف پر اعتماد کی مثال۔ جیسے جَاءَ نِيْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ

ذوالحال پر اعتماد کی مثال۔ جیسے جَاءَ نِيْ زَيْدٌ حَسَنًا غُلَامُهُ

حرف نفی پر اعتماد کی مثال۔ جیسے مَا حَسَنٌ غُلَامُهُ

حرف استفہام پر اعتماد کی مثال۔ جیسے أَحَسَنٌ غُلَامُهُ ؟

فائدہ (۴) : اسم فاعل کے صیغے قیاسی ہیں لیکن صفت مشبہۃ کے صیغے سماعی ہیں، قیاس کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ جیسے حَسَنٌ ، صَعْبٌ ، شَدِيْدٌ وغیرہ

فائدہ (۵) : صفت مشبہ کی استعمال کے لحاظ سے اٹھارہ صورتیں بنتی ہیں۔ ان میں سے بعض بہت عمدہ ہیں انھیں اَحْسَنْ کہا جاتا ہے، بعض اس سے کم درجے کی ہیں انہیں حَسَنْ کہا جاتا ہے، بعض مُخْتَلَفْ فِیْہِ ہیں ، بعض قبیح ہیں اور بعض ناجائز۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ صفت مشبہ معرف باللام ہوگی یا مجرد عن اللام۔ پھر ہر ایک کے معمول کی بھی تین صورتیں ہیں۔ (۱) معرف باللام ہو۔ (۲) مضاف ہو۔ (۳) دونوں سے خالی ہو۔ یعنی معرف باللام بھی نہ ہو مضاف بھی نہ ہو۔ دو کو تین میں ضرب دینے سے چھ ہوئیں۔ پھر ہر معمول کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) مرفوع ہو : فاعل یا ضمیر مستتر سے بدل ہونے کی وجہ سے۔

(۲) منصوب ہو : اگر معرفہ ہے تو مشابہ بالمفعول ہونے کی وجہ سے اور اگر نکرہ ہے تو تمیز ہونے کی وجہ سے۔

(۳) مجرور ہو : اضافت کی وجہ سے۔

چھ کو تین میں ضرب دی جائے تو کل اٹھارہ صورتیں حاصل ہوتی ہیں۔ ان اٹھارہ میں سے نو احسن دو حسن ، ایک مختلف فیہ ، چار قبیح اور دو ناجائز ہیں۔ اگلے صفحہ پر نقشہ دیا گیا ہے وہاں سے خوب سمجھ لیں اور ہر صورت کا حکم معلوم کر لیں۔

نقشہ برائے صور صفت مشبہۃ

صفت مشبہۃ	معمول کی حالت	اعرابی حالت	مثال	حکم	نمبر شمار
		مجرور	زَيْدٌ حَسَنُ وَجْهٍ	احسن	۱
	بغیر اضافت والف لام کے	منصوب	زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهًا	احسن	۲
		مرفوع	زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهٌ	قبیح	۳
		مجرور	زَيْدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ	احسن	۴
مجرد عن اللام	معرف باللام	منصوب	زَيْدٌ حَسَنٌ الْوَجْهَ	احسن	۵
		مرفوع	زَيْدٌ حَسَنٌ الْوَجْهُ	قبیح	۶
		مجرور	زَيْدٌ حَسَنُ وَجْهِهٖ	مختلف فیہ	۷
	مضاف	منصوب	زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهَهٗ	حسن	۸
		مرفوع	زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهُهٗ	احسن	۹
		مجرور	زَيْدٌ الْحَسَنُ وَجْهٍ	ممتنع	۱۰
	بغیر اضافت والف لام کے	منصوب	زَيْدٌ الْحَسَنُ وَجْهًا	احسن	۱۱
		مرفوع	زَيْدٌ الْحَسَنُ وَجْهٌ	قبیح	۱۲
		مجرور	زَيْدٌ الْحَسَنُ الْوَجْهِ	احسن	۱۳
مقرون باللام	معرف باللام	منصوب	زَيْدٌ الْحَسَنُ الْوَجْهَ	احسن	۱۴
		مرفوع	زَيْدٌ الْحَسَنُ الْوَجْهُ	قبیح	۱۵
		مجرور	زَيْدٌ الْحَسَنُ وَجْهِهٖ	ممتنع	۱۶
	مضاف	منصوب	زَيْدٌ الْحَسَنُ وَجْهَهٗ	حسن	۱۷
		مرفوع	زَيْدٌ الْحَسَنُ وَجْهُهٗ	احسن	۱۸

فائدہ(۶) : ﴿مذکورہ احکام کی وجوہات﴾

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ مذکورہ اٹھارہ صورتوں میں نو احسن ، دو حسن ، ایک مختلف فیہ چار قبیح اور دو ناجائز و ممتنع ہیں ۔اب ہر ایک کی وجہ ذکر کی جاتی ہے۔

امتناع کی صورتیں : امتناع کی پہلی صورت یہ ہے کہ صیغہ صفت معرف باللام ہو اور وہ مضاف ہو معمول مجرد عن اللام کی طرف۔ جیسے اَلْحَسَنُ وَجْهٍ اس کے ممتنع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس ترکیب میں معرفہ کی اضافت ہے نکرہ کی طرف ، جو کہ ممتنع ہے۔

اور امتناع کی دوسری صورت یہ ہے کہ صیغہ صفت معرف باللام ہو اور وہ مضاف ہو معمول مضاف الی الضمیر کی طرف۔ جیسے اَلْحَسَنُ وَجْهِهٖ اس کے امتناع کی وجہ یہ ہے کہ اس اضافت سے کچھ بھی تخفیف حاصل نہیں ہوئی ۔ کیوں کہ تخفیف حاصل ہوتی ہے نون تنوین کے حذف سے یا نون تثنیہ و جمع کے حذف سے یا ضمیر کے حذف سے ۔لیکن یہاں اضافت نے ان تینوں میں سے کسی کا فائدہ نہیں دیا۔

مختلف فیہ صورت : وہ یہ ہے کہ صیغہ صفت معرف باللام نہ اور معمول مضاف الی الضمیر کی طرف مضاف ہو۔ جیسے حَسَنُ وَجْهِهٖ اس میں بصریوں اور کوفیوں کا اختلاف ہے بصریوں کے نزدیک قبیح ہے اور قباحت کے ساتھ ضرورت شعری کے لیے جائز ہے ۔کوفیوں کے نزدیک بغیر قباحت کے جائز ہے۔

بصریوں کی دلیل یہ ہے کہ اضافت لفظیہ تخفیف کے لیے ہوتی ہے ۔لہذا چاہیے تھا کہ اعلی درجہ کی تخفیف ہوتی یعنی مضاف سے تنوین اور مضاف الیہ سے ضمیر حذف ہوتی لیکن یہاں ادنی درجہ کی تخفیف ہوئی ہے ۔یعنی صرف مضاف سے تنوین حذف ہوئی ہے ۔مضاف الیہ سے ضمیر حذف نہیں ہوئی پس اعلی درجہ کی تخفیف ممکن ہوتے ہوئے ادنی درجہ کی تخفیف پر اکتفاء کرنا قبیح ہے۔

کوفیوں کی دلیل یہ ہے کہ جواز کے لیے فی الجملہ (کسی نہ کسی قدر) تخفیف ہونی چاہیے اور وہ یہاں تنوین کے حذف سے حاصل ہوگئی ہے۔

قبیح صورتیں : باقی پندرہ میں سے وہ چار صورتیں جن میں ضمیر موجود نہیں ہے نہ صیغہ صفت

کے اندر اور نہ معمول کے اندر، وہ قبیح ہیں۔ کیوں کہ صفت کو موصوف کے ساتھ ربط دینے کے لیے ضمیر کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ ان میں موجود نہیں ہے۔ وہ چار صورتیں یہ ہیں۔ زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهٌ زَيْدٌ حَسَنٌ الْوَجْهُ ، زَيْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهٌ ، زَيْدٌ اَلْحَسَنُ الْوَجْهُ

حسن صورتیں : باقی گیارہ صورتوں میں سے وہ دو صورتیں جن میں دو ضمیریں ہیں وہ حسن ہیں۔ ان کے حسن ہونے کی وجہ یہ ہے کہ موصوف کے ساتھ ربط دینے کے لیے ضمیر موجود ہے۔ اور غیر احسن ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ربط کے لیے ایک ضمیر کی ضرورت تھی اور ان میں دو ہیں۔ اور وہ دو صورتیں یہ ہیں۔ زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهُهُ ، زَيْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهُهُ

احسن صورتیں : باقی نو صورتیں جن میں ایک ضمیر ہے خواہ صیغہ صفت میں ہے یا معمول میں وہ احسن ہیں۔ اور یہ احسن اس لیے ہیں کہ موصوف کے ساتھ ربط دینے کے لیے ان میں ایک ضمیر موجود ہے۔ اور ایک ضمیر کا ہونا ربط کے لیے کافی ہے۔

فائدہ (۷) : جن صورتوں میں صفت مشبہ اپنے معمول کو رفع دے رہی ہے ان صورتوں میں صفت مشبہ کے اندر ضمیر نہیں ہوگی۔ کیوں کہ اس کا معمول فاعل اسم ظاہر موجود ہے۔ اور جن صورتوں میں صفت مشبہ اپنے معمول کو نصب یا جر دے رہی ہو اس وقت صفت مشبہ میں ایک ضمیر ہوگی جو موصوف کی طرف راجع ہوگی اور صفت مشبہ کا فاعل بنے گی۔

﴿۶﴾ اسم مضاف ....

فائدہ (۱) : مضاف اس اسم کو کہتے ہیں جس کی نسبت دوسرے اسم کی طرف کی گئی ہو۔ (جس کی طرف نسبت ہو اسے مضاف الیہ کہتے ہیں۔)

فائدہ (۲) : اسم مضاف اپنے مضاف الیہ کو جر دیتا ہے۔ جیسے غُلَامُ زَيْدٍ

فائدہ(۳) : مضاف الف لام، تنوین اور قائم مقام تنوین یعنی نون تثنیہ وجمع سے خالی ہوتا ہے۔

فائدہ(۴) : اضافت کی ابتداء دو قسمیں ہیں۔ (۱) اضافت لفظیہ (۲) اضافت معنویہ

اضافت لفظیہ : اضافت لفظیہ اس اضافت کو کہتے ہیں جس میں صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہو۔ جیسے اَنَا ضَارِبُ زَیْدٍ ، مُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ (یادر ہے صیغہ صفت سے مراد تین چیزیں ہیں، اسم فاعل، اسم مفعول اور صفت مشبہ، اور معمول سے مراد دو چیزیں ہیں، فاعل اور مفعول بہ۔)

اضافت معنویہ : اضافت معنویہ اس اضافت کو کہتے ہیں جس میں صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو۔ اس کی پھر دو صورتیں ہیں۔

۱۔ مضاف صفت کا صیغہ ہی نہ ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ

۲۔ مضاف صفت کا صیغہ تو ہو لیکن اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو۔ جیسے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ

اضافت معنویہ کی پھر تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ اضافت فِوِی ۲۔ اضافت مِنّی ۳۔ اضافت لامی

اضافت فوی : اسے کہتے ہیں جس میں مضاف الیہ مضاف کے لیے ظرف ہو اور اس پر فِیْ جارہ مقدر ہو۔ جیسے صَلٰوۃُ اللَّیْلِ اَیْ صَلٰوۃٌ فِی اللَّیْلِ

اضافت منی : اسے کہتے ہیں جس میں مضاف، مضاف الیہ کی جنس سے ہو اور مضاف الیہ پر مِنْ جارہ مقدر ہو۔ جیسے خَاتَمُ فِضَّۃٍ اَیْ خَاتَمٌ مِنْ فِضَّۃٍ

اضافت لامی : اسے کہتے ہیں جس میں مضاف الیہ، مضاف کے لیے ظرف بھی نہ ہو اور مضاف مضاف الیہ کی جنس سے بھی نہ ہو اور مضاف الیہ پر لام جارہ مقدر ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ اَیْ غُلَامٌ لِزَیْدٍ

فائدہ(۵) : اضافت لفظیہ صرف تخفیف کا فائدہ دیتی ہے۔ تخفیف خواہ مضاف کے اندر ہو یا مضاف الیہ کے اندر۔

مضاف کے اندر تخفیف کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ نون تنوین کا گرنا ۲۔ نون تثنیہ کا گرنا ۳۔ نون جمع کا گرنا

اور مضاف الیہ کے اندر تخفیف کی ایک ہی صورت ہے کہ مضاف الیہ سے ضمیر کو حذف کر کے مضاف کے اندر مستتر کر دیا جائے ۔

اور اضافت معنویہ تین چیزوں کا فائدہ دیتی ہے۔

۱۔ تعریف کا : اگر مضاف الیہ معرفہ ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ

۲۔ تخصیص کا : اگر مضاف الیہ نکرہ ہو۔ جیسے غُلَامُ رَجُلٍ

۳۔ تخفیف کا : جیسے نون تنوین وغیرہ کا گرنا۔

اضافت لفظیہ تعریف اور تخصیص کا فائدہ نہیں دیتی۔

نوٹ : اضافت کے متعلق دیگر ضوابط صفحہ ۱۱۹ اور صفحہ ۳۶۷ پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۷﴾ اسم تام ....

فائدہ (۱) : اسم تام اس اسم مبہم کو کہتے ہیں جو موجودہ حالت میں مضاف نہ ہو سکے۔

فائدہ (۲) : اسم پانچ چیزوں کے ساتھ تام ہوتا ہے۔

﴿۱﴾ تنوین کے ساتھ۔ خواہ ملفوظ ہو، جیسے عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا میں رِطْلٌ یا مقدرہ ہو، جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا میں عَشَرَ جو اصل میں عَشَرٌ تھا۔

﴿۲﴾ نون تثنیہ کے ساتھ۔ جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا میں قَفِیْزَان

﴿۳﴾ نون جمع کے ساتھ۔ جیسے هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا میں اَخْسَرِیْن

﴿۴﴾ مشابہ نون جمع کے ساتھ۔ جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا میں عِشْرُوْن

﴿۵﴾ اضافت کے ساتھ۔ جیسے عِنْدِیْ مِلْئُوْهٗ عَسَلًا میں مِلْئُوْهٗ

فائدہ (۳) : اسم تام اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے۔ جیسا کہ مذکورہ مثالوں سے ظاہر ہے۔

الاول منہا االفعل مطلقا ....

ضابطہ(۱) : مُطْلَقًا کالفظ جہاں کہیں بھی آجائے تو اس کی دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

- ماقبل فعل سے حال بنا دیں۔
- مفعول مطلق بنا دیں فعل محذوف اَطْلَقَ کے لیے۔اس صورت میں یہ مصدر رسمی ہوگا۔

فکا ن ح بحسب المعنی ایضا

فائدہ : عام طور پر عبارت کے درمیان اس طرح (ح) اکیلی لکھی ہوئی آجاتی ہے یہ حِیْنَئِذٍ کامخفف ہے۔

وان فقد فی اسم الفا عل احد الشرطین ...فلا یعمل اصلا

ضابطہ(۲) : اَصْلًا ظرف زماں مفعول فیہ ہے۔ ماضی منفی کے بعد قَطُّ اور مضارع منفی کے بعد اَبَدًا کے معنی میں ہو کر نفی کی تاکید کرتا ہے۔ جیسے مَا فَعَلْتُهٗ اَصْلًا اَیْ مَا فَعَلْتُهٗ قَطُّ لَا اَفْعَلُهٗ اَصْلًا اَیْ لَا اَفْعَلُهٗ اَبَدًا

ترکیب الامثلۃ المتعلقۃ بالعوامل القیاسیۃ

فعل کی مثالیں

مثال فعل معروف کی جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا

ضَرَبَ مسند فعل ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ فاعل ، عَمْرًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال فعل مجہول کی جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ

ضُرِبَ فعل مجہول (فعل مالم یسم فاعلہ) ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً نائب فاعل (مفعول مالم یسم فاعلہ) ، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مصدر کی مثالیں

مثال مصدر لازمی کی جیسے اَعْجَبَنِیْ قُعُوْدُ زَیْدٍ

اَعْجَبَ مسند فعل ، نون وقایہ ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، قُعُوْدُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مصدر لازمی یعمل عمل فعلہ مضاف ، زَیْدٍ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ و مرفوع معنیً فاعل ، مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال مصدر متعدی بیک مفعول کی جیسے

اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا

اَعْجَبَ مسند فعل ، نون وقایہ ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، ضَرْبُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مصدر متعدی بیک مفعول یعمل عمل فعلہ مضاف ، زَیْدٍ مفرد

منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ و مرفوع معنًی فاعل ، عَمْرًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ضَرْبُ مصدر کے لیے ، مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال مصدر متعدی بدو مفعول کی جیسے

اَعْجَبَنِیْ اِعْطَاءُ زَیْدٍ عَمْرًا دِرْهَمًا

اَعْجَبَ مسند فعل ، نون وقایہ ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، اِعْطَاءُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مصدر متعدی بدو مفعول یعمل عمل فعلہ مضاف ، زَیْدٍ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ و مرفوع معنًی فاعل ، عَمْرًا مفرد منصرف منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ اول ، دِرْهَمًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ثانی ، مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال مصدر متعدی بسہ مفعول کی جیسے

اَعْجَبَنِیْ اِعْلَامُ زَیْدٍ عَمْرًا بَكْرًا فَاضِلًا

اَعْجَبَ مسند فعل ، نون وقایہ ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ اِعْلَامُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مصدر متعدی بسہ مفعول یعمل عمل فعلہ مضاف ، زَیْدٍ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ و مرفوع معنًی فاعل ، عَمْرًا مفرد منصرف منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ اول ، بَكْرًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ثانی ، فَاضِلًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر مفعول ثانی (کیوں کہ وہ معنًی مبتداء ہے) یعمل عمل فعلہ ، هُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مفعول بہ ثالث ، مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل اور تینوں مفعولوں سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ : مذکورہ مثالوں میں مصدر فاعل کی طرف مضاف ہے۔

مثال مصدر مضاف الی المفعول بہ کی جیسے

اَعۡجَبَنِیۡ ضَرۡبُ اللِّصِّ الۡجَلَّادُ

اَعۡجَبَ مسند فعل ، نون وقایہ ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ضَرۡبُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مصدر متعدی بیک مفعول یعمل عمل فعلہ مضاف ، اَللِّص فرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ و منصوب معنًی مفعول بہ ، الۡجَلَّادُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل ، مصدر اپنے مضاف الیہ مفعول بہ اور فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿اسم فاعل کی مثالیں﴾

مثال اسم فاعل لازمی کی جیسے۔ زَیۡدٌ قَائِمٌ اَبُوۡهُ

زَیۡدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ مبتداء ، قَائِمٌ مفرد منصرف مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ، اَبُوۡ اسم از اسمائے ستہ مکبرہ مرفوع بالواو لفظاً مضاف ، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل قَائِمٌ کے لیے ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مسند خبر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال اسم فاعل متعدی بیک مفعول کی جیسے

زَیۡدٌ ضَارِبٌ اَبُوۡهُ عَمۡرًا

زَیۡدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ مبتداء ، ضَارِبٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل متعدی بیک مفعول تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ، اَبُوۡ اسم از اسمائے ستہ

مکبرہ مرفوع بالواؤلفظاً مضاف ، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ، عَمْرًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ، شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہوکر مسند خبر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال اسم فاعل متعدی بدو مفعول کی جیسے

مَرَرْتُ بِرَجُلٍ مُعْطٍ اَبُوْہُ عَمْرًا دِرْھَمًا

مَرَرْتُ مسند فعل ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، باء جارہ برائے الصاق ، رَجُل مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف ، مُعْطٍ اسم منقوص مجرور بالکسرہ تقدیراً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل متعدی بدو مفعول تکیہ گرفتہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ ، اَبُوْ اسم از اسماء ستہ مکبرہ مرفوع بالواؤ لفظاً مضاف ، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ، عَمْرًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ اول ، دِرْھَمًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ثانی ، شبہ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر شبہ جملہ ہوکر صفت ، موصوف صفت مل کر باء جارہ کے لیے مجرور ، جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئی مَرَرْتُ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال اسم فاعل متعدی بسہ مفعول کی جیسے۔

جَاءَنِیْ زَیْدٌ مُخْبِرًا اَبُوْہُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا

جَاءَ مسند فعل ، نون وقایہ ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً ذوالحال ، مُخْبِرًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل متعدی بسہ مفعول تکیہ گرفتہ بر ذوالحال خود یعمل عمل فعلہ ، اَبُوْ اسم از اسماء ستہ مکبرہ مرفوع بالواؤ لفظاً مضاف ، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ، زَیْدًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ اول ، عَمْرًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ثانی ، فَاضِلًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل

تکیہ گرفتہ برمفعول ثانی (کیوں کہ وہ معنیٰ مبتداء ہے) یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے عَمْرًا مرفوع محلًا اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مفعول بہ ثالث ، شبہ فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعولوں سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر مسند الیہ فاعل جَاءَ فعل کے لیے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ : اسم فاعل کی مذکورہ مثالوں میں سے پہلی اور دوسری مثال میں اس کا اعتماد مبتداء پر ہے۔ تیسری مثال میں موصوف پر اور چوتھی مثال میں ذوالحال پر۔ اعتماد کی دیگر مثالیں درج ذیل ہیں۔

موصول پر اعتماد کرنے کی مثال جیسے

جَاءَنِيْ الضَّارِبُ اَبُوْهُ عَمْرًا

جَاءَ مسند فعل ، نون وقایہ ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلًا مفعول بہ الف لام بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول ، ضَارِبُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظًا شبہ فعل صیغہ اسم فاعل متعدی بیک مفعول تکیہ گرفتہ بر اسم موصول یعمل عمل فعلہ ، اَبُوْا اسم از اسمائے ستہ مکبرہ مرفوع بالواو لفظًا مضاف ، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل باضافت مجرور محلًا مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ، عَمْرًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظًا مفعول بہ ، شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مسند الیہ فاعل جَاءَ فعل کے لیے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

حرف نفی پر اعتماد کرنے کی مثال جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ

مَا نافیہ غیر عاملہ ، قَائِمٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظًا شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر حرف نفی یعمل عمل فعلہ مبتداء کی قسم ثانی ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظًا فاعل قائم مقام خبر کے مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حرف استفہام پر اعتماد کی مثال جیسے أَ قَائِمٌ زَيْدٌ

ہمزہ برائے استفہام ، قَائِمٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ برحرف استفہام یعمل عمل فعلہ مبتداء کی قسم ثانی ، زَيْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل سد مسد (قائم مقام) خبر کے ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

اسم مفعول کی مثالیں

مثال اسم مفعول متعدی بیک مفعول کی جیسے

زَيْدٌ مَضْرُوبٌ أَبُوهُ

زَيْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ مبتداء ، مَضْرُوبٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم مفعول متعدی بیک مفعول تکیہ گرفتہ برمبتداء خود یعمل عمل فعلہ ، اَبُو اسم از اسمائے ستہ مکبرہ مرفوع بالواؤ لفظاً مضاف ، ہ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل ، شبہ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مسند خبر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال اسم مفعول متعدی بدو مفعول کی جیسے

جَاءَنِي رَجُلٌ مَعْلُومٌ ابْنُهُ فَاضِلًا

جَاءَ مسند فعل ، نون وقایہ ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، رَجُلُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف ، مَعْلُومٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل متعدی بدو مفعول تکیہ گرفتہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ ، اِبْنُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، فَاضِلًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ برمفعول اول (جو کہ نائب فاعل ہے) یعمل عمل فعلہ ، هُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل

مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے اِبْنُ مرفوع محلاً اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ ثانی ، شبہ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت ، موصوف صفت مل کر مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثال اسم مفعول متعدی بسہ مفعول کی جیسے

جَاءَنِيْ زَيْدٌ مُّخْبَرًا اَبُوْهُ عَمْرًا فَاضِلًا

جَاءَ مسند فعل ، نون وقایہ ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، زَيْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً ذوالحال ، مُخْبَرًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم مفعول متعدی بسہ مفعول تکیہ گرفتہ بر ذوالحال خود یعمل عمل فعلہ ، اَبُوْ اسم از اسمائے ستہ مکبرہ مرفوع بالواؤ لفظاً مضاف ، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل ، عَمْرًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ثانی ، فَاضِلًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر مفعول ثانی (کیوں کہ وہ معنی مبتداء ہے) یعمل عمل فعلہ ، هُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے عَمْرًا مرفوع محلاً اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مفعول بہ ثالث ، شبہ فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال ، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مسند الیہ فاعل جَاءَ فعل کے لیے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ : اسم مفعول کی مذکورہ مثالوں میں سے پہلی مثال میں اس کا اعتماد مبتداء پر ہے دوسری میں موصوف پر اور تیسری میں ذوالحال پر۔ اعتماد کی دیگر مثالیں درج ذیل ہیں۔

موصول پر اعتماد کرنے کی مثال جیسے

جَاءَنِي الْمَضْرُوْبُ اَبُوْهُ

جَاءَ مسند فعل ، نون وقایہ ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، الف لام بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول ، مَضْرُوْبٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم مفعول

تکیہ گرفتہ بر اسم موصول یعمل عمل فعلہ ، اَبُوْ اسم از اسمائے ستہ مکبرہ مرفوع بالواو لفظاً مضاف ، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل شبہ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوکر صلہ ، موصول صلہ مل کر مسند الیہ فاعل جاءَ فعل کے لیے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

حرف نفی پر اعتماد کی مثال جیسے

مَا مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ

مَا نافیہ غیر عاملہ ، مَضْرُوْبٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم مفعول تکیہ گرفتہ بر حرف نفی یعمل عمل فعلہ مبتداء کی قسم ثانی ، غُلَامُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل قائم مقام خبر کے ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حرف استفہام پر اعتماد کی مثال جیسے

أَ مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ

ہمزہ برائے استفہام ، مَضْرُوْبٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم مفعول تکیہ گرفتہ بر حرف استفہام یعمل عمل فعلہ مبتداء کی قسم ثانی ، غُلَامُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل قائم مقام خبر کے ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

﴿صفت مشبہ کی مثالیں﴾

مبتداء پر اعتماد کی مثال جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ

زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ مبتداء ، حَسَنٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صفت مشبہ تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ، غُلَامُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً

مضاف ، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر اس کا فاعل ، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مسند خبر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

موصوف پر اعتماد کی مثال جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ

جَاءَ مسند فعل ، نون وقایہ ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، رَجُلٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف ، حَسَنٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صفت مشبہ تکیہ گرفتہ بر موصوف خود یعمل عمل فعلہ ، غُلَامُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر اس کا فاعل ، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت ، موصوف صفت مل کر مسند الیہ فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ذوالحال پر اعتماد کرنے کی مثال جیسے

جَاءَنِیْ زَیْدٌ حَسَنًا غُلَامُهٗ

جَاءَ مسند فعل ، نون وقایہ ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ ، زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً ذوالحال ، حَسَنًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً شبہ فعل صفت مشبہ تکیہ گرفتہ بر ذوالحال خود یعمل عمل فعلہ ، غُلَامُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر اس کا فاعل ، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال ، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

حرف نفی پر اعتماد کرنے کی مثال جیسے مَا حَسَنٌ غُلَامُهٗ

مَا نافیہ غیر عاملہ ، حَسَنٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صفت مشبہ تکیہ گرفتہ بر حرف نفی یعمل عمل فعلہ مبتداء کی قسم ثانی ، غُلَامُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ، ہٗ ضمیر برائے

واحد مذکر غائب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر اس کا فاعل قائم مقام خبر کے ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حرف استفہام پر اعتماد کرنے کی مثال جیسے

أَحَسَنٌ غُلَامُهُ

ہمزہ برائے استفہام ، حَسَنٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صفت مشبہ تکیہ گرفتہ برحرف استفہام یعمل عمل فعلہ مبتداء کی قسم ثانی ، غُلَامُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف، هُ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر اس کا فاعل قائم مقام خبر کے ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال معمول کے منصوب ہونے کی تمییز کی بناء پر جیسے

زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهًا

زَيْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ مبتداء ، حَسَنٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صفت مشبہ تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ، هُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل ، وَجْهًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً تمییز، صفت مشبہ اپنے فاعل اور تمییز سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مسند خبر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال معمول کے منصوب ہونے کی مشابہ بالمفعول ہونے کی بناء پر

جیسے زَيْدٌ حَسَنٌ الْوَجْهَ

زَيْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ مبتداء ، حَسَنٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صفت مشبہ تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ، هُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل ، الْوَجْهَ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً مشابہ بالمفعول صفت مشبہ اپنے فاعل اور مشابہ بالمفعول سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مسند خبر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ

مثال معمول کے مجرور ہونے کی مضاف الیہ ہونے کی بناء پر

جیسے زَیْدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ

زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ مبتداء ، حَسَنُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صفت مشبہ تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ، هُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل ، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مضاف اَلْوَجْهِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مسند خبر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اضافت کی مثالیں

مثال اضافت لفظیہ کی جیسے زَیْدٌ ضَارِبُ عَمْرٍو

زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ مبتداء ، ضَارِبُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ، هُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے زید مرفوع محلاً اس کا فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مضاف ، عَمْرٍو مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ و منصوب معنًی مفعول بہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مسند خبر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال اضافت معنویہ لامیہ کی جیسے هٰذَا غُلَامُ زَیْدٍ

هٰذَا اسم اشارہ برائے واحد مذکر مرفوع محلاً مسند الیہ مبتداء ، غُلَامُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف باضافت لامیہ ، زَیْدٍ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مسند خبر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال اضافت معنویہ مِنِّیہ کی جیسے هٰذَا خَاتَمُ فِضَّةٍ

هٰذَا اسم اشارہ برائے واحد مذکر مرفوع محلاً مسند الیہ مبتداء ، خَاتَمُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ

لفظاً مضاف باضافت منیہ ، فِضَّةٍ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مسند خبر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال اضافت معنویہ فویہ کی جیسے صَلٰوۃُ اللَّیْلِ بَھَاءُ النَّھَارِ

صَلٰوۃُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف باضافت فویہ ، اللَّیْلِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مسند الیہ مبتداء ، بَھَاءُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف باضافت فویہ، النَّھَارِ مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مسند خبر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اسم تام کی مثالیں

مثال اسم تام بالتنوین کی جیسے عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا

عِنْدِ غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب بالفتحہ تقدیراً مضاف ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ثَبَتَ فعل مقدر کے لیے هُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مرفوع محلاً خبر مقدم ، رِطْلٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً اسم تام ممیز ، زَیْتًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز، ممیز تمیز مل کر مبتداء موخر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

مثال اسم تام بنون التثنیہ کی جیسے عِنْدِیْ مَنَوَانِ سَمْنًا

عِنْدِ غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب بالفتحہ تقدیراً مضاف ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ثَبَتَ فعل مقدر کے لیے هُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مرفوع محلاً خبر مقدم ، مَنَوَانِ تثنیہ مرفوع بالالف لفظاً اسم تام ممیز ، سَمْنًا مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز ، ممیز تمیز مل کر مبتداء موخر ، مبتداء خبر مل کر

جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال اسم تام بنون الجمع کی جیسے

هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالاً

هَلْ حرف برائے استفہام ، نُنَبِّئُ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر مرفوع بالضمہ لفظاً مسند فعل نَحْنُ ضمیر برائے متکلم مع الغیر مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار مرفوع محلاً مسند الیہ فاعل ، کُمْ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ، باء جارہ ، اَلْاَخْسَرِيْنَ جمع مذکر سالم مجرور بالیاء لفظاً اسم تام ممیز ، اَعْمَالاً جمع مکسر منصرف منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز ، ممیز تمیز مل کر مجرور ، جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہوئی فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

مثال اسم تام بالاضافۃ کی جیسے لِيْ مِلْؤُهٗ عَسَلاً

لام جارہ برائے اختصاص ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم مجرور متصل بحرف الجر مجرور محلاً مجرور ، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئی ثَبَتَ فعل مقدر کے ساتھ ، هُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مرفوع محلاً خبر مقدم ، مِلْؤُ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ، ہٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل باضافت مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر ممیز ، عَسَلاً مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز ، ممیز تمیز مل کر مبتداء مؤخر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تمت

العوامل القياسية

فالحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله الامين

وعلى آله واصحابه اجمعين

واما المعنوية فمنها عددان

حاصل: اس عنوان کے تحت عوامل معنویہ کا بیان ہے ۔ چنانچہ عوامل معنویہ صرف دو ہیں۔ابتداء اور خلو۔ابتداء مبتداء اور خبر میں عمل کرتا ہے اور انھیں رفع دیتا ہے۔اور خلو فعل مضارع میں عمل کرتا ہے اور اسے رفع دیتا ہے۔

فائدہ (۱) : عوامل معنویہ کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ ابتداء ۲۔ خلو

(۱) ابتداء : یعنی اسم کا عوامل لفظیہ سے خالی ہونا۔

یہ مبتداء اور خبر میں عمل کرتا ہے اور ان دونوں کو رفع دیتا ہے۔جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اس مثال میں زَیْدٌ مبتداء ہے اور قَائِمٌ خبر ہے۔دونوں مرفوع ہیں عامل معنوی ابتداء کی وجہ سے۔

(۲) خُلُوّ : یعنی فعل مضارع کا نواصب و جوازم سے خالی ہونا۔

یہ فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔جیسے یَضْرِبُ زَیْدٌ اس مثال میں یَضْرِبُ فعل مضارع مرفوع ہے عامل معنوی خلو کی وجہ سے۔

فائدہ (۲) : مبتداء اور خبر کے عامل میں تین قول ہیں۔

- دونوں کا عامل معنوی ہوتا ہے اور وہ ابتداء ہے۔
- مبتداء کا عامل معنوی ہوتا ہے یعنی ابتداء اور خبر کا عامل لفظی ہوتا ہے یعنی مبتداء۔

❁ دونوں کا عامل لفظی ہے یعنی مبتداء کا خبر اور خبر کا مبتداء۔

لیکن پہلا قول اصح ہے۔ بعض نے دوسرے قول کو راجح قرار دیا ہے۔

فائدہ (۳) : فعل مضارع کے عامل رافع کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ اور دو قول ہیں۔

❁ کوفیوں کے نزدیک خلو ہے یعنی فعل مضارع کا نواصب وجوازم سے خالی ہونا۔

❁ بصریوں کے نزدیک ''وُقُوْعُهٗ مَوْقِعَ الْاِسْمِ '' ہے۔ یعنی فعل مضارع کا اسم کی جگہ واقع ہونا۔ جیسے زَيْدٌ عَالِمٌ کی جگہ زَيْدٌ يَعْلَمُ کہنا صحیح ہے۔

ترکیب الامثلة المتعلقة بالعوامل المعنوية

مثال عامل معنوی ابتداء کی جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ

زَيْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً بعامل معنوی ابتداء مسند الیہ مبتداء ، قَائِمٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً بعامل معنوی ابتداء شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ، هُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار راجع بسوئے زید مرفوع محلاً اس کا فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مسند خبر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال عامل معنوی خلو کی جیسے يَضْرِبُ زَيْدٌ

يَضْرِبُ فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع بالضمہ لفظاً بعامل معنوی خلو مسند فعل ، زَيْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تمت العوامل المعنوية

بفضل الله الشكور الغفور وصلى الله على نبيه الناصر المنصور

وعلى اله وصحبه الى يوم النشور

❁❁❁

حصہ چہارم

فوائد نافعہ

فوائد نافعہ

فائدہ (۱) : اسم، فعل اور حرف کی پہچان

اسم، فعل اور حرف کی پہچان کے لیے علماءِ نحو نے چند نشانیاں مقرر کی ہیں۔ ان کو دیکھ کر ان تینوں کی پہچان کی جاتی ہے۔ نشانیوں کے لیے دیکھیں صفحہ ۴۳

فائدہ (۲) : مرکب مفید و غیر مفید کی پہچان

مرکب کے اردو ترجمہ میں اکثر (ہے، ہیں، ہوں، ہوگا، ہوگی، ہوں گے، ہوں گی، تھا، تھے، تھی وغیرہ) الفاظ آئیں اور بات پوری ہو جائے تو مرکب مفید ہے ورنہ مرکب غیر مفیدہ۔ نیز مرکب غیر مفید کی پانچ اقسام میں سے ہو تو مرکب غیر مفید ہوگا ورنہ مرکب غیر مفید۔ مرکب غیر مفید کی اقسام صفحہ ۴۰ پر دیکھیں۔

فائدہ (۳) : جملہ اسمیہ و جملہ فعلیہ کی پہچان

جملہ کے پہلے جزء کو دیکھیں کہ اسم ہے یا فعل، اسم ہو تو جملہ اسمیہ ہوگا، فعل ہو تو جملہ فعلیہ ہوگا۔

فائدہ (۴) : جملہ خبریہ و انشائیہ کی پہچان

جو بھی جملہ سامنے آئے تو دیکھیں کہ جملہ انشائیہ کی دس اقسام میں سے ہے یا نہیں؟ اگر ہو تو

جملہ انشائیہ ہوگا ورنہ خبریہ ہوگا۔ جملہ انشائیہ کی اقسام دیکھیں صفحہ ۳۸ پر۔

فائدہ(۵) : ﴿مسند ومسند الیہ کی پہچان﴾

جس پر حکم لگے وہ ''مسند الیہ'' ہوتا ہے اور حکم ''مسند''۔ مثلاً زَیْدٌ ضَارِبٌ میں مارنے کا حکم زَیْدٌ پر لگ رہا ہے لہذا زَیْدٌ مسند الیہ ہے اور ضَارِبٌ مسند ہے۔ اسی طرح ضَرَبَ عَمْرٌو میں مارنے کا حکم عَمْرٌو پر لگایا گیا ہے لہذا عَمْرٌو مسند الیہ اور ضَرَبَ مسند ہے۔

فائدہ(۶) : ﴿جملہ کے اجزاء اصلیہ﴾

جملہ اسمیہ کے اجزاء اصلیہ ہیں مبتداء وخبر.....اور لائے نفی جنس ، حروف مشبهة بالفعل ، ماولا المشبہتان بلیس اور لائے نفی جنس داخل ہونے کی صورت میں ''اسم وخبر'' اور جملہ فعلیہ کے ''فعل وفاعل فعل مجہول ونائب فاعل'' .... اور افعال ناقصہ ، افعال مقاربہ کے ''اسم وخبر''۔

فائدہ(۷) : ﴿شبہ جملہ کی پہچان﴾

اسم فاعل ، اسم تفضیل ، صفت مشبہ اور صیغہ مبالغہ اپنے فاعل کے ساتھ مل کر ....اور اسم مفعول واسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ بنتے ہیں ، نیز یاد رکھیں کہ مرکب غیر مفید کی طرح شبہ جملہ بھی ہمیشہ جملہ کا جزو بنتا ہے۔

فائدہ(۸) : ﴿مبتداء خبر ، مضاف مضاف الیہ اور موصوف صفت کی پہچان﴾

مبتداء خبر کی پہچان کے لیے دیکھیں صفحہ ۱۲۷ مضاف مضاف الیہ کی پہچان کے لیے دیکھیں صفحہ ۱۲۰، اور موصوف صفت کی پہچان کے لیے دیکھیں صفحہ ۱۲۳ ان تینوں کی موٹی سی پہچان یہ ہے کہ دو اسم آجائیں اور وہ دونوں معرفہ یا دونوں نکرہ ہوں تو موصوف صفت بنیں گے ، اگر پہلا معرفہ اور دوسرا نکرہ ہو تو مبتداء خبر بنیں گے اور اگر پہلا نکرہ دوسرا معرفہ ہو تو مضاف مضاف الیہ بنیں گے۔

فائدہ(۹) : ﴿شبہ مضاف کی پہچان﴾

اس کی پہچان کے لیے دیکھیں صفحہ ۲۰۰

فائدہ(۱۰) : ﴿مرکب بنائی ، مرکب منع صرف اور مرکب صوتی کی پہچان﴾

اَحَدَ عَشَرَ سے لے کر تِسْعَةَ عَشَرَ تک نو (۹) اعداد مرکب بنائی ہیں بس، اور مرکب منع صرف و مرکب صوتی کے چند گنے چنے الفاظ ہیں۔ مثلاً مرکب منع صرف کے بَعْلَبَکُّ ، حَضَرَ مَوْتُ اور مَعْدِیْکَرَبُ وغیرہ اور مرکب صوتی کے سِیْبَوَیْهِ ، نِفْطَوَیْهِ وغیرہ۔

فائدہ(۱۱) : ﴿مرکب غیر مفید کی تمام اقسام کا حکم﴾

مرکب اضافی میں مضاف کا اعراب بحسب العوامل ہوتا ہے اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَ غُلَامُ زَیْدٍ ، رَأَیْتُ غُلَامَ زَیْدٍ ، مَرَرْتُ بِغُلَامِ زَیْدٍ

مرکب توصیفی کے دونوں جزو اعراب میں موافق ہوتے ہیں۔ جیسے جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ ، رَأَیْتُ رَجُلًا عَالِمًا ، مَرَرْتُ بِرَجُلٍ عَالِمٍ یعنی عامل کی وجہ سے جو اعراب موصوف پر آئے گا وہی صفت پر آئے گا۔

مرکب بنائی کے دونوں جز مبنی برفتحہ ہوتے ہیں۔ سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے، کہ اس کا پہلا جز معرب ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا ، رَأَیْتُ اَحَدَعَشَرَ رَجُلًا ، مَرَرْتُ بِاَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا

مرکب منع صرف کا پہلا جز و حرف صحیح ہو تو مبنی برفتحہ ہوتا ہے، جیسے بَعْلَبَکُّ ، حَضَرَ مَوْتُ اور حرف علت ہو تو مبنی برسکون ہوتا ہے۔ جیسے مَعْدِ یْکَرَبُ اور دوسرا جز و ہمیشہ معرب غیر منصرف ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَ بَعْلَبَکُّ ، رَأَیْتُ بَعْلَبَکَّ ، مَرَرْتُ بِبَعْلَبَکَّ

مرکب صوتی کا پہلا جز مبنی برفتحہ اور دوسرا جز مبنی برکسرہ ہوتا ہے۔ جیسے خَالَفَ سِیْبَوَیْهِ الْاَخْفَشَ

فائدہ(۱۲) : ﴿معرب ومبنی کی پہچان﴾

جو بھی کلمہ سامنے آئے دیکھیں کہ اسم ہے، فعل ہے یا حرف؟ اگر حرف ہو تو مبنی الاصل ہوگا کیوں کہ تمام حروف مبنی ہیں۔ ..... اگر فعل ہو تو دیکھیں ماضی ہے یا امر حاضر معروف یا مضارع اور اس کے علاوہ۔ اگر اول دو ہیں تو وہ بھی مبنی الاصل ہوں گے۔ اگر مضارع یا اس کے علاوہ (امر حاضر مجہول

،امر غائب معلوم ومجہول اسی طرح نہی حاضر و غائب معلوم ومجہول) ہوتو دیکھیں اس کے آخر میں نون جمع مؤنث یا نون تاکید (ثقیلہ وخفیفہ) ہے یا نہیں؟ اگر ہو تو وہ بھی مبنی ہوگا ورنہ معرب ہوگا۔

اور اگر وہ کلمہ اسم ہو تو غور کریں کہ اسم غیر متمکن کی آٹھ اقسام میں سے ہے یا نہیں؟ اگر ہو تو وہ بھی مبنی ہوگا اور اگر نہ ہو (یعنی اسم متمکن ہو) تو پھر غور کریں کہ ترکیب میں واقع ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو وہ بھی مبنی ہوگا اور اگر واقع ہے تو معرب ہوگا۔

فائدۃ (۱۳) : ﴿اسم متمکن وغیر متمکن کی پہچان﴾

جو بھی اسم سامنے آئے اس میں غور کریں آیا اسم غیر متمکن کی آٹھ قسموں میں سے ہے یا نہیں؟ اگر ہو تو اسم غیر متمکن ہوگا ورنہ اسم متمکن۔ اسم غیر متمکن کی آٹھ اقسام ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۴۸ پر۔

فائدہ (۱۴) : ﴿معرفہ ونکرہ کی پہچان﴾

کوئی بھی اسم سامنے آئے اس میں غور کریں کہ معرفہ کی سات اقسام میں سے ہے یا نہیں؟ اگر ہو تو معرفہ ہوگا ورنہ نکرہ۔ معرفہ کی سات اقسام صفحہ ۵۸ پر دیکھیں۔

فائدہ (۱۵) : ﴿مذکر ومؤنث کی پہچان﴾

جو بھی اسم سامنے آئے اس میں غور کریں کہ تانیث کی چار علامتوں میں سے کوئی علامت اس میں موجود ہے یا نہیں، اگر ہے تو مؤنث ہوگا ورنہ مذکر ہوگا۔ تانیث کی چار علامتیں صفحہ ۵۹ پر دیکھیں۔

فائدہ (۱۶) : ﴿مؤنث قیاسی وسماعی کی پہچان﴾

تانیث کی علامت لفظوں میں موجود ہو تو مؤنث قیاسی ہوگا ورنہ سماعی۔

فائدہ (۱۷) : ﴿مؤنث سماعی کی پہچان﴾

(۱) تمام ملکوں، شہروں اور قبیلوں کے نام (۲) جسم کے ان اعضاء کے نام جو دو دو ہیں۔ جیسے اُذُنٌ ، عَيْنٌ ، يَدٌ ، خَدٌّ (۳) شراب کے تمام نام (۴) دوزخ کے تمام نام جیسے جَهَنَّمُ ، سَعِيْرٌ (۵) ہواؤں کے تمام نام جیسے رِيْحٌ ، عَاصِفٌ ، صَرْصَرٌ (۶) عورتوں کے نام اور عورتوں کی

مخصوص صفات، جیسے حائِض ، حامِلٌ (۷) حروف تہجی کے نام (۸) جنگوں کے نام

فائدہ(۱۸) : ﴿واجب التانیث اور جائز التانیث الفاظ﴾

مؤنث سماعی کے بعض الفاظ وہ ہیں جن میں تانیث واجب ہے اور بعض وہ ہیں جن میں تانیث جائز ہے۔ ذیل میں ان کا نقشہ دیا جاتا ہے۔

﴿نقشہ﴾

وہ الفاظ جو واجب التانیث ہیں

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عَیْنٌ	آنکھ	وَرِکٌ	سرین	رِیْحٌ	ہوا	بِئْرٌ	کنواں
اُذُنٌ	کان	خِنْصَرٌ	چھوٹی انگلی	فَلَکٌ	آسمان	ذِرَاعٌ	گز
کَفٌّ	ہتھیلی	بِنْصَرٌ	ساتھ والی	عَیْنٌ	چشمہ	نَعْلٌ	جوتا
سِنٌّ	دانت	نَابٌ	کچلی	یَنْبُوْعٌ	چشمہ	فَخِذٌ	ران
یَدٌ	ہاتھ	ثَدْیٌ	پستان	دِرْعٌ	زرہ	اَتَانٌ	گدھی
قَدَمٌ	پاؤں	جَھَنَّمُ	دوزخ	اَفْعٰی	سانپ	کَتِفٌ	کندھا
عَقِبٌ	ایڑی	سَعِیْرٌ	دوزخ	شَمْسٌ	سورج	عَصًا	لاٹھی
اِسْتٌ	دبر	جَحِیْمٌ	دوزخ	کَأْسٌ	پیالہ	خَمْرٌ	شراب
یَمِیْنٌ	دایاں ہاتھ	سَقَرٌ	دوزخ	حَرْبٌ	لڑائی		
شِمَالٌ	بایاں ہاتھ	لَظٰی	شعلہ	ضَبُعٌ	بجو		
اِصْبَعٌ	انگلی	فِرْدَوْسٌ	جنت	ثَعْلَبٌ	لومڑی		
رِجْلٌ	ٹانگ	دَارٌ	گھر	فَاسٌ	کلہاڑا		
سَاقٌ	پنڈلی	دَلْوٌ	ڈول	قَوْسٌ	کمان		
کَرِشٌ	اوجھری	اَرْضٌ	زمین	اَرْنَبٌ	خرگوش		

وہ الفاظ جو جائز التانیث ہیں

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سَمَاءٌ	آسمان	مِسْکٌ	کستوری	سَلَاحٌ	ہتھیار	سَبِیْلٌ	راستہ
سَلْمٌ	صلح	رِحْمٌ	بچہ دانی	قِدْرٌ	ہانڈی	ضُحٰی	چاشت
حَالٌ	کیفیت	عُنُقٌ	گردن	بَیْتٌ	مکان	فَرَسٌ	گھوڑا
لِسَانٌ	زبان	سَرَطَانٌ	کیکڑا	طَرِیْقٌ	راستہ	عَنْکَبُوْتٌ	مکڑی
قَفَا	گدی	سِکِّیْنٌ	چھری	ثَرٰی	نمناک مٹی	بَلَدٌ	شہر
دَلْوٌ	ڈول	اِبْهَامٌ	انگوٹھا	اِزَارٌ	تہبند	اِبِطٌ	بغل

فائدہ (۱۹) : ﴿مؤنث حقیقی ولفظی کی پہچان﴾

جو مؤنث سامنے آئے تو دیکھیں اس کے مقابلے میں حیوان مذکر موجود ہے یا نہیں اگر ہو تو مؤنث حقیقی ہوگا، ورنہ لفظی۔

فائدہ (۲۰) : ﴿واحد، تثنیہ اور جمع کی پہچان﴾

کوئی بھی کلمہ سامنے آئے اس میں غور کریں، اگر اس کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم یا یاء ماقبل مکسور اور نون مفتوحہ ہو تو وہ جمع مذکر سالم ہوگا۔ اگر الف اور تاء ہو تو عام طور پر جمع مؤنث سالم ہوگا۔ اگر جمع قلت کے چھ اوزان میں سے ہو تو جمع قلت مکسر ہوگا اگر اس کے علاوہ جمع کے کسی وزن پر ہو تو جمع کثرت اور مکسر ہوگا۔ چند مشہور اوزان یہ ہیں۔ فَعَلَةٌ ، فُعَّالٌ ، فُعَّلٌ ، فُعُلٌ ، فُعَلَاءُ ، فُعْلَانٌ ، فِعَالٌ اور فُعُوْلٌ وغیرہ، اور اگر اس کے آخر میں الف یا یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسورہ ہو تو وہ تثنیہ ہوگا ورنہ واحد ہوگا۔

فائدہ (۲۱) : ﴿منصرف وغیر منصرف کی پہچان﴾

غیر منصرف کی دو قسمیں ہیں۔ ان کے علاوہ باقی سب منصرف ہیں۔

﴿۱﴾ نکرہ ہو اور مندرجہ ذیل چھ اسموں میں سے ہو۔

ا۔ اَفْعَلُ صفتی کے وزن پر ہو۔ جیسے اَحْمَرُ

۲۔ فَعْلَانُ صفتی کے وزن پر ہو۔ جیسے سَکْرَانُ

۳۔ اسم عدد فُعَالُ اور مَفْعَلُ کے وزن پر ہو۔ جیسے اُحَادُ وَ مَوْحَدُ ، ثُلٰثُ وَمَثْلَثُ

۴۔ اس کے آخر میں الف مقصورہ برائے تانیث ہو۔ جیسے حُبْلٰی

۵۔ اس کے آخر میں الف ممدودہ زائدہ ہو۔ جیسے حَمْرَاءُ

۶۔ جمع اقصی ہو۔ جیسے مَسَاجِدُ ، مَصَابِیْحُ

﴿۲﴾ علم ہو اور مندرجہ ذیل چھ اسموں میں سے ہو۔

۱۔ مؤنث لفظی یا معنوی ہو۔ جیسے طَلْحَةُ ، زَیْنَبُ

۲۔ آخر میں الف ونون زائدتان ہوں۔ جیسے عِمْرَانُ ، عُثْمَانُ

۳۔ وزن فعل پر ہو۔ جیسے اَحْمَدُ ، یُوْسُفُ ، تَغْلِبُ ، نَرْجِسُ

۴۔ عجمہ ہو۔ جیسے اِبْرَاهِیْمُ ، اِسْمَاعِیْلُ ، اِسْحٰقُ

۵۔ فُعَلُ کے وزن پر ہو۔ جیسے عُمَرُ ، زُفَرُ

۶۔ مرکب منع صرف ہو۔ جیسے مَعْدِیْکَرِبُ ، حَضَرَمَوْتُ ، بَعْلَبَکُّ

پس اگر نکرہ بھی نہ ہو، علم بھی نہ ہو جیسے اَلْحَمْدُ یا نکرہ ہو مگر مذکورہ بالا چھ اسموں میں سے نہ ہو جیسے رَجُلٌ یا علم ہو مگر مذکورہ بالا چھ اسموں میں سے نہ ہو جیسے زَیْدٌ تو وہ اسم منصرف ہوگا۔

فائدہ (۲۲) : ﴿فاعل کی پہچان﴾

گردان خواہ کوئی بھی ہو اس کے چودہ صیغے ہوتے ہیں آپ ان چودہ صیغوں کو دو حصوں میں تقسیم کرلیں۔ واحد مذکر غائب اور واحدہ مؤنث غائبہ کے دو صیغوں کو ایک طرف کردیں باقی بارہ صیغے ایک طرف۔ اب جو بھی فعل آپ کے سامنے آئے آپ اس میں غور کریں کہ دو میں سے ہے یا بارہ میں سے۔ اگر بارہ میں سے ہو تو اس کا فاعل پکا ضمیر ہوگی، اس کا فاعل کبھی بھول کر بھی اسم ظاہر نہیں آسکتا اور اگر دو میں سے ہو تو پھر آپ غور کریں کہ اس کا فاعل اسم ظاہر کی صورت میں اس کے بعد موجود ہے یا نہیں اگر موجود ہو تو اسی کو فاعل بنائیں ورنہ ضمیر کو بنادیں۔

❁❁❁

فائدہ (۲۳) : ﴿مفاعیل خمسہ کی پہچان﴾

فعل فاعل کے بعد جو اسم آ رہا ہے اس میں غور کریں آیا وہ مصدر ہے یا نہیں، اگر مصدر ہو تو پھر غور کریں کہ ماقبل فعل کا مصدر ہے یا اس کے علاوہ ، اگر ماقبل فعل کا مصدر ہو تو وہ مفعول مطلق ہوگا۔ جیسے وَمَكَرُوْا مَكْرًا ...... اگر اس کے علاوہ ہو تو غور کریں اس میں علت اور سبب والا معنی ہے یا نہیں، اگر ہو تو وہ مفعول لہ بنے گا۔ جیسے ضَرَبْتُهٗ تَأْدِيْبًا ...... اگر علت والا معنی نہ ہو تو غور کریں کہ وہ مصدر ماقبل سے ابہام کو رفع کر رہا ہے یا نہیں، اگر کر رہا ہو تو وہ تمییز بنے گا۔ جیسے وَحُكْمُهٗ اَنْ يَّخْتَلِفَ آخِرُهٗ بِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ لَفْظًا اَوْ تَقْدِيْرًا ...... اگر ماقبل سے ابہام کو رفع نہیں کر رہا تو پھر وہ مصدر اسم فاعل یا اسم مفعول کے معنی میں ہو کر حال بنے گا۔ جیسے وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ اَرْسَلَهٗ هُدًى اس مثال میں هُدًى مصدر هَادِيًا کے معنی میں ہو کر حال ہے۔

اور اگر فعل فاعل کے بعد آنے والا اسم مصدر نہیں ہے تو اس میں غور کریں کہ وہ ظرف زماں یا ظرف مکاں ہے یا نہیں اگر ہو تو وہ مفعول فیہ بنے گا۔ جیسے صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ...... اگر نہ ہو تو دیکھیں واؤ بمعنی مَعَ کے بعد واقع ہو رہا ہے یا نہیں، اگر ہو رہا ہو تو وہ مفعول معہ ہوگا۔ جیسے يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ، ورنہ مفعول بہ ہوگا۔ جیسے اَكْرَمْتُ زَيْدًا

معنوی نشانی یہ ہے کہ مفعول بہ کے اردو ترجمہ میں عموماً "کو" یا "سے" آتا ہے ، مفعول مطلق کے اردو ترجمہ میں "نا" آتا ہے۔ مفعول فیہ کے معنی میں "میں" آتا ہے۔ مفعول لہ کے اردو ترجمہ میں "واسطے ، بسبب ، کی وجہ اور کے لیے" کے الفاظ آتے ہیں ، مفعول معہ کے ترجمہ میں "ساتھ" کا لفظ آتا ہے۔

فائدہ (۲۴) : ﴿حال کی پہچان کے لیے چند نشانیاں﴾

۱۔ حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے اس لیے معرفہ کو حال بنانے کی غلطی نہ کریں۔

۲۔ حال عموماً مفرد ہوتا ہے کہیں کہیں جملہ بھی حال بنتا ہے۔

۳۔ عموماً حال فاعل یا مفعول بہ یا دونوں سے واقع ہوتا ہے۔ کبھی کبھار مبتداء، مضاف الیہ، مفعول مطلق، مفعول معہ اور مجرور بحرف الجر سے بھی حال واقع ہو جاتا ہے۔

۴۔ اگر فعل کے بعد اسم فاعل یا اسم مفعول کا صیغہ نکرہ اور منصوب ہو کر آ جائے تو وہ حال بنتا ہے۔ بشرطیکہ افعال ناقصہ، افعال قلوب کے بعد نہ ہو۔ مثلاً فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ وَيَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا

۵۔ حال کا اردو ترجمہ ''دراں حالیکہ'' یا ''اس حال میں کہ'' یا ''حال ہونے'' کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

فائدہ (۲۵) : ﴿ تمیز کی پہچان ﴾

ا۔ تمیز ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے۔ معرفہ تمیز نہیں بن سکتا۔

۲۔ تمیز عموماً اسم جامد ہوتی ہے۔ کبھی کبھار مصدر بھی ہوتی ہے۔

۳۔ تمیز ہمیشہ مبہم کلام کے بعد آتی ہے۔ اور اس کی وضاحت کرتی ہے۔

۴۔ عموماً تمیز مفرد مقداری کے بعد آتی ہے اور مقدار میں جو ابہام ہوتا ہے اس کو دور کرتی ہے۔ مقدار سے مراد عدد، وزن، کَیل اور پیائش وغیرہ ہیں۔

فائدہ (۲۶) : ﴿ مرفوع، منصوب اور مجرور کی پہچان ﴾

مرفوعات نو ہیں۔ مبتداء ، خبر ، فاعل ، نائب فاعل ، حروف مشبہ بالفعل کی خبر ، لانفی جنس کی خبر ، ماولا المشبہتان بلیس کا اسم ، افعال ناقصہ کا اسم ، افعال مقاربہ کا اسم

منصوبات چودہ ہیں۔ مفعول بہ ، مفعول مطلق ، مفعول فیہ ، مفعول معہ ، مفعول لہ ، حال ، تمیز ، مستثنیٰ ، حروف مشبہ بالفعل کا اسم ، لانفی جنس کا اسم ، ماولا المشبہتان بلیس کی خبر افعال ناقصہ کا اسم ، افعال مقاربہ کی خبر ، منادیٰ

اور مجرورات دو ہیں۔ مجرور بحرف الجر ، مجرور باضافت (ایک غیر مشہور ہے یعنی مجرور بجرالجوار)

اب کوئی بھی کلمہ آپ کے سامنے آئے تو آپ غور کریں کہ نو میں سے ہے، چودہ میں سے ہے یا دو میں سے۔ نو میں سے ہو تو مرفوع ہوگا، چودہ میں سے ہو تو منصوب ہوگا اور دو میں سے ہو تو مجرور ہوگا۔

یاد رکھیں! مرفوع منصوب اور مجرور کا تابع بھی مرفوع منصوب اور مجرور ہوتا ہے

فائدہ (۲۷) : ﴿عامل کی پہچان﴾

عامل کی چار قسمیں ہیں۔ حروف عاملہ ، افعال عاملہ ، اسماء عاملہ اور عامل معنوی۔

حروف عاملہ کی سات قسمیں ہیں۔حروف جارہ ، حروف مشبہ بالفعل ، حروف مشبہ بلیس ، لانفی جنس ، حروف نداء ، حروف ناصبہ اور حروف جازمہ

افعال عاملہ کی چھ قسمیں ہیں۔ فعل معروف ، فعل مجہول ، افعال ناقصہ ، افعال مقاربہ ، افعال مدح وذم ، افعال تعجب

اسماء عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں۔اسماء شرطیہ ، اسمائے افعال بمعنی ماضی ، اسمائے افعال بمعنی امر حاضر معروف ، اسم فاعل ، اسم مفعول ، صفت مشبہ ، اسم تفضیل ، مصدر ، اسم مضاف ، اسم تام ، اسماء کنایہ از عدد

اور عامل معنوی دو ہیں۔ ابتداء اور خلو

اب کوئی بھی کلمہ آپ کے سامنے آئے جو مذکورہ بالا اقسام میں سے ہو تو وہ عامل ہوگا۔

فائدہ (۲۸) : ﴿معطوف علیہ اور معطوف کی پہچان﴾

معطوف کی پہچان تو آسان ہے کہ حرف عطف کا مابعد معطوف ہوتا ہے لیکن معطوف علیہ کی پہچان ذرا مشکل ہے،اس کی پہچان کا ایک طریقہ تو صفحہ ۱۲۸ پر گزر چکا ہے وہاں دیکھ لیں،اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آپ معطوف علیہ معطوف جیسا تلاش کریں یعنی اگر معطوف اسم ہے تو معطوف علیہ بھی اسم تلاش کریں ،اگر معطوف فعل ہے تو معطوف علیہ بھی فعل تلاش کریں،اگر معطوف مفرد ہے تو معطوف علیہ بھی مفرد تلاش کریں،اگر معطوف مرفوع ،منصوب یا مجرور ہے تو معطوف علیہ بھی اسی جیسا تلاش کریں،اسی طرح معطوف علیہ حال ،صفت ،صلہ یا بدل ہے تو معطوف بھی اسی طرح ہوگا۔الغرض معطوف علیہ اور معطوف میں ہر اعتبار سے مطابقت ضروری ہے۔درج ذیل مثالوں میں غور فرمائیں۔

زَيْدٌ وَّعَمْرٌو قَاعِدَانِ ، اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ، اَلَّذِىْ اَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ ، اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ، يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ اَوْمِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ، فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ، حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ

فائدہ (۲۹) : ﴿حروف غیر عاملہ کی پہچان﴾

حروف عاملہ کے سوا باقی تمام حروف غیر عاملہ ہیں۔جن کی تفصیل صفحہ ...... پر گزر چکی ہے۔

فائدہ (۳۰) : ﴿ضمائر کی پہچان﴾

ضمیر مرفوع متصل کے سوا ضمیر کی تمام اقسام کی پہچان آسان ہے۔بس آپ ان کی شکل ذہن میں بٹھا لیں۔جیسے ہم کسی چیز کو دیکھتے ہیں تو اس کی شکل وصورت ہمارے ذہن میں بیٹھ جاتی ہے پھر جب بھی اس چیز کا نام لیا جاتا ہے تو وہ شکل ہمارے ذہن میں آجاتی ہے یا جب بھی ہم اس شکل کو دیکھتے ہیں تو عام طور پر اس کا نام ہمارے ذہن میں آجاتا ہے،اسی طرح ان ضمیروں کی شکلیں ہیں،ان شکلوں کو آپ ذہن میں بٹھالیں۔چنانچہ ضمائر کی چار شکلیں ہیں۔

شکل نمبر (۱)	شکل نمبر (۲)	شکل نمبر (۳)	شکل نمبر (۴)
تُ	اَنَا	اِیَّایَ	ی
نَا	نَحْنُ	اِیَّانَا	نَا
تَ	اَنْتَ	اِیَّاکَ	کَ
تُمَا	اَنْتُمَا	اِیَّاکُمَا	کُمَا
تُمْ	اَنْتُمْ	اِیَّاکُمْ	کُمْ
تِ	اَنْتِ	اِیَّاکِ	کِ
تُمَا	اَنْتُمَا	اِیَّاکُمَا	کُمَا
تُنَّ	اَنْتُنَّ	اِیَّاکُنَّ	کُنَّ
	هُوَ	اِیَّاهُ	هٗ
ا (الف)	هُمَا	اِیَّاهُمَا	هُمَا
و (واؤ)	هُمْ	اِیَّاهُمْ	هُمْ
	هِیَ	اِیَّاهَا	هَا
ا (الف)	هُمَا	اِیَّاهُمَا	هُمَا
نَ (نون)	هُنَّ	اِیَّاهُنَّ	هُنَّ

شکل نمبر(۱) والی ضمیریں مرفوع متصل بارز ہیں۔

شکل نمبر(۲) والی ضمیریں اگر سامنے لکھی ہوں تو مرفوع منفصل ہوں گی اور ان میں سے بعض کسی صیغہ میں ہوں تو مرفوع متصل جائز الاستتار یا واجب الاستتار ہوں گی۔

شکل نمبر(۳) والی ضمیریں منصوب منفصل ہیں۔

شکل نمبر(۴) والی ضمیریں تین چیزوں کے ساتھ ملی ہوں تو منصوب متصل ہوں گی وہ تین چیزیں یہ ہیں۔

۱۔ فعل ۲۔ حروف مشبہ بالفعل ۳۔ اسمائے افعال ...... اور دو چیزوں کے ساتھ ملی ہوں تو مجرور متصل ہوں گی۔ وہ دو یہ ہیں۔ ۱۔ حروف جارہ ۲۔ اسم

باقی رہا ضمیر مرفوع متصل کا مسئلہ تو اس کی تین صورتیں ہیں بارز، واجب الاستتار اور جائز الاستتار ماضی کے دو صیغوں (واحد مذکر غائب اور واحدہ مؤنث غائبہ) کے سوا باقی تمام صیغوں میں ضمیر مرفوع متصل بارز ہوتی ہے۔ اور ان دو میں مستتر جائز الاستتار لہذا ماضی کا جو صیغہ بھی سامنے آئے تو دیکھیں بارہ میں سے ہے یا دو میں سے۔ بارہ میں سے ہو تو ضمیر مرفوع متصل بارز ہوگی۔ دو میں سے ہو تو ضمیر مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار ہوگی یعنی غائب میں هُوَ اور غائبہ میں هِيَ

ماضی کے علاوہ باقی تمام گردانوں کے صیغوں کو آپ تین حصوں میں تقسیم کرلیں۔ دو، چار اور آٹھ میں، دو سے مراد غائب اور غائبہ کا صیغہ ہے، چار سے مراد مخاطب، مخاطبہ اور متکلم کے دو صیغے ہیں، اور آٹھ سے مراد چار تثنیہ کے چار جمع کے صیغے ہیں۔ اب جو بھی صیغہ سامنے آئے تو غور کریں کہ دو میں سے ہے، چار میں سے ہے یا آٹھ میں سے، دو میں سے ہو تو ضمیر مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار ہوگی یعنی غائب میں هُوَ اور غائبہ میں هِيَ ، چار میں سے ہو تو ضمیر مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار ہوگی یعنی مخاطب میں اَنْتَ ،مخاطبہ میں اَنْتِ ،واحد متکلم میں اَنَا اور متکلم مع الغیر میں نَحْنُ اور آٹھ میں سے ہو تو ضمیر مرفوع متصل بارز ہوگی۔

فائدہ(۳۱) : ﴿ضمیر مرفوع متصل اور منصوب متصل کی پہچان﴾

ضمیر منصوب متصل جب فعل کے ساتھ ملی ہو تو عام طلبہ اس میں اور ضمیر مرفوع متصل میں امتیاز نہیں کر سکتے، لہذا یاد رکھیں! ضمیر مرفوع متصل فعل کا جزء ہوتی ہے اور اس کے ساتھ مل کر فعل پورا ہوتا ہے۔

جب کہ ضمیر منصوب متصل فعل کا جزء نہیں ہوتی بلکہ جب فعل پورا ہو جاتا ہے اس کے بعد آتی ہے۔ مثلا ضَرَبْتَهَا میں تَ ضمیر مرفوع متصل ہے کیوں کہ یہ فعل کا جزء ہے اور ھا ضمیر منصوب متصل ہے کیوں کہ ضَرَبْتَ کہہ کر جب فعل پورا ہو گیا اس کے بعد آئی ہے۔ اسی طرح ضَرَبُوْهُمْ میں واؤ مرفوع متصل ہے کیوں کہ فعل کا جزء ہے اور اس کے ساتھ مل کر فعل پورا ہوا ہے اور هُمْ ضمیر منصوب متصل ہے کیوں کہ ضَرَبُوْ کہہ کر جب فعل پورا ہو گیا اس کے بعد آئی ہے۔

فائدہ (۳۲) : ﴿مرجع کی بحث﴾

گردان میں کل چودہ ضمیریں ہوتی ہیں جن میں سے چھ غائب کی ہیں اور یہی چھ راجع (لوٹنے والی) ہوتی ہیں اور ان کے لیے مرجع (لوٹنے کی جگہ) کی ضرورت ہوتی ہے

یاد رکھیں! صرف غائب کی ضمیریں لوٹتی ہیں اور اُن کے لیے مرجع کی ضرورت ہوتی ہے، مخاطب یا متکلم کی ضمیریں نہ لوٹتی ہیں اور نہ ہی اُن کے لیے مرجع کی ضرورت ہے۔

مرجع کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ لفظی ۲۔ معنوی ۳۔ حکمی

مرجع لفظی : یعنی جو ماقبل میں صراحۃً مذکور ہو۔ جیسے اَلْكَلِمَةُ ..... هِيَ اِسْمٌ وَّفِعْلٌ وَّ حَرْفٌ جَاءَنِيْ زَيْدٌ وَهُوَ رَاكِبٌ

مرجع معنوی : یعنی جو ماقبل میں صراحۃً مذکور نہ ہو بلکہ کسی اور کلمہ کے ضمن میں ہو۔ اس کی پھر تین صورتیں ہیں۔

۱۔ مفرد جمع کے ضمن میں ہو۔ جیسے اَلْمَرْفُوْعَاتُ هُوَمَا اشْتَمَلَ عَلٰى عَلَمِ الْفَاعِلِيَّةِ اس مثال میں هُوَ ضمیر "المرفوع" کی طرف لوٹ رہی ہے جو المرفوعات کے ضمن میں ہے اور وہ جمع ہے۔ اسی طرح اَلْمَنْصُوْبَاتُ هُوَ مَا اشْتَمَلَ ...الخ اور اَلْمَجْرُوْرَاتُ هُوَ مَا اشْتَمَلَ ...الخ میں بھی هُوَ ضمیر کا مرجع معنوی ہے۔

۲۔ مشتق منہ مشتق کے ضمن میں ہو۔ جیسے اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى اس مثال میں هُوَ ضمیر عدل کی طرف راجع ہے اور وہ اعْدِلُوا کے ضمن میں ہے کیوں کہ اِعْدِلُوْا عَدْلٌ سے مشتق ہے اور ہر مشتق میں مشتق منہ (مصدر) موجود ہوتا ہے

۳۔ اس ضمیر کا مرجع سوق کلام (کلام کے چلائے جانے اور سیاق وسباق) سے سمجھا جائے۔ جیسے وَلِاَبَوَیْہِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا السُّدُسُ اس مثال میں اَبَوَیْہِ کی ضمیر کا مرجع "میت" ہے جو سوق کلام سے سمجھا جا رہا ہے کیوں کہ ماقبل میں وراثت کا ذکر ہے اور وراثت مُردوں کی ہوتی نہ کہ زندوں کی۔

مرجع حکمی: یعنی جو نہ تو ماقبل میں صراحۃً مذکور ہو اور نہ ہی کسی دوسرے کلمے کے ضمن میں ہو، بلکہ معہود فی الذہن ہو (ذہن کے اندر موجود ہو) اور آگے اس کی تفسیر ہو۔ جیسے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ..... یہ ضمیر اگر مذکر کی ہو تو اسے "ضمیر شان" کہتے ہیں اور اگر مؤنث کی ہو تو اسے "ضمیر قصہ" کہتے ہیں۔

یاد رکھیں! کہ غائب کی ضمیر سے پہلے مرجع کی ان تین قسموں میں سے کوئی موجود نہ ہو تو پھر "اضمار قبل الذکر" لازم آئے گا یعنی مرجع کے ذکر سے پہلے ضمیر کا ذکر کرنا لازم آئے گا اور یہ کلام عرب میں ناجائز ہے بشرطیکہ لفظاً بھی ہو اور رتبۃً بھی۔

فائدہ (۳۳): ﴿ضمائر کا مرجع پہچاننے کا طریقہ﴾

بعض کتابوں میں غائب کی ضمیر کے نیچے کوئی نمبر لکھا ہوتا ہے مثلاً کہیں ۲ کہیں ۳ کہیں ۴ کہیں ۷ آپ اس جیسا نمبر ماقبل میں تلاش کریں جس لفظ کے نیچے وہ نمبر لکھا ہوگا وہی ضمیرِ غائب کا مرجع بنے گا۔

اگر نمبر نہ لکھا ہو تو پھر جس لفظ کو آپ مرجع بنا رہے ہیں اس کو ضمیر کی جگہ رکھ کر ترجمہ کریں اگر ترجمہ ٹھیک بنے تو وہ مرجع درست ہوگا ورنہ کسی دوسرے لفظ کو بنائیں۔ نیز راجع اور مرجع میں مطابقت کا ضرور خیال رکھیں۔ کسی ایسے لفظ کو مرجع نہ بنائیں جس کے ساتھ ضمیر کی مطابقت نہ ہو۔

فائدہ (۳۴): ﴿جہاں ھُوَ ضمیر کا مرجع حضور ﷺ کی ذات گرامی ہو﴾

جہاں ھُوَ ضمیر کا مرجع حضور ﷺ کی ذات گرامی ہو تو وہاں ھُوَ کا معنیٰ "وہ" نہیں کریں گے بلکہ پوری محبت اور ادب کے ساتھ اس کا ترجمہ "آپ ﷺ" کریں گے۔

فائدہ (۳۵): کبھی کبھی واحد کی ضمیر ماقبل متعدد چیزوں کی طرف لوٹ رہی ہوتی ہے کُلُّ وَاحِدٍ کی تاویل میں ہو کر۔

فائدہ (۳۶) : ﴿الف لام کی اقسام﴾

الف لام (ال) کی ابتداءً دو قسمیں ۔ (۱) اسمی (۲) حرفی

اسمی وہ ہے جو اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے اور اَلَّذِیْ کے معنی میں ہوتا ہے۔ اور **حرفی** وہ ہے جو اسم فاعل اور اسم مفعول کے علاوہ کسی اور اسم پر داخل ہو۔ اس کی پھر دو قسمیں ہیں۔ زائدہ اور غیر زائدہ

زائدہ وہ ہے جو تعریف کا فائدہ نہ دے صرف تحسین کلام کے لیے لایا جائے۔ اور **غیر زائدہ** وہ ہے جو تعریف کا فائدہ دے۔ زائدہ کی پھر دو قسمیں ہیں۔ لازم اور غیر لازم

لازم وہ ہے جو کلمہ سے جدا نہ ہو سکے اور **غیر لازم** وہ ہے جو جدا ہو جائے۔ ان میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں۔ عوضی اور غیر عوضی

عوضی وہ ہے جو کسی حرف کے عوض میں ہو، اور **غیر عوضی** وہ ہے جو کسی کے عوض میں نہ ہو۔

لازم عوضی کی مثال جیسے اَللّٰہُ کہ یہ اصل میں اِلٰہٌ تھا ہمزہ کو حذف کر کے اس کے عوض الف لام لائے پھر لام کو لام میں ادغام کر دیا تو اَللّٰہُ ہو گیا۔ .... لازم غیر عوضی کی مثال، جیسے اَلنَّجْمُ ، اَلصَّعِقُ .....
غیر لازم عوضی کی مثال، جیسے اَلنَّاسُ ، کہ یہ اصل میں اُنَاسٌ تھا ہمزہ کو حذف کر کے اس کے عوض الف لام لائے تو اَلنَّا سُ ہو گیا لیکن یہ الف لام اس سے جدا ہو کر نَاسٌ بھی پڑھا جاتا ہے۔ .... غیر لازم غیر عوضی کی مثال، جیسے اَلْحَسَنُ

الف لام حرفی غیر زائدہ کی پھر چار قسمیں ہیں۔ ۱۔ جنسی ۲۔ استغراقی ۳۔ عہد ذہنی ۴۔ عہد خارجی

جنسی وہ ہے جس کے مدخول سے ماہیت و حقیقت مراد ہو، افراد مراد نہ ہوں۔ جیسے اَلرَّجُلُ خَیْرٌ مِّنَ الْمَرْأَۃِ (جنس مرد بہتر ہے جنس عورت سے)، **استغراقی** وہ ہے جس کے مدخول سے تمام افراد مراد ہوں۔ جیسے اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ (تمام افراد انسان خسارہ میں ہیں)، **عہد خارجی** وہ ہے جس کے مدخول سے بعض معین افراد مراد ہوں۔ جیسے فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ (یہاں الرسول سے مراد

موسیٰ ہیں) اور عہد ذہنی وہ ہے جس کے مدخول سے غیر معین فرد مراد ہو۔ جیسے فَاَخَافُ اَنْ يَّأْكُلَهُ الذِّئْبُ (یہاں الذئب سے غیر معین بھیڑیا مراد ہے)

فائدہ (۳۷) : ﴿بین السطور عبارت کی اغراض﴾

بین السطور عبارت لکھنے کی کئی اغراض ہوتی ہیں۔ مثلاً ....

۱۔ کسی لفظ کا لغوی معنی بیان کرنا ۲۔ کسی لفظ کا اصطلاحی معنی بیان کرنا ۳۔ کسی لفظ کی ترکیب بیان کرنا ۴۔ ضمیر غائب کا مرجع بیان کرنا ۵۔ کسی دعوے کی دلیل ذکر کرنا ۶۔ کسی دلیل کے دعوے کو ذکر کرنا۔ ۷۔ سوال مقدر یا اس کے جواب کے طرف اشارہ کرنا وغیرہ وغیرہ

فائدہ (۳۸) : ﴿قال کا قائل، قال کا فاعل اور قال کا مقولہ﴾

جہاں قَالَ آجائے وہاں تین چیزیں ہوں گی۔ ۱۔ قال کا قائل ۲۔ قال کا فاعل ۳۔ قال کا مقولہ کہنے والا قال کا قائل ہوتا ہے، جس اسم کی طرف قال کی نسبت ہو وہ قال کا فاعل ہوتا ہے اور قال کا فاعل جو بات کہتا ہے وہ مقولہ ہوتی ہے۔ جیسے قدوری کے مقدمہ میں ہے " قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْاَجَلُّ الزَّاهِدُ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرَ الْبَغْدَادِيُّ الْمَعْرُوْفُ بِا لْقُدُوْرِيِّ.... كِتَابُ الطَّهَارَةِ اس عبارت میں قال کا قائل شیخ کا شاگرد ہے (کیوں کہ کوئی شیخ اتنے بڑے بڑے القابات خود اپنے بارے میں ذکر نہیں کرتا) اور قال کا فاعل لفظ اَلشَّيْخُ ہے اور شیخ کی کہی ہوئی بات یعنی کتا ب الطھارۃ مقولہ ہے۔

یاد رکھیں! قرآن کریم میں جہاں قال کا فاعل اللہ تعالیٰ کی ذات ہے وہاں قال کا قائل بھی اللہ کی ذات ہے اسی طرح کسی کتاب کے مقدمے میں قال کے بعد مصنف کے نام کے ساتھ عاجزی والے القاب مذکور ہوں تو وہاں بھی قال کا فاعل اور قال کا قائل ایک ہی ہوگا۔ جیسے اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ

فائدہ (۳۹) : ﴿حرکات وسکنات کہاں سے معلوم ہوں گی﴾

ثلاثی مجرد کے مصادر اور اسماء جامدہ وغیرہ کے شروع اور درمیان کی حرکات وسکنات لغت کی کتابوں سے معلوم ہوں گی، اور جن صیغوں کا تعلق گردانوں سے ہے ان کی حرکات وسکنات کی پہچان صرف

گردانوں سے ہوگی، اور کلمات کے آخر کے احوال علم نحو سے معلوم ہوں گے۔

فائدہ (۴۰) : ﴿اسم فاعل اور فاعل میں فرق﴾

اسم فاعل وہ ہے جو ذات مع الوصف پر دلالت کرے۔ جیسے "ضَارِبٌ" ذَات مَنْ لَهُ الضَّرْب پر دلالت کرتا ہے، اور فاعل وہ ہے جو صرف ذات پر دلالت کرے۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ اور بعض یہ فرق بیان کرتے ہیں کہ اسم فاعل مشتق ہوتا ہے۔ اور فاعل کے لیے مشتق ہونا ضروری نہیں۔ یہی فرق اسم مفعول اور مفعول کے درمیان ہے۔

فائدہ (۴۱) : ﴿مہملہ اور معجمہ کا مطلب﴾

بعض کتابوں میں عبارت ہوتی ہے۔ بِضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ یا بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ تو یہاں مہملہ سے مراد بغیر نقطے والا حرف ہوتا ہے اور معجمہ سے مراد نقطے والا حرف ہوتا ہے۔

فائدہ (۴۲) : ﴿فوقانیہ اور تحتانیہ کا مطلب﴾

بعض کتابوں میں عبارت ہوتی بِکَسْرِ الْفَوْقَانِيَةِ یا بِفَتْحِ التَّحْتَانِيَةِ وغیرہ تو یہاں فوقانیہ سے مراد وہ حرف ہے جس کے اوپر دو نقطے ہوں جیسے تاء اور تحتانیہ سے مراد جس کے نیچے دو نقطے ہوں جیسے یاء دیگر الفاظ میں یوں سمجھیے کہ فوقانیہ سے مراد تاء اور تحتانیہ سے مراد یاء ہوتی ہے۔

فائدہ (۴۳) : ﴿موحدہ اور مثلثہ کا مطلب﴾

بعض کتابوں میں عبارت ہوتی ہے مثلاً بِفَتْحِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ یا بِکَسْرِ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ تو یہاں موحدہ سے مراد ایک نقطے والا حرف اور مثلثہ سے مراد تین نقطوں والا حرف ہوتا ہے بالفاظ دیگر موحدہ سے مراد باء اور مثلثہ سے مراد ثاء ہوتی ہے۔

فائدہ (۴۴) : ﴿صیغہ مبالغہ کی پہچان﴾

صیغہ مبالغہ وہ ہے جس میں زیادتی والا معنی پایا جائے۔ جیسے ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا) صیغہ مبالغہ کے چند اوزان ہیں جن سے اس کی پہچان ہوتی ہے۔ مثلاً، فَعَّالٌ جیسے اَکَّالٌ (بہت کھانے والا)

فَعَّالَةٌ جیسے عَلَّامَةٌ (بہت جاننے والا) ، فَعِلٌ جیسے حَذِرٌ (بہت پرہیز کرنے والا) ، فَعُوْلٌ جیسے غَفُوْرٌ (بہت بخشنے والا) ، فِعِّيْلٌ جیسے صِدِّيْقٌ (بہت سچ بولنے الا) ، فُعَّالٌ جیسے قُطَّاعٌ (بہت کاٹنے والا) ، مِفْعَلٌ جیسے مِجْزَمٌ (بہت کاٹنے والا) ، مِفْعَالٌ جیسے مِكْسَالٌ (بہت سستی کرنے والا) ، مِفْعِيْلٌ جیسے مِنْطِيْقٌ (بہت بولنے والا) ، فُعَلَةٌ جیسے ضُحَكَةٌ (بہت ہنسنے والا) ، فَاعُوْلٌ جیسے فَارُوْقٌ (بہت فرق کرنے والا) ، فُعَّلٌ جیسے قُلَّبٌ (بہت پھرنے والا) فُعَلٌ جیسے غُفَلٌ (بہت غفلت کرنے والا) ، فَعِيْلٌ جیسے عَلِيْمٌ (زیادہ جاننے والا) ، فَعْلَانٌ جیسے رَحْمَانٌ (بہت زیادہ مہربان) ، فُعُّوْلٌ جیسے قُدُّوْسٌ (بہت زیادہ پاک)

واضح رہے! کہ مبالغہ کے صیغے مذکر ومؤنث دونوں کے لیے یکساں استعمال ہوتے ہیں، اور کبھی کبھار اس کے آخر میں جو تاء آتی ہے وہ تانیث کے لیے نہیں بلکہ مبالغہ میں زیادتی کے لیے آتی ہے۔ جیسے عَلَّامَةٌ

فائدہ (۴۵) : ﴿اسم مبالغہ اور اسم تفضیل میں فرق﴾

اسم مبالغہ اور اسم تفضیل دونوں میں معنی مصدری کی زیادتی پائی جاتی ہے لیکن اسم مبالغہ میں یہ زیادتی اپنی ذات کے اعتبار سے پائی جاتی ہے نہ کہ کسی دوسرے کی نسبت، جب کہ اسم تفضیل میں یہ زیادتی کسی دوسرے کی بنسبت پائی جاتی ہے۔ مثلاً رَجُلٌ ضَرَّابٌ کا معنی ہے کہ یہ آدمی بذات خود زیادہ مارنے والا ہے، یہ مطلب نہیں کہ زید یا بکر سے زیادہ مارنے والا ہے۔ اور خَالِدٌ اَضْرَبُ مِنْ زَيْدٍ میں اَضْرَبُ اسم تفضیل ہے جو اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ خالد زید کے مقابلے میں زیادہ مارنے والا ہے۔

فائدہ (۴۶) : ﴿توابع کی پہچان﴾

صفت اور عطف بحرف کی پہچان تو پہلے گزر چکی ہے، بدل کی پہچان یہ ہے کہ اس کے اردو ترجمہ میں لفظ ''یعنی'' آتا ہے جیسے جَاءَ نِيْ زَيْدٌ اَخُوْكَ (آیا میرے پاس زید یعنی تیرا بھائی) ، عطف بیان کی نشانی بھی یہی ہے جیسے جَاءَ نِيْ زَيْدٌ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ (آیا میرے پاس زید یعنی ابوعبداللہ) اور تاکید کی نشانی یہ ہے کہ وہ یا تو لفظ کے تکرار کے ساتھ ہوتی ہے جیسے ضَرَبَ ضَرَبَ زَيْدٌ یا نَفْسٌ ، عَيْنٌ وغیرہ مخصوص الفاظ کے ساتھ ہوتی ہے جو صفحہ ۹۱ پر گزر چکے ہیں۔

فائدہ (۴۷) : ﴿مَا موصولہ کا ترجمہ کرنے کا طریقہ﴾

جہاں مَا کے اندر عموم مقصود ہو وہاں مَا کے ترجمہ میں ''وہ چیز'' کا لفظ آئے گا۔ جیسے لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (اللہ ہی کے لیے ثابت ہے وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور وہ چیز جو زمین میں ہے۔) لیکن جہاں مَا اندر خصوص مقصود ہو وہاں سیاق وسباق (اگلی پچھلی کلام) کو دیکھ کو اس کے خاص مصداق کو ترجمہ میں ظاہر کیا جاتا ہے، پھر مصداق کو معلوم کرنے کے چند قرائن بھی ہیں، مثلاً لِمَا کے بعد رُوِیَ یا رَوٰی یا رَوَیْنَا کا لفظ آجائے تو وہاں مَا سے مراد حدیث ہوگی اور اگر تَلَوْنَا کا لفظ آجائے تو وہاں مَا سے مراد آیت ہوگی، اور اگر بَیَّنَّا کا لفظ آجائے تو وہاں مَا سے مراد دلیل ہوگی۔ جیسے وَالْمَفْرُوْضُ فِیْ مَسْحِ الرَّأْسِ مِقْدَارُ النَّاصِیَةِ وَھُوَ رُبْعُ الرَّأْسِ لِمَا رَوٰی الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ...

فائدہ (۴۸) : ﴿لِمَا ، لَمَّا اور لَمَا کا مقام استعمال﴾

لِمَا دلیل اور علت کے مقام میں آتا ہے، لَمَّا عام طور پر شرط کے مقام میں آتا ہے اور لَمَا عام طور پر جزاء کے مقام میں آتا ہے۔

فائدہ (۴۹) : ﴿لامحلّ لھا منَ الْاِعراب اور لھا محلّ من الاعراب کی کی وضاحت﴾

لَھَا مَحَلٌّ مِنَ الْاِعْرَابِ کا مطلب یہ ہے کہ یہ جملہ یا کلمہ اعراب کے محل میں واقع ہے یعنی مقام خبر میں یا مقام صفت میں یا مقام حال وغیرہ میں اور لَا مَحَلَّ لَھَا مِنَ الْاِعْرَابِ کا مطلب یہ ہے کہ یہ جملہ یا کلمہ اعراب کے محل میں واقع نہیں ہے۔ کیوں کہ اعراب کے محل میں تب واقع ہوتا ہے جب ماقبل سے اس کا ترکیبی تعلق ہو یعنی مقام فاعل، مقام خبر، مقام صفت یا مقام حال وغیرہ میں واقع ہو۔

پس اگر کوئی جملہ مقام خبر میں واقع ہو تو وہ محلاً مرفوع ہوگا، مقام حال میں واقع ہو تو محلاً منصوب ہوگا اگر کسی مجرور کی صفت بن رہا ہو تو محلاً مجرور ہوگا اور ایسے جملہ کے بارے میں کہا جاتا ہے ''لھا محل من الاعراب'' اور اگر کوئی جملہ ترکیبی مقام میں واقع نہ ہو تو اس کے بارے میں کہا جاتا ہے ''لامحل لھا من الاعراب''

فائدہ(۵۰) : ﴿ اِذَا شرطیہ اور اِذَا ظرفیہ کا محل ﴾

اِذَا شرطیہ کلام کے شروع میں آتا ہے اور اس کے بعد دو جملے ہوتے ہیں (شرط اور جزاء) اور اِذَا ظرفیہ کلام کے درمیان میں آتا ہے۔

فائدہ(۵۱) : ﴿ عطف کے دو طریقے ﴾

اگر ایک کلام میں متعدد الفاظ معطوف علیہ اور معطوف بن رہے ہوں تو وہاں آپ دو طریقوں سے عطف کر سکتے ہیں۔

۱۔ پہلے لفظ کو صرف معطوف علیہ بنالیں آخری کو صرف معطوف درمیان والے ہر لفظ کو ماقبل کے لیے معطوف اور مابعد کے لیے معطوف علیہ۔

۲۔ پہلے لفظ کو معطوف علیہ بنالیں باقی الفاظ کو ترتیب وار معطوف بنالیں اور معطوف بننے والے الفاظ میں جو پہلے نمبر پر ہو اسے معطوف اول کہیں دوسرے نمبر والے کو معطوف ثانی کہیں، تیسرے نمبر والے کو معطوف ثالث کہیں (علیٰ ھذا القیاس الی آخرہ)

مثلاً : حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ ...... میں عطف کے پہلے طریقے کے مطابق ترکیب یوں ہوگی حرمت فعل ، عَلٰی جارہ ، کُمْ ضمیر مجرور ، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے حُرِّمَتْ فعل کے ساتھ اُمَّھاتُ مضاف ، کُمْ ضمیر مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ ، واؤ عاطفہ ، بَنٰتُکُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ معطوف ، واؤ عاطفہ ، اَخَوَاتُکُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ معطوف ، واؤ عاطفہ ، عَمّٰتُکُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ معطوف ، واؤ عاطفہ ، خٰلٰتُکُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ معطوف ، پھر عَمّٰتُکُمْ معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر معطوف ہوا اَخَوَاتُکُمْ کے لیے ، پھر اَخَوَاتُکُمْ معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر معطوف ہوا بَنٰتُکُمْ کے لیے ، پھر بَنٰتُکُمْ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف ہوا اُمَّھَاتُکُمْ کے لیے ، پھر اُمَّھَاتُکُمْ معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر نائب فاعل ہوا حُرِّمَتْ کے لیے ، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اور دوسرے طریقے کے مطابق ترکیب یوں ہوگی حُرِّمَتْ فعل ، عَلٰی جارہ ، کُمْ ضمیر مجرور

جار مجرور مل کر متعلق ہوئے حُرِّمَتْ فعل کے ساتھ، اُمَّھٰتُ مضاف ، کُمْ ضمیر مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ ، واؤ عاطفہ ، بَنٰتُکُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول، واؤ عاطفہ اَخَوٰتُکُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی ، واؤ عاطفہ ، عَمّٰتُکُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثالث ، واؤ عاطفہ، خٰلٰتُکُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف رابع ، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر نائب فاعل ہوا حُرِّمَتْ کے لیے ، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ (۵۲) : ﴿صیغہ کے ترجمہ میں اسم مفعول آئے﴾

جس صیغہ کے ترجمہ میں اسم مفعول کا صیغہ آئے وہ عام طور پر مجہول کا صیغہ ہوگا جیسے یُسْتَحَبُّ اور یُکْرَہُ وغیرہ اوران دونوں صیغوں کے بعد جو چیز مستحب یا مکروہ ہوگی وہ ان کا نائب فاعل ہوگی اور وہ عام طور پر مضارع کا صیغہ ہوگا جس پر اَنْ مصدریہ داخل ہوگا۔

فائدہ (۵۳) : ﴿اَنْ ، اَنَّ اور اِنْ ،اِنَّ میں فرق﴾

اَنْ اور اَنَّ ہمیشہ وسط کلام میں واقع ہوتے ہیں اور ان کے معنی میں ''یہ کہ، یہ بات، اس بات کا'' جیسے الفاظ آتے ہیں۔ جیسے وَیُسْتَحَبُّ لِلْمُتَوَضِیْ اَنْ یَّنْوِیَ الطَّھَارَۃَ (اور مستحب ہے وضوء کرنے والے کے لیے یہ کہ وہ طہارت کی نیت کرے) اور مصدری معنی بھی کیا جا سکتا ہے جیسے ''اور مستحب ہے وضوء کرنے والے کے لیے طہارت کی نیت کرنا'' جب کہ اِنْ اور اِنَّ کلام کے شروع میں واقع ہوتے ہیں۔

فائدہ (۵۴) : ﴿لَا نافیۃ الفعل﴾

ماقبل میں کسی فعل کی نفی یا اثبات ہو پھر دوبارہ اسی فعل کی نفی کرنا مقصود ہو تو وہاں فعل کو حذف کر کے صرف لَا ذکر کر دیتے ہیں اس لَا کو لَا نافیۃ الفعل کہتے ہیں جیسے وَلَا یَجُوْزُ الطَّھَارَۃُ بِمَاءٍ اُعْتُصِرَ مِنَ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ وَلَا بِمَاءٍ غَلَبَ عَلَیْہِ غَیْرُہٗ اَیْ وَلَا تَجُوْزُ الطَّھَارَۃُ بِمَاءٍ غَلَبَ عَلَیْہِ غَیْرُہٗ پہلے اثبات ہو پھر نفی، جیسے وَیُسَمّٰی اِسْمًا لِسُمُوِّہٖ عَلٰی قِسْمَیْہِ لَا لِکَوْنِہٖ وِسْمًا عَلَی الْمَعْنٰی اَیْ لَا یُسَمّٰی لِکَوْنِہٖ وِسْمًا عَلَی الْمَعْنٰی

فائدہ (۵۵) : ﴿واؤ ، فاء اور ثُمَّ قرآنیہ﴾

عربی عبارت میں بعض اوقات دلیل کے طور پر قرآن کریم کی آیت ذکر کی جاتی ہے اور اس کے شروع میں واؤ ، فاء یا ثُمَّ وغیرہ ہوتا ہے ترکیب کے دوران اسے واؤ قرآنیہ یا فاء قرآنیہ یا ثُمَّ قرآنیہ کہہ دیتے ہیں۔

فائدہ (۵۶) : ﴿جملہ اور شبہ جملہ میں فرق﴾

فعل اپنے فاعل یا نائب فاعل وغیرہ سے مل کر جملہ بنتا ہے اور شبہ فعل (اسمائے صفات وغیرہ) اپنے فاعل یا نائب فاعل وغیرہ سے مل کر شبہ جملہ بنتا ہے۔

فائدہ (۵۷) : ﴿حروف ھجاء، حروف مبانی اور حروف معانی﴾

حروف تہجی کو جب ان کے ناموں سے شمار کیا جائے تو اس وقت ان کو ''حروف ھجاء'' کہیں گے، جیسے اَلْبَاءُ ، اَللَّامُ ، اَلصَّادُ ، اَلضَّادُ وغیرہ اور جب وہ کسی کلمہ کا جزو ہوں تو اس وقت ان کو ''حروف مبانی'' کہیں گے، جیسے ضَرَبَ میں ض، ر، ب اور جب ان کا کوئی معنیٰ کر رہے ہوں تو اس وقت ان کو ''حروف معانی'' کہیں گے جیسے كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (لکھا میں نے قلم کے ساتھ) وَاللّٰهِ لَا فْعَلَنَّ كَذَا (اللہ کی قسم میں ضرور ایسا کروں گا) ان مثالوں میں باء اور واؤ کا معنیٰ کر رہے ہیں۔

فائدہ (۵۸) : ﴿ترکیب کے تین طریقے﴾

ترکیب کے تین طریقے ہیں۔ مختصر ، متوسط اور مطول (زنجیری)

مختصر طریقے میں صرف ترکیبی احتمال ذکر کیا جاتا ہے، متوسط طریقے میں قسم اور اعراب بھی ذکر کیا جاتا ہے اور مطول میں کلمہ کے تمام متعلقات کو ذکر کیا جاتا ہے۔ مثلاً زَیْدٌ قَائِمٌ کی ترکیب ہر طریقے کے مطابق یوں کریں گے۔

پہلا طریقہ : زَيْدٌ مبتداء ، قَائِمٌ خبر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسرا طریقہ : زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ مبتداء ، قَـائِمٌ مفرد منصرف صحیح مرفوع بالضمہ لفظاً شبہ فعل صیغہ اسم فاعل تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود یعمل عمل فعلہ ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار مرفوع محلاً اس کا فاعل ، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مسند خبر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تیسرا طریقہ : زَیْدٌ لفظ، مستعمل، مفرد، اسم، علامت اسم تنوین، معرب، اسم متمکن، معرفہ، علم، واحد، مذکر، مفرد منصرف صحیح، مرفوع بالضمہ لفظاً، بعامل معنوی ابتداء، مسند الیہ مبتداء ... قَـائِمٌ لفظ مستعمل، مفرد، اسم، علامت اسم تنوین ، معرب، اسم متمکن، نکرہ، واحد، مذکر، مفرد منصرف صحیح، مرفوع بالضمہ لفظاً، بعامل معنوی ابتداء، عامل لفظی قیاسی، اسم فاعل، تکیہ گرفتہ بر مبتداء خود، یعمل عمل فعلہ ، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار، راجع بسوئے مبتداء، مرفوع محلاً، اس کا فاعل .... شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مسند خبر ... مبتداء خبر مل کر مرکب، مرکب مفید، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ (۵۹) : ﴿اعراب کی اقسام﴾

اعراب کی چھ قسمیں ہیں۔ ۱۔ اعراب لفظی ۲۔ اعراب تقدیری ۳۔ اعراب محلی
۴۔ اعراب حکائی ۵۔ اعراب علی سبیل التوہم ۶۔ اعراب بالجوار

اعراب لفظی وہ ہوتا ہے جو لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے خَـلَقَ اللّٰهُ میں لفظ اَلـلّٰه پر رفع لفظوں میں موجود ہے۔

اعراب تقدیری وہ ہوتا ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو۔ جیسے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی یہاں مُوْسٰی مرفوع ہے مگر اس کا رفع مقدر ہے لفظوں میں موجود نہیں ہے۔

اعراب محلی مبنیات میں ہوتا ہے اور محلی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس جگہ اگر کوئی معرب لفظ موجود ہوتا تو اس کے اوپر اعراب لفظی یا تقدیری آجاتا۔ جیسے اَنْزَلْنَا میں نا ضمیر منصوب محلاً ہے۔

اعراب حکائی کہتے ہیں کہ کسی لفظ کا پہلی ترکیب میں جو اعراب ہو اسی اعراب کو دوسری ترکیب کی طرف منتقل کر دینا۔ جیسے رَأَیْتُ زَیْدًا فَزَیْدًا مُعْرَبٌ یہاں دوسرا زَیْدًا منصوب بالفتحہ لفظاً ہے

اعراب حکائی کی وجہ سے اور مرفوع محلاً ہے عامل معنوی ابتداء کی وجہ سے۔

اعراب علی سبیل التوہم کا مطلب ہے کہ کسی معدوم چیز کو موجود قرار دے کر اس کے مطابق اعراب پڑھنا، جس کے لیے دلیل کثرت استعمال ہوتی ہے۔ جیسے مَا زَیۡدٌ قَائِمٍ اس مثال میں قَائِمٍ پر اگر چہ باء جارہ داخل نہیں لیکن اس کو موجود فرض کر کے قَائِمٍ پر جر پڑھا جائے جس کے لیے دلیل یہ ہے کہ مَا مشبہ بلیس کی خبر پر باء کا داخل ہونا کثیر ہے۔

اور اعراب بالجوار کا مطلب یہ ہے کہ کسی کلمہ کو وہی اعراب دے دینا جو اس کے پڑوس اور پہلو میں واقع کسی کلمہ کا ہو۔ جیسے قرآن کریم میں ہے عَذَابُ یَوۡمٍ اَلِیۡمٍ یہاں اَلِیۡمٍ عَذَابُ کی صفت ہے لہٰذا اسے مرفوع ہونا چاہیے تھا لیکن یَوۡمٍ کے پڑوس کی وجہ سے یہ بھی مجرور ہے۔ اسی طرح وَحُوۡرٌ عِیۡنٌ ایک قرأت کے مطابق مجرور آیا ہے حالاں کہ اس کا عطف وِلۡدَانٌ مُخَلَّدُوۡنَ پر ہے لیکن اَکۡوَابٍ اور اس کے معطوفات کے پڑوس کی وجہ سے اسے بھی مجرور پڑھا گیا۔

ان چھ اقسام میں سے پہلی تین کثیر، آخری دو قلیل، اور چوتھی بین بین ہے۔

فائدہ (۶۰) : ﴿اسم حقیقی، اسم حکمی اور اسم تاویلی﴾

اسم حکمی اس فعل یا جملہ کو کہتے ہیں جس پر حروف مصدریہ میں سے کوئی حرف داخل ہو۔ جیسے وَاعۡلَمُوۡا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ، اَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَيۡرٌ لَّكُمۡ ، اِجۡلِسۡ مَا دَامَ الۡاَمِيۡرُ جَالِسًا

اسم تاویلی اس حرف، فعل یا جملہ کو کہتے ہیں جس سے لفظ مراد ہو، معنی مراد نہ ہو۔ اس کو ھذا اللفظ یا ھذا الترکیب کی تاویل میں کر کے اسم تاویلی قرار دیا جاتا ہے۔

ان دونوں کے ماسوا سب اسم حقیقی ہیں۔ جس کی چند اقسام ہیں۔ مثلاً اسم جامد، اسم مصدر، اسم فاعل اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، اسم آلہ، اسم ظرف، اسم آلہ، اسم مبالغہ، اسم منسوب وغیرہ

فائدہ (۶۱) : ﴿تثنیہ حقیقی، معنوی اور صوری﴾

تثنیہ حقیقی وہ ہے جس کے مادے سے واحد موجود ہو۔ جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَانِ..... تثنیہ معنوی وہ ہے جس کے مادے سے واحد موجود نہ ہو لیکن وہ معنیً تثنیہ حقیقی کے مشابہ ہو۔ جیسے کِلَا وَ کِلۡتَا..... اور تثنیہ صوری وہ ہے جس کے مادے سے واحد موجود نہ ہو لیکن وہ صورۃً تثنیہ حقیقی کے مشابہ ہو۔ جیسے اِثۡنَانِ وَ اِثۡنَتَانِ

فائدہ (۶۲) : ﴿جمع مذکر سالم حقیقی، معنوی اور صوری﴾

جمع مذکر سالم حقیقی وہ ہے جس کے مادے سے واحد موجود ہو۔ جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ معنوی وہ ہے جس کے مادے سے واحد موجود نہ ہو لیکن معنیً جمع حقیقی کے مشابہ ہو، جیسے اُولُوْ اور صوری وہ ہے جس کے مادے سے واحد موجود نہ ہو لیکن وہ صورۃً جمع حقیقی کے مشابہ ہو۔ جیسے عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ

فائدہ (۶۳) : ﴿مصدر، اسم مصدر اور مصدر میمی﴾

مصدر اس اسم کو کہتے ہیں جو حدث پر دلالت کرے اور اپنے فعل کے تمام حروف پر مشتمل ہو۔ چاہے وہ حروف لفظاً ہوں، جیسے ضَرَبَ ضَرْبًا ، عَلِمَ عِلْمًا یا تقدیراً ہوں۔ جیسے وَعَدَ عِدَةً ، یہاں واؤ حذف ہو کر اس کے عوض تاء آئی ہے۔

اسم مصدر اس اسم کو کہتے ہیں جو حدث پر دلالت کرے لیکن اپنے فعل کے تمام حروف پر مشتمل نہ ہو۔ جیسے تَوَضَّأَ وُضُوْءً ، تَكَلَّمَ كَلَامًا ، اَيْسَرَ يُسْرًا ان مثالوں میں وُضُوْء ، كَلَام اور يُسْر اسماء مصادر ہیں مصادر نہیں ہیں۔ کیوں کہ اپنے فعل کے تمام حروف پر مشتمل نہیں ہیں، مثلاً وُضُوء میں تاء اور ضاد کم ہے، كَلَام میں تاء اور لام کم ہے اور يُسْر میں ہمزۂ افعال کم ہے۔

اور مصدر میمی اس مصدر کو کہتے ہیں جس کے شروع میں میم زائدہ ہو۔ یہ ثلاثی مجرد سے کبھی مَفْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے (جب وہ مثال، صحیح اللام، محذوف الفاء فی المضارع ہو)، جیسے مَوْرِدٌ ، مَوْعِدٌ ... اور کبھی مَفْعَلٌ کے وزن پر آتی ہے (جب وہ مثال، صحیح اللام، محذوف الفاء نہ ہو) جیسے مَقْتَلٌ ، مَضْرَبٌ ، مَعْلَم وغیرہ اور ثلاثی مجرد کے علاوہ دیگر ابواب سے اسم مفعول کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے مُعْتَقَدٌ ، مُكْرَمٌ ، مُنْطَلَقٌ وغیرہ ...کبھی کبھی مصدر میمی کے آخر میں تاء زیادہ کی جاتی ہے۔ جیسے مَضَرَّةٌ ، مَسَرَّةٌ

فائدہ (۶۴) : ﴿حال کی اقسام﴾

حال کی چند قسمیں ہیں۔

۱۔ حال مؤکدہ : جو اپنے ذوالحال سے اکثر جدا نہ ہو۔ جیسے زَيْدٌ اَبُوْكَ عَطُوْفًا

۲۔ حال منتقلہ : جو اپنے ذوالحال سے اکثر جدا رہے۔ جیسے جَاءَ نِيْ زَيْدٌ رَاكِبًا

۳۔ حال مترادفہ : یعنی ایک ذوالحال سے دو حال ہوں۔تو ہر ایک دوسرے کا مترادف کہلائے گا۔

جیسے جَاءَ نِی زَیْدٌ رَاکِبًا ضَاحِکًا

۴۔ حال متداخلہ : جو ماقبل حال کی ضمیر سے واقع ہو۔جیسے فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ

۵۔ حال مُحَقَّقَہ : جو ذوالحال کے لیے فی الحال ثابت ہو۔جیسے جَاءَ نِی زَیْدٌ رَاکِبًا

۶۔ حال مقدّرہ : جو ذوالحال کے لیے آیندہ زمانے میں ثابت ہو۔فی الحال صرف اس کا تصور کیا جائے۔جیسے فَادْخُلُوهَا خَالِدِيْنَ

فائدہ(۶۵) : ﴿علَمین متناسلین کی وضاحت﴾

علمین متناسلین سے مراد ایسے دو علم ہیں جن کا آپس میں تناسل کا رشتہ ہے یعنی ایک باپ ہو دوسرا بیٹا یا بیٹی یا ایک ماں ہو دوسرا بیٹا یا بیٹی۔

فائدہ(۶۶) : ﴿نون وقایہ﴾

جب کوئی فعل یا حرف یاءِ متکلم کے ساتھ متصل ہو جائے تو درمیان میں نون وقایہ لاتے ہیں جس کے لیے چند قواعد ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ جب فعل یا اسم فعل یاءِ متکلم کے ساتھ متصل ہو جائے تو درمیان میں نون وقایہ لانا واجب ہے۔

جیسے نَصَحَنِیْ ، يُكْرِمُنِیْ ، اُنْصُرْنِیْ ، رُوَيْدَنِیْ

۲۔ جب دو حرف یعنی مِنْ اور عَنْ یاءِ متکلم کے ساتھ متصل ہو جائیں تب بھی نون وقایہ لانا ضروری ہے۔جیسے عَنِّیْ ، مِنِّیْ

۳۔ جب لَدُنْ یا حروف مشبہ بالفعل میں سے کوئی حرف یاءِ متکلم کے ساتھ متصل ہو جائے تو نون وقایہ لانا جائز ہے اور لَيْتَ میں یہ کثیر ہے اور لَعَلَّ میں قلیل ہے۔جیسے مِنْ لَّدُنِّیْ عِلْمًا ، يٰلَيْتَنِیْ كُنْتُ تُرَابًا ، اِنَّنِیْ عَظِيْمُ الْاَمَلِ

اس کو نون وقایہ اس لیے کہتے ہیں کہ وقایہ کا معنی ہے ''بچانا'' اور یہاں بھی یاءِ متکلم اپنے ماقبل پر کسرہ چاہتی ہے لیکن فعل پر کسرہ آتا نہیں، اسی طرح حروف تو مبنی ہیں اور مبنی اپنی جگہ سے ٹلتا نہیں، چنانچہ نون وقایہ درمیان میں آکر دونوں کا راضی کر دیتا ہے بایں طور کہ اپنے اوپر کسرہ برداشت کر کے یاء کا تقاضہ

بھی پورا کر دیتا ہے اور ماقبل کو کسرہ سے بھی بچا دیتا ہے۔

فائدہ (۶۷) : ﴿افعال عامہ وخاصہ کی وضاحت﴾

افعال عامہ وہ ہیں جن سے کوئی بھی فعل خالی نہ ہو اور افعال خاصہ وہ ہیں جن سے کوئی فعل خالی ہو۔ افعال عامہ آٹھ ہیں (چار مشہور اور چار غیر مشہور) ان کے علاوہ سب افعال خاصہ ہیں۔ کیوں کہ ان آٹھ کے علاوہ جتنے بھی افعال ہیں وہ ضرور کسی نہ کسی فعل سے خالی ہیں۔ مثلاً سَمِعَ ، فَتَحَ یہ دونوں اَکَلَ اور شُرُب وغیرہ افعال سے خالی ہیں۔ لیکن افعال عامہ سے کوئی بھی فعل خالی نہیں ہوتا مثلاً، کتابت (لکھنا) ایک فعل ہے اس میں کون و ثبوت ، وجود و حصول چاروں موجود ہیں۔ جیسے:

لکھنا ہے۔ یہ کون ہے لکھنا ثابت ہے۔ یہ ثبوت ہے۔

لکھنا حاصل ہے۔ یہ حصول ہے۔ لکھنا موجود ہے۔ یہ وجود ہے۔

فائدہ (۶۸) : ﴿حواشی کے آخر میں ۱۲ کے عدد کی وضاحت﴾

عام طور پر حواشی کے آخر میں ۱۲ کا عدد لکھا ہوتا ہے۔ یہ بات ختم ہونے کی علامت ہے کیوں کہ یہ بارہ (۱۲) کا عدد ''حد'' کے لفظ سے نکلا ہے اور ابجد کے حساب سے ح سے آٹھ کا عدد اور دال سے چار کا عدد نکلتا ہے اور حد کے معنی ہیں انتہاء پس اس سے جو عدد نکلے گا وہ بھی انتہاء والے معنی پر دلالت کرے گا۔

فائدہ (۶۹) : ﴿چند علامتوں کی وضاحت﴾

۱۔ (الخ) یہ ''اِلٰی آخِرِہٖ'' کا مخفف ہے۔

۲۔ (ح) یہ ''حِیْنَئِذٍ'' کا مخفف ہے۔ نیز حدیث کی کتابوں میں ''تحویل سند'' کا مخفف بھی ہے۔

۳۔ (کک) یہ لفظ ''کَذٰلِکَ'' کا مخفف ہے۔

۴۔ (‾) یہ ''استیناف'' کی نشانی ہے یعنی نئی بات شروع ہونے کی۔

۵۔ (ع ، عف ، عط) یہ ''عطف'' کی علامتیں ہیں۔

۶۔ (م ، ؐ) یہ دونوں ''مفعول بہ غیر صریح یا متعلّق'' کی علامت ہیں۔ جار مجرور کو مفعول بہ غیر صریح کہتے ہیں۔ پس اگر جار مجرور پر یہ نشانی ہو تو متعلّق ہوں

گے۔اور ماقبل فعل یا شبہ فعل پر یہ نشانی ہوتو وہ متعلق ہوں گے۔

۷۔ (نا) اس سے مراد ''حَدَّثَنَا'' ہے۔

۸۔ (انا) اس سے مراد ''اَخْبَرَنَا'' ہے۔ (یہ دونوں زیادہ تر حدیث کی سندوں میں استعمال ہوتے ہیں۔)

۹۔ (فا) اسم فاعل ۱۰۔ (مفع) اسم مفعول ۱۱۔ (ج) جمع

۱۲۔ (جج) جمع الجمع ۱۳۔ (مص) مصدر

۱۴۔ (ض) باب ضرب یضرب ۱۵۔ (ن) باب نصر ینصر

۱۶۔ (س) باب سمع یسمع ۱۷۔ (ف) باب فتح یفتح

۱۸۔ (ک) باب کرم یکرم ۱۹۔ (ح) باب حسب یحسب

علامت نمبر ۹ تا آخر تمام علامات لغت کی کتابوں میں مستعمل ہوتی ہیں۔

فائدہ (۷۰): ﴿مطالعہ کرنے کا طریقہ﴾

دوران مطالعہ چار باتوں کا حل کرنا ضروری ہے۔

۱۔ اسم، فعل اور حرف کو پہچان کر الگ الگ کرنا۔

۲۔ معرب و مبنی کو پہچاننے میں غور کرنا۔

۳۔ عامل و معمول کی پہچان

۴۔ کلمات کا ایک دوسرے کے ساتھ ترکیبی تعلق معلوم کرنا۔

اول کی پہچان کے لیے دیکھیے صفحہ ۴۳، ثانی کی پہچان کے لیے دیکھیے صفحہ ۴۶، ثالث کی پہچان کے لیے دیکھیے صفحہ ۷۷، ۵۰۰ اور رابع کی پہچان کے لیے ترجمہ سے مدد لیں۔

فائدہ (۷۱): ﴿فعل لازمی اور متعدی کی پہچان﴾

فعل لازمی اور متعدی کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ جس فعل کے بارے معلوم نہ ہو کہ لازمی ہے یا متعدی اس کی ماضی لے کر ترجمہ کریں پھر فاعل کے بارے میں سوال کریں اگر سوال میں ''کون'' کا لفظ

آئے تو وہ فعل ''لازمی'' ہوگا، اور اگر ''کس نے'' کا لفظ آئے تو وہ فعل ''متعدی'' ہوگا مثلا تـذهـب ون کی ماضی ہے ذھب ہے اور اس کا ترجمہ ہے ''وہ گیا'' اب فاعل کے بارے میں سوال کریں تو سوال ہوگا ''کون گیا؟'' چوں کہ سوال میں ''کون'' کا لفظ آیا ہے لھذا تذهبون لازمی ہوگا۔

اور تضربون کی ماضی ہے ضرب اور اس کا ترجمہ ہے ''اس نے مارا'' اب فاعل کے بارے میں سوال کریں تو سوال ہوگا ''کس نے مارا؟'' چوں کہ سوال میں ''کس نے'' کا لفظ آیا ہے لہذا تضربون متعدی ہوگا۔ اس کے علاوہ فعل لازمی کی پہچان کے لیے چند نشانیاں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ایسا فعل جو ذاتی خوبیوں اور طبائع پر دلالت کرتا ہو۔ جیسے جبن ، حسن ، قبح ، شجع وغیرہ

۲۔ جو ھیئت پر دلالت کرے۔ جیسے طال ، قصر وغیرہ

۳۔ جو طہارت پر دلالت کرے۔ جیسے طهر ، نظف وغیرہ

۴۔ جو میل کچیل پر دلالت کرے۔ جیسے وسخ ، دنس ، قذر ، نجس وغیرہ

۵۔ جو عرض غیر لازم غیر متحرک پر دلالت کرے۔ جیسے مرض ، کسل ، نشط ، فرح ، حزن ، شبع ، عطش ، جاع وغیرہ

۶۔ جو رنگ پر دلالت کرے۔ جیسے اخضر ، احمر ، اصفر ، ادم وغیرہ

۷۔ جو عیب پر دلالت کرے۔ جیسے عمش ، عمی ، عرج ، عور وغیرہ

۸۔ جو زینت وغیرہ پر دلالت کرے۔ جیسے نجل ، دعج ، کحل وغیرہ

۹۔ جو فعُل کے وزن پر ہو۔ جیسے حسن ، شرف ، جمل ، کرم وغیرہ

۱۰۔ جو انفعل کے وزن پر ہو۔ جیسے انکسر ، انطلق ، انحطم وغیرہ

۱۱۔ افعل کے وزن پر وہ جیسے اغبر ، اصفر وغیرہ

۱۲۔ افعال کے وزن پر ہو جیسے۔ ادھام ، ازوار

۱۳۔ افعلل کے وزن پر ہو۔ جیسے اقشعر ، اطمأن وغیرہ

۱۴۔ افعنلل کے وزن پر ہو۔ جیسے احرنجم ، اقعنسس وغیرہ

فائدہ(۷۲) : ﴿اعراب بیان کرنے کا طریقہ﴾

جیسا کہ صفحہ ۶۳ پر گزر چکا ہے کہ مطلقا اعراب چار چیزیں ہیں۔ رفع، نصب، جر اور جزم ان میں سے ہر ایک کو مختلف علامتوں سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ اب کسی کلمہ کا اعراب بیان کے لیے مندرجہ ذیل باتوں کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

۱۔ اگر کسی کلمہ پر رفع آئے تو اسے مرفوع کہتے ہیں، نصب آئے تو منصوب کہتے ہیں، جر آئے تو مجرور کہتے ہیں، جزم آئے تو مجزوم کہتے ہیں۔ (مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کا نقشہ صفحہ ۵۰۴ پر دیکھ لیں)

۲۔ پھر اگر رفع ضمہ کے ساتھ ہو تو مرفوع بالضمہ، واؤ کے ساتھ ہو تو مرفوع بالواؤ، الف کے ساتھ ہو تو مرفوع بالالف اور اثبات نون اعرابی کے ساتھ ہو تو مرفوع باثبات نون اعرابی کہیں گے۔ پھر اگر وہ ضمہ، واؤ اور الف لفظوں میں موجود ہو تو مرفوع بالضمہ لفظا، مرفوع بالواؤ لفظا اور مرفوع بالالف لفظا کہیں گے اور اگر لفظوں میں موجود نہ ہو بلکہ تقدیری ہو تو مرفوع بالضمہ تقدیرا، مرفوع بالواؤ تقدیرا یا مرفوع بالالف تقدیرا کہیں گے۔ منصوب، مجرور اور مجزوم کو بھی اسی پر قیاس کر لیں۔

۳۔ مرفوع بالضمہ لفظا یا تقدیرا اور منصوب بالفتحہ لفظا یا تقدیرا کہہ کر جب ہم کسی کلمہ کا اعراب بیان کرتے ہیں تو اس اعراب کے دو حصے ہوتے ہیں، ایک مرفوع، منصوب یا مجرور اور دوسرا بالضمہ لفظا، بالفتحہ لفظا یا بالکسرہ لفظا وغیرہ ..... مرفوع، منصوب یا مجرور ہونے کا پتہ ترکیب سے چلے گا آپ دیکھیں کہ یہ ترکیب میں کیا بن رہا ہے مثلا مبتداء، خبر، فاعل یا نائب فاعل وغیرہ بن رہا ہو تو مرفوع ہوگا، مفاعیل خمسہ، حال یا تمییز وغیرہ بن رہا ہو تو منصوب ہوگا اور مضاف الیہ بن رہا تو مجرور ہوگا اور بالضمہ لفظا، بالفتحہ لفظا، بالکسرہ لفظا ہونے کا پتہ اسم متمکن کی سولہ اقسام سے چلے گا آپ دیکھیں کہ یہ سولہ اقسام میں کیا بن رہا ہے اور اس قسم کا اعراب کیا ہے؟ مثلا **زید عالم** میں زید مبتداء ہے لہذا یہ مرفوع ہوگا اور سولہ اقسام میں منفرد صحیح ہے اور مفرد منصرف صحیح کا رفع ضمہ لفظی کے ساتھ ہوتا ہے لھذا یہ مرفوع بالضمہ لفظا ہوگا۔ اسی طرح **انکحوا مسلمات** میں مسلمات مفعول بہ بن رہا ہے لھذا یہ منصوب ہوگا اور سولہ اقسام میں جمع مؤنث سالم ہے اور جمع مؤنث سالم کا نصب کسرہ لفظی کے ساتھ ہوتا ہے لھذا یہ منصوب بالکسرہ لفظا ہوگا۔

اسی طرح مررت بابیک میں میں ابی پر حرف جر داخل ہے لھذا یہ مجرور ہوگا اور سولہ اقسام میں یہ اسم از اسماء ستہ مکبرہ ہے اور اسماء ستہ مکبر کا جر یاء کے ساتھ ہوتا ہے لھذا یہ مجرور بالیاء لفظا ہوگا۔

اسی طرح جاء غلامی میں غلام فاعل بن رہا ہے لھذا مرفوع ہوگا اور سولہ اقسام میں غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم ہے اور اس کا رفعہ ضمہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے لھذا یہ مرفوع بالضمہ تقدیرا ہوگا۔

یادرکھیں! فعل مضارع پر اگر نواصب میں سے کوئی داخل ہوتو منصوب ہوگا۔ جیسے لن یضرب، جوازم میں سے کوئی داخل ہوتو مجزوم ہوگا۔ جیسے لم یضرب اور اگر نواصب و جوازم سے خالی ہوتو مرفوع ہوگا۔ جیسے هو یضرب

نوٹ: مبنی کا اعراب ہمیشہ محلی ہوگا لھذا اگر وہ مرفوع ہوتو آپ مرفوع محلا کہہ دیں، منصوب ہوتو منصوب محلا کہہ دیں اور اگر مجرور ہوتو مجرور محلا کہہ دیں جیسے ضربه میں ہ ضمیر منصوب محلا ہے، اور ضربت میں ت ضمیر مرفوع محلا ہے اور بک میں ک ضمیر مجرور محلا ہے۔

جس دل میں محمد کی محبت نہیں ہوتی
اس پر کبھی رب کی رحمت نہیں ہوتی
میرا ہے یہ عقیدہ کہ ذکر خدا میں
یہ نام نہ ہو شامل تو عبادت نہیں ہوتی

حصہ پنجم

ضوابط متفرقہ

ضوابط متفرقہ

﴿ضوابط برائے مضاف الیہ﴾

ضابطہ(۱) : کبھی صفت کی اضافت اپنے موصوف کی طرف ہوتی ہے۔ جیسے بِكَرِيْمِ خِطَابِهٖ اَیْ اَلْخِطَابِ الْكَرِيْمِ ، اور کبھی موصوف کی اضافت صفت کی طرف ہوتی ہے۔ جیسے بِرُوْحِ الْقُدُسِ (ایسی روح جو پاکیزہ ہے۔)

ضابطہ(۲) : مضاف الیہ کو حذف کر کے اس کے عوض کبھی مضاف پر الف لام لاتے ہیں۔ جیسے وَمِنْ خَوَاصِهٖ دُخُوْلُ اللَّامِ اَیْ لَامِ التَّعْرِيْفِ .... کبھی مضاف کے آخر میں تنوین لاتے ہیں۔ جیسے يَوْمَئِذٍ کہ یہ اصل میں تھا يَوْمَ اِذْ كَانَ كَذَا پھر كَانَ كَذَا مضاف الیہ کو حذف کر کے اِذْ کے آخر میں تنوین لے آئے۔ ....اور کبھی مضاف کو مبنی برضمہ کر دیتے ہیں۔ جیسے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ اَیْ مِنْ قَبْلِ كُلِّ شَیْءٍ وَمِنْ بَعْدِ كُلِّ شَیْءٍ ، پھر كُلِّ شَیْءٍ مضاف الیہ کو حذف کر کے قَبْلُ اور بَعْدُ کو مبنی برضمہ کر دیا۔

ضابطہ(۳) : مضاف الیہ اور اس کے کسی معمول کو مضاف پر مقدم کرنا جائز نہیں۔

ضابطہ(۴) : مضاف سے تاء کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے وَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ اَیْ اِقَامَةَ الصَّلٰوةِ

ضابطہ (۵) : کبھی کبھی مضاف محذوف ہوتا ہے۔ جیسے وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ای وَحُسْنُ الْعَاقِبَةِ ...

ضابطہ (٦) : مضاف مضاف الیہ مل کر ہمیشہ جملہ کا جزو بنتے ہیں۔ مثلاً

- کبھی مبتداء۔ جیسے حَجُّ الْبَيْتِ فَرْضٌ ، صَوْمُ رَمَضَانَ فَرْضٌ ، عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ
- کبھی خبر۔ جیسے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، اَلْكَعْبَةُ بَيْتُ اللّٰهِ ، اَلْقُرْآنُ كِتَابُ اللّٰهِ
- کبھی مبتداء اور خبر دونوں۔ جیسے اَدَاءُ الزَّكٰوةِ بَرَكَةُ الْمَالِ ، صَلٰوةُ اللَّيْلِ بَهَاءُ النَّهَارِ
- کبھی فاعل۔ جیسے قَامَ عَبْدُاللّٰهِ ، وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ
- کبھی مفعول بہ۔ جیسے اَكْرِمْ غُلَامَ بَكْرٍ ، اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ
- کبھی مفعول مطلق۔ جیسے وَمَكَرُوْا مَكْرَهُمْ
- کبھی مفعول لہ۔ جیسے وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ
- کبھی حال۔ جیسے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

ضابطہ (۷) : وہ نام یا عنوان جو مضاف مضاف الیہ سے مل کر بنے پھر وہ نام یا عنوان اپنے ماقبل کے لیے مضاف الیہ واقع ہو جائے تو ماقبل لفظ اور نام یا عنوان کے درمیان تو مضاف مضاف الیہ والا ترجمہ کرتے ہیں لیکن اس نام یا عنوان کے اندر مضاف مضاف الیہ والا ترجمہ نہیں کرتے۔ یعنی کا، کے، کی وغیرہ کے الفاظ نہیں لاتے۔ جیسے كِتَابُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَلَمُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، بَابُ خِيَارِ الشَّرْطِ بَابُ خِيَارِ الْعَيْبِ وغیرہ۔ اب یہاں اس طرح ترجمہ کریں گے عبداللہ کی کتاب ، عبدالرحمٰن کا قلم خیار شرط کا باب ، خیار عیب کا باب، یوں ترجمہ نہیں کریں گے اللہ کے بندے کی کتاب ، رحمٰن کے بندے کا قلم ، شرط کے خیار کا باب ، عیب کے خیار کا باب، کیوں کہ جب کوئی لفظ نام یا عنوان بن جائے تو اس کے لفظی اور لغوی معنیٰ نہیں کرتے۔

ضابطہ (۸) : جب کوئی اسم یاء متکلم کی طرف مضاف ہو تو اس کے آخر کو یاء کی مناسبت سے کسرہ دیا جائے گا اور یاء میں سکون اور فتحہ دونوں جائز ہیں۔ جیسے قُمْتُ بِنَصِيْبِيْ مِنَ الْعَمَلِ یا

بِنَصِيْبِيَ مِنَ الْعَمَلِ لیکن اگر اسم مقصور، اسم منقوص، تثنیہ یا جمع مذکر سالم یاء متکلم کی طرف مضاف ہوں تو مضاف کو سکون اور یاء کو فتحہ دینا واجب ہے۔ جیسے اِنَّ عَصَایَ لَجَمِيْلَةٌ ، كَانَتْ لَيَالِيَ فِي السَّفَرِ مُقْمِرَةً ، اَنْتُمَا صَاحِبَایَ الْوَفِيَّانِ ، هٰؤُلَاءِ مُنْقِذِيَّ مِنَ الضَّيْقِ

ضابطہ (۹) : جو اسم معرف باللام ہو وہ مضاف نہیں ہوتا البتہ تین صورتوں میں مضاف ہوسکتا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اضافت لفظیہ ہو اور مضاف الیہ سے ضمیر کو حذف کر کے مضاف کے اندر مستتر کر دیا جائے۔ جیسے اَلْحَسَنُ الْوَجْهِ یہ اصل میں اَلْحَسَنُ وَجْهُهٗ تھا، پھر وَجْهُهٗ کی ہٗ ضمیر کو حذف کر کے اَلْحَسَنُ میں مستتر کر دیا اور اس کے عوض وَجْهُ پر الف لام داخل کر دیا تو اَلْوَجْهُ ہو گیا پھر اس کی طرف اَلْحَسَنُ کو مضاف کر دیا تو اَلْحَسَنُ الْوَجْهِ ہو گیا۔

(۲) اضافت لفظیہ ہو اور مضاف تثنیہ یا جمع مذکر سالم ہو۔ جیسے اَلْحَافِظَا دُرُوْسِهِمَا مُكَافَانِ ، اَلْمُتْقِنُوْا اَعْمَالِهِمْ رَابِحُوْنَ

(۳) اضافت لفظیہ ہو اور مضاف الیہ خود معرف باللام ہو یا معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔ جیسے اَلْمُنْصِفُ النَّاسِ مَحْبُوْبٌ ، اَلْمُحِبُّ فِعْلِ الْخَيْرِ سَعِيْدٌ

نوٹ : کچھ ضوابط صفحہ ۱۱۹ پر گزر چکے ہیں۔

ضوابط برائے موصوف صفت

ضابطہ (۱) : ہر صیغہ صفت کا موصوف کو چاہتا ہے خواہ موصوف مذکور ہو یا محذوف۔

مذکور کی مثال، جیسے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

محذوف کی مثال، جیسے اَلْقِصَاصُ وَاجِبٌ لِقَتْلِ مَحْفُوْظِ الدَّمِ اَیِ الرَّجُلِ مَحْفُوْظِ الدَّمِ

ضابطہ (۲): کبھی کبھی موصوف کو حذف کیا جاتا ہے۔ جیسے اَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ اَیْ دُرُوْعًا سَابِغَاتٍ

، کبھی کبھی صفت کو حذف کیا جاتا ہے۔ جیسے وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَّأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا
اَىْ سَفِيْنَةٍ صَحِيْحَةٍ ، اور کبھی دونوں کو۔ جیسے لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى اَىْ حَيٰوةً نَافِعَةً

ضابطہ (۳) : چار چیزیں عام طور پر صفت بنتی ہیں۔

﴿۱﴾ **مشتق :** یعنی وہ اسم جو ذات مع الوصف پر دلالت کرے۔ جیسے ضَارِبٌ ، مَضْرُوْبٌ
حَسَنٌ ، اَفْضَلُ مثلاً زَيْدٌ ضَارِبٌ

﴿۲﴾ **اسم جامد :** جو معنی میں اسم مشتق کے مشابہ ہو، اس کی پھر چند صورتیں ہیں۔

☆ اسم اشارہ : جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ هٰذَا اَىْ بِزَيْدِ الْمُشَارِ اِلَيْهِ
☆ ذُوْ بمعنی صَاحِب : جیسے وَفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ اَىْ صَاحِبُ الْاَوْتَادِ
☆ ذَات بمعنی صَاحِبَة : فَاَنْبَتْنَا بِهٖ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ اَىْ صَاحِبَةَ بَهْجَةٍ
☆ اسم موصول : جیسے جَاءَ الرَّجُلُ الَّذِىْ اجْتَهَدَ اَىِ الْمُجْتَهِدُ
☆ اسم عدد : جیسے جَاءَ رِجَالٌ اَرْبَعَةٌ اَىْ مَعْدُوْدُوْنَ بِهٰذَا الْعَدَدِ
☆ اسم منسوب : جیسے رَأَيْتُ رَجُلًا بَغْدَادِيًّا اَىْ مَنْسُوْبًا اِلٰى بَغْدَادَ
☆ تشبیہ پر دلالت کرتی ہو : جیسے رَأَيْتُ رَجُلًا اَسَدًا اَىْ شُجَاعًا
☆ "ما" نکرہ جس سے ابہام مراد ہو : جیسے اَكْرِمْ رَجُلًا مَّا اَىْ رَجُلًا مُطْلَقًا
☆ كُلٌّ اور اَىٌّ : جیسے اَنْتَ الرَّجُلُ كُلُّ الرَّجُلِ اَىِ الْكَامِلُ فِى الرَّجُوْلِيَّةِ ،
جَاءَ رَجُلٌ اَىُّ رَجُلٍ اَىْ كَامِلٌ فِى الرَّجُوْلِيَّةِ البتہ لفظ كُلٌّ کے صفت بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ موصوف معرفہ ہو ، اور لفظ اَىٌّ کے صفت بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ موصوف نکرہ ہو، نیز یہ دونوں لفظ جب صفت بنتے ہیں تو اَلْكَامِلُ اور كَامِلٌ کے معنی میں ہوتے ہیں۔

﴿۳﴾ **جملہ :** جیسے حُرُوْفٌ تَجُرُّ الْاِسْمَ البتہ جملہ کے صفت بننے کے لیے تین شرطیں ہیں۔ دیکھیں صفحہ ۱۴۰ پر۔

﴿۴﴾ **مصدر** : اس شرط کے ساتھ کہ نکرہ صریحہ ہواور دال علی الطلب ہو۔ جیسے ھٰذَا رَجُلٌ عَدْلٌ لیکن کوئی حضرات مصدر کو مشتق کی تاویل میں کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کے نزدیک عَدْلٌ عَادِلٌ کے معنی میں ہوگا۔

ضابطہ (۴) : صفت بحال متعلق الموصوف کبھی فعل، کبھی اسم فاعل، کبھی اسم مفعول اور کبھی صفت مشبہ کا صیغہ ہوگی اور اس کا فاعل یا نائب فاعل ظاہر ہوگا۔ جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ اَکْرَمَنِیْ اَبُوْهُ جَاءَنِیْ رَجُلٌ صَالِحٌ اَبُوْهُ ، جَاءَنِیْ رَجُلٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ ، جَاءَنِیْ رَجُلٌ کَرِیْمٌ اَبُوْهُ (صفت بحال الموصوف اور بحال متعلق الموصوف کی وضاحت دیکھیے صفحہ ۹۰ پر)

ضابطہ (۵) : جب کوئی لفظ صفت ہو مضاف مضاف الیہ کے لیے تو اس کے صفت بننے کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ صفت ہو مضاف مضاف الیہ دونوں کے مجموعے کے لیے۔ جیسے عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۲۔ صفت ہو صرف مضاف کے لیے۔ جیسے کَلِمَاتِ اللّٰهِ الْعُلْیَا

۳۔ صفت ہو صرف مضاف الیہ کے لیے۔ جیسے غَسْلُ الْاَعْضَاءِ الثَّلٰثَةِ

ضابطہ (۶) : موصوف صفت کے درمیان مندرجہ ذیل اشیاء کا فاصلہ جائز ہے۔

- کَانَ زائدہ کا : جیسے اَتَیْتُ لِزِیَارَةِ صَدِیْقٍ کَانَ مَرِیْضٍ
- فاعل کا : جیسے لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ
- مبتداء کا : جیسے قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
- مفعول بہ کا : جیسے یَوْمَئِذٍ یُّوَفِّیْهِمُ اللّٰهُ دِیْنَهُمُ الْحَقُّ (الحق کے رفع کے ساتھ)
- صفت کے معمول کا : جیسے ذٰلِکَ حَشْرٌ عَلَیْنَا یَسِیْرٌ
- جملہ معترضہ کا : جیسے وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ

ضابطہ (۷) : مضاف مضاف الیہ کی طرح موصوف صفت مل کر بھی ہمیشہ جملہ کا جزء بنتے ہیں۔ یعنی

کبھی مبتداء، کبھی خبر، کبھی فاعل، کبھی مفعول بہ وغیرہ

ضابطہ (۸) : ایک موصوف کی ایک سے زائد صفات بھی ہو سکتی ہیں۔ جیسے عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا جب کہ موصوف عطف کے بغیر ایک سے زائد نہیں ہو سکتے البتہ عطف کے ساتھ ایک سے زائد ہو سکتے ہیں۔ جیسے وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ

ضابطہ (۹) : جملہ معرفہ کی صفت واقع نہیں ہو سکتا بلکہ نکرہ کی صفت واقع ہوتا ہے۔ اگر معرفہ کے بعد واقع ہو تو ماقبل سے حال بنے گا۔ جیسے جَاءَ عَلِيٌّ يَحْمِلُ كِتَابًا ... البتہ اگر وہ معرفہ معرف باللام ہو اور الف لام اس پر جنسی ہو تو باعتبار معنی صفت بنانا اور باعتبار لفظ حال بنانا دونوں صورتیں جائز ہیں۔ جیسے

ع ولقد امر علی اللئیم یسبنی :: فمضیت ثم قلت لا یعنینی

ضابطہ (۱۰) : ضمیر نہ موصوف واقع ہوتی ہے اور نہ صفت البتہ امام کسائی کے نزدیک ضمیر غائب موصوف بن سکتی ہے۔ جیسے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ الرَّؤُوْفِ الرَّحِيْمِ

ضابطہ (۱۱) : جب جملہ صفت واقع ہو تو ربط کے لیے ضمیر یا الف لام آئے گا، اگر واؤ آ جائے تو وہ زائدہ ہوگی۔ جیسے وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ای اِلَّا لَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ

ضابطہ (۱۲) : جب موصوف صفت مل کر کسی چیز کا نام یا عنوان بن جائے تو ترجمہ کرتے وقت ان کا لغوی یا لفظی ترجمہ نہیں کیا جائے گا بلکہ پورا نام یا عنوان ذکر کیا جائے گا۔ جیسے اَقْرَأُ فِي الدَّرَجَةِ الْاُوْلٰى ، لَا يَجُوْزُ الْوُضُوْءُ بِمَاءٍ مُّسْتَعْمَلٍ ، كَسْبُ عَبْدٍ مَّأْذُوْنٍ ، بَابُ الْبَيْعِ الْفَاسِدِ اب یہاں ترجمہ یوں کریں گے، میں درجہ اُولیٰ میں پڑھتا ہوں ، وضوء جائز نہیں ماءِ مستعمل کے ساتھ عبدِ ماذون کی کمائی ، بیع فاسد کا باب۔

فائدہ : وصف کے لحاظ سے صفات کی آٹھ قسمیں ہیں۔

۱۔ صفت مخصصہ : جیسے فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ

۲۔ صفت موضحہ : جیسے وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ

۳۔ صفت کاشفہ : یعنی جو اپنے موصوف کے معنی کو واضح کرے اور اس کے لیے تعریف بنے۔
جیسے اَلْجِسْمُ الطَّوِيْلُ الْعَرِيْضُ الْعَمِيْقُ ، هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

۴۔ صفت مادحہ : جو اپنے موصوف کی مدح کے لیے ہو۔ جیسے بسم الله الرحمن الرحيم

۵۔ صفت ذامۃ : جو اپنے موصوف کی مذمت کے لیے ہو۔ جیسے اعوذ بالله من الشيطن الرجيم

۶۔ صفت مؤکدہ : جو اپنے موصوف کی تاکید کرے۔ جیسے نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ

۷۔ صفت مبینہ : جیسے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طَآئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ

۸۔ صفت مفیدہ للترحم : جیسے اَللّٰهُمَّ اَنَا عَبْدُكَ الْمِسْكِيْنُ

نوٹ : موصوف صفت اور مضاف مضاف الیہ کی دی گئی علامات میں سے اگر کہیں کوئی علامت نہ پائی جائی تو ترجمہ کر کے دیکھ لیں اگر موصوف صفت والا ترجمہ ٹھیک بنتا ہے تو موصوف صفت بنالیں اور اگر مضاف مضاف الیہ والا ترجمہ ٹھیک بنتا ہے تو مضاف مضاف الیہ بنالیں۔ مثلا، صِيْغَةُ مَرْفُوْعٍ مُنْفَصِلٍ (مرفوع منفصل کا صیغہ) اس مثال میں لفظ صیغہ اور مرفوع کے درمیان مضاف مضاف الیہ والا ترجمہ ٹھیک ہے لہذا اس کو مضاف مضاف الیہ بنالیں۔ اور مَرْفُوْعٍ مُنْفَصِلٍ کے درمیان موصوف صفت والا ترجمہ ٹھیک بنتا ہے لہذا اس کو موصوف صفت بنالیں۔

ضوابط برائے مبتداء و خبر

ضابطہ (۱) : مبتداء میں تعریف اصل ہے اور خبر میں تنکیر لہذا جب دو اسم آجائیں ایک معرفہ دوسرا نکرہ، تو معرفہ مبتداء اور نکرہ خبر بنے گا۔ جیسے زَيْدٌ غُلَامٌ ، اَللّٰهُ مَعْبُوْدٌ اور اگر دونوں معرفہ ہوں تو ان میں سے پہلا مبتداء ہوگا اور دوسرا خبر۔ جیسے اَللّٰهُ رَبُّنَا ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ضابطہ (۲) : مبتداء خبر کی چند علامات صفحہ ۱۲۷ پر ذکر کی گئی ہیں، مزید کچھ علامات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اِنَّمَا کے بعد کوئی اسم آ جائے تو وہ ہمیشہ مبتداء ہوگا اور اس کا مابعد خبر۔ جیسے اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ، اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

۲۔ اَمَّا کے بعد کوئی اسم آ جائے تو وہ مبتداء ہوگا قائم مقام شرط کے اور فاء کے بعد والا اسم خبر ہوگا قائم مقام جزاء کے (شرط یہ ہے کہ اَمَّا کے بعد والا لفظ ظرف یعنی بَعْدُ وغیرہ نہ ہو۔) جیسے اَمَّا الْمُقَدِّمَةُ فَفِي الْمَبَادِيْ ...

۳۔ لَوْ لَا کا مدخول بھی مبتداء بنتا ہے اور اس کی خبر محذوف ہوتی ہے۔ جیسے لَوْ لَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ اَيْ لَوْلَا عَلِيٌّ مَوْجُوْدٌ ...

۴۔ مَا تعجبیہ اور مَا استفہامیہ بھی مبتداء بنتا ہے۔ اول کی مثال جیسے مَا اَعْظَمَ شَانَهٗ اور ثانی کی مثال جیسے وَمَا اَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ۔

۵۔ جزاء کے مقام میں فاء جزائیہ کے بعد جار مجرور آ جائیں تو خبر مقدم ہوں گے اور بعد والا اسم مبتداء مؤخر ہوگا۔ جیسے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ، مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا (مُضْطَجِعًا) فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ

۶۔ (‍) یہ استیناف کی نشانی ہے یعنی نئی بات شروع ہونے کی علامت ہے اس علامت کے نیچے کوئی جار مجرور آ جائے تو وہ خبر مقدم اور بعد والا اسم مبتداء مؤخر ہوگا۔ جیسے وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ وَفِي شَعْرِ الرَّأْسِ الدِّيَةُ

۷۔ اگر مَن موصولہ کے بعد جار مجرور آ جائے اور اس کے بعد اسم ہو تو جار مجرور خبر مقدم ہوں گے اور بعد والا اسم مبتداء مؤخر، پھر مبتداء خبر مل کر صلہ ہوں گے موصول کے لیے جیسے اَلْمُسْتَحَاضَةُ وَمَنْ بِهٖ سَلَسُ الْبَوْلِ ......

۸۔ حرف بول کر اس کا معنی نہیں بلکہ لفظ مراد لیا جائے اور اس کے بعد ایسا جار مجرور آ جائے جو اس

حرف کا اصطلاحی معنی بیان کر رہا ہو تو وہ بھی آپس میں مبتداء خبر بنتے ہیں۔ جیسے فَانْ لِلْاِسْتِقْبَالِ ، لَنْ لِتَاکِیْدِ نَفْیِ الْمُسْتَقْبِلِ ، اِنْ لِلشَّرْطِ وَالْجَزَآءِ

اسی طرح فعل یا جملہ بول کر اس کا لفظ مراد لیا جائے اور بعد میں کوئی ایسا لفظ آ جائے جو اس فعل یا جملہ کی پہچان کروا رہا ہو تو وہ بھی مبتداء خبر بنیں گے۔ جیسے ضَرَبَ صِیْغَةُ مَاضٍ ، یَضْرِبُ صِیْغَةُ مُضَارِعٍ ، زَیْدٌ قَائِمٌ جُمْلَةٌ اِسْمِیَّةٌ ، ضَرَبَ زَیْدٌ جُمْلَةٌ فِعْلِیَّةٌ

ضابطہ (۳) : مبتداء ہمیشہ اسم ہوتا ہے (خواہ حقیقۃً ہو یا تاویلاً) اور خبر کبھی اسم، جیسے زَیْدٌ غُلَامُ بَکْرٌ عَالِمٌ کبھی فعل، جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ عَمْرًا، اور کبھی ظرف ہوتی ہے۔ جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ پھر کبھی مفرد ہوتی ہے، جیسے پہلی مثال میں اور کبھی جملہ، جیسے دوسری مثال میں اور کبھی شبہ جملہ۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ

ضابطہ (۴) : مبتداء کی خبر جب جملہ ہو تو اس میں عائد اور رابط کا ہونا ضروری ہے تا کہ مبتداء خبر میں ربط پیدا ہو جائے ورنہ جملہ تو مستقل بنفسہ ہوتا ہے۔ پھر رابط کی چند صورتیں ہیں۔

- ضمیر ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَامَ (قَامَ میں هُوَ ضمیر رابط ہے جو مبتداء کی طرف راجع ہے۔)
- الف لام ہو۔ جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَکْرٍ (نِعْمَ الرَّجُلُ فعل فاعل مل کر خبر مقدم ہے اور اَبُوْبَکْرٍ مبتداء مؤخر اور اَلرَّجُلُ کا الف لام رابط ہے۔)
- اسم ظاہر موضع مضمر میں ہو۔ جیسے اَلْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ (اَلْحَاقَّةُ مبتداء ہے اور مَا الْحَاقَّةُ مبتداء خبر مل کر اس کی خبر ہے اور دوسرا اَلْحَاقَّةُ موضع ضمیر میں ہے اصل میں ہونا چاہیے تھا اَلْحَاقَّةُ مَاهِیَ)
- خبر مفسر ہو مبتداء کے لیے۔ جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (یہاں هُوَ ضمیر شان مبتداء ہے اور اَللّٰهُ اَحَدٌ جملہ اس کی خبر ہے اور لفظ اَللّٰهُ مبتداء یعنی هُوَ کی تفسیر کر رہا ہے۔)
- اسم اشارہ ہو۔ جیسے وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ

لیکن یاد رکھیں! بعض اوقات قرینہ کی وجہ سے عائد کو حذف کرنا بھی جائز ہے۔ جیسے اَلسَّمْنُ مَنَوَانِ بِدِرْهَمٍ ، اَلْبُرُّ الْکُرُّ بِسِتِّیْنَ دِرْهَمًا ان دونوں مثالوں میں "مِنْهُ" عائد محذوف ہے، اصل میں تھا اَلسَّمْنُ مَنَوَانِ مِنْهُ بِدِرْهَمٍ ، اَلْبُرُّ الْکُرُّ مِنْهُ بِسِتِّیْنَ دِرْهَمًا اور قرینہ یہ ہے کہ بائع جب کسی چیز کا

نام لے کر اس کا نرخ بیان کرتا ہے تو نرخ بھی اسی چیز کا بتلاتا ہے جس کا ذکر کیا، نہ کہ شی دیگر کا۔

ضابطہ (۵) : مبتداء ہمیشہ ایک ہوتا ہے اور خبر ایک بھی ہو سکتی ہے جیسے مذکورہ بالا مثالوں میں اور متعدد بھی ہو سکتی ہیں۔ پھر متعدد ہونے کی صورت میں حرف عطف کے ساتھ بھی ہو سکتی ہیں، جیسے اَلْبَاءُ لِلْاِلْصَاقِ وَ لِلْاِسْتِعَانَةِ وَ لِلْمُصَاحَبَةِ وَلِلتَّعْدِيَةِ اور حرف عطف کے بغیر بھی۔ جیسے اَللّٰهُ عَلِيْمٌ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ حَفِيْظٌ

ضابطہ (۶) : مبتداء خبر میں مطابقت ضروری ہے البتہ اس کے لیے چند شرطیں ہیں۔

- مبتداء خبر دونوں اسم ظاہر ہوں۔ احترازی مثال، هِيَ اِسْمٌ وَّفِعْلٌ وَّ حَرْفٌ
- خبر مشتق ہو۔ احترازی مثال، اَلْكَلِمَةُ لَفْظٌ
- خبر حامل لضمیر المبتداء ہو۔ احترازی مثال، زَيْنَبُ وَمَا ءُ وَجُوْرُ مُمْتَنِعٌ صَرْفُهٗ
- خبر اسم تفضیل مستعمل بمن نہ ہو۔ احترازی مثال، اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ
- خبر ایسے الفاظ میں سے نہ ہو جو مذکر و مونث میں مشترک ہیں۔ احترازی مثال، اَلْمَرْأَةُ جَرِيْحٌ وَ صَبُوْرٌ
- خبر ایسے الفاظ میں سے نہ ہو جو مونث کے ساتھ مختص ہیں۔ احترازی مثال اَنْتِ طَالِقٌ وَ حَائِضٌ
- خبر ایسے الفاظ میں سے نہ ہو جو اضافت الی المعرفہ کے باوجود معرفہ نہیں ہو سکتے۔ جیسے لفظ مِثْلٌ غَيْرُ ، قَبْلُ ، بَعْدُ ، شِبْهٌ (ایسے الفاظ کو ''اسماء متوغلہ فی الابہام'' کہتے ہیں۔)

ضابطہ (۷) : چار مقامات میں مبتداء کو مقدم کرنا واجب ہے۔

۱۔ جب مبتداء ایسے الفاظ میں سے ہو جو صدارت کلام کا تقاضا کرتے ہیں۔ مثلاً اسماء استفہام میں سے ہو، جیسے مَنْ اَبُوْكَ یا اسماء شرطیہ میں سے ہو، جیسے مَنْ يُشَاهِدِ الْاٰثَارَ يَدْهَشْ یا ما تعجبیہ ہو، جیسے مَا اَحْسَنَ زَيْدًا یا کم خبریہ ہو، جیسے كَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُهٗ یا ضمیر شان ہو، جیسے هِيَ الدُّنْيَا تُعْطِيْ وَتَمْنَعُ یا لام ابتدائیہ کے ساتھ مقترن ہو، جیسے لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً یا اسم موصول ہو اور خبر پر فا ہو، جیسے اَلَّذِيْ يُجِيْبُ فَلَهٗ مُكَافَاةٌ

۲۔ جب مبتداء خبر دونوں معرفہ ہوں۔ جیسے زَیْدُنِ الْمُنْطَلِقُ یا دونوں نکرہ ہوں لیکن تخصیص میں مساوی ہوں۔ جیسے اَکْثَرُ مِنْکَ سِنًّا اَکْثَرُ مِنْکَ تَجْرِبَۃً

۳۔ جب مبتداء خبر پر محصور ہو۔ جیسے اِنَّمَا الْحَدِیْدُ صُلْبٌ ، مَا اَنْتَ اِلَّا شَاعِرٌ

۴۔ جب مبتداء کی خبر جملہ فعلیہ ہو جس کا فاعل ضمیر مستتر ہو جو راجع ہو مبتداء کی طرف۔ جیسے زَیْدٌ قَامَ

ضابطہ (۸) : چار مقامات میں خبر کو مقدم کرنا واجب ہے۔

۱۔ جب خبر ایسے الفاظ میں سے ہو جو صدارت کلام کا تقاضا کرتے ہیں۔ جیسے اَیْنَ کِتَابُکَ ، مَتَی الْاِمْتِحَانُ ، کَیْفَ حَالُکَ

۲۔ جب خبر مبتداء پر محصور ہو۔ جیسے اِنَّمَا السَّابِقُ مُحَمَّدٌ ، مَا الْخَطِیْبُ اِلَّا عَلِیٌّ۔

۳۔ جب خبر مبتداء کے لیے مصحح ہو۔ یعنی اس کو مقدم نہ کیا جائے تو نکرہ کا مبتداء بننا لازم آئے۔ جیسے فِی الدَّارِ رَجُلٌ ، عِنْدِیْ سَیَّارَۃٌ

۴۔ جب خبر کے متعلق کے لیے مبتداء میں ضمیر ہو۔ جیسے عَلَی التَّمْرَۃِ مِثْلُھَا زَبَدًا ، عَلَی الْحِصَانِ سَرْجُہٗ

ضابطہ (۹) : چند مقامات میں مبتداء کو حذف کیا جاتا ہے۔

- قَالَ کے مقولہ میں۔ جیسے قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اَیْ ھِیَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ
- صفت کا صیغہ ابتدائے کلام میں آئے اور اس سے پہلے کوئی اسم ذات نہ ہو۔ جیسے بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ اَیْ ھُوَ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ ، صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ اَیْ ھُمْ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ
- استفہام کے جواب میں۔ جیسے وَمَا اَدْرٰکَ مَا الْحُطَمَۃُ نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ اَیْ ھِیَ نَارُ اللّٰہِ
- اس مصدر سے پہلے جو فعل کے قائم مقام ہو۔ جیسے صَبْرٌ جَمِیْلٌ اَیْ شَاْنِیْ صَبْرٌ جَمِیْلٌ
- وہ خبر جو لفظاً قسم پر دلالت کرتی ہو وہاں بھی مبتداء محذوف ہوتا ہے جیسے فِیْ ذِمَّتِیْ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا اَیْ فِیْ ذِمَّتِیْ عَھْدٌ.....
- مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کو الگ جملہ بنانا ہو تو اس سے پہلے بھی مبتدا محذوف ہوتا ہے۔

جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ اَیْ نِعْمَ الرَّجُلُ ھُوَ زَیْدٌ

- صفت منقطع سے پہلے بھی مبتداء محذوف ہوتا ہے۔اور صفت منقطع اسے کہتے ہیں کہ مقام نصب و جر کا ہو لیکن اسے مرفوع پڑھ لیا جائے۔جیسے اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھا جائے تو رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ سے پہلے مبتداء محذوف ہوگا اَیْ ھُوَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ
- اجمال کی تفصیل میں بھی مبتداء محذوف ہوتا ہے۔جیسے ھِیَ ثَلٰثَةُ اَقْسَامٍ اِسْمٌ وَّفِعْلٌ وَّحَرْفٌ اَیْ اَحَدُھَا اِسْمٌ وَّ ثَا نِیُھَا فِعْلٌ وَ ثَا لِثُھَا حَرْفٌ
- فا جزائیہ کے بعد۔جیسے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ اَیْ فَثَوَابُهٗ لِنَفْسِهٖ ، وَاِنْ تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُكُمْ اَیْ فَھُمْ اِخْوَانُكُمْ
- افتتاح سُوَر میں۔جیسے سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰھَا اَیْ ھٰذِهٖ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰھَا

ضابطہ(۱۰) : چند مقامات میں خبر کو حذف کرنا واجب ہے۔

- لَوْ لَا اور لَوْمَا کے بعد۔جیسے لَوْلَا الْمَطَرُ لَھَلَکَ الزَّرْعُ اَیْ لَوْلَا الْمَطَرُ نَازِلٌ .....
- جب مبتداء صریح فی القسم ہو۔ جیسے لَعَمْرُکَ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا اَیْ لَعَمْرُکَ قَسَمِیْ .....
- مبتداء مصدر ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو اور اس کے بعد حال ہو۔جیسے ضَرْبِیْ زَیْدًا قَائِمًا یہ اصل میں تھا ضَرْبِیْ زَیْدًا حَاصِلٌ اِذَا کَا نَ قَائِمًا یا مبتداء اسم تفضیل کا صیغہ ہو جو مضاف ہو مصدر کی طرف اور اس کے بعد حال ہو۔جیسے اَکْثَرُ شُرْبِیَ السَّوِیْقَ مَلْتُوْتًا یہ اصل میں تھا اَکْثَرُ شُرْبِیَ السَّوِیْقَ حَاصِلٌ اِذَا کَانَ مَلْتُوْتًا
- جب مبتداء کی خبر مقارنت کے معنی پر مشتمل ہو اور واو بمعنی مَعَ کے ذریعے مبتداء پر کسی اسم کا عطف کیا گیا ہو۔جیسے کُلُّ رَجُلٍ وَضَیْعَتُهٗ اَیْ کُلُّ رَجُلٍ مَّقْرُوْنٌ مَّعَ ضَیْعَتِهٖ

ضابطہ(۱۱) : چند مقامات میں مبتداء شرط کے معنی کو متضمن ہوتا ہے اس وقت مبتداء قائم مقام شرط اور خبر قائم مقام جزاء کے ہوگی اور خبر پر فاء کا داخل کرنا صحیح ہوگا وہ مقامات مندرجہ ذیل ہیں۔

- مبتداء اسم موصول ہو اور اس کا صلہ جملہ فعلیہ ہو۔جیسے اَلَّذِیْ یَاْتِیْنِیْ فَلَهٗ دِرْھَمٌ ، مَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ

- مبتداء اسم موصول ہو اور اس کا صلہ جملہ ظرفیہ ہو۔ جیسے اَلَّذِیْ فِی الدَّارِ فَلَهٗ دِرْهَمٌ ، مَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ
- مبتداء کی صفت اسم موصول ہو جس کا صلہ جملہ فعلیہ ہو۔ جیسے قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ، وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الّٰتِیْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ
- مبتداء کی صفت اسم موصول ہو جس کا صلہ جملہ ظرفیہ ہو۔ جیسے اَلرَّبِيْبُ الَّذِیْ تَحْتَ رِعَايَتِكَ فَلَا يَخِيْبُ
- مبتداء ایسا نکرہ موصوفہ ہو جس کی صفت جملہ فعلیہ ہو۔ جیسے كُلُّ رَجُلٍ يَّاْتِيْنِیْ فَلَهٗ دِرْهَمٌ كُلُّ رَجُلٍ يَّتَّقِی اللّٰهَ فَهُوَ سَعِيْدٌ
- مبتداء ایسا نکرۃ موصوفہ ہو جس کی صفت جملہ ظرفیہ ہو۔ جیسے كُلُّ رَجُلٍ فِی الدَّارِ فَلَهٗ دِرْهَمٌ
- مبتداء ایسے نکرہ موصوفہ کی طرف مضاف ہو جس کی صفت جملہ فعلیہ ہو۔ جیسے غُلَامُ كُلِّ رَجُلٍ يَّاْتِيْنِیْ فَلَهٗ دِرْهَمٌ
- مبتداء ایسے نکرہ موصوفہ کی طرف مضاف ہو جس کی صفت جملہ ظرفیہ ہو۔ جیسے غُلَامُ كُلِّ رَجُلٍ فِی الدَّارِ فَلَهٗ دِرْهَمٌ
- مبتداء اَمَّا کے بعد واقع ہو۔ جیسے وَاَمَّا الْقَاسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا

ضابطہ (۱۲) : مبتداء ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے، البتہ چند مقامات میں لفظاً مجرور ہو کر معنیً مرفوع ہوتا ہے۔

- جب مبتداء پر مِنْ زائدہ داخل ہو۔ جیسے هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ
- باء زائدہ داخل ہو۔ جیسے بِحَسْبِكَ دِرْهَمٌ
- رُبَّ داخل ہو۔ جیسے رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهٗ
- واوٴ بمعنی رُبَّ داخل ہو۔ جیسے وَعَالِمٍ يَّعْمَلُ بِعِلْمِهٖ لَقِيْتُهٗ

ضابطہ (۱۳) : کبھی خبر کی رعایت کرتے ہوئے مبتداء کو مذکر لایا جاتا ہے۔ جیسے فَلَمَّا رَاَی الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَا اَكْبَرُ اس آیت میں هٰذَا کا مشار الیہ ''شمس'' ہے اور وہ مؤنث ہے

لیکن خبر کی رعایت کرتے ہوئے مبتداء کو مذکر لائے۔ کیوں کہ خبر مذکر ہے۔

ضابطہ (۱۴) : جب مبتداء جمع مؤنث ذوی العقول ہو تو اس کی خبر میں تین وجہیں جائز ہیں۔

(۱) واحدہ مؤنث لانا (۲) جمع مؤنث سالم لانا (۳) جمع مؤنث مکسر لانا ...... جیسے اَلْمُسْلِمَاتُ صَادِقَةٌ یا اَلْمُسْلِمَاتُ صَادِقَاتٌ یا اَلْمُسْلِمَاتُ صَوَادِقُ

ضابطہ (۱۵) : جب مبتداء جمع غیر ذوی العقول ہو تو اس کی خبر میں چار وجہیں جائز ہیں۔

(۱) واحدہ مؤنث (۲) جمع مؤنث سالم (۳) جمع مؤنث مکسر (۴) جمع مذکر مکسر

جیسے اَلْبُیُوْتُ عَالِیَةٌ اَوْعَالِیَاتٌ اَوْعَوَالٍ اَوْ اَعَالٌ

ضابطہ (۱۶) : کبھی مفعول مطلق یا مفعول بہ یا حال خبر کی جگہ واقع ہوتے ہیں تو خبر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مفعول مطلق کی مثال، جیسے زَیْدٌ سَیْرًا اَیْ یَسِیْرُ سَیْرًا ، مفعول بہ کی مثال، جیسے اِنَّمَا الْعَامِرِیُّ عَمَامَتَهٗ اَیْ مُتَعَهِّدٌ عَمَامَتَهٗ ، حال کی مثال، جیسے زَیْدٌ قَائِمًا اَیْ یَثْبُتُ قَائِمًا

ضابطہ (۱۷) : جب خبر تقسیم یا تنویع پر دلالت کر رہی ہو تو افراد، تثنیہ اور جمع میں مبتداء کے ساتھ عدم مطابقت جائز ہے۔ جیسے اَلصَّدِیْقُ صَدِیْقَانِ مُقِیْمٌ عَلَی الْوُدِّ وَالْوَلَاءِ وَتَارِکٌ لَهُمَا

ضابطہ (۱۸) : کبھی مبتداء مذکر کی خبر مؤنث ہوتی ہے جب کہ مبتداء کی اضافت مؤنث کی طرف ہو اور مبتداء مؤنث کی خبر مذکر ہوتی ہے جب کہ مبتداء کی اضافت مذکر کی طرف ہو، مگر دو شرطوں کے ساتھ۔

(۱) جب مبتداء مضاف، مضاف الیہ کا جزو ہو۔

(۲) مبتداء مضاف میں حذف کی صلاحیت ہو بغیر فساد معنی کے۔

پہلی صورت کی مثال جیسے ع وَمَا حُبُّ الدِّیَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ :: وَلٰکِنْ حُبُّ مَنْ سَکَنَ الدِّیَارَ

اس مثال میں حب الدیار مبتداء ہے اور شغفن خبر ہے اور شغفن کی ضمیر الدیار کی طرف راجع ہے۔

دوسری صورت کی مثال جیسے رُؤْیَةُ الْفِکْرِ عَوَاقِبَ الْاُمُوْرِ مَا نِعٌ لَهٗ مِنَ الشَّرْعِ اس مثال میں رؤیۃ الفکر مبتداء ہے، ما نع خبر ہے اور ما نع کی ضمیر الفکر مضاف الیہ کی طرف لوٹ رہی ہے۔

ضابطہ(۱۹) : مَنْ اسم شرط مبتداء واقع ہو تو اس کی خبر میں تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔جیسے وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ

(۱) مَنْ اسم شرط مبتداء اور یَبْتَغِ اس کی خبر ہو۔

(۲) مَنْ موصولہ ہو اور مابعد جملہ صلہ پھر موصول صلہ مل کر مبتداء ہو اور فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ خبر ہو قائم مقام جزاء کے۔

(۳) مَنْ اسم شرط مبتداء ہو، اور بعد میں شرط و جزاء دونوں مل کر خبر واقع ہوں۔ (جامع الدروس ج۲ص۱۸۶)

ضابطہ(۲۰) : ضمیر جب مرجع اور خبر درمیان واقع ہو جائے تو خبر کی رعایت کرنا اولی ہے۔

ضوابط برائے معرب ومبنی

ضابطہ(۱) : اسماء میں اصل معرب ہونا ہے اور افعال و حروف میں اصل مبنی ہونا ہے اس کے لیے یہ ضابطہ وضع کیا گیا ہے۔ ''کُلُّ اِسْمٍ رَأَیْتَہٗ مُعْرَبًا فَھُوَ عَلٰی اَصْلِہٖ وَکُلُّ اِسْمٍ رَأَیْتَہٗ مَبْنِیًّا فَھُوَ عَلٰی خِلَافِ اَصْلِہٖ ، وَکُلُّ فِعْلٍ رَأَیْتَہٗ مَبْنِیًّا فَھُوَ عَلٰی اَصْلِہٖ وَکُلُّ فِعْلٍ رَأَیْتَہٗ مُعْرَبًا فَھُوَ عَلٰی خِلَافِ اَصْلِہٖ ، وَجَمِیْعُ الْحُرُوْفِ مَبْنِیٌّ قَائِمٌ عَلٰی اَصْلِہٖ

ضابطہ(۲) : اسماء معدودۃ زید، عمر، بکر وغیرہ قبل از ترکیب علامہ ابن حاجب کے نزدیک مبنی ہیں۔ اور دیگر نحاۃ کے نزدیک جو اسماء بعد از ترکیب معرب ہیں وہ قبل از ترکیب بھی معرب ہیں اور جو بعد از ترکیب مبنی ہیں وہ قبل از ترکیب بھی مبنی ہیں۔

ضوابط برائے مضمرات

ضابطہ(۱) : ضمائر کی پانچ قسموں سے ہر ایک ترکیب میں کیا بنتی ہے اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

- ضمیر مرفوع متصل ہمیشہ فاعل یا نائب فاعل بنتی ہے۔ جیسے ضَرَبْتَ ، ضُرِبْتَ
- ضمیر مرفوع منفصل کبھی مبتداء بنتی ہے، جیسے اَنَا قَائِمٌ کبھی خبر، جیسے مَا هِيَ اِلَّا اَنْتِ کبھی فاعل، جیسے مَا قَامَ اِلَّا اَنَا ، اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِنَا کبھی تاکید، جیسے قُمْتَ اَنْتَ
- ضمیر منصوب متصل اگر فعل اور اسمائے افعال کے ساتھ ملی ہو تو مفعول بہ بنتی ہے اور اگر حروف مشبهة بالفعل کے ساتھ ملی ہوئی ہو تو ان کا اسم بنتی ہے۔
- ضمیر منصوب منفصل ہمیشہ مفعول بہ بنتی ہے خواہ فعل سے مقدم ہو یا مؤخر۔ جیسے اِيَّاكَ نَعْبُدُ
- ضمیر مجرور متصل اگر حروف جارہ کے ساتھ ملی ہو تو مجرور بحرف الجر ہوگی اور اگر اسم مضاف کے ساتھ ملی ہو تو مضاف الیہ ہوگی۔

ضابطہ (۲) : جن صیغوں میں ضمیر مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار ہوتی ہے ان صیغوں کا فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو پھر ان میں ضمیر پوشیدہ نہیں ہوگی۔ جیسے قَامَ زَيْدٌ اور قَامَتْ هِنْدٌ پہلی مثال میں زَيْدٌ فاعل ہے قَامَ کا، اور دوسری مثال میں هِنْدٌ فاعل ہے قَامَتْ کا، لہذا قَامَ اور قَامَتْ میں اس وقت ضمیر مستتر نہیں ہوگی۔

ضابطہ (۳) : صیغہ صفت سے پہلے اگر کوئی ضمیر مرفوع منفصل آجائے تو اسی طرح کی ضمیر صیغہ صفت میں مستتر ہوگی۔ جیسے اَنَا ضَارِبٌ ، اَنْتُمَا ضَارِبَانِ ، هُمْ ضَارِبُوْنَ اب یہاں ضَارِبٌ میں اَنَا ، ضَارِبَانِ میں اَنْتُمَا اور ضَارِبُوْنَ میں هُمْ ضمیر مستتر ہوگی۔ لیکن صیغہ صفت سے پہلے اگر کوئی ضمیر مرفوع منفصل نہ ہو تو پھر غائب کی ضمیر ہی مستتر ہوگی۔ (البتہ اتنا فرق ہے کہ پہلے والی ضمیر مرفوع منفصل ہے اور صیغہ صفت کے اندر جو ہوگی وہ مرفوع متصل ہوگی۔)

ضابطہ (۴) : ہاء ضمیر یعنی واحد مذکر غائب منصوب متصل یا مجرور متصل کی ضمیر کے بارے میں دو باتیں یاد رکھیں ایک بات اس کی حرکت اور دوسری اشباع (کھینچنے) وعدم اشباع کے بارے میں۔
حرکت کے بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ اس سے پہلے کسرہ یا یاء ساکنہ آجائے تو مکسور ہوگی۔ جیسے بِہٖ

اِلَیْهِ ، (البتہ وَمَا اَنْسَانِیْهُ اور عَلَیْهُ اللّٰه میں مضموم اور اَرْجِهْ اور اَلْقِهْ میں ساکن ہے اور یہ قلیل ہے۔) اور اگر اس سے پہلے کسرہ بھی نہ ہو، یاء ساکنہ بھی نہ ہو، تو مضموم پڑھی جائے گی۔ جیسے مِنْهُ ، اَخَاهُ رَأَیْتُمُوْهُ ، لَهٗ ، رَسُوْلُهٗ وغیرہ (البتہ وَیَتَّقْهِ میں مکسور ہے اور یہ قلیل ہے)

اور اشباع وعدم اشباع کے بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ اگر اس کا ماقبل اور مابعد متحرک ہو تو اشباع ہوگا یعنی کھینچ کر پڑھی جائی گی خواہ اس پر کسرہ ہو، جیسے مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ یا ضمہ ہو، جیسے وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اور اگر ماقبل یا مابعد ساکن ہو تو اشباع نہیں ہوگا یعنی کھینچ کر نہیں پڑھی جائے گی۔ جیسے مِنْهُ ، وَیُعَلِّمُهُ الْکِتٰبَ (مگر فِیْهٖ مُهَانًا میں اشباع ہوگا اور یہ قلیل ہے۔)

ضابطہ (۵) : غائب کی ضمیر کے لیے مرجع کی ضرورت پڑتی ہے اور مرجع کا مقدم ہونا ضروری ہے ورنہ اضمار قبل الذکر لازم آئے گا جو ناجائز ہے البتہ بعض مقامات ایسے ہیں جہاں مرجع لفظاً ورتبۃً مؤخر ہوتا ہے۔

- ضمیر شان کا مرجع۔ جیسے هِیَ الدُّنْیَا تُعْطِیْ وَتَمْنَعُ
- افعال مدح وذم میں۔ جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ یہاں نِعْمَ کی ضمیر کا مرجع رَجُلًا ہے
- وہ ضمیر جو رُبَّ کے ساتھ مجرور ہو۔ جیسے رُبَّهٗ رَجُلًا
- تنازع فعلین میں جب کہ عمل دوسرے فعل کو دیا جائے اور پہلا فعل فاعل کا تقاضا کرے۔ جیسے ضَرَبَنِیْ وَاَکْرَمَنِیْ زَیْدٌ
- ضمیر مبتداء ہو اور مابعد خبر اس کی تفصیل۔ جیسے مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا
- وہ ضمیر جس سے اسم ظاہر بدل یا تفسیر بن رہا ہو۔ جیسے ضَرَبْتُهٗ زَیْدًا
- ضمیر مفعول واقع ہو اور فاعل کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ جیسے جَزٰی رَبُّهٗ عَنِّیْ عَدِیَّ بْنَ حَاتِمٍ یہاں ہٗ ضمیر کا مرجع عدی بن حاتم ہے۔

ضابطہ (٦) : اگر جملہ اسمیہ میں خبر معرفہ ہو اور صفت کے ساتھ التباس کا خطرہ ہو یا خبر اسم تفضیل مستعمل بمن ہو تو مبتداء اور خبر کے درمیان ضمیر مرفوع منفصل کو بڑھا دیا جاتا ہے جو مبتداء کے موافق ہوتی ہے، اسے ضمیر فاصل یا ضمیر فصل کہتے ہیں۔ جیسے اَلْعَالِمُ هُوَ الْعَامِلُ بِعِلْمِهٖ ، زَیْدٌ هُوَ اَفْضَلُ

مِنْ عَمْرٍو اسی طرح افعال ناقصہ اور حروف مشبّہ بالفعل کے اسم وخبر کے درمیان بھی یہ ضمیر بڑھائی جاتی ہے۔جیسے کَانَ زَیْدٌ ھُوَ الْعَالِمَ ، اِنَّ زَیْدًا ھُوَالْمُجْتَھِدُ

اس ضمیر کی ترکیب میں دوقول ہیں

۱۔ یہ حقیقت میں حرف ہے لہذا لَا مَحَلَّ لَھَا مِنَ الْاِعْرَاب ہوگی یعنی ترکیب میں کچھ نہیں بنے گی۔

۲۔ یہ حقیقت میں ضمیر ہی ہے لہذا ترکیب میں مبتداء بنے گی اور اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مرفوع محلا ماقبل کی خبر ہوگی۔

کبھی کبھی عدم التباس کی صورت میں بھی ضمیر فصل لائی جاتی ہے۔مثلا جب مبتداء ضمیر ہو، جیسے اِنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

ضابطہ(۷) : ضمیر پر حروف جارہ میں سے صرف یہ حروف داخل ہوسکتے ہیں۔ بَاء ، لَام ، مِنْ فِیْ ، عَلٰی ، عَنْ ، اِلٰی ، رُبَّ ، عَدَا

ضابطہ(۸) : جب ضمیر کا اتصال ممکن ہوتو انفصال کی طرف جانا جائز نہیں چنانچہ قُمْتُ اور اَکْرَمْتُہٗ کی بجائے قَامَ اَنَا اور اَکْرَمْتُ اِیَّاہُ کہنا درست نہیں سوائے ضرورت شعری کے۔

فائدہ: ضمیر اور اسم ظاہر کی تقدیم وتاخیر کے اعتبار سے چار صورتیں ہیں۔

(۱) اسم ظاہر لفظاً رتبۃً ضمیر پر مقدم ہو۔جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ غُلَامَہٗ

(۲) اسم ظاہر لفظاً ضمیر پر مقدم ہونہ کہ رتبۃً جیسے ضَرَبَ زَیْدًا غُلَامُہٗ

(۳) اسم ظاہر رتبۃً ضمیر پر مقدم ہونہ کہ لفظاً جیسے ضَرَبَ غُلَامَہٗ زَیْدٌ

(۴) اسم ظاہر لفظاً ورتبۃً ضمیر سے مؤخر ہو جیسے ضَرَبَ غُلَامُہٗ زَیْدًا

پہلی تین صورتیں جائز اور آخری ناجائز ہے۔

ضوابط برائے اسمائے اشارات

ضابطہ (۱) : اسمائے اشارات کی ترکیب کیسے ہوگی ملاحظہ فرمائیں.....

- اگر اسم اشارہ کا مابعد نکرہ یا علم یا معرفہ باضافت ہو تو اسم اشارہ مبتداء بنے گا اور مابعد خبر۔ جیسے
هٰذَا قَلَمٌ ، هٰذِهٖ كُرَّاسَةٌ ، هٰذَا زَيْدٌ ، هٰذَاقَلَمُ سَعِيْدٍ
- اگر اسم اشارہ کا مابعد اسم موصول یا معرف باللام ہو تو وہاں چار ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ موصوف صفت، عموماً یہی ترکیب کی جاتی ہے۔

۲۔ اسم اشارہ مبین اور مابعد عطف بیان۔

۳۔ اسم اشارہ مبدل منہ اور مابعد بدل۔

۴۔ مبتداء خبر، اور یہ قلیل الاستعمال ہے۔

اسم موصول کی مثال، جیسے اَرَأَيْتَكَ هٰذَاالَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ (اس مثال میں اَلَّذِيْ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر هٰذَا کی صفت بھی بن سکتا ہے عطف بیان بھی اور بدل بھی۔)

مبتداء خبر کی مثال، جیسے اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ (اس مثال میں اَلَّذِيْنَ اپنے صلہ سے مل کر خبر ہے اُولٰئِكَ کی)

معرف باللام کی مثال، جیسے رَأَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ اس مثال میں اَلرَّجُلَ ، هٰذَا کی صفت بھی بن سکتا ہے، بدل بھی اور عطف بیان بھی۔

مبتداء خبر کی مثال۔ جیسے تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ اُوْرِثْتُمُوْهَا اس مثال میں اَلْجَنَّةُ اپنی صفت سے مل کر خبر ہے تِلْكَ کی۔

ضابطہ (۲) : اگر اسم اشارہ کے بعد معرف باللام مذکور ہو تو صفت کے ساتھ ساتھ وہ مشار الیہ بھی بنتا ہے۔ جیسے رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ، ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ .... اسی طرح اسم اشارہ کے بعد بغیر الف لام کے کوئی اسم خبر بن رہا ہو تو وہ خبر کے ساتھ ساتھ مشار الیہ بھی بنے گا۔ جیسے هٰذَا ذِكْرٌ

مُبَارَکٌ اَنْزَلْنَاہُ ، ھٰذَا کِتَابٌ اَنْزَلْنَاہُ .... لیکن اسم اشارہ کے بعد کوئی اسم الف لام والا بھی نہ ہو اور اور کوئی اسم خبر بھی نہ بن رہا ہو تو پھر مشار الیہ ماقبل میں مذکور ہوگا۔ جیسے وَاَکْثَرُہٗ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا وَمَا زَادَ عَلٰی ذٰلِکَ فَھُوَ اِسْتِحَاضَۃٌ

ضابطہ (۳) : اسمائے اشارات مبنی ہیں۔ سوائے ذَانِ ، ذَیْنِ ، تَانِ ، تَیْنِ کے، کہ ان میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک یہ معرب ہیں کیوں کہ حالت رفعی اور حالت نصبی وجری میں ان کا آخر مختلف ہو رہا ہے۔ لیکن جمہور کے نزدیک یہ بھی مبنی ہیں۔ رہی یہ بات کہ ان کا آخر مختلف کیوں ہوتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ واضع نے حالت رفعی کے لیے ذَانِ اور تَانِ کو الگ وضع کیا ہے اور حالت نصبی وجری کے لیے ذَیْنِ اور تَیْنِ کو الگ وضع کیا ہے۔ گویا یہ اختلاف عامل کی وجہ سے نہیں بلکہ وضع کی وجہ سے ہے۔

ضابطہ (۴) : مخاطب کو متوجہ اور بیدار کرنے کے لیے کبھی کبھی اسم اشارہ کے شروع میں ھاء تنبیہ بھی لگائی جاتی ہے۔ جیسے ھٰذَا ، ھٰذَانِ ، ھٰذَیْنِ ، ھٰذِہٖ ، ھَاتَانِ ھَاتَیْنِ ، ھٰؤُلَاءِ

ضابطہ (۵) : کبھی کبھی ھاء تنبیہ اور اسم اشارہ کے درمیان مشار الیہ کے لیے ضمیر لائی جاتی ہے۔ جیسے ھَا اَنَا ذَا ، ھَا اَنْتَ ذِیْ ، ھَا اَنْتُمَا ذَانِ ، ھَا اَنْتُمْ اُولَآءِ جیسے قرآن کریم میں ہے۔ ھَا اَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَھُمْ وَلَا یُحِبُّوْنَکُمْ

ضابطہ (۶) : کبھی کبھی اسماء اشارات کے آخر میں حروف خطاب بھی لگا دیتے ہیں تا کہ مخاطب کے واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث ہونے پر دلالت کریں..... حروف خطاب چھ ہیں۔ کَ ، کُمَا ، کُمْ ، کِ ، کُمَا ، کُنَّ ...... لیکن یہ یاد رہے کہ ان کی صورت تو مخاطب کی ضمیروں کی سی ہے لیکن ان کی طرح یہ اسم نہیں بلکہ حروف ہیں۔ نیز حروف خطاب لگانے کی صورت میں اسم اشارہ کی صورت (واحد تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث ہونے کے لحاظ سے) مشار الیہ کی حالت کے اعتبار سے بدلے گی، اور حروف خطاب کی صورت مخاطب اور سامع کی حالت کے اعتبار سے۔ اگلے صفحہ پر ایک نقشہ پیش کیا جاتا ہے۔ جس کے پہلے خانہ میں کَیْفَ ہوگا، دوسرے خانہ میں اسم اشارہ، تیسرے خانہ میں مشار الیہ کی حالت اور

چوتھے خانہ میں مخاطب کی حالت ہوگی اس کو دیکھ کر استعمال کا طریقہ خوب سمجھ لیں۔

نقشہ

اس میں مشار الیہ سب مذکر ہیں — اس میں مشار الیہ سب مؤنث ہیں

سوال	اسم اشارہ	مشار الیہ	مخاطب	سوال	اسم اشارہ	مشار الیہ	مخاطب
کَیْفَ	ذَاکَ	الرَّجُلُ	یَا رَجُلُ	کَیْفَ	تِیْکَ	الْمَرْأَۃُ	یَا رَجُلُ
کَیْفَ	ذَاکُمَا	الرَّجُلُ	یَا رَجُلَانِ	کَیْفَ	تِیْکُمَا	الْمَرْأَۃُ	یَا رَجُلَانِ
کَیْفَ	ذَاکُمْ	الرَّجُلُ	یَا رِجَالُ	کَیْفَ	تِیْکُمْ	الْمَرْأَۃُ	یَا رِجَالُ
کَیْفَ	ذَاکِ	الرَّجُلُ	یَا اِمْرَأَۃُ	کَیْفَ	تِیْکِ	الْمَرْأَۃُ	یَا اِمْرَأَۃُ
کَیْفَ	ذَاکُمَا	الرَّجُلُ	یَا اِمْرَأَتَانِ	کَیْفَ	تِیْکُمَا	الْمَرْأَۃُ	یَا اِمْرَأَتَانِ
کَیْفَ	ذَاکُنَّ	الرَّجُلُ	یَا نِسَاءُ	کَیْفَ	تِیْکُنَّ	الْمَرْأَۃُ	یَا نِسَاءُ
کَیْفَ	ذَانِکَ	الرَّجُلَانِ	یَا رَجُلُ	کَیْفَ	تَانِکَ	الْمَرْأَتَانِ	یَا رَجُلُ
کَیْفَ	ذَانِکُمَا	الرَّجُلَانِ	یَا رَجُلَانِ	کَیْفَ	تَانِکُمَا	الْمَرْأَتَانِ	یَا رَجُلَانِ
کَیْفَ	ذَانِکُمْ	الرَّجُلَانِ	یَا رِجَالُ	کَیْفَ	تَانِکُمْ	الْمَرْأَتَانِ	یَا رِجَالُ
کَیْفَ	ذَانِکِ	الرَّجُلَانِ	یَا اِمْرَأَۃُ	کَیْفَ	تَانِکِ	الْمَرْأَتَانِ	یَا اِمْرَأَۃُ
کَیْفَ	ذَانِکُمَا	الرَّجُلَانِ	یَا اِمْرَأَتَانِ	کَیْفَ	تَانِکُمَا	اِلْمَرْأَتَانِ	یَا اِمْرَأَتَانِ
کَیْفَ	ذَانِکُنَّ	الرَّجُلَانِ	یَا نِسَاءُ	کَیْفَ	تَانِکُنَّ	الْمَرْأَتَانِ	یَا نِسَاءُ
کَیْفَ	اُولٰئِکَ	الرِّجَالُ	یَا رَجُلُ	کَیْفَ	اُولٰئِکَ	النِّسَاءُ	یَا رَجُلُ
کَیْفَ	اُولٰئِکُمَا	الرِّجَالُ	یَا رَجُلَانِ	کَیْفَ	اُولٰئِکُمَا	النِّسَاءُ	یَا رَجُلَانِ
کَیْفَ	اُولٰئِکُمْ	الرِّجَالُ	یَا رِجَالُ	کَیْفَ	اُولٰئِکُمْ	النِّسَاءُ	یَا رِجَالُ
کَیْفَ	اُولٰئِکِ	الرِّجَالُ	یَا اِمْرَأَۃُ	کَیْفَ	اُولٰئِکِ	النِّسَاءُ	یَا اِمْرَأَۃُ
کَیْفَ	اُولٰئِکُمَا	الرِّجَالُ	یَا اِمْرَأَتَانِ	کَیْفَ	اُولٰئِکُمَا	النِّسَاءُ	یَا اِمْرَأَتَانِ
کَیْفَ	اُولٰئِکُمْ	الرِّجَالُ	یَا نِسَاءُ	کَیْفَ	اُولٰئِکُنَّ	النِّسَاءُ	یَا نِسَاءُ

ضابطہ(۷): کبھی کبھی مشار الیہ کے بُعد (دوری) پر دلالت کرنے کے لیے حرف خطاب سے پہلے لام بھی بڑھا دیتے ہیں جیسے ذٰلِکَ اور تِلْکَ لیکن یہ تمام صیغوں میں نہیں بلکہ صرف واحد مذکر اور واحدہ مؤنث کے صیغہ میں۔

ضابطہ(۸): بعض اسمائے اشارات خاص ہیں مشار الیہ مکان کے لیے۔ جیسے ھُنَا قریب کے لیے ھُنَاکَ متوسط کے لیے، ھُنَالِکَ اور ثَمَّ بعید کے لیے۔

ضابطہ(۹): بعض مقامات میں مشار الیہ محذوف ہوتا ہے۔ جیسے ھٰؤُلَاءِ اَصْحَابِیْ اَیْ ھٰؤُلَاءِ الرِّجَالُ اَصْحَابِیْ

ضابطہ(۱۰): مشار الیہ کی تین صورتیں ہیں۔ بعید، متوسط اور قریب ...... مشار الیہ بعید کے لیے اسم اشارہ لام اور کاف دونوں کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، جیسے ذٰلِکَ، متوسط کے لیے بغیر لام کے، جیسے ذَاکَ اور قریب کے لیے لام اور کاف دونوں کے بغیر، جیسے ذَا

ضابطہ(۱۱): اسمائے اشارات میں سے اُولَاءِ اور اُولٰی میں واؤ لکھی جاتی ہے مگر پڑھی نہیں جاتی۔

ضابطہ(۱۲): جب اسم اشارہ کے ساتھ کاف خطابی ہو تو ایسے اسم اشارہ کو منادی بنانا جائز نہیں لھذا یَا ذَاکَ کہنا درست نہیں ہے۔

ضابطہ(۱۳): بعض نحویوں کے نزدیک اسم اشارہ میں حرف نداء کو حذف کرنا جائز نہیں جب کہ بعض کے ہاں جائز ہے۔ جیسے ثُمَّ اَنْتُمْ ھٰؤُلَاءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَکُمْ اَیْ یَا ھٰؤُلَاءِ

ضابطہ(۱۴): بُعد کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) بعد مکانی (۲) بعد رتبی

بعد مکانی کا مطلب یہ ہے کہ مشار الیہ مکان کے اعتبار سے دور ہو۔ جیسے ذٰلِکَ الْقَمَرُ ... اور

بعد رتبی کا مطلب یہ ہے کہ مشار الیہ رتبہ کے اعتبار سے بلند ہو۔ جیسے ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْهِ

﴿ضوابط برائے اسمائے موصولہ﴾

ضابطہ(۱) : اسماء موصولہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اسماء موصولہ خاصہ (۲) اسماء موصولہ مشترکہ

اسماء موصولہ خاصہ وہ ہیں جنھیں مقتضائے کلام کے مطابق واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث لایا جائے۔ یہ دس ہیں۔ اَلَّذِیْ ، اَلَّذَانِ ، اَلَّذَیْنِ ، اَلَّذِیْنَ ، اَلَّتِیْ ، اَللَّتَانِ ، اَللَّتَیْنِ ، اَللَّاتِیْ ، اَللَّوَاتِیْ اَللَّا ئِیْ اور اسماء موصولہ مشترکہ وہ ہیں جن میں واحد تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث مشترک ہو، یعنی سب کے لیے ایک ہی لفظ ہو۔ جیسے مذکورہ اسماء کے علاوہ باقی اسماء موصولہ مَنْ ، مَا ، ذُوْ ، اَیٌّ اور الف لام

نیز اسماء موصولہ خاصہ مخصوص بالموصول ہیں اور اسماء موصولہ مشترکہ غیر مخصوص بالموصول ہیں یعنی موصول کے علاوہ دیگر معانی کے لیے بھی آتے ہیں۔

ضابطہ(۲) : اسم موصول ہمیشہ اپنے صلہ کے ساتھ مل کر جملہ کا جزو (فاعل، مفعول بہ، مبتداء اور خبر وغیرہ) بنتا ہے۔ .... صلہ اس جملہ کو کہتے ہیں جو اسم موصول کے بعد مذکور ہو اور اس میں ایک ضمیر ہو جو اسم موصول کی طرف لوٹ رہی ہو۔ اس لوٹنے والی ضمیر کو عائد کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَ الَّذِیْ ضَرَبَکَ اس مثال میں ضَرَبَکَ پورا جملہ صلہ ہے اور ضَرَبَ میں ھُوَ ضمیر عائد ہے جو اسم موصول کی طرف لوٹ رہی ہے۔

ضابطہ(۳) : صلہ بننے والا جملہ کبھی تو جملہ صریحہ ہوتا ہے، جیسے جَاءَ الَّذِیْ ضَرَبَکَ کبھی جملہ مؤوّلہ ہوتا ہے، جیسے اَلضَّارِبُ جو اَلَّذِیْ یَضْرِبُ کی تاویل میں ہے اور کبھی جملہ کی تقدیر میں ہوتا ہے۔ جیسے اَلَّذِیْ فِی الدَّارِ جو اَلَّذِیْ ثَبَتَ فِی الدَّارِ کی تقدیر میں ہے۔

ضابطہ(۴) : اسم موصول کے صلہ میں عائد کو چند مقامات میں حذف کرنا جائز ہے۔

۱۔ جب ضمیر منصوب متصل عائد بن رہی ہو۔ جیسے لَا تَقُلْ مَا لَا تَعْلَمُ وَإِنْ قَلَّ مَا تَعْلَمُ ای لَا تَقُلْ مَالَا تَعْلَمُهُ وَإِنْ قَلَّ مَا تَعْلَمُهُ ، ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ای ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُهُ وَحِيْدًا

۲۔ ضمیر مجرور متصل بحرف الجر عائد بن رہی ہو۔ جیسے اِقْتَرِبْ مِمَّا يَقْتَرِبُ الْعُقَلَاءُ وَابْتَعِدْ عَمَّا يَبْتَعِدُوْنَ ای اِقْتَرِبْ مِمَّا يَقْتَرِبُ الْعُقَلَاءُ مِنْهُ وَابْتَعِدْ عَمَّا يَبْتَعِدُوْنَ مِنْهُ

۳۔ ضمیر مضاف الیہ ہو اور مضاف اسم فاعل ہو۔ جیسے اِقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ ای اِقْضِ مَا اَنْتَ قَاضِيْهِ

۴۔ اَیٌّ کا صدر صلہ ہو۔ جیسے اِقْرَأْ اَيًّا نَافِعٌ ای اِقْرَأْ اَيًّا هُوَ نَافِعٌ

ضابطہ (۵) : عائد بننے والی ضمیر کی اسم موصول خاص کے ساتھ واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں مطابقت ضروری ہے اور اسم موصول مشترک میں دو وجہیں جائز ہیں۔

۱۔ لفظ کا اعتبار کر کے ضمیر واحد مذکر لائی جائے۔

۲۔ معنی کا اعتبار کر کے اس کے مطابق لائی جائے۔ لیکن اول صورت کثیر الاستعمال ہے۔ جیسے جَاءَ مَنْ ضَرَبَ کا ترجمہ اگر یہ کیا جائے کہ ''آئے وہ دو مرد جنھوں نے مارا'' تو لفظ کا اعتبار کر کے جَاءَ مَنْ ضَرَبَ بھی کہہ سکتے ہیں اور معنی کا لحاظ کر کے جَاءَ مَنْ ضَرَبَا بھی کہہ سکتے ہیں دونوں باتوں میں اختیار ہے۔ ذیل کے نقشہ سے اس مسئلہ کو بخوبی سمجھ لو۔

اردو فقرات	صیغہ کی کیفیت	برعایت لفظ عربی جملے	برعایت معنی عربی جملے
آیا وہ ایک مرد جس نے مارا	واحد مذکر	جَاءَ مَنْ ضَرَبَ	جَاءَ مَنْ ضَرَبَ
آئے وہ دو مرد جنھوں نے مارا	تثنیہ مذکر	جَاءَ مَنْ ضَرَبَ	جَاءَ مَنْ ضَرَبَا
آئے وہ سب مرد جنھوں نے مارا	جمع مذکر	جَاءَ مَنْ ضَرَبَ	جَاءَ مَنْ ضَرَبُوْا
آئی وہ ایک عورت جس نے مارا	واحدہ مؤنث	جَاءَ مَنْ ضَرَبَ	جَاءَتْ مَنْ ضَرَبَتْ
آئیں وہ دو عورتیں جنھوں نے مارا	تثنیہ مؤنث	جَاءَ مَنْ ضَرَبَ	جَاءَتْ مَنْ ضَرَبَتَا
آئیں وہ سب عورتیں جنھوں نے مارا	جمع مؤنث	جَاءَ مَنْ ضَرَبَ	جَاءَتْ مَنْ ضَرَبْنَ

کبھی ایسے ہوتا ہے کہ پہلے لفظ کی رعایت کر کے واحد مذکر کی ضمیر لوٹا لیتے ہیں، بعد میں معنی کی رعایت کر کے اس کے مطابق ضمیر لوٹائی جاتی ہے۔ جیسے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ

الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ

کبھی پہلے لفظ کی پھر معنی کی اور پھر لفظ کی رعایت کی جاتی ہے۔جیسے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ٥ وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّى مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

ضابطہ (٦) : صلہ کا موصول سے مؤخر اور اس کے ساتھ متصل ہونا ضروری ہے پس صلہ یا اس کے کسی جزو کی موصول پر تقدیم جائز نہیں ہوگی۔لہذا اَلْيَوْمَ الَّذِينَ اجْتَهَدُوا يُكْرَمُونَ غَدًا نہیں کہا جائے گا۔بلکہ کہا جائے گا اَلَّذِينَ اجْتَهَدُوا الْيَوْمَ يُكْرَمُونَ غَدًا

فائدہ : الف لام بمعنی اَلَّذِی کے اسم موصول ہونے کے لیے چند شرطیں ہیں۔

۱۔ اس کا مدخول اسم فاعل یا اسم مفعول ہو۔

۲۔ اشتقاق کا معنی باقی رہے۔

۳۔ حال یا استقبال کے معنی میں ہو۔

ضابطہ (٧) : الف لام بمعنی اَلَّذِی کا صلہ اسم فاعل اور اسم مفعول کا صیغہ ہی ہوتا ہے لہذا جیسا اسم فاعل اور اسم مفعول کا صیغہ ہوگا ویسا ہی الف لام کا ترجمہ ہوگا۔درج ذیل نقشہ سے اس کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

کیفیت	اسم فاعل کے صیغے	''ال'' جس معنی میں ہے	اسم مفعول کے صیغے	''ال'' جس معنی میں ہے
واحد مذکر	اَلضَّارِبُ	اَلَّذِي يَضْرِبُ	اَلْمَضْرُوْبُ	اَلَّذِي يُضْرَبُ
تثنیہ مذکر	اَلضَّارِبَانِ	اَلَّذَانِ يَضْرِبَانِ	اَلْمَضْرُوْبَانِ	اَلَّذَانِ يُضْرَبَانِ
جمع مذکر	اَلضَّارِبُوْنَ	اَلَّذِيْنَ يَضْرِبُوْنَ	اَلْمَضْرُوْبُوْنَ	اَلَّذِيْنَ يُضْرَبُوْنَ
واحد مؤنث	اَلضَّارِبَةُ	اَلَّتِي تَضْرِبُ	اَلْمَضْرُوْبَةُ	اَلَّتِي تُضْرَبُ
تثنیہ مؤنث	اَلضَّارِبَتَانِ	اَللَّتَانِ تَضْرِبَانِ	اَلْمَضْرُوْبَتَانِ	اَللَّتَانِ تُضْرَبَانِ
جمع مؤنث	اَلضَّارِبَاتُ	اَللَّاتِي يَضْرِبْنَ	اَلْمَضْرُوْبَاتُ	اَللَّاتِي يُضْرَبْنَ

ضابطہ (۸) : مَنْ اکثر ذوی العقول کے لیے آتا ہے البتہ بعض مقامات میں غیر ذوی العقول کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ جہاں غیر عاقل کو عاقل کے منزلہ میں رکھا جائے۔ جیسے وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْمِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

۲۔ جہاں غیر ذوی العقول کو عاقل کے ساتھ حکم واحد میں ملا دیا جائے۔ جیسے اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ یہاں عدم خلق کا حکم انسانوں، جنات، ملائکہ اور اصنام (بتوں) سب کو شامل ہے۔

۳۔ جہاں غیر عاقل عاقل کے ساتھ ملا ہوا ہو عموم میں جس کی تفصیل حرف مِنْ کے ساتھ ہو رہی ہو۔ جیسے وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ

اور مَا اکثر غیر ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے البتہ کبھی کبھی ذوی العقول کے لیے بھی استعمال ہو جاتا ہے۔ جیسے فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ

فائدہ : ذَا کے اسم موصول ہونے کے لیے تین شرطیں ہیں۔

۱۔ اس سے پہلے مَنْ یا مَا استفہامیہ ہو۔

۲۔ مَنْ یا مَا استفہامیہ سے مل کر ایک کلمہ مراد نہ ہو۔

۳۔ اشارہ مراد نہ ہو۔ احترازی مثال، جیسے مَنْ ذَا الْقَائِمُ اَیْ مَنْ هٰذَا الْقَائِمُ ، لِمَا ذَا اَتَيْتَ اَیْ لِمَ اَتَيْتَ اتفاقی مثال، جیسے مَا ذَا اَنْزَلَ رَبُّكُمْ اَیْ مَا الَّذِیْ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ، مَنْ ذَا لَقِيْتَ اَیْ مَنِ الَّذِیْ لَقِيْتَ

ضابطہ (۹) : اسماء موصولہ سب مبنی ہیں سوائے اَیٌّ کے، کہ یہ معرب ہے اور اس پر تینوں حرکات آتی ہیں۔ جیسے يُفْلِحُ اَيٌّ هُوَ مُجْتَهِدٌ ، اَكْرَمْتُ اَيًّا هُوَ مُجْتَهِدٌ ، اَحْسَنْتُ اِلٰى اَيِّ هُمْ مُجْتَهِدُوْنَ ... البتہ جب یہ مضاف ہو اور صدر صلہ محذوف ہو تو اس وقت ان کو برضمہ پڑھنا بھی جائز ہے۔ جیسے اَكْرِمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ اَخْلَاقًا ، ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا

ضابطہ (۱۰) : اسماء موصولہ کی ترکیب یوں ہوگی کہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر.....

۱۔ کبھی فاعل بنے گا۔ جیسے جَاءَ الَّذِیْ ضَرَبَکَ

۲۔ کبھی نائب فاعل بنے گا۔ جیسے ضُرِبَ الَّذِیْ ذَهَبَ اِلَی السُّوْقِ

۳۔ کبھی مفعول بہ بنے گا۔ جیسے رَأَیْتُ الَّذِیْ ضَرَبَکَ

۴۔ کبھی مبتداء بنے گا۔ جیسے اَلَّذِیْ ضَرَبَکَ زَیْدٌ

۵۔ کبھی خبر بنے گا۔ جیسے اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ

۶۔ کبھی محلا مجرور ہوگا۔ جیسے مَرَرْتُ بِالَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْآنَ

۷۔ کبھی ماقبل کی صفت ، کبھی عطف بیان اور کبھی بدل بنے گا۔ جیسے اَرَئَیْتَکَ هٰذَا الَّذِیْ کَرَّمْتَ عَلَیَّ (اَرَأَیْتَکَ میں کاف حرف خطاب ہے ترکیب میں کچھ نہیں بنے گا۔)

ضابطہ (۱۱) : کبھی موصول کو حذف کر دیا جاتا ہے جب اپنے ہم مثل پر معطوف ہو بشرطیکہ حذف کی وجہ سے التباس لازم نہ آئے۔ جیسے حسان بن ثابتؓ کا قول ہے۔ ع

فَمَنْ یَّهْجُوْ رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْکُمْ :: وَیَمْدَحُهٗ وَیَنْصُرُهٗ سَوَاءٌ ....اَیْ مَنْ یَّهْجُوْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ یَّمْدَحُهٗ وَمَنْ یَّنْصُرُهٗ

ضابطہ (۱۲) : کبھی قرینہ لفظیہ کی وجہ سے صلہ کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے کوئی کہے۔ مَنْ رَأَیْتَهٗ فِی الْمَکْتَبَةِ تو جواب میں کہا جائے عَمْرٌو اِنِ الَّذِیْ ...اَیِ الَّذِیْ رَأَیْتُهٗ فِی الْمَکْتَبَةِ ...اور کبھی قرینہ معنویہ کی وجہ سے حذف کیا جاتا ہے جیسے فخر کے موقع پر کہا جائے اَنَا الَّذِیْ ... اَیْ اَنَا الَّذِیْ هَزَمْتُکَ

ضوابط برائے تعریف و تنکیر

ضابطہ (۱) : اسماء میں اصل تنکیر ہے اور تعریف اس کی فرع ہے۔

ضابطہ (۲) : بعض [illegible] اضافت الی المعرفہ کے باوجود نکرہ رہتے ہیں انھیں ''اسماء متوغلہ فی الابہام''

کہتے ہیں۔ جیسے لفظ مِثْلٌ ، نَحْوٌ ، غَیْرٌ، شِبْہٌ ، شَانٌ ، سِوٰی وغیرہ

ضابطہ (۳) : معرفہ بالنداء تب معرفہ بنے گا جب تعیین مقصود ہو ورنہ نکرہ ہی رہے گا۔ جیسے کوئی اندھا آدمی کہے یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ

ضابطہ (۴) : عدد کو الف لام کے ذریعے معرفہ بنانا ہو تو دیکھیں کہ وہ عدد مفرد ہے یا مرکب بنائی یا مضاف یا معطوف علیہ و معطوف۔ اگر مفرد ہو تو عام اسماء کی طرح اس پر الف لام داخل کیا جائے گا، جیسے اَلْوَاحِدُ ، اَلْاِثْنَانِ ، اَلثَّلَاثَۃ اگر مرکب بنائی ہو تو پہلے جزو پر الف لام داخل کیا جائے گا، جیسے اَلْاَحَدَ عَشَرَ ، اَلتِّسْعَۃَ عَشَرَ ..... اگر مضاف ہو تو مضاف الیہ پر الف لام داخل کیا جائے گا۔ جیسے ثَلَاثَۃُ الْاَقْلَامِ ، سِتَّۃُ الْکُتُبِ ..... اگر اضافت میں تعدد ہو تو آخری مضاف الیہ پر الف لام داخل کیا جائے گا۔ جیسے خَمْسُ مِاَۃِ الْاَلْفِ ، سَبْعَۃُ الاٰفِ الدِّرْھَمِ ، خَمْسُ مِاَۃِ اَلْفِ دِیْنَارِ الرَّجُلِ اگر معطوف علیہ و معطوف ہو تو دونوں جزوں پر الف لام داخل کیا جائے گا۔ جیسے اَلْخَمْسَۃُ وَالْخَمْسِیْنَ رَجُلًا ، اَلسِّتُّ وَ الثَّمَانِیْنَ اِمْرَاَۃً

فائدہ: لفظ اللہ اعرف المعارف ہے اس کے بعد ترتیب یہ ہے کہ پہلا درجہ مضمرات کا ہے دوسرا اَعلام کا ، تیسرا اسماء اشارات کا، چوتھا معرف باللام اور موصولات کا (بعض نے معرف باللام کو موصول سے اعرف قرار دیا ہے۔) باقی رہا مضاف، تو وہ اپنے مضاف الیہ کا درجہ لے لیتا ہے اور اس کی قوت کے مساوی ہوتا ہے سوائے مضاف الی المضمر کے کہ اس کے لیے علم کا مرتبہ ہوگا۔ پھر مضمرات میں سے پہلا درجہ ضمیر متکلم، دوسرا ضمیر مخاطب اور تیسرا ضمیر غائب کا ہے۔

ضوابط برائے علم

علم ”اس اسم کو کہتے ہیں جو شئی معین کے لیے وضع کیا گیا ہو اس حال میں کہ وضع واحد کے ساتھ اپنے غیر کو شامل نہ ہو“ علم کے بارے چند ضوابط درج ذیل ہیں۔

ضابطہ (۱) : علم کی تین قسمیں ہیں۔ اسم ، کنیت اور لقب

اگر اس کے شروع میں لفظ اَبٌ ، اُمٌّ ، اِبنٌ یا بِنت ہو تو اسے "کنیت" کہتے ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں لیکن اس سے مدح یا ذم مقصود ہو تو اسے "لقب" کہتے ہیں، اگر اس کے شروع میں اَب یا اُم وغیرہ بھی نہ ہو اور اس سے مدح یا ذم بھی مقصود نہ ہو تو اسے "اسم اور علم محض" کہتے ہیں۔

ضابطہ (۲) : علم کبھی مفرد ہوتا ہے، جیسے زَیْدٌ ،عُمَرُ ،کبھی مرکب اضافی ہوتا ہے جیسے عَبْدُ اللّٰهِ عَبْدُ الرَّحْمٰن کبھی مرکب مزجی (منع صرف) ہوتا ہے، جیسے مَعْدِیْکَرِبُ ، بَعْلَبَکُّ کبھی مرکب صوتی ہوتا ہے جیسے سِیْبَوَیْهِ اور کبھی مرکب اسنادی ہوتا ہے۔ جیسے جَادَ الْحَقُّ ، تَأَبَّطَ شَرًّا

ضابطہ (۳) : جب اسم اور لقب جمع ہو جائیں تو اسم کو مقدم اور لقب کو مؤخر کرنا واجب ہے جیسے عُمَرُ الْفَارُوْقُ ، عُثْمَانُ الْغَنِیُّ ، اُوَیْسُ الْقَرَنِیُّ ، هَارُوْنُ الرَّشِیْد... البتہ اگر لقب مشہور ہو تو اس کی تقدیم جائز ہے۔ جیسے اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ... اور اگر اسم اور کنیت جمع ہو جائیں تو ترتیب ضروری نہیں ہے۔ جیسے اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ ، عُمَرُ اَبُوْحَفْصٍ

ضابطہ (۴) : علم کو تثنیہ یا جمع لانے سے وہ نکرہ بن جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کو معرفہ بنانے کے لیے الف لام داخل کیا جاتا ہے۔ جیسے اَلزَّیْدَانِ ، اَلزَّیْدُوْنَ

ضابطہ (۵) : کسی مرد کے نام کو جمع لانا ہو تو دو صورتیں جائز ہیں۔

جمع مذکر سالم لایا جائے جیسے زَیْدٌ سے زَیْدُوْنَ یا جمع مکسر لایا جائے جیسے زَیْدٌ سے اَزْیَادٌ البتہ پہلی صورت بہتر ہے۔ اسی طرح کسی عورت کے نام کو جمع لانا ہو تو وہاں بھی دو صورتیں جائز ہیں۔ جمع مؤنث سالم لایا جائے جیسے زَیْنَبُ سے زَیْنَبَاتٌ یا جمع مکسر لایا جائے جیسے زَیْنَبُ سے زَیَانِبُ البتہ پہلی صورت بہتر ہے۔

ضابطہ (۶) : جب کسی کلمہ سے لفظ مراد لیا جائے اس کا معنی مراد نہ لیا جائے تو یہ علم ہوگا۔ جیسے اینَ "کلمة الاستفهام" اور ضرب "فعل ماض"

فائدہ: علم کی باعتبار تشخص وعدم تشخص دو قسمیں ہیں۔ (۱) علم متشخص (۲) علم جنس

(۱) **علم مشخص** : جو اصل وضع میں ایک شخص کے ساتھ مختص ہو۔ جیسے خالد ، عمرو وغیرہ

(۲) **علم جنس** : جو جنس کے تمام افراد کو شامل ہو۔ جیسے نجاشی (ہر بادشاہ حبشہ کو کہا جاتا تھا)

ضوابط برائے تذکیر وتانیث

ضابطہ(۱) : اگر اسم فاعل کا صیغہ مؤنث کے ساتھ خاص ہو تو وہ " فَاعِلٌ " کے وزن پر آئے گا تاء تانیث کے بغیر۔ جیسے حَائِضٌ ، حَامِلٌ ، طَالِقٌ وغیرہ

ضابطہ(۲) : تذکیر وتانیث صرف اسماء میں متحقق ہوتی ہے لہذا کوئی فعل یا حرف مذکر و مؤنث نہیں ہوگا، ہاں فعل یا حرف بول کر اس کا لفظ مراد لیا جائے تو پھر ان میں بھی تذکیر وتانیث آسکتی ہے۔

ضابطہ(۳) : چند اوزان اور اسماء ایسے ہیں جو مذکر و مؤنث کے لیے برابر استعمال ہوتے ہیں۔

(۱) اسم تفضیل جو مِنْ کے ساتھ مستعمل ہو۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو ، ھِنْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو

(۲) حروف تہجی کے نام۔

(۳) جو کلمہ مِفْعَلٌ کے وزن پر ہو۔ جیسے مِغْشَمٌ ، مِقْوَلٌ

(۴) جو کلمہ مِفْعَالٌ کے وزن پر ہو۔ جیسے مِعْطَارٌ ، مِقْوَالٌ

(۵) جو کلمہ مِفْعِیْلٌ کے وزن پر ہو۔ جیسے مِعْطِیْرٌ ، مِسْکِیْرٌ

(۶) جو کلمہ فَعُوْلٌ کے وزن پر بمعنی فَاعِلٌ ہو۔ جیسے صَبُوْرٌ ، غَیُوْرٌ

(۷) جو کلمہ فَعِیْلٌ کے وزن پر بمعنی مَفْعُوْلٌ ہو۔ جیسے قَتِیْلٌ ، جَرِیْحٌ

(۸) جو کلمہ فِعْلٌ کے وزن پر بمعنی مَفْعُوْلٌ ہو۔ جیسے ذِبْحٌ ، طِحْنٌ

(۹) جو کلمہ فِعْلٌ کے وزن پر بمعنی مفعُوْلٌ ہو۔ جیسے جَزَرٌ ، سَلَبٌ

(۱۰) مصدر سے وصفی معنی مراد ہو۔ جیسے عَدْلٌ ، حَقٌّ

پس کہا جائے گا رَجُلٌ مِغْشَمٌ و مِقْوَالٌ و مِسْکِیْرٌ و غَیُوْرٌ و قَتِیْلٌ و عَدْلٌ ، جَمَلٌ ذِبْحٌ و جَزَرٌ

اِمْرَأَۃٌ مِغْشَمٌ وَمِقْوَالٌ وَمِسْکِیْرٌ وَغَیُوْرٌ وَقَتِیْلٌ وَعَدْلٌ ، نَاقَۃٌ ذِبْحٌ وَجَزَرٌ

ضابطہ (۴): کبھی مؤنث کو مذکر یا مذکر کو مؤنث بنایا جاتا ہے معنی پر حمل کرکے۔ جیسے ثَلاثَۃُ اَنْفُسٍ ، جَاءَتْہُ کِتَابِیْ پہلی مثال میں اَنْفُس "اَشْخَاص" کے معنی میں اور دوسری مثال میں کتاب "رِسَالَۃ" کے معنی میں ہے۔

ضابطہ (۵) : اسم جنس میں تذکیر وتانیث دونوں برابر ہیں۔ جیسے اِنْعَقَرَ النَّخْلُ ، اِنْعَقَرَتِ النَّخْلُ ، اَلنَّخْلُ اِنْعَقَرَ ، اَلنَّخْلُ اِنْعَقَرَتْ

ضوابط برائے تثنیہ

ضابطہ (۱) : تثنیہ کے لیے تین شرطیں ہیں۔ ۱۔ دو پر دلالت کرے ۲۔ اس کے آخر میں الف یا یاء ما قبل مفتوح اور نون مکسورہ ہو ۳۔ اس کے مادے سے مفرد موجود ہو۔ جیسے رَجُلَانِ
اگر کوئی اسم دو پر دلالت کرے لیکن دوسری دو شرطیں یا ان میں سے ایک اس میں نہ پائی جائے تو اسے تثنیہ نہیں کہیں گے بلکہ مشابہ بالتثنیہ یا ملحق بالتثنیہ کہیں گے۔ جیسے اِثْنَانِ ، اِثْنَتَانِ ، ثِنْتَانِ ، کِلَا ، کِلْتَا

ضابطہ (۲) : کبھی کبھی جمع کو جَمَاعَتَیْنِ یا فِرْقَتَیْنِ یا نَوْعَیْنِ کی تاویل میں کرکے اس کا تثنیہ لاتے ہیں۔ جیسے جِمَالَانِ ، رِمَاحَانِ ، بِلَادَانِ وغیرہ

ضابطہ (۳) : کبھی کبھی جمع کو تثنیہ کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے خصوصاً جب تثنیہ کی ضمیر کی طرف مضاف ہو۔ جیسے فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَھُمَا ، فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا

ضابطہ (۴) : اگر اسم مقصور سے تثنیہ بنانا ہو تو دیکھیں کہ وہ ثلاثی ہے یا زائد علی الثلاثی اگر ثلاثی ہو تو دیکھیں اس کا الف اصل میں واؤ تھا یا یاء، اگر واؤ تھا تو اسے واؤ سے بدل دیں، جیسے عَصًا سے عَصَوَانِ اور اگر یاء تھا تو اسے یاء سے تبدیل کردیں جیسے فَتًی سے فَتَیَانِ

اور اگر زائد علی الثلاثی ہو تو اس کے الف کو ہر حال میں یاء سے تبدیل کریں گے۔ جیسے حُبْلٰی سے حُبْلَیَانِ ، مُصْطَفٰی سے مُصْطَفَیَانِ اور مُسْتَشْفٰی سے مُسْتَشْفَیَانِ

ضابطہ (۵) : اگر اسم ممدود سے تثنیہ بنانا مقصود ہو تو دیکھیں اس کا ہمزہ اصلی ہے، تانیث کے لیے زیادہ کیا گیا ہے، واؤ یا یاء سے بدلا ہے یا الحاق کے لیے زیادہ کیا گیا ہے۔

اگر اصلی ہو تو اپنے حال پر چھوڑ دیں۔ جیسے قُرَّاءٌ سے قُرَّاءَانِ ، اگر تانیث کے لیے زیادہ کیا گیا ہو تو واؤ سے بدل دیں۔ جیسے حَسْنَاءُ سے حَسْنَاوَانِ البتہ الف تانیث سے پہلے اگر واؤ ہو تو ہمزہ کو اپنے حال پر چھوڑنا بھی جائز ہے۔ جیسے عَشْوَاءُ سے عَشْوَاءَانِ یا عَشْوَاوَانِ

اور اگر واؤ یا یاء سے بدلا ہے یا الحاق کے لیے زیادہ کیا گیا ہے تو اس میں دو وجہیں جائز ہیں یعنی اپنے حال پر چھوڑ دیں یا واؤ سے بدل دیں۔ جیسے کِسَاءٌ سے کِسَاءَانِ یا کِسَاوَانِ ، غِطَاءٌ سے غِطَاءَانِ یا غِطَاوَانِ اسی طرح عِلْبَاءٌ سے عِلْبَاءَانِ یا عِلْبَاوَانِ

ضابطہ (۶): اگر ایسے اسم سے تثنیہ بنانا مقصود ہو جس کے آخر سے کوئی حرف حذف ہوا ہو تو دیکھیں وہ حرف اضافت کے وقت لوٹایا جاتا ہے یا نہیں، اگر لوٹایا جاتا ہے تو تثنیہ بناتے وقت بھی لوٹایا جائے گا۔ جیسے اَبٌ ، اَخٌ ، حَمٌ ، قَاضٍ ، دَاعٍ (جو اصل میں اَبَوٌ ، اَخَوٌ ، حَمَوٌ ، قَاضِیٌ ، دَاعِیٌ تھے) سے تثنیہ بناتے وقت کہیں گے اَبَوَانِ ، اَخَوَانِ ، حَمَوَانِ ، قَاضِیَانِ ، دَاعِیَانِ کیوں کہ اضافت کے وقت کہتے ہیں اَبُوکَ ، اَخُوکَ ، حَمُوکَ ، قَاضِیکَ ، دَاعِیکَ اور اگر وہ حرف محذوف اضافت کے وقت نہیں لوٹایا جاتا تو تثنیہ بناتے وقت بھی نہیں لوٹایا جائے گا۔ جیسے یَدٌ ، غَدٌ دَمٌ ، فَمٌ ، اِسْمٌ ، اِبْنٌ ، سَنَۃٌ ، لُغَۃٌ (جو اصل میں یَدَیٌ ، غَدَوٌ ، دَمَوٌ ، فُوْہٌ ، سَمَوٌ ، بَنَوٌ ، سَنَوٌ ، لُغَوٌ تھے۔) سے تثنیہ بناتے وقت کہیں گے یَدَانِ ، غَدَانِ ، دَمَانِ ، فَمَانِ ، اِسْمَانِ ، اِبْنَانِ ، سَنَتَانِ لُغَتَانِ کیوں کہ اضافت کے وقت کہتے ہیں یَدُکَ ، غَدُکَ ، دَمُکَ ، فَمُکَ ، اِسْمُکَ اِبْنُکَ ، سَنَتُکَ ، لُغَتُکَ

ضابطہ (۷) : تثنیہ کا نون ہمیشہ مکسور ہوتا ہے اور اضافت کے وقت گر جاتا ہے۔ جیسے غُلَامَا زَیْدٍ

ضوابط برائے جمع مذکر سالم

ضابطہ(۱) : جمع مذکر سالم صرف دو چیزوں سے آتی ہے یعنی علم اور صفت سے۔

علم کے لیے تین شرطیں ہیں

۱۔ مذکر عاقل کے لیے ہو۔ احترازی مثال، جیسے زَیْنَبُ

۲۔ تاء سے خالی ہو۔ احترازی مثال، جیسے حَمْزَۃُ

۳۔ ترکیب سے خالی ہو۔ احترازی مثال، جیسے سِیْبَوَیْہِ ، مَعْدِیْکَرَبَ

مطابقی مثال، جیسے زَیْدٌ ، سَعِیْدٌ سے زَیْدُوْنَ ، سَعِیْدُوْنَ

اور صفت کے لیے پانچ شرطیں ہیں۔

۱۔ مذکر عاقل کی ہو۔ احترازی مثال، جیسے شَامِخٌ یہ صفت ہے جَبَلٌ کی

۲۔ تاء سے خالی ہو۔ احترازی مثال، جیسے عَالِمَۃٌ ، کَاتِبَۃٌ

۳۔ اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو جس کی مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر ہو۔ جیسے اَحْمَرُ ، حَمْرَاءُ

۴۔ فَعْلَانُ کے وزن پر نہ ہو جس کی مؤنث فَعْلٰی کے وزن پر ہو۔ جیسے سَکْرَانُ ، سَکْرٰی

۵۔ ایسی صفت نہ ہو جس میں تذکیر و تانیث برابر ہو۔ جیسے صَبُوْرٌ ، جَرِیْحٌ

مطابقی مثال، جیسے عَالِمٌ ، کَاتِبٌ سے عَالِمُوْنَ ، کَاتِبُوْنَ

ضابطہ(۲) : اگر اسم ممدود سے جمع مذکر سالم بنانا مقصود ہو تو اس کے ہمزہ کا وہی حکم ہوگا جو تثنیہ کی بحث میں گزر چکا ہے یعنی اصلی ہو تو اپنے حال پر چھوڑ دیں جیسے قُرَّاءٌ سے قُرَّاؤُوْنَ اگر تانیث کے لیے زیادہ کیا گیا ہو تو اس کو واؤ سے بدل دیں، جیسے زَکَرِیَّاءُ سے زَکَرِیَّاوُوْنَ اگر واؤ یا یاء سے بدلا ہوا ہے یا الحاق کے لیے زیادہ کیا گیا ہے تو اس میں دو وجہیں جائز ہیں یعنی اپنے حال پر چھوڑ دیں یا واؤ سے بدل دیں۔ جیسے غِطَاءٌ سے غِطَاؤُوْنَ اور غِطَاوُوْنَ اور عِلْبَاءٌ سے عِلْبَاؤُوْنَ اور عِلْبَاوُوْنَ

ضابطہ(۳) : اگر اسمِ مقصور سے جمع مذکر سالم بنانا مقصود ہو تو الف کو حذف کر دیں اور ماقبل پر فتحہ

باقی رکھیں۔ جیسے مُصْطَفٰی سے مُصْطَفَوْنَ (حالت رفعی میں) اور مُصْطَفَيْنَ (حالت نصبی اور جری میں) اسی طرح رِضًا سے رِضَوْنَ اور رِضَيْنَ

ضابطہ (۴) : اگر اسم منقوص سے جمع مذکر سالم بنانا مقصود ہو تو یاء کو حذف کر کے حالت رفعی میں ماقبل کو ضمہ دے دیں اور حالت جری میں ماقبل پر کسرہ باقی رکھیں۔ جیسے اَلْقَاضِيْ سے اَلْقَاضُوْنَ ، اَلْقَاضِيْنَ

ضابطہ (۵) : اگر کسی اسم کو جمع مذکر سالم والا اعراب دیا گیا ہو لیکن اس کے مادے سے مفرد موجود نہ ہو یا مفرد تو موجود ہو لیکن شرائط مذکورہ مفقود ہوں تو وہ جمع مذکر سالم نہیں ہوگا بلکہ ملحق بالجمع المذکر السالم ہو گا۔ جیسے اُولُوْ ، عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ ، بَنُوْنَ ، اَهْلُوْنَ ، اَرْضُوْنَ ، سِنُوْنَ ، عَالَمُوْنَ وغیرہ

ضابطہ (۶) : جمع مذکر سالم کا نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور بوقت اضافت گر جاتا ہے۔ جیسے مُسْلِمُوْ مِصْرَ

ضوابط برائے جمع مؤنث سالم

ضابطہ (۱) : جمع مؤنث سالم آٹھ قسم کے اسماء سے آتی ہے۔

۱۔ عورتوں کے اسماء میں سے ہو۔ جیسے مَرْيَمُ سے مَرْيَمَاتٌ ، زَيْنَبُ سے زَيْنَبَاتٌ

۲۔ جس اسم کے آخر میں تاء تانیث ہو۔ جیسے شَجَرَةٌ سے شَجَرَاتٌ ، وَرَقَةٌ سے وَرَقَاتٌ
البتہ بعض اسماء اس سے مستثنیٰ ہیں جیسے اِمْرَأَةٌ ، شَاةٌ ، اَمَةٌ ، اُمَّةٌ ، شَفَةٌ ، مِلَّةٌ۔ کیوں کہ ان کی جموع نِسَاءٌ ، شِيَاهٌ ، اِمَاءٌ ، اُمَمٌ ، شِفَاهٌ اور مِلَلٌ آتی ہیں۔

۳۔ جس اسم کے آخر میں الف مقصورہ برائے تانیث ہو۔ جیسے حُبْلٰى سے حُبْلَيَاتٌ

۴۔ جس کے آخر میں الف ممدودہ برائے تانیث ہو۔ جیسے عَذْرَاءُ سے عَذْرَاوَاتٌ

۵۔ غیر ذوی العقول کی تصغیر ہو۔ جیسے نُهَيْرٌ سے نُهَيْرَاتٌ اور جُبَيْلٌ سے جُبَيْلَاتٌ

۶۔ غیر ذوی العقول کی صفت ہو۔ جیسے شَامِخٌ سے شَامِخَاتٌ ، شَاهِقٌ سے شَاهِقَاتٌ

۷۔ وہ مصدر جو زائد علی الثلاثی ہو اور اپنے فعل کی تاکید کے لیے نہ ہو۔ جیسے اِكْرَامٌ سے اِكْرَامَاتٌ

اِنْعَامٌ سے اِنْعَامَاتٌ اور تَعْرِيْفٌ سے تَعْرِيْفَاتٌ

۸۔ لفظ اِبْنٌ اور ذُوْ اگر غیر عاقل کی طرف مضاف ہوں تو ان کی جمع جمع مؤنث سالم آتی ہے۔ جیسے اِبْنُ آوی سے بَنَاتُ آوی اور ذُوالْقَعْدَةِ سے ذَوَاتُ الْقَعْدَةِ

ان کے ماسواء اسماء کی جمع الف اور تاء کے ساتھ نہیں آتی مگر سماعی طور پر، جیسے سَمَاوَاتٌ ، اَرْضَاتٌ أُمَّهَاتٌ ، سِجِلَّاتٌ ، اَهِلَّاتٌ ، حَمَامَاتٌ ، اَصْطَبْلَاتٌ ، ثَيِّبَاتٌ ، شَمَالَاتٌ اسی طرح بعض جمع کی جموع، جیسے جِمَالَاتٌ، رِجَالَاتٌ، كِلَابَاتٌ، بُيُوْتَاتٌ ، دُوْرَاتٌ ، دِيَارَاتٌ ، قُطْرَاتٌ

ضابطہ (۲) : دو چیزیں جمع مؤنث سالم کے ساتھ ملحق ہیں۔

۱۔ أُولَاتٌ بمعنی صَاحِبَاتٌ

۲۔ اس جمع پر جو نام رکھا گیا ہو۔ جیسے عَرَفَاتٌ ، اَذْرِعَاتٌ

ضابطہ (۳) : جس اسم کے آخر میں تاء ہو جمع مؤنث سالم بناتے وقت تاء کو وجوبا حذف کریں گے جیسے فَاطِمَةُ سے فَاطِمَاتٌ ، شَجَرَةٌ سے شَجَرَاتٌ

ضابطہ (۴) : اسم ممدود سے جمع مؤنث سالم بنانی ہو تو اس کے ہمزہ کا وہی حکم ہے جو تثنیہ میں گزرا۔

ضابطہ (۵) : اسم مقصور سے جمع مؤنث سالم بنانی ہو تو اس کے الف کا وہی حکم ہے جو تثنیہ کی بحث میں گزرا ہے۔

ضابطہ (۶) : اگر کسی اسم کے آخر میں تاء ہو اور اس سے پہلے الف ہو جو واؤ یا یاء سے بدلا ہو تو جمع مؤنث سالم بناتے وقت تاء کر حذف کر دیں اور جو الف واؤ سے بدلا ہے اس کو واؤ سے بدل دیں اور جو یاء سے بدلا ہے اس کو یاء سے بدل دیں۔ جیسے صَلٰوةٌ سے صَلَوَاتٌ ، زَكٰوةٌ سے زَكَوَاتٌ فَتَاةٌ سے فَتَيَاتٌ اور نَوَاةٌ سے نَوَيَاتٌ .... البتہ جو الف یاء سے بدلا ہو اس سے پہلے ایک اور یاء ہو، جیسے حَيٰوةٌ تو اس صورت میں الف کو یاء سے نہیں بلکہ واؤ سے بدلیں گے۔ جیسے حَيَاةٌ سے حَيَوَاتٌ

ضابطہ (۷) : اگر کوئی اسم ثلاثی ہو جس کا فاءِ کلمہ مفتوح ہو اور عین کلمہ ساکن صحیح ہو تو جمع مؤنث سالم بناتے وقت عین کلمہ کو بھی فتحہ دیں گے۔ جیسے ظَبْيَةٌ سے ظَبَيَاتٌ ، وَرْدَةٌ سے وَرَدَاتٌ سَجْدَةٌ سے سَجَدَاتٌ اور اگر فاءِ کلمہ مضموم یا مکسور ہو تو اس میں تین وجہیں جائز ہیں۔

۱۔ فاءِ کلمہ کی اتباع۔ جیسے خُطْوَةٌ سے خُطُوَاتٌ ، فِقْرَةٌ سے فِقِرَاتٌ

۲۔ عین کلمہ کو فتحہ دینا۔ جیسے خُطْوَةٌ سے خُطَوَاتٌ اور فِقْرَةٌ سے فِقَرَاتٌ

۳۔ عین کلمہ کو اپنے حال پر باقی رکھنا۔ جیسے خُطْوَةٌ سے خُطْوَاتٌ اور فِقْرَةٌ سے فِقْرَاتٌ

ضوابط برائے جمع تکسیر

ضابطہ (۱): جمع تکسیر ثلاثی کی ہوگی یا رباعی وخماسی کی، ثلاثی کی ہو تو اس کے اوزان سماعی ہیں قیاس کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ اگر رباعی کی ہو تو فَعَالِلُ کے وزن پر آئے گی۔ جیسے جَعْفَرٌ سے جَعَافِرُ دِرْهَمٌ سے دَرَاهِمُ اور اگر خماسی کی ہو جس کا چوتھا حرف ''حرف علت'' نہ ہو تو وہ بھی فَعَالِلُ کے وزن پر آئے گی پانچویں حرف کے حذف کے ساتھ۔ جیسے جَحْمَرِشٌ سے جَحَامِرُ اور سَفَرْجَلٌ سے سَفَارِجُ اور اگر چوتھا حرف حرف علت ہو تو پھر فَعَالِيلُ کے وزن پر آئے گی۔ جیسے مِصْبَاحٌ سے مَصَابِيحُ ، عُصْفُورٌ سے عَصَافِيرُ اور قِنْدِيلٌ سے قَنَادِيلُ

ضابطہ (۲) : جمع تکسیر اشیاء کو اپنی اصل کی طرف لوٹاتی ہے۔ جیسے دِينَارٌ کی جمع ''دَنَانِيرُ'' کیوں کہ دِينَارٌ کی ''یاء'' نون سے بدل کر آئی ہے۔

ضوابط برائے جمع قلت وجمع کثرت

ضابطہ (۱) : جمع قلت کے چھ اوزان ہیں ان کے علاوہ سب جمع کثرت کے اوزان ہیں چند مشہور اوزان مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) فُعْلٌ جیسے حُمْرٌ (۲) فُعُلٌ جیسے کُتُبٌ (۳) فُعَلٌ جیسے غُرَفٌ (۴) فِعَلٌ جیسے حِجَجٌ

(۵) فُعَلَةٌ جیسے قُضَاةٌ (یہ اصل میں قُضَیَةٌ تھا) (۶) فَعَلَةٌ جیسے بَرَرَةٌ (۷) فَعْلٰی جیسے مَرْضٰی (۸) فِعَلَةٌ جیسے دِرَجَةٌ (۹) فُعَّلٌ جیسے رُکَّعٌ (۱۰) فُعَّالٌ جیسے ضُرَّابٌ (۱۱) فِعَالٌ جیسے جِبَالٌ (۱۲) فُعُوْلٌ جیسے قُلُوْبٌ (۱۳) فِعْلَانٌ جیسے غِلْمَانٌ (۱۴) فُعْلَانٌ جیسے حُمْلَانٌ (۱۵) فُعَلَاءُ جیسے عُلَمَاءُ (۱۶) اَفْعِلَاءُ جیسے اَنْبِیَاءُ

ضابطہ(۲): جمع قلت وجمع کثرت ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتی رہتی ہیں۔ جیسے ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ میں قُرُوْءٍ جمع کثرت ہے مگر جمع قلت کی جگہ استعمال ہوئی ہے حالاں کہ قَرْءٌ کی جمع قلت بھی موجود ہے، اور وہ اَقْرَاءٌ ہے۔

ضابطہ(۳): جن اسماء کی جمع قلت ہی آتی ہے جیسے رِجْلٌ کی جمع اَرْجُلٌ ہی آتی ہے، یا جن اسماء کی جمع کثرت ہی آتی ہے جیسے رَجُلٌ کی جمع رِجَالٌ ہی آتی ہے تو ان صورتوں میں یہ جمع قلت اور کثرت دونوں میں مشترک ہوگی۔

ضابطہ(۴): اسم مصغر کی جمع تکسیر کثرت کے لیے نہیں آتی اس لیے کہ تصغیر قلت پر دلالت کرتی ہے۔

ضوابط برائے جمع منتہی الجموع

ضابطہ(۱): جمع منتہی الجموع کے بہت سے اوزان آتے ہیں اور وہ سب ثلاثی کے ہیں رباعی اور خماسی کے لیے ان میں سے صرف دو ہیں فَعَالِلُ اور فَعَالِیْلُ البتہ بعض ثلاثی مزید فیہ بھی اس وزن پر آجاتے ہیں۔ چند اوزان مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) فَعَالِلُ جیسے دَرَاهِمُ	(۲) فَعَالِیْلُ جیسے دَنَانِیْرُ	(۳) اَفَاعِلُ جیسے اَنَامِلُ
(۴) اَفَاعِیْلُ جیسے اَسَالِیْبُ	(۵) تَفَاعِلُ جیسے تَجَارِبُ	(۶) تَفَاعِیْلُ جیسے تَسَابِیْحُ
(۷) مَفَاعِلُ جیسے مَسَاجِدُ	(۸) مَفَاعِیْلُ جیسے مَصَابِیْحُ	(۹) یَفَاعِلُ جیسے یَحَامِدُ
(۱۰) یَفَاعِیْلُ جیسے یَنَابِیْعُ	(۱۱) فَوَاعِلُ جیسے خَوَاتِمُ	(۱۲) فَوَاعِیْلُ جیسے طَوَاحِیْنُ

(۱۳) فَیَاعِلُ جیسے صَیَارِفُ (۱۴) فَیَاعِیْلُ جیسے صَیَادِیْحُ (۱۵) فَعَائِلُ جیسے صَحَائِفُ
(۱۶) فَعَالٰی جیسے عَذَارٰی (۱۷) فَعَالِیُّ جیسے کَرَاسِیُّ

ضابطہ (۲): صیغہ منتہی الجموع کو جمع مذکر سالم کے وزن پر لایا جا سکتا ہے بشرطیکہ مذکر عاقل کے لیے ہو۔ جیسے اَفَاضِلُ سے اَفَاضِلُوْنَ اور جمع مؤنث سالم کے وزن پر بھی لایا جا سکتا ہے بشرطیکہ مؤنث یا مذکر غیر عاقل کے لیے ہو۔ جیسے صَوَاحِبُ سے صَوَاحِبَاتٌ

ضابطہ: جمع کے لیے چار شرطیں ہیں۔

۱۔ دو سے زائد پر دلالت کرے۔ ۲۔ اس کے مادہ سے مفرد موجود ہو۔ ۳۔ جمع کے اوزان میں سے کوئی وزن ہو۔ ۴۔ اس پر جمع والے احکام جاری ہوتے ہوں۔

اگر کوئی اسم دو سے زائد پر دلالت کرے مگر باقی تین شرطوں میں سے کوئی اس میں نہ پائی جائے تو اسے ''اسم جمع'' کہتے ہیں۔ جیسے قَوْمٌ ، رَهْطٌ ، شَعْبٌ ، قَبِيْلَةٌ ، مَعْشَرٌ وغیرہ

اس جمع کے ساتھ مفرد والا معاملہ بھی کیا جا سکتا ہے لفظ کا اعتبار کر کے، اور جمع والا معاملہ بھی کیا جا سکتا ہے معنی کا اعتبار کر کے۔ جیسے اَلْقَوْمُ سَارَ یا اَلْقَوْمُ سَارُوْا ، شَعْبٌ ذَكِيٌّ یا شَعْبٌ اَذْكِيَاءُ

فائدہ: کبھی کبھی جمع کے حروف اور ہوتے ہیں، واحد کے اور، ایسی جمع کو ''جمع من غیر لفظہ'' کہتے ہیں۔ جیسے اِمْرَأَةٌ سے نِسَاءٌ

کبھی جمع کی جمع بھی ہوتی ہے ایسی جمع کو ''جمع الجمع'' کہتے ہیں جیسے شَیْخٌ کی جمع مَشَائِخُ اور مَشَائِخُ کی مَشَائِخِیْنَ اسی طرح بَیْتٌ کی جمع بُیُوْتٌ اور بُیُوْتٌ کی بُیُوْتَاتٌ

بعض جموع ایسی ہیں جن کا مفرد نسیا منسیا کر دیا گیا ہے۔ جیسے تَعَاجِیْبُ ، تَبَاشِیْرُ ، اَبَابِیْلُ وغیرہ

بعض اسماء ایسے ہیں جن کا واحد اور جمع ایک ہی لفظ کے ساتھ آتے ہیں۔ جیسے فُلْكٌ ، جُنُبٌ اور عُدُوٌّ وغیرہ

ضوابط برائے اسم مقصور

اسم مقصور وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں الف ہو۔

ضابطہ(۱) : اسم مقصور کے آخر میں الف کبھی اصلی نہیں ہوتا بلکہ منقلب یا مزید ہوتا ہے۔ اگر منقلب ہوتو واؤ سے منقلب ہوگا، جیسے عَصَا کہ یہ اصل میں عَصَوٌ تھا، یا یاء سے منقلب ہوگا، جیسے فَتًی کہ یہ اصل میں فَتَیٌ تھا۔

اور اگر مزید ہوتو تو پھر تانیث کے لیے زیادہ کیا گیا ہوگا، جیسے حُبْلٰی یا الحاق کے لیے زیادہ کیا گیا ہو گا، جیسے اَرْطٰی اور ذِفْرٰی ان میں سے پہلا جَعْفَرٌ سے ملحق ہے اور دوسرا دِرْهَمٌ سے۔

ضابطہ(۲) : اگر کلمے کے حروف چار یا اس سے زائد ہوں تو الف مقصورہ یاء کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ جیسے بُشْرٰی ، مُصْطَفٰی ، مُسْتَشْفٰی اسی طرح ثلاثی ہو لیکن تیسرا حرف یاء ہوتو بھی یاء کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ جیسے اَلْفَتٰی اَلْهُدٰی ، اَلنَّدٰی اور اگر ثلاثی ہو اور تیسرا حرف اصل میں واؤ ہوتو پھر الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ جیسے اَلْعَصَا ، اَلرِّبَا

ضابطہ(۳) : اگر اسم مقصور پر تنوین لائی جائے تو اس کا الف لفظاً حذف ہو جاتا ہے لیکن خطاً (کتابۃً) ثابت رہتا ہے۔ جیسے فَتًی ، هُدًی

ضابطہ(۴) : اس مقصور کی دو قسمیں ہیں۔ قیاسی اور سماعی

اسم مقصور قیاسی دس قسم کے اسماء سے آتا ہے۔

۱۔ فَعِلَ کے وزن پر فعل لازم کا مصدر جو فَعَلٌ کے وزن پر ہو، جیسے جَوِیَ جَوًی، یا فَعِلٌ کے وزن پر ہو۔ جیسے رَضِیَ رِضًی ، غَنِیَ غِنًی

۲۔ فِعَلٌ کے وزن پر فِعْلَةٌ کی جمع ہو۔ جیسے مِرًی ، حِلًی جو جمع ہیں مِرْيَةٌ اور حِلْيَةٌ کی

۳۔ فُعَلٌ کے وزن پر فُعْلَةٌ کی جمع ہو۔ جیسے عُرًا ، مُدًی ، دُمًی جو جمع ہیں عُرْوَةٌ ، مُدْيَةٌ اور دُمْيَةٌ کی

۴۔ فَعَلٌ کے وزن پر اسم جنس ہو جو جمعیۃ پر دلالت کرے۔ جیسے حَصًی ، قَطًا

۵۔ اسم مفعول ہو۔ جیسے اَلْمُعْطٰی ، اَلْمُصْطَفٰی ، اَلْمُسْتَشْفٰی

۶۔ مَفْعَلٌ کے وزن پر مصدر میمی یا ظرف زماں و مکاں ہو۔ جیسے اَلْمَحْیَا ، اَلْمَأْتٰی

۷۔ مِفْعَلٌ کے وزن پر اسم آلہ ہو۔ جیسے اَلْمِکْوٰی ، اَلْمِهْدٰی ، اَلْمِرْمٰی

۸۔ اَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل ہو۔ جیسے اَدْنٰی ، اَقْصٰی یا غیر تفضیل ہو۔ جیسے اَعْمٰی ، اَحْوٰی

۹۔ فُعْلٰی کے وزن پر اَفْعَلُ اسم تفضیل کا مؤنث ہو۔ جیسے حُسْنٰی فُضْلٰی ، دُنْیَا ، قُصْوٰی

۱۰۔ فُعَلٌ کے وزن پر اسم تفضیل مؤنث کی جمع ہو۔ جیسے اَلدُّنَا ، اَلْقُصَا (دُنًا جمع ہے دُنْیَا کی اور قُصًا جمع ہے قُصْوٰی کی)

اسم مقصور سماعی مذکورہ مواضع کے علاوہ ہے۔

ضوابط برائے اسم ممدود

اسم ممدود اس اسم معرب کو کہتے ہیں جس کے آخر میں ہمزہ ہو اور اس سے پہلے الف زائدہ ہو۔ جیسے صَحْرَاءُ ، سَمَاءٌ .... یاد رکھیں! اگر یہ الف غیر زائدہ ہو تو وہ اسم ممدود نہیں ہوگا۔ جیسے مَاءٌ ، دَاءٌ ان دونوں میں الف زائدہ نہیں بلکہ واؤ سے منقلب ہے اصل میں تھا مَوَءٌ ، دَوَءٌ

ضابطہ (۱) : اسم ممدود کے آخر میں جو ہمزہ ہے اس کی چار صورتیں ہیں۔

۱۔ اصلی ہو۔ جیسے قُرَّاءٌ کیوں کہ یہ قَرَأَ سے ہے۔

۲۔ واؤ یا یاء سے منقلب ہو۔ جیسے سَمَاءٌ ، بِنَاءٌ کہ سَمَاءٌ اصل میں سَمَاوٌ اور بِنَاءٌ اصل میں بِنَایٌ تھا۔

۳۔ تانیث کے لیے زیادہ کیا گیا ہو۔ جیسے حَسْنَاءُ کہ یہ حَسَنٌ سے ہے۔

۴۔ الحاق کے لیے زیادہ کیا گیا ہو۔ جیسے حِرْبَاءٌ ، قُوْبَاءٌ

ضابطہ (۲) : اسم ممدود کی دو قسمیں ہیں۔ قیاسی اور سماعی

اسم ممدود قیاسی سات قسم کے اسماء سے آتا ہے۔

۱۔ فعل مزید کا مصدر جس کے اول میں ہمزہ ہو۔ جیسے اِیْتَاءٌ ، اِعْطَاءٌ ، اِنْجِلَاءٌ ، اِسْتِقْصَاءٌ وغیرہ

۲۔ باب نَصَرَ کا مصدر جو صوت (آواز) پر دلالت کرے۔ جیسے رَغَا یَرْغُوْ رُغَاءٌ (اونٹ کا بلبلانا) ثَغَا یَثْغُوْ ثُغَاءٌ (بکری کا ممیانا)

۳۔ فِعَالٌ کے وزن پر مصدر۔ جیسے نِدَاءٌ، وِلَاءٌ، مِرَاءٌ، رِمَاءٌ

۴۔ جو اسماء چہار حرفی ہوں اور اَفْعِلَةٌ کے وزن پر ان کی جمع آتی ہو۔ جیسے رِدَاءٌ، اَرْدِیَةٌ، کِسَاءٌ اَکْسِیَةٌ، غِطَاءٌ، اَغْطِیَةٌ

۵۔ مصادر میں سے جن کو تَفْعَالٌ یا تِفْعَالٌ کے وزن پر بنایا جائے۔ جیسے غَدَا یَغْدُوْ تَغْدَاءً، مَشٰی یَمْشِیْ تِمْشَاءً

۶۔ صفات میں سے جن کو فَعَّالٌ یا مِفْعَالٌ کے وزن پر بنایا جائے مبالغہ کے لیے۔ جیسے عَدَّاءٌ، مِعْطَاءٌ

۷۔ اَفْعَل غیر تفضیل کی مؤنث۔ جیسے اَحْمَرُ سے حَمْرَاءُ، اَعْرَجُ سے عَرْجَاءُ، اَعْمٰی سے عَمْیَاءُ

اور اسم ممدود سماعی ان کے ماسوا ہیں۔

ضابطہ (۳): قصر ممدود جائز ہے جیسے دُعَاءٌ سے دُعَا، صَفْرَاءٌ سے صَفْرَا لیکن مد مقصور قبیح ہے لہٰذا غِنًی کو غِنَاءٌ اور عَصًا کو عَصَاءٌ پڑھنا قبیح ہوگا۔

ضابطہ برائے اسم منقوص

اسم منقوص وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو۔ جیسے اَلْقَاضِیْ

ضابطہ: اسم منقوص کو جب الف لام اور اضافت سے خالی کر دیا جائے تو حالت رفعی اور جری میں اس کی یاء لفظاً وخطاً حذف ہو جاتی ہے۔ جیسے حَکَمَ قَاضٍ عَلٰی جَانٍ لیکن حالت نصبی میں ثابت رہتی ہے۔ جیسے جَعَلَ اللّٰہُ رَسُوْلَہٗ هَادِیًا اِلَی الْحَقِّ وَدَاعِیًا اِلَیْهِ

اور الف لام اور اضافت کے ساتھ تمام احوال میں ثابت رہتی ہے جیسے حَکَمَ الْقَاضِیْ عَلَی الْجَانِیْ، جَاءَ قَاضِی الْقُضَاةِ

ضوابط برائے اسم تفضیل

ضابطہ(۱) : اسم تفضیل جس فعل سے آتا ہے اس کے لیے سات شرائط ہیں۔

(۱) ثلاثی مجرد ہو۔ (۲) معروف ہو۔ (۳) مثبت ہو۔ (۴) تام ہو۔

(۵) متصرف ہو۔ (۶) لون اور عیب سے خالی ہو۔ (۷) زیادتی کو قبول کرنے والا ہو۔

مختصر یہ کہ اسم تفضیل ایسے فعل سے آئے گا جو ثلاثی مجرد معروف مثبت تام متصرف ہو، لون اور عیب سے خالی اور زیادتی کو قبول کرنے والا ہو۔

ضابطہ(۲) : ثلاثی مزید یا رباعی اور جن افعال میں مذکورہ شرائط نہیں پائی جاتیں ان سے اسم تفضیل بنانا مقصود ہو تو ان کا مصدر منصوب لے کر اَشَدُّ ، اَكْثَرُ یا اَحْسَنُ جیسے الفاظ کے بعد ذکر کردیں۔
جیسے هُوَ اَشَدُّ اِكْرَامًا ، هُوَ اَكْثَرُ سَوَادًا ، هُوَ اَبْلَغُ عَوَرًا

ضابطہ(۳) : اسم تفضیل کا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے۔

۱۔ مِنْ کے ساتھ۔ جیسے زَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو
۲۔ الف لام کے ساتھ۔ جیسے زَيْدُنِ الْاَفْضَلُ
۳۔ اضافت کے ساتھ۔ خواہ اضافت الی المعرفہ ہو، جیسے زَيْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ ، یا اضافت الی النکرہ ہو، جیسے زَيْدٌ اَفْضَلُ رِجَالٍ

ضابطہ(۴) : اسم تفضیل اگر مِنْ یا اضافت الی النکرہ کے ساتھ استعمال ہو رہا ہو تو اس کو مفرد مذکر لانا واجب ہے عام ہے کہ موصوف واحد ہو، تثنیہ ہو یا جمع ، مذکر ہو یا مؤنث، جیسے زَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو یا اَفْضَلُ رِجَالٍ ، اَلزَّيْدَانِ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو یا اَفْضَلُ رِجَالٍ ، اَلزَّيْدُوْنَ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو یا اَفْضَلُ رِجَالٍ ، هِنْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو یا اَفْضَلُ رِجَالٍ
اگر الف لام کے ساتھ استعمال ہو رہا ہو تو موصوف کے مطابق لانا ضروری ہے جیسے زَيْدُنِ الْاَفْضَلُ

اَلزَّيْدَانِ الْاَفْضَلَانِ ، اَلزَّيْدُوْنَ الْاَفْضَلُوْنَ ، هِنْدُ ن الْفُضْلٰى ، اَلْهِنْدَانِ الْفُضْلَيَانِ ، اَلْهِنْدَاتُ الْفُضْلَيَاتُ

اگر اضافت الی المعرفہ کے ساتھ استعمال ہو رہا ہو تو مفرد مذکر لانا بھی جائز ہے اور موصوف کے مطابق لانا بھی، دونوں باتوں میں اختیار ہے۔ جیسے اَلزَّيْدَانِ اَفْضَلُ الْقَوْمِ یا اَفْضَلَا الْقَوْمِ اَلزَّيْدُوْنَ اَفْضَلُ الْقَوْمِ یا اَفْضَلُو الْقَوْمِ ، هِنْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ یا فُضْلَى الْقَوْمِ

ضابطہ (۵) : کبھی کبھی اسم تفضیل کا صیغہ معنیٰ تفضیل سے خالی ہوتا ہے اس وقت وہ اسم فاعل یا صفت مشبہ کے معنیٰ میں ہوتا ہے۔ جیسے رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ اَىْ رَبُّكُمْ عَالِمٌ بِكُمْ ، وَهُوَ الَّذِىْ يَبْدَؤُالْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ اَىْ وَهُوَ هَيِّنٌ عَلَيْهِ

ضابطہ (۶) : کبھی کبھی مفضل علیہ محذوف ہوتا ہے جسے قرینہ وقیاس کے ذریعے معلوم کیا جاتا ہے جیسے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَىْ اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

ضابطہ (۷) : اسم تفضیل کیا عمل کرتا ہے؟ ملاحظہ فرمائیے۔

اسم تفضیل فاعل ضمیر، مفعول فیہ، حال اور تمیز میں بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے۔ جیسے زَيْدٌ اَحْسَنُ مِنْكَ الْيَوْمَ رَاكِبًا ، اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا پہلی مثال میں اَحْسَنُ میں ضمیر فاعل ہے، اَلْيَوْمَ مفعول فیہ ہے اور رَاكِبًا حال ہے اور دوسری مثال میں مَالًا تمیز ہے۔

اور فاعل اسم ظاہر میں تین شرطوں کے ساتھ عمل کرتا ہے۔

۱۔ اسم تفضیل نفی، نہی یا استفہام انکاری کے بعد واقع ہو۔

۲۔ اسم تفضیل باعتبار لفظ ایک شی کی صفت بن رہا ہو اور باعتبار معنی اس شی کے متعلق کی صفت بن رہا ہو اور وہ متعلق اس شی اور دوسری شی میں مشترک ہو۔

۳۔ وہ متعلق بھی ایسا ہو جو ایک شی کے اعتبار سے مفضل اور دوسری شی کے اعتبار سے مفضل علیہ ہو۔

جیسے مَا رَأَيْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ فِىْ عَيْنِهِ الْكُحْلُ مِنْهُ فِىْ عَيْنِ زَيْدٍ

مذکورہ بالا مثال میں غور کریں۔

۱۔ اس کے شروع میں حرف نفی ہے۔

۲۔ اَحْسَنَ باعتبار لفظ رَجُلًا کی صفت بن رہا ہے اور باعتبار معنی رَجُلًا کے متعلق یعنی اَلْکُحْلُ کی صفت بن رہا ہے اور یہ متعلق یعنی اَلْکُحْلُ رجل اور زید کی آنکھ میں مشترک ہے۔

۳۔ یہ کُحل عین رجل کے اعتبار سے مفضّل علیہ اور عینِ زید کے اعتبار سے مفضّل ہے۔

ان کے علاوہ باقی معمولات میں اسم تفضیل عمل نہیں کرتا۔

ضابطہ (۸) : اگر مِنْ کا مدخول کلمہ استفہام ہو یا اس کی طرف مضاف ہو تو مِنْ کو اسم تفضیل پر مقدم کرنا واجب ہے۔ جیسے اَنْتَ مِمَّنْ اَفْضَلُ ؟ ، اَنْتَ مِنْ غُلَامِ مَنْ اَفْضَلُ ؟

ضابطہ (۹) : اسم تفضیل کبھی کبھی اسم مفعول کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے اَشْهَرُ

ضابطہ (۱۰) : اسم تفضیل مذکر کے لیے اَفْعَلُ وزن پر آتا ہے جیسے اَفْضَلُ ، اَكْبَرُ اور مؤنث کے لیے فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے جیسے كُبْرٰى

ضابطہ برائے اسماء استفہام

استفہام کے لیے عام طور پر مندرجہ ذیل اسماء استعمال ہوتے ہیں۔

مَنْ ، مَنْ ذَا ، مَا ، مَا ذَا ، مَتٰى ، اَيَّانَ ، كَيْفَ ، اَيْنَ ، اَنّٰى ، كَمْ ، اَيٌّ

ضابطہ : اسماء استفہام کی ترکیبی حیثیت معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس جملہ کے شروع میں حرف استفہام ہو اس کا جواب لایا جائے پھر جواب میں آنے والے جملہ کی ترکیب کی جائے چنانچہ جواب میں آنے والے جملہ میں جو کلمہ اسم استفہام کے مقابلہ میں ہے اس کی جو ترکیب ہوگی وہی اسم استفہام کی ہوگی۔ جیسے كَيْفَ حَالُكَ کا جواب ہے حَالِيْ جَيِّدٌ اس میں حَالِيْ مبتداء ہے ، جَيِّدٌ خبر ہے اور حَالِيْ حَالُكَ کے مقابلہ میں ہے اور جَيِّدٌ كَيْفَ کے مقابلہ میں لہذا كَيْفَ خبر مقدم اور حَالُكَ مبتداء مؤخر ہوگا۔ اسی طرح مَنْ اَنْتَ؟ کا جواب ہے اَنَا زَيْدٌ اب یہاں اَنَا مبتداء ہے اور زَيْدٌ خبر ہے اور اَنَا اَنْتَ کے مقابلہ میں اور زَيْدٌ مَنْ کے مقابلہ میں ہے لہذا اَنْتَ مبتداء مؤخر اور مَنْ

خبر مقدم بنے گا۔ ...... اسی طرح كَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ ؟ کا جواب ہے عِنْدِيْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا جواب میں عِنْدِيْ خبر مقدم ہے اور عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا مبتداء مؤخر ہے لہذا سوال میں بھی عِنْدَكَ خبر ہو گی اور كَمْ دِرْهَمًا مبتداء ہوگا۔

﴿ضوابط برائے فاعل﴾

ضابطہ (۱) : جس فاعل پر مِنْ زائدہ یا باء زائدہ داخل ہو اس کے تابع میں دو وجہیں جائز ہیں مجرور بناء بر لفظ، اور مرفوع بناء بر معنی، جیسے هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ یہاں غَيْر کو مرفوع اور مجرور دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ البتہ جب فاعل مجرور لفظاً کا تابع معرفہ ہو تو اس تابع پر صرف رفع پڑھا جائے گا۔ جیسے مَا جَاءَنِيْ مِنْ عَبْدٍ وَّلَا زَيْدٌ

ضابطہ (۲) : جب اداۃ شرط کے بعد کوئی اسم واقع ہو تو وہ فعل مقدر کے لیے فاعل بنے گا۔ جیسے اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اَیْ اِذَا كُوِّرَتِ الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ، وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ اَیْ وَاِنِ اسْتَجَارَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ .....

ضابطہ (۳) : لَوْ کے بعد اگر اَنَّ واقع ہو جائے تو لَوْ کے بعد فعل محذوف ہوگا اور اَنَّ کا مدخول بتاویل مصدر اس کا فاعل بنے گا۔ جیسے لَوْ اَنَّكَ اجْتَهَدْتَّ لَكَانَ خَيْرًا لَّكَ اَیْ لَوْ ثَبَتَ اجْتِهَادُكَ ..

ضابطہ (۴) : کبھی قرینہ کی بناء پر فاعل کا فعل جوازاً حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ اَیْ خَلَقَهُنَّ اللّٰهُ

ضابطہ (۵) : ہر وہ فعل جس میں مفعول بہ فاعل کے ساتھ شریک ہو تو ہر ایک کو مرفوع یا منصوب پڑھنا جائز ہے۔ جیسے خَاصَمَ زَيْدٌ عَمْرًا یہاں زید کو مرفوع اور عمرا کو منصوب یا اس کے برعکس دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

ضابطہ (۶) : اگر فاعل پر باء جارہ زائد داخل ہو اور وہ مؤنث ہو تو فعل مذکر لایا جاتا ہے۔ جیسے کَفٰی بِھِنْدٍ

نوٹ : فاعل کے چند ضوابط صفحہ...... پر گزر چکے ہیں۔

﴿ضوابط برائے نائب فاعل﴾

ضابطہ (۱) : چار چیزیں نائب فاعل بن سکتی ہیں۔

۱۔ مفعول بہ۔ جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ

۲۔ مجرور بحرف الجر۔ جیسے نُظِرَ فِی الْاُمُوْرِ

۳۔ ظرف جو متصرف اور مختص ہو۔ جیسے مُشِیَ یَوْمٌ کَامِلٌ

۴۔ مصدر جو متصرف اور مختص ہو۔ جیسے اُحْتُفِلَ اِحْتِفَالٌ عَظِیْمٌ

البتہ جب نائب فاعل مجرور بحرف الجر ہو تو ترکیب کے دوران مجرور لفظاً مرفوع معنیً کہیں گے۔

ضابطہ (۲) : مجرور بحرف الجر نائب فاعل واقع ہو تو فعل پر مقدم کرنا درست ہے۔ جیسے مُرَّ بِھِنْدٍ

ضابطہ (۳) : جب دو جار مجرور فعل مجہول کے بعد آجائیں تو ان میں سے ہر ایک نائب فاعل بن سکتا ہے، البتہ جو معنیً مفعول بہ ہو اس کو نائب فاعل بنانا راجح ہے۔ جیسے یُطَافُ عَلَیْھِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَھَبٍ وَّ اَکْوَابٍ یہاں عَلَیْھِمْ بھی نائب فاعل بن سکتا ہے لیکن بِصِحَافٍ کو نائب فاعل بنانا راجح ہے کیوں کہ معنیً یہی مفعول بہ ہے۔

ضابطہ (۴) : مجرور بحرف الجر تب نائب فاعل بنتا ہے جب فعل ''لازمی'' ہو۔

ضابطہ (۵) : جو افعال مجہول ہی استعمال ہوتے ہیں مثلاً جُنَّ ، بُھِتَ ، زُھِیَ ، حُمَّ ، زُکِمَ وغیرہ ان کے بعد مسند الیہ نائب فاعل نہیں ہوگا، بلکہ فاعل ہوگا، کیوں کہ یہ افعال صورۃً تو مجہول ہیں

لیکن معنیٰ مجہول نہیں۔

ضابطہ (۶) : نائب فاعل کے ساتھ ایسا لفظ ذکر کرنا درست نہیں جو فاعل پر دلالت کرنے والا ہو۔

لہذا عُوْقِبَ الْكَسْلَانُ مِنَ الْمَعَلِمِ کہنا درست نہیں۔

نوٹ : نائب فاعل تمام احکام میں فاعل کی طرح ہی ہوتا ہے۔

فائدہ : ظرف متصرف وہ ہوتی ہے جو مسند الیہ بن سکے جیسے یَوْمٌ ، لَيْلٌ ، شَهْرٌ ، دَهْرٌ وغیرہ، اور غیر متصرف وہ ہوتی ہے جو مسند الیہ نہ بن سکے۔ جیسے اِذْ، اِذَا ، مَتٰى ، قَطُّ ، عَوْضُ وغیرہ اور مختص ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مقید ہو مبہم نہ ہو، پھر اختصاص کبھی وصف سے ہوتا ہے جیسے جَلَسَ مَجْلِسٌ مُفِيْدٌ کبھی اضافت کے ساتھ، جیسے سُهِرَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ اور کبھی علمیت کے ساتھ۔ جیسے صِيْمَ رَمَضَانُ لہذا ظرف غیر مختص نائب فاعل نہیں بنے گی۔ پس وُقِفَ زَمَانٌ یا اُنْتُظِرَ وَقْتٌ نہیں کہا جائے گا۔

اسی طرح مصدر متصرف وہ ہوتی ہے جو مسند الیہ بن سکے۔ جیسے اِكْرَامٌ ، اِعْطَاءٌ ، فَتْحٌ ، نَصْر وغیرہ اور مصدر غیر متصرف وہ ہے جو مسند الیہ نہ بن سکے، صرف منصوب علی المصدریۃ ہو۔ جیسے سُبْحَانَ اللّٰهِ ، مَعَاذَاللّٰهِ اور اختصاص کا مطلب یہ ہے کہ مقید ہو مبہم نہ ہو پھر اختصاص یا تو وصف کے ساتھ ہوگا جیسے وُقِفَ وُقُوْفٌ طَوِيْلٌ ، یا بیان عدد کے ساتھ، جیسے نُظِرَ فِي الْاَمْرِ نَظْرَتَانِ یا بیان نوع کے ساتھ، جیسے سِيْرَ سَيْرُ الصَّالِحِيْنَ

ضوابط برائے مفعول مطلق

ضابطہ (۱) : چند چیزیں مصدر کے قائم مقام ہوتی ہیں۔ اور مفعول مطلق ہونے کی بناء پر منصوب ہوتی ہیں۔

- اسم مصدر۔ جیسے تَكَلَّمْتُ كَلَامًا ، سَلَّمْتُ سَلَامًا
- مصدر کی صفت۔ جیسے اُذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا اَيْ ذِكْرًا كَثِيْرًا

❁ وہ ضمیر جو مصدر (مفعول مطلق) کی طرف راجع ہو۔ جیسے فَاِنِّیْ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّا اُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ اَیْ لَا اُعَذِّبُ الْعَذَابَ الْمَذْکُوْرَ (یہاں لَا اُعَذِّبُهٗ میں ہٗ ضمیر مفعول مطلق ہے۔)

❁ وہ اسم جو فعل کی قسم اور نوع پر دلالت کرے۔ جیسے رَجَعَ الْقَهْقَرٰی ، جَلَسَ الْاَحْتِبَاءَ

❁ وہ اسم جو فعل کے عدد پر دلالت کرے۔ جیسے اَنْذَرْتُکَ ثَلَاثًا ، فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِاَةَ جَلْدَةٍ

❁ وہ اسم جو فعل کے آلہ پر دلالت کرے۔ جیسے ضَرَبْتُ اللِّصَّ سَوْطًا (آلہ سے مراد وہ ہے جو اس فعل کے لیے معہود ہو، لہٰذا اگر ضَرَبْتُهٗ کُرْسِیًّا کہا تو یہ مفعول مطلق نہیں ہوگا۔)

❁ مَا استفہامیہ اور اَیٌّ استفہامیہ۔ جیسے مَا اَکْرَمْتَ خَالِدًا؟ ، اَیَّ عَیْشٍ تَعِیْشُ؟ یہاں مَا مفعول مطلق ہے اور معنی ہے اَیَّ اِکْرَامٍ اَکْرَمْتَ خَالِدًا

❁ لفظ کُلٌّ ، بَعْضٌ اور اَیٌّ جو مصدر کی طرف مضاف ہوں۔ جیسے فَلَا تَمِیْلُوْا کُلَّ الْمَیْلِ سَعَیْتُ بَعْضَ السَّعْیِ ، وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ (یہ بھی حقیقت میں مصدر محذوف کی صفت ہوتے ہیں۔ اَیْ فَلَا تَمِیْلُوْا مَیْلًا کُلَّ الْمَیْلِ)

❁ اسم اشارہ جس کا مشار الیہ مصدر ہو۔ خواہ مصدر اس کے بعد ہو، جیسے قُلْتُ ذٰلِکَ الْقَوْلَ یا نہ ہو، جیسے کوئی کہے هَلْ اِجْتَهَدْتَ اِجْتِهَادًا حَسَنًا؟ تو جواب میں کہا جائے اِجْتَهَدْتُ ذٰلِکَ

ضابطہ (۲) : مفعول مطلق کی تین قسمیں ہیں۔ تاکیدی ، عددی اور نوعی

تاکیدی وہ ہے جو فعل مذکور کی تاکید کے لیے ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا ..... عددی وہ ہے جو فعل مذکور کا عدد بیان کرنے کے لیے ہو۔ جیسے جَلَسْتُ جَلْسَةً .... اور نوعی وہ ہے جو فعل مذکور کی حالت و کیفیت بیان کرنے کے لیے ہو۔ جیسے جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِیْ

ضابطہ (۳) : مفعول مطلق اگر فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو تو عام طور پر عددی ہوتا ہے، اور فِعْلَةٌ کے وزن پر ہو تو نوعی ہوتا ہے۔

ضابطہ (۴) : کبھی کبھی مفعول مطلق اور فعل مذکور مادہ اور باب دونوں میں متحد ہوتے ہیں اس کو ''مفعول مطلق من لفظہ'' کہتے ہیں۔ جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا اور کبھی کبھی دونوں میں مغایرت ہوتی ہے، کبھی مادہ کے اعتبار سے، جیسے قَعَدتُّ جُلُوْسًا ، کبھی باب کے اعتبار سے، جیسے اَنْبَتَ اللّٰهُ نَبَاتًا اور کبھی مادہ اور باب دونوں کے اعتبار سے۔ جیسے فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰی اس کو ''مفعول مطلق من غیر لفظہ'' کہتے ہیں۔

ضابطہ (۵) : مفعول مطلق تاکیدی کا تثنیہ وجمع نہیں آسکتا جب کہ عددی اور نوعی کا آسکتا ہے عددی کا بلا اختلاف، اور نوعی کا بالا ختلاف۔

ضابطہ (۶) : مفعول مطلق تاکیدی کو عامل سے مقدم کرنا جائز نہیں جب کہ عددی ونوعی کی تقدیم جائز ہے۔

ضابطہ (۷) : مفعول مطلق تاکیدی کے عامل کو حذف کرنا جائز نہیں جب کہ عددی ونوعی کے عامل کو حذف کرنا جائز ہے۔

ضابطہ (۸) : مفعول مطلق نوعی کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوتی ہیں۔

(۱) فِعْلَةٌ کے وزن پر ہو۔ جیسے جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِیْ

(۲) مصدر کو صفت کے ساتھ موصوف کیا جائے۔ جیسے جَلَسْتُ جُلُوْسًا حَسَنًا

(۳) مصدر الف لام عہدی کے ساتھ ہو۔ جیسے ضَرَبْتُهُ الضَّرْبَ

(۴) مصدر مضاف ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبَ سَوْطٍ

ضابطہ (۹) : مفعول مطلق عددی کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوتی ہیں۔

(۱) فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبَةً

(۲) مصدر ایسی صفت کے ساتھ موصوف ہو جو عدد پر دال ہو۔ جیسے ضَرَبْتُهُ ضَرْبًا كَثِيْرًا

(۳) عدد صریح ہو اور مصدر کے ساتھ اس کی تمیز آئی ہو۔ جیسے فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً

(۴) عدد صریح ہو اور تمیز نہ ہو۔ جیسے ضَرَبْتُهُ اَلْفًا

ضابطہ(۱۰) : اسم مصدر مفعول مطلق تاکیدی واقع ہوتا ہے نہ کہ عددی ونوعی۔ جیسے تَوَضَّأْتُ وُضُوْءًا

ضابطہ(۱۱) : بعض مصادر ایسے ہیں جو اپنے فعل کے تلفظ کے عوض میں آتے ہیں اور فعل کو حذف کر دیا جاتا ہے اس طرح کے مصادر کی سات قسمیں ہیں۔

۱۔ وہ مصدر جو مقام امر میں واقع ہو۔ جیسے صَبْرًا عَلَى الْاَذٰى فِي الْمَجْدِ

۲۔ وہ مصدر جو مقام نہی میں واقع ہو۔ جیسے اِجْتِهَادًا لَا كَسْلًا ، سُكُوْتًا لَا كَلَامًا ، صَبْرًا لَا جَزْعًا (یہ مصادر ان مصادر کے تابع ہو کر آتی ہیں جن سے امر مقصود ہو۔)

۳۔ وہ مصدر جو مقام دعاء میں واقع ہو۔ جیسے سَقْيًا لَّكَ وَرَعْيًا ، بُعْدًا لِّلظَّالِمِ ، سُحْقًا لِّلَّئِيْمِ رَحْمَةً لِّلْبَائِسِ ، خَيْبَةً لِّلْفَاسِقِ وغیرہ

۴۔ وہ مصدر جو استفہام کے بعد واقع ہو توبیخ یا تعجب وغیرہ کے موقع پر۔ جیسے أَجُرْأَةً عَلَى الْمَعَاصِيْ

۵۔ مصادر مسموعہ، جن کا استعمال کثرت سے ہے۔ جیسے سَمْعًا وَّ طَاعَةً ، حَمْدًا لِّلّٰهِ وَشُكْرًا عَجَبًا لَّكَ ، اِيْمَانًا لَا كُفْرًا اسی طرح جو مضاف ہو کر استعمال ہوتی ہیں۔ جیسے سُبْحَانَ اللّٰهِ ، مَعَاذَ اللّٰهِ ، اور جو تثنیہ ہوں۔ جیسے لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَحَنَانَيْكَ وغیرہ

۶۔ وہ مصدر جو ما قبل اجمال کی تفصیل کے لیے واقع ہو۔ جیسے فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً

۷۔ وہ مصدر جو ما قبل جملہ کے مضمون کی تاکید کے لیے ہو۔ جیسے هُوَ اَخِيْ حَقًّا (یہاں اَخِي میں اخوۃ مجازی کا احتمال بھی تھا پس حَقًّا کہہ کر اس احتمال کو دور کر دیا۔)

ضوابط برائے مفعول بہ

ضابطہ(۱) : مفعول بہ کی چند صورتیں ہیں۔

❁ اسم ظاہر صریح ہو۔ جیسے فَتَحَ خَالِدُ الْحِيْرَةَ ، اَكْرَمَ زَيْدٌ خَالِدًا

- ضمیر متصل ہو۔ جیسے وَمَا اَرْسَلْنٰکَ
- ضمیر منفصل ہو۔ جیسے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ
- مصدر مؤول ہو۔ جیسے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِیٓ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلاً
- جملہ ہو۔ جیسے قَالَ اِنِّیْ عَبْدُاللّٰہِ
- مجرور بحرف الجر ہو۔ جیسے لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ (اس صورت میں مفعول بہ مجرور لفظاً اور منصوب معنًی ہوگا۔)

ضابطہ (۲): کبھی کبھی مفعول بہ فاعل سے مقدم ہو جاتا ہے۔ جیسے کَتَبَ الدَّرْسَ زُھَیْرٌ اور کبھی فعل پر بھی مقدم ہو جاتا ہے جوازاً، جیسے وَجْہَ الْحَبِیْبِ اَتَمَنّٰی یا وجوباً، جب اس میں استفہام یا شرط وغیرہ کا معنی ہو۔ جیسے مَنْ ضَرَبْتَ ، مَا فَعَلْتَ ، کَمْ کِتَابًا اِشْتَرَیْتَ ، مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ

ضابطہ (۳): چند صورتیں ایسی ہیں جہاں فاعل اور مفعول بہ کی ایک دوسرے پر تقدیم واجب ہے۔

- جب التباس کا خوف ہو اور فاعل و مفعول بہ کا پتہ نہ چلے۔ جیسے عَلَّمَ مُوْسٰی عِیْسٰی اس صورت میں فاعل کو مقدم کرنا واجب ہے۔
- فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر ملی ہو جو مفعول بہ کی طرف راجع ہو۔ اس صورت میں مفعول بہ کو مقدم کرنا واجب ہے۔ جیسے اَکْرَمَ سَعِیْدًا غُلَامُہٗ ، وَاِذِابْتَلٰی اِبْرَاھِیْمَ رَبُّہٗ ، یَوْمَ لَا یَنْفَعُ الظّٰلِمِیْنَ مَعْذِرَتُھُمْ (اگر مفعول کے ساتھ ایسی ضمیر ملی ہو جو فاعل کی طرف راجع ہو تو تقدیم و تاخیر دونوں جائز ہیں۔ جیسے اَکْرَمَ الْاُسْتَاذُ تِلْمِیْذَہٗ یا اَکْرَمَ تِلْمِیْذَہُ الْاُسْتَاذُ)
- فاعل اور مفعول بہ دونوں ضمیر کی صورت میں ہوں اور کسی ایک میں حصر نہ ہو۔ اس صورت میں فاعل کو مقدم کرنا واجب ہے۔ جیسے اَکْرَمْتُہٗ
- فاعل اور مفعول بہ میں سے ایک ضمیر متصل ہو اور دوسرا اسم ظاہر، تو ضمیر کو مقدم کیا جائے گا۔ فاعل ضمیر ہو اور مفعول بہ اسم ظاہر ہو۔ جیسے اَکْرَمْتُ عَلِیًّا مفعول بہ ضمیر ہو اور فاعل اسم ظاہر ہو۔ جیسے اَکْرَمَنِیْ عَلِیٌّ (اس دوسری صورت میں عَلِیٌّ کو

فعل سے پہلے بھی لا سکتے ہیں لیکن اس وقت یہ مبتداء بن جائے گا۔)

❁ فاعل اور مفعول بہ میں سے کسی ایک میں فعل محصور ہو کلمہ حصر اِلَّا یا اِنَّمَا کے ذریعہ ۔ دریں صورت جس میں فعل محصور ہوگا اس کو مؤخر کرنا واجب ہے۔

فاعل میں فعل محصور ہو۔ جیسے مَا اَكْرَمَ سَعِيْدًا اِلَّا خَالِدٌ ، اِنَّمَا اَكْرَمَ سَعِيْدًا خَالِدٌ

مفعول بہ میں فعل محصور ہو۔ جیسے مَا اَكْرَمَ سَعِيْدٌ اِلَّا خَالِدًا ، اِنَّمَا اَكْرَمَ سَعِيْدٌ خَالِدًا

ضابطہ (۴) : کبھی کبھی مفعول بہ کا فعل ناصب محذوف ہوتا ہے جوازاً یا وجوباً۔ جوازاً وہاں ہوتا ہے جہاں کوئی قرینہ حالیہ یا مقالیہ پایا جائے۔ قرینہ حالیہ کی مثال جیسے کوئی شخص احرام باندھ کر جا رہا ہو تو آپ اس سے کہیں مَكَّةَ اَیْ اَتُرِيْدُ مَكَّةَ ...... اور قرینہ مقالیہ کی مثال، جیسے کوئی آپ سے کہے مَنْ اَكْرَمْتَ تو آپ کہیں زَيْدًا اَیْ اَكْرَمْتُ زَيْدًا ۔ (کیوں کہ جب سوال میں فعل اکرام کا ذکر ہے تو جواب میں اس کی ضرورت نہیں رہی۔)

اور وجوباً مندرجہ ذیل جگہوں میں مفعول بہ کے عامل ناصب کو حذف کیا جاتا ہے۔

۱۔ سماعًا : پہلا مقام سماعی ہے اس کے لیے کوئی قاعدہ اور قانون نہیں۔ جیسے اِمْرَأً وَّنَفْسَهٗ اَیْ اُتْرُكْ اِمْرَأً وَّنَفْسَهٗ ، اَهْلًا وَّسَهْلًا اَیْ اَتَيْتَ اَهْلًا وَّ وَطِئْتَ سَهْلًا ، اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اَیْ اِنْتَهُوْا عَنِ التَّثْلِيْثِ وَاقْصُدُوْا خَيْرًا لَّكُمْ

۲۔ مقام اشتغال میں : اس کی صورت یہ ہے کہ کسی اسم کے بعد فعل یا شبہ فعل ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم سے اعراض کر کے اس کی ضمیر یا اس کے کسی متعلق میں عمل کر رہا ہو بایں طور کہ اس فعل یا شبہ فعل یا اس کے کسی مناسب کو اس اسم پر مسلط کیا جائے تو اسے نصب دے۔

فعل کی مثال، جیسے وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ اَیْ قَدَّرْنَا الْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ ..... شبہ فعل کی مثال، جیسے زَيْدًا اَنْتَ ضَارِبُهٗ اَیْ اَنْتَ ضَارِبٌ زَيْدًا اَنْتَ ضَارِبُهٗ ...... فعل کے مناسب کو مسلط کرنے کی مثال، جیسے زَيْدًا ضَرَبْتُ غُلَامَهٗ اَیْ اَهَنْتُ زَيْدًا ضَرَبْتُ غُلَامَهٗ (یہاں خود ضَرَبْتُ کو زَيْدًا پر مسلط نہیں کر سکتے کیوں کہ معنیٰ مقصودی کے خلاف ہو جائے گا بلکہ اس کے مناسب اَهَنْتُ کو مسلط کریں گے کیوں کہ سردار کے غلام کو مارنے سے سردار کی توہین ہوتی ہے۔)

ان ساری مثالوں میں بعد والا فعل یا شبہ فعل چوں کہ پہلے والے فعل یا شبہ فعل کی تفسیر کر رہا ہے اس لیے پہلے والے فعل یا شبہ فعل کو حذف کرنا واجب ہے۔ اس مقام کو ''مقام اضمار'' اور ''ما اضمر عاملہ علی شریطۃ التفسیر'' بھی کہا جاتا ہے۔

۳۔ منادیٰ : جیسے یَاعَبْدَاللّٰہِ اَیْ اَدْعُوْ عَبْدَاللّٰہِ

۴۔ تحذیر: یعنی ڈرانے کے مقام میں وقت کی تنگی کی وجہ سے فعل کو حذف کر دینا۔ (یہاں پر ایسا فعل حذف کیا جاتا ہے جو تنبیہ اور ڈرانے کا فائدہ دے مثلاً اِتَّقِ ، بَاعِدْ ، اِحْذَرْ اور تَجَنَّبْ وغیرہ پھر تحذیر کبھی تو لفظ اِیَّاکَ کے ساتھ ہوتی ہے۔ جیسے اِیَّاکَ وَالْاَسَدَ اَیْ اِتَّقِ نَفْسَکَ وَالْاَسَدَ اسی طرح اِیَّاکَ وَالشَّرَّ ، اِیَّاکُمْ وَالْبِدْعَةَ

اور کبھی لفظ اِیَّاکَ کے بغیر (محذر منہ کے تکرار کے ساتھ) جیسے اَلْاَسَدَ اَلْاَسَدَ اَیْ اِتَّقِ اَلْاَسَدَ اَلْاَسَدَ ، اَلْکَسْلَ اَلْکَسْلَ اَیْ اِحْذَرِ الْکَسْلَ الْکَسْلَ ، یَدَکَ وَالْمِدَادَ اَیْ بَاعِدْ یَدَکَ وَاحْذَرِ الْمِدَادَ

۵۔ مقام اغراء میں : یعنی کسی اسم کے لیے ایسا عامل ناصب محذوف ماننا جو کسی اچھے کام کا شوق اور ترغیب دلائے جس کام کی ترغیب دلائی جاتی ہے اسے ''مُغرًی بہٖ'' کہتے ہیں۔ اگر مغری بہ مکرر ہو یا اس پر عطف کیا گیا ہو تو عامل کو حذف کرنا واجب ہے۔ اول کی مثال، جیسے اَلْاِجْتِهَادَ اَلْاِجْتِهَادَ اَیْ اِفْعَلْ اَلْاِجْتِهَادَ الْاِجْتِهَادَ ... ثانی کی مثال، جیسے الصِّدْقَ وَکَرَمَ الْاَخْلَاقِ اَیْ اَلْزِمِ الصِّدْقَ وَکَرَمَ الْاَخْلَاقِ ......اور اگر مکرر بھی نہ ہو اور اس پر عطف بھی نہ کیا گیا ہو تو عامل کو حذف کرنا اور ذکر کرنا دونوں جائز ہیں۔ جیسے اَلْاِقْدَامَ ، اَلْخَیْرَ ، اَلصَّلٰوةَ یہاں اَلْزِمِ الْاِقْدَامَ ، اِفْعَلِ الْخَیْرَ اور اُحْضُرِ الصَّلٰوةَ کہنا بھی جائز ہے۔

۶۔ مقام اختصاص میں : یعنی کسی اسم کے لیے ایسا عامل ناصب محذوف ماننا جو اختصاص پر دلالت کرے۔ جیسے نَحْنُ الْعَرَبَ نُکْرِمُ الضُّیُوْفَ اَیْ نَحْنُ اَخُصُّ الْعَرَبَ نُکْرِمُ الضُّیُوْفَ (یہاں نَحْنُ مبتداء ہے نُکْرِمُ الضُّیُوْفَ جملہ اس کی خبر ہے اور اَخُصُّ الْعَرَبَ جملہ معترضہ ہے مبتداء و خبر کے درمیان۔)

ضابطہ (۵) : کبھی مفعول بہ سے حرف جر کو حذف کر دیا جاتا ہے، جسے ''منصوب منزع الخافض'' کہا

جاتا ہے۔جیسے اَعَجِلْتُم مِنْ اَمْرِ رَبِّکُمْ ای عَنْ اَمْرِ رَبِّکُمْ

ضابطہ(٦) : بعض افعال کے مفعول بہ پر باءزائدہ آتی ہے۔ دیکھیں صفحہ ۱۴۷

ضابطہ(٧) : جب ایک فعل کے لیے دو مفعول بہ واقع ہوں، ایک اسم ظاہر ہو دوسرا ضمیر، تو ضمیر کو اسم ظاہر پر مقدم کرنا واجب ہے۔جیسے اَعْطَيْتُكَ دِرْهَمًا

ضابطہ(٨) : فعل علم منفی اور فعل مشیت کے بعد اکثر مفعول بہ محذوف ہوا کرتا ہے۔جیسے فَلَوْ شَاءَ لَهَدٰكُمْ اَجْمَعِيْنَ ای فَلَوْ شَاءَ هِدَايَتَكُمْ ، اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ای لا يَعْلَمُوْنَ اَنَّهُمْ سُفَهَاءُ ..... اسی طرح فواصل کی رعایت میں اکثر مفعول بہ حذف کیا جاتا ہے۔ جیسے مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

ضابطہ(٩) : اگر جَعَلَ " خَلَقَ یا اَلْقٰى " کے معنی میں ہو تو ایک مفعول کا تقاضا کرتا ہے۔اور اگر صَيَّرَ کے معنی میں ہو تو دو مفعولوں کا تقاضا کرتا ہے۔جیسے وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ای خَلَقَ لَكُمُ السَّمْعَ... ، ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ای اَلْقِ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ ، وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ای صَيَّرْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا

ضوابط برائے مفعول فیہ

مفعول فیہ کوظرف بھی کہتے ہیں اور ظرف کی دو قسمیں ہیں۔ ظرف زماں اور ظرف مکاں

ضابطہ(١) : ظرف زماں اور ظرف مکاں کی پہچان کے لیے ضابطہ یہ کہ جو مَتٰى کا جواب بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں وہ ظروف زمانیہ ہیں، اور جو اَيْنَ کا جواب بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں وہ ظروف مکانیہ ہیں۔

فائدہ : ظرف زماں اور ظرف مکاں میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں۔ محدود اور مبہم

ظرف زماں محدود وہ ہے جو زمانہ کی معین مقدار پر دلالت کرے۔ جیسے سَاعَةٌ ، يَوْمٌ ، لَيْلٌ ،

اُسْبُوعٌ ، شَهْرٌ ، سَنَةٌ ، عَامٌ اسی طرح مہینوں اور موسموں کے نام۔ اور ظرف زماں مبہم وہ ہے جو زمانہ کی غیر معین مقدار پر دلالت کرے۔ جیسے حِيْنٌ ، دَهْرٌ ، وَقْتٌ ، زَمَانٌ ، اَبَدٌ ، اَمَدٌ

ظرف مکاں محدود وہ ہے جو معین مکان پر دلالت کرے۔ جیسے دَارٌ ، مَدْرَسَةٌ ، مَكْتَبٌ ، مَسْجِدٌ بَلَدٌ اسی طرح شہروں، بستیوں، پہاڑوں، نہروں اور سمندروں کے نام۔ اور ظرف مکاں مبہم وہ ہے جو غیر معین مکان پر دلالت کرے۔ جیسے جہات ستہ یعنی اَمَامٌ (قُدَّامٌ) ، وَرَاءٌ (خَلْفٌ) يَمِيْنٌ ، يَسَارٌ فَوْقٌ ، تَحْتٌ اسی طرح لفظ جَانِبٌ ، جِهَةٌ ، مَكَانٌ ، نَاحِيَةٌ وغیرہ اسی طرح مقادیر کے نام، جیسے مِيْلٌ ، فَرْسَخٌ ، بَرِيْدٌ ، قَصَبَةٌ وغیرہ

فائدہ : جملہ (تمام) ظروف کی دو قسمیں ہیں۔ متصرفہ اور غیر متصرفہ

ظروف متصرفہ ان کو کہتے ہیں جو مفعول فیہ بننے کے علاوہ کچھ اور بھی واقع ہوں مثلاً مبتداء، خبر، فاعل اور مفعول بہ وغیرہ۔ جیسے شَهْرٌ ، سَنَةٌ ، يَوْمٌ ، لَيْلٌ

ان کے مفعول فیہ ہونے کی مثال، جیسے سِرْتُ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً اَوْ لَيْلًا

اور غیر مفعول فیہ واقع ہونے کی مثال، جیسے اَلسَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا ، اَلشَّهْرُ ثَلَاثُوْنَ يَوْمًا اَللَّيْلُ طَوِيْلٌ ، يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ مُّبَارَكٌ ، سَرَّنِيْ يَوْمُ قُدُوْمِكَ

اور ظروف غیر متصرفہ انھیں کہتے ہیں جو صرف مفعول فیہ واقع ہوں اور منصوب ہوں یا بعض حروف جارہ کی وجہ سے مجرور رہوں۔ جیسے قَبْلُ اور بَعْدُ ، فَوْقَ ، تَحْتَ ، لَدٰى ، لَدُنْ ، عِنْدَ ، مَتٰى اَيْنَ ، هُنَا ، ثَمَّ ، اَلْاٰنَ ، حَيْثُ

ضابطہ (۲) : ظروف زمانیہ خواہ محدود ہوں یا مبہم منصوب ہوتے ہیں اس شرط کے ساتھ کہ فِیْ کے معنی کو متضمن ہوں۔ جیسے سَافَرْتُ لَيْلَةً اَیْ فِیْ لَيْلَةٍ ، صُمْتُ نَهَارًا اَیْ فِیْ نَهَارٍ اگر فِیْ کے معنی کو متضمن نہ ہوں تو اعراب بحسب العامل ہوگا۔ جیسے جَاءَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ ، يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ مُّبَارَكٌ ، اِحْتَرِمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

اور ظروف مکانیہ میں سے دو چیزیں منصوب ہوتی ہیں۔

مبہم لیکن اس شرط کے ساتھ کہ فِیْ کے معنی کو متضمن ہو۔ جیسے وَقَفْتُ اَمَامَ الْمِنْبَرِ ، سِرْتُ

فَرْسَخًا .... اگر فِيْ کے معنی کو متضمن نہ ہو تو اعراب بحسب العامل ہوگا۔ جیسے اَلْمِيْلُ ثُلُثُ الْفَرْسَخِ

۲۔ ان میں سے جو مشتق ہوں، خواہ مبہم ہوں یا محدود لیکن اس شرط کے ساتھ کہ جس فعل سے مشتق ہوں وہی ان کا عامل ہو۔ جیسے جَلَسْتُ مَجْلِسَ الْعُلَمَاءِ ، ذَهَبْتُ مَذْهَبَ الْفُقَهَاءِ اگر کوئی دوسرا فعل ان کا عامل ہو تو جر واجب ہے۔ جیسے اَقَمْتُ فِيْ مَجْلِسٍ ، سِرْتُ فِيْ مَذْهَبٍ

وہ ظرف مکان جو محدود ہیں اور غیر مشتق ہیں ان کو نصب دینا جائز نہیں بلکہ فِيْ کے ذریعے جر دینا واجب ہے۔ جیسے جَلَسْتُ فِي الدَّارِ ، اَقَمْتُ فِي الْبَلَدِ ، صَلَّيْتُ فِيالْمَسْجِدِ ہاں! اگر دَخَلَ ، نَزَلَ اور سَكَنَ اور ان کے مشتقات کے بعد واقع ہوں تو نصب بھی جائز ہے۔ جیسے دَخَلْتُ الْمَدِيْنَةَ ، نَزَلْتُ الْبَلَدَ ، سَكَنْتُ الشَّامَ

ضابطہ (۳) : اگر کوئی اسم "فی" کے معنی کو متضمن ہو لیکن زماں یا مکاں میں سے نہ ہو تو وہ مفعول فیہ نہیں ہوگا۔ جیسے وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ

ضابطہ (۴) : جیسے جار مجرور متعلّق کا تقاضا کرتے ہیں اسی طرح وہ ظروف جو منصوب ہوں وہ بھی متعلق کا تقاضا کرتے ہیں، پھر ظروف کا متعلق یا تو مذکور ہوگا، جیسے غِبْتُ شَهْرًا ، جَلَسْتُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ یا محذوف ہوگا۔ پھر محذوف ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ جوازًا اور وجوبًا

جوازًا تب محذوف ہوتا ہے جب افعال خاصۃ میں سے ہو اور کوئی دلیل موجود ہو۔ جیسے کوئی کہے اَيْنَ اَجْلِسُ تو جواب میں کہا جائے عِنْدَ الْعُلَمَاءِ اَیْ اِجْلِسْ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ

اور وجوبًا تین جگہوں میں محذوف ہوتا ہے۔

۱۔ افعال عامہ میں سے ہو۔ یہ متعلق مقدر کبھی خبر بنے گا، جیسے اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ کبھی صفت، جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ عِنْدَالْمَدْرَسَةِ کبھی حال، جیسے رَأَيْتُ الْهِلَالَ بَيْنَ السَّحَابِ کبھی صلہ، جیسے حَضَرَ مَنْ عِنْدَهُ الْخَبَرُ الصَّادِقُ وغیرہ

۲۔ مقام اشتغال میں۔ یعنی ظرف کے بعد کوئی فعل یا شبہ فعل ہو جو اس سے اعراض کرکے اس کی ضمیر میں عمل کر رہا ہو۔ جیسے يَوْمَ الْخَمِيْسِ صُمْتُ فِيْهِ ، وَقْتَ الْفَجْرِ سَافَرْتُ فِيْهِ

۳۔ سماعی طور پر محذوف ہو۔ جیسے حِیْنَئِذٍ ، اَلْآنَ اَیْ کَانَ ذٰلِکَ حِیْنَئِذٍ ، فَاسْمَعْ الْآنَ

نوٹ : ظروف متعلق مقدر کے لیے مفعول فیہ بنتے ہیں۔

ضابطہ(۵) : بعض چیزیں ظرف کے قائم مقام ہوتی ہیں اور مفعول فیہ ہونے کی بناء پر منصوب ہوتی ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

- وہ اسم جو مضاف ہو ظرف کی طرف اور کلیت وبعضیت پر دلالت کرے۔ جیسے مَشَیْتُ کُلَّ النَّهَارِ اَوْ نِصْفَ النَّهَارِ اَوْ بَعْضَ النَّهَارِ اَوْ جَمِیْعَ النَّهَارِ اَوْ عَامَّةَ النَّهَارِ
- وہ اسم جو ظرف کی صفت واقع ہو۔ جیسے وَقَفْتُ طَوِیْلًا مِنَ الْوَقْتِ اَیْ زَمَانًا طَوِیْلًا مِنْهُ جَلَسْتُ شَرْقِیَّ الدَّارِ اَیْ مَکَانًا شَرْقِیًّا مِنْهَا
- اسم اشارہ۔ جیسے مَشَیْتُ هٰذَا الْیَوْمَ مَشْیًا مُتْعِبًا
- اسم عدد جس کی تمیز یا مضاف الیہ ظرف ہو۔ جیسے سَافَرْتُ ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا ، سِرْتُ ثَلٰثَةَ فَرَاسِخَ
- وہ مصدر جو ظرف کے معنی کو متضمن ہو۔ (یہ اس جگہ ہوتا جہاں ظرف مضاف ہو مصدر کی طرف پھر مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کی جگہ رکھ دیا گیا ہو۔) جیسے قَدِمْتُ قُدُوْمَ الرَّکْبِ وَکَانَ ذٰلِکَ خُفُوْقَ النَّجْمِ ، سَافَرْتُ طُلُوْعَ الشَّمْسِ ، جِئْتُکَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ

ان ساری مثالوں میں مصدر سے پہلے وَقْتَ یا سَاعَةَ مضاف محذوف ہے۔

ضابطہ(۶) : بَیْنَ کا مضاف الیہ اگر زمانہ ہو تو ظرف زماں ہوگا۔ جیسے جَلَسْتُ بَیْنَ الْعِشَائَیْنِ ورنہ ظرف مکاں ہوگا۔ جیسے جَلَسْتُ بَیْنَ الْقَوْمِ

ضابطہ(۷) : اگر ظرف کی ضمیر مفعول فیہ واقع ہو رہی ہو تو فِیْ کے ذریعے مجرور ہوگی منصوب علی الظرفیہ درست نہیں ہے۔ جیسے یَوْمُ الْخَمِیْسِ صُمْتُ فِیْهِ یہاں صُمْتُهٗ کہنا درست نہیں، البتہ کبھی ظرف میں توسع کر کے مجازاً مفعول بہ بنایا جاتا ہے اور ضمیر کی صورت میں بغیر فِیْ کے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے اَلْیَوْمَ سِرْتُهٗ

ضابطہ (۸) : ایک عامل کے لیے متعدد ظرف بھی آ سکتے ہیں بشرطیکہ زمان اور مکان کے اعتبار سے سے مختلف ہوں جیسے اِسْتَرِحْ هٰنَا سَاعَةً اور اگر زمان اور مکان کے اعتبار سے متحد ہوں تو صرف دو صورتوں میں متعدد آ سکتے ہیں۔

۱۔ ایک دوسرے کے تابع ہوں یعنی دوسرا بدل واقع ہو رہا ہو۔ جیسے اُقَابِلُکَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ظُهْرًا

۲۔ عامل اسم تفضیل ہو۔ جیسے اَلْمَرِیْضُ الْیَوْمَ اَحْسَنُ مِنْهُ اَمْسِ

ضابطہ (۹) : بعض ظروف مرکب واقع ہوتے ہیں جن کے دونوں جز مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں۔ جیسے مَسَاءَ مَسَاءَ ، یَوْمَ یَوْمَ ، صَبَاحَ صَبَاحَ ان کے معنی ہیں کُلَّ مَسَاءٍ ، کُلَّ یَوْمٍ ، کُلَّ صَبَاحٍ

فائدہ : راجح قول کے مطابق افعال ناقصہ کے لیے بھی ظرف آ سکتا ہے۔

ضوابط برائے مفعول لہ

ضابطہ (۱) : مفعول لہ کے منصوب ہونے کے لیے پانچ شرطیں ہیں۔

۱۔ مصدر ہو۔ احترازی مثال، جیسے وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ

۲۔ وہ مصدر قلبی ہو یعنی نفس باطنہ کے افعال میں سے ہو۔ احترازی مثال، جیسے جِئْتُ لِلْقِرَاءَةِ

۳۔ مصدر اور فعل کا زمانہ ایک ہو۔ احترازی مثال، جیسے سَافَرْتُ لِلْعِلْمِ

۴۔ اس مصدر اور فعل کا فاعل ایک ہو۔ احترازی مثال، جیسے جِئْتُکَ لِتَعْظِیْمِکَ الْعِلْمَ

۵۔ وہ مصدر حصول فعل کے لیے علت اور سبب ہو۔ احترازی مثال، جیسے عَلِمْتُ الْجُبْنَ مَعِرَّةً

اتفاقی مثال، جیسے وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ ، قَعَدْتُّ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا

ضابطہ (۲) : جب مذکورہ شرائط نہ پائی جائیں تو مفعول لہ مجرور ہوگا ایسے حرف جر کی وجہ سے جو تعلیل کا فائدہ دے، مثلاً لام ، مِنْ ، فِیْ وغیرہ، جیسے جِئْتُ لِلْکِتَابَةِ ، دَخَلَتِ امْرَاَةٌ فِی النَّارِ فِیْ هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا

ضابطہ (۳) : مفعول لہ کو عامل پر مقدم کرنا جائز ہے خواہ منصوب ہو یا حرف جر کی وجہ سے مجرور ہو۔ جیسے رَغْبَةً لِّلْعِلْمِ اَتَيْتُ ، لِلتِّجَارَةِ سَافَرْتُ

ضابطہ (۴) : جس مصدر میں مذکورہ شرائط پائی جائیں اس کو نصب دینا واجب نہیں بلکہ نصب اور جر دونوں جائز ہیں۔ اس اعتبار سے اس کی تین صورتیں بنتی ہیں۔

۱۔ الف لام اور اضافت دونوں سے خالی ہو تو اکثر منصوب ہوتا ہے۔ جیسے وَقَفَ النَّاسُ اِحْتِرَامًا لِّلْعَالِمِ اور کبھی کبھی مجرور ہوتا ہے۔ جیسے: ع مَنْ اَمَّكُمْ لِرَغْبَةٍ فِيْكُمْ جُبِرَ ...

۲۔ الف لام سے ملا ہوا ہو تو اکثر مجرور ہوتا ہے۔ جیسے سَافَرْتُ لِلرَّغْبَةِ فِي الْعِلْمِ اور کبھی کبھار منصوب بھی ہوتا ہے۔ جیسے: ع لَا اَقْعُدُ الْجُبْنَ عَنِ الْهَيْجَاءِ ...

۳۔ مضاف ہو۔ اس صورت میں نصب اور جر دونوں برابر ہیں۔ جیسے تَرَكْتُ مُنْكَرًا خَشْيَةَ اللّٰهِ یا مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ یا لِخَشْيَةِ اللّٰهِ ، يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ، وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

ضابطہ (۵) : مفعول لہ کو حذف بھی جائز ہے۔ جیسے يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا اَیْ كَرَاهَةَ اَنْ تَضِلُّوْا

ضابطہ (۶) : مفعول لہ کے عامل کو حذف کرنا جائز ہے بشرطیکہ کوئی قرینہ موجود ہو۔ جیسے کوئی دریافت کرے لِمَ قَصَدْتَ الصَّوَاحِيَ؟ تو جواب میں کہا جائے بُعْدًا عَنِ الضَّوْضَاءِ

ضوابط برائے مفعول معہ

ضابطہ (۱) : مفعول معہ کے منصوب ہونے کے لیے تین شرطیں ہیں۔

۱۔ فضلہ ہو یعنی اس کے بغیر بھی جملہ تام ہو جائے۔

۲۔ واؤ بمعنی مَعَ کے بعد ہو۔

۳۔ واؤ سے پہلے جملہ ہو۔ (اگر جملہ نہ ہوا تو مابعد کا ماقبل پر عطف ہوگا۔ جیسے كُلُّ امْرِءٍ وَشَانُهُ)

جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ ، كَفَاكَ وَزَيْدًا دِرْهَمٌ

ضابطہ (۲) : مفعول معہ اپنے مصاحب اور عامل پر مقدم نہیں ہو سکتا۔

نوٹ : مفعول معہ کے متعلق چند فوائد النوع الرابع میں واوٗ بمعنی مَعَ کے تحت صفحہ ۱۹۶ پر دیکھ لیں۔

﴿ضوابط برائے حال وذوالحال﴾

ضابطہ (۱) : حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے اگر کہیں معرفہ حال واقع ہو جائے تو اس کو نکرہ کی تاویل میں کیا جائے گا۔ جیسے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ میں وَحْدَهٗ حال ہے لیکن مُنْفَرِدًا کی تاویل میں ہے۔ اسی طرح اُدْخُلُوْا الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ اَیْ مُتَرَتِّبِيْنَ ، جَاءُوْا الْجَمَّاءَ الْغَفِيْرَ اَیْ جَمِيْعًا

ضابطہ (۲) : فاعل، مفعول بہ اور جس کی حالت بیان کی جائے اسے "ذوالحال" کہتے ہیں۔ ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے البتہ چند مقامات میں نکرہ کو بھی ذوالحال بنانا درست ہے۔

- حال جب ذوالحال سے مقدم ہو۔ جیسے جَاءَ نِیْ رَاكِبًا رَجُلٌ
- ذوالحال نکرہ موصوفہ ہو۔ جیسے لَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ
- نکرہ کی طرف مضاف ہو۔ جیسے جَاءَ نِیْ غُلَامُ رَجُلٍ رَاكِبًا
- حرف نفی کے بعد واقع ہو۔ جیسے مَا جَاءَ نِیْ رَجُلٌ رَاكِبًا
- حرف استفہام کے بعد واقع ہو۔ جیسے هَلْ اَتَاكَ رَجُلٌ رَاكِبًا
- ایسا جملہ جو واؤ کے ساتھ ملا ہوا ہو حال واقع ہو رہا ہو۔ جیسے اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْيَةٍ وَّ هِیَ خَاوِيَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا

ضابطہ (۳) : کبھی کبھی جملہ بھی حال واقع ہوتا ہے لیکن اس کے لیے تین شرطیں ہیں۔

۱۔ جملہ خبریہ ہو۔ ۲۔ سین اور سوف سے خالی ہو۔ ۳۔ رابط موجود ہو۔

پھر رابط دو چیزیں ہیں۔ ۱۔ واؤ ۲۔ ضمیر

اگر جملہ اسمیہ حال واقع ہو تو رابط واؤ اور ضمیر دونوں ہوں گے۔ یا صرف واؤ ہوگی۔ صرف ضمیر کا لانا ضعیف ہے۔ .... اگر جملہ فعلیہ مضارعیہ مثبتہ حال واقع ہو تو رابط صرف ضمیر ہوگی۔ .... اگر جملہ فعلیہ مضارعیہ منفیہ یا ماضویہ مثبتہ یا منفیہ حال واقع ہو تو رابط واؤ اور ضمیر دونوں بھی ہو سکتی ہیں اور اکیلی اکیلی بھی۔

ضابطہ (۴) : اگر جملہ فعلیہ ماضویہ حال واقع ہو تو بصریوں کے نزدیک اس پر قَد داخل کرنا واجب ہے عام ہے لفظاً ہو یا تقدیراً، لیکن کوفیوں کے نزدیک ضروری نہیں۔

ضابطہ (۵) : اگر جملہ انشائیہ حال واقع ہو جائے تو اس کو مَقُوْلًا فِیْ حَقِّهٖ کی تاویل میں کیا جائے گا۔

ضابطہ (۶) : حال عام طور پر مشتق ہوتا ہے اگر کہیں جامد حال واقع ہو جائے تو کبھی مشتق کی تاویل میں کر دیا جاتا ہے، اور یہ عام طور پر مندرجہ ذیل جگہوں میں ہوتا ہے۔

۱۔ وہ جامد تشبیہ پر دلالت کرے۔ جیسے وَضَحَ الْحَقُّ شَمْسًا اَیْ مُضِیْئًا کَالشَّمْس

۲۔ مفاعلہ پر دلالت کرے۔ جیسے بِعْتُکَ الْفَرَسَ یَدًا بِیَدٍ اَیْ مُتَقَابِضَیْنِ

۳۔ بھاؤ پر دلالت کرے۔ جیسے اِشْتَرَیْتُ الثَّوْبَ ذِرَاعًا بِدِیْنَارٍ اَیْ مُسَعِرًا

۴۔ تفصیل و ترتیب پر دلالت کرے۔ جیسے قَرَأْتُ الْکِتَابَ بَابًا بَابًا اَیْ مُتَرَتِّبًا ، دَخَلَ الْقَوْمُ رَجُلًا رَجُلًا اَیْ مُتَرَتِّبِیْنَ

اور کبھی مشتق کی تاویل میں نہیں کیا جاتا، اور ایسا مندرجہ ذیل جگہوں میں ہوتا ہے۔

۱۔ موصوف ہو۔ جیسے فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا

۳۔ عدد پر دلالت کرے۔ جیسے فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً

۴۔ اپنے ذوالحال کی قسم اور نوع پر دلالت کرے۔ جیسے هٰذَا مَالُکَ ذَهَبًا

۵۔ ذوالحال کی فرع ہو۔ جیسے هٰذَا ذَهَبُکَ خَاتَمًا ، تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُیُوْتًا

۶۔ ذوالحال کی اصل ہو۔ جیسے هٰذَا خَاتَمُکَ ذَهَبًا ، هٰذَا ثَوْبُکَ کَتَّانًا

ضابطہ (۷) : حال کا عامل تین چیزیں ہو سکتی ہیں۔

فعل جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ صَافِیَةً

۲۔ شبہ فعل۔ جیسے مَا مُسَافِرٌ زَیْدٌ رَاجِلًا

۳۔ معنی فعل۔ اور معنی فعل سے مراد نو چیزیں ہیں۔

۱۔ اسم فعل۔ جیسے صَهْ سَاكِتًا ، نَزَالِ مُسْرِعًا

۲۔ اسم اشارہ۔ جیسے هٰذَا بَعْلِي شَيْخًا ، هٰذَا خَالِدٌ مُقْبِلًا

۳۔ ادوات تشبیہ۔ جیسے كَأَنَّ عَمْرًا مُقْبِلًا اَسَدٌ

۴۔ ادوات تمنی و ترجی۔ جیسے لَيْتَ السُّرُوْرُ دَائِمًا عِنْدَنَا ، لَعَلَّكَ مُدَّعِيًا عَلٰى حَقٍّ

۵۔ ادوات استفہام۔ جیسے مَا شَانُكَ قَائِمًا ، كَيْفَ اَنْتَ قَائِمًا

۶۔ حروف تنبیہ۔ جیسے هَا هُوَ ذَا الْبَدْرُ طَالِعًا

۷۔ جار مجرور۔ جیسے اَلْفَرَسُ لَكَ وَحْدَكَ

۸۔ ظرف۔ جیسے لَدَيْنَا الْحَقُّ خَفَّاقًا لِوَاؤُهُ

۹۔ حروف نداء۔ جیسے يَا اَيُّهَا الرَّبْعُ مَبْكِيًّا بِسَاحَتِهِ ...

ضابطہ (۸) : حال کو ذو الحال پر مقدم کرنا جائز ہے۔ جیسے جَاءَ رَاكِبًا سَعِيْدٌ اور دو جگہوں میں حال کو ذو الحال پر مقدم کرنا واجب ہے۔

۱۔ جب ذو الحال نکرہ ہو۔ جیسے جَاءَ نِيْ رَاكِبًا غُلَامٌ

۲۔ جب ذو الحال محصور ہو۔ جیسے مَاجَاءَ نَانَاجِحًا اِلَّا خَالِدٌ ، اِنَّمَا جَاءَ نَانَاجِحًا خَالِدٌ

ضابطہ (۹) : مندرجہ ذیل تین صورتوں میں حال کو ذو الحال سے مؤخر کرنا واجب ہے۔

۱۔ جب حال محصور ہو۔ جیسے وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ

۲۔ جب حال جملہ ہو اور مقترن بالواو ہو۔ جیسے سَافَرَ الرَّسُوْلُ وَقَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

۳۔ جب ذو الحال مجرور بالاضافۃ یا مجرور بحرف الجر ہو۔ جیسے بَلْ نَتَّبِعُ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا ، مَرَرْتُ بِهِنْدٍ جَالِسَةً

ضابطہ (۱۰) : حال کا اپنے عامل پر مقدم ہونا بھی جائز ہے۔ جیسے رَاكِبًا جَاءَ عَلِيٌّ ، خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ اور تین صورتوں میں عامل پر مقدم کرنا واجب ہے۔

۱۔ جب حال صدارت کلام کا تقاضا کرے۔ جیسے كَيْفَ رَجَعَ سَلِيْمٌ (کیف حال ہے سلیم سے)

۲۔ اس کا عامل اسم تفضیل ہو۔ جیسے خَالِدٌ فَقِيْرًا اَكْرَمُ مِنْ خَلِيْلٍ غَنِيًّا

۳۔ معنی تشبیہ اس میں عامل ہو۔ جیسے اَنَا فَقِيْرًا كَخَلِيْلٍ غَنِيًّا البتہ اداۃ تشبیہ كَأَنَّ ہو تو اس پر حال کو مقدم کرنا جائز نہیں۔ جیسے كَأَنَّ خَالِدًا مُهْرٍولًا سَعِيْدٌ بَطِيْئًا

ضابطہ (۱۱) : حال کو حذف کرنا جائز ہے خصوصاً جب وہ قول ہو، اور مقولہ کا ذکر اس سے مستغنی کردے۔ جیسے وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ اَیْ قَائِلِيْنَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ، وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمَاعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اَیْ قَائِلَيْنِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا

ضابطہ (۱۲) : کبھی کبھی حال کے عامل کو حذف کیا جاتا ہے جوازًا یا وجوبًا

جوازًا وہاں حذف کیا جاتا ہے جہاں کوئی قرینہ موجود ہو۔ جیسے مسافر سے کہا جاتا ہے سَالِمًا غَانِمًا اَیْ تَرْجِعُ سَالِمًا غَانِمًا اور حج سے واپس آنے والے کو کہا جاتا ہے مَأْجُوْرًا اَیْ رَجَعْتَ مَأْجُوْرًا اور وجوبًا پانچ صورتوں میں حذف کیا جاتا ہے۔

۱۔ حال کے ذریعے بتدریج زیادتی یا نقصان بیان کیا جائے۔ جیسے تَصَدَّقْ بِدِرْهَمٍ فَصَاعِدًا اِشْتَرِ الثَّوْبَ بِدِيْنَارٍ فَنَازِلًا اَوْ فَسَافِلًا (اس حال کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کے شروع میں فاء یا ثُمَّ ہو۔)

۲۔ توبیخ کے لیے ذکر کیا جائے۔ جیسے اَقَاعِدًا عَنِ الْعَمَلِ وَقَدْ قَامَ النَّاسُ

۳۔ مضمون جملہ کی تاکید کر رہا ہو۔ جیسے اَنْتَ اَخِيْ مُوَاسِيًا

۴۔ مبتداء کی خبر کے قائم مقام ہو۔ جیسے تَأْدِيْبِيَ الْغُلَامَ مُسِيْئًا

۵۔ سماعی طور پر جیسے هَنِيْئًا لَكَ

ضوابط برائے تمیز

نوٹ : تمیز کی بحث صفحہ ۸۳ پر دیکھ لیں مزید کچھ ضواط درج ذیل ہیں۔

ضابطہ (۱) : جو تمیز محول ہو وہ ہمیشہ منصوب ہوگی اور غیر محول کو نصب دینا بھی جائز ہے اور مِنْ کے ذریعے جر دینا بھی جائز ہے۔ جیسے سَمٰوٰتٌ اَدِيْبًا یا سَمٰوٰتٌ مِنْ اَدِيْبٍ

ضابطہ (۲) : اسم تفضیل کے بعد کوئی اسم واقع ہو تو وہ دو حال سے خالی نہیں ما قبل کی جنس سے ہوگا یا نہیں، اگر نہ ہو تو اس کو تمیز کی بناء پر نصب دینا واجب ہے۔ جیسے اَنْتَ اَعْلٰى مَنْزِلَةً. اور اگر ما قبل کی جنس سے ہو تو اسم تفضیل کی اس کی طرف اضافت کر کے اسے جر دینا واجب ہے۔ جیسے اَنْتَ اَفْضَلُ رِجَالٍ ، كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ البتہ اسم تفضیل تمیز کے علاوہ کسی اور کی طرف مضاف ہو تو پھر نصب دینا ہی واجب ہے۔ جیسے اَنْتَ اَفْضَلُ النَّاسِ رَجُلًا

ضابطہ (۳) : تمیز کا عامل اگر ذات یا فعل جامد ہو تو اس کو عامل پر مقدم کرنا جائز نہیں۔ جیسے عِنْدِیْ رِطْلٌ زَيْتًا ، مَا اَحْسَنَهٗ رَجُلًا ، نِعْمَ زَيْدٌ رَجُلًا البتہ اپنے عامل اور اس کے مرفوع کے درمیان آسکتی ہے۔ جیسے طَابَ نَفْسًا عَلِیٌّ اور اگر اس کا عامل فعل متصرف ہو تو اس پر مقدم ہو سکتی ہے لیکن یہ بہت نادر ہے۔

ضابطہ (۴) : صرف اسم صریح تمیز بن سکتا ہے۔

ضابطہ (۵) : تمیز میں تعدد جائز نہیں۔

ضابطہ (۶) : تمیز میں اصل یہ ہے کہ اسم جامد ہو لیکن کبھی کبھی مشتق بھی بحذف مضاف تمیز بن سکتا ہے۔ جیسے لِلّٰهِ دَرُّهٗ فَارِسًا ، مَا اَحْسَنَهٗ عَالِمًا ، مَرَرْتُ بِعِشْرِيْنَ رَاكِبًا یہ اصل میں ہے لِلّٰهِ دَرُّهٗ رَجُلًا فَارِسًا ، مَا اَحْسَنَهٗ رَجُلًا عَالِمًا ، مَرَرْتُ بِعِشْرِيْنَ رَجُلًا رَاكِبًا گویا تمیز حقیقت میں موصوف محذوف ہے اور یہ مشتق اس کا نائب ہے۔

ضابطہ (۷) : تمییز میں اصل یہ ہے کہ نکرہ ہو لیکن کبھی کبھی معرفہ بھی تمییز بن جاتا ہے لیکن وہ نکرہ کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے عَلَامَ مُلِئْتَ الرُّعْبَ اَیْ رُعْبًا ، اَلِمَ فُلَانٌ رَأْسَهٗ اَیْ رَأْسًا اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ اَیْ نَفْسًا ، كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا اَیْ بَطِرَتْ مَعِيْشَةً

ضابطہ (۸) : تمییز اور عدد کے درمیان فاصلہ جائز نہیں مگر ضرورت شعریہ کی وجہ سے۔

ضابطہ (۹) : عدد اوسط کی تمییز کے بعد اگر اس کی صفت لائی جائے تو لفظ کا اعتبار کر کے اس کو مفرد بھی لایا جا سکتا ہے اور معنی کا اعتبار کر کے جمع تکسیر بھی لانا جائز ہے۔ جیسے عِنْدِیْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا كَرِيْمًا یا رَجُلًا كِرَامًا اسی طرح عِنْدِیْ ثَلَاثُوْنَ رَجُلًا كَرِيْمًا یا رَجُلًا كِرَامًا

ضابطہ (۱۰) : تمییز کا عامل اگر افعال مدح وذم میں سے ہو تو وہاں چند امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ تمییز مؤخر ہو لہٰذا رَجُلًا نِعْمَ زُهَيْرٌ کہنا جائز نہیں۔

۲۔ مخصوص بالمدح یا ذم کے مطابق ہو افراد، تثنیہ، جمع اور تذکیر وتانیث میں۔ جیسے نِعْمَ رَجُلًا زُهَيْرٌ ، نِعْمَ رَجُلَيْنِ زُهَيْرٌ وَّاَخُوْهُ ، نِعْمَ رِجَالًا اَنْتُمْ ، نِعْمَتْ فَتَاةً فَاطِمَةُ

۳۔ الف لام کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو کیوں کہ یہ محول عن الفاعل ہوتی ہے۔ مثلاً نِعْمَ رَجُلًا زُهَيْرٌ کہ یہ اصل میں نِعْمَ الرَّجُلُ زُهَيْرٌ ہے۔ پس جو الف لام کو قبول نہیں کرتا وہ اس باب میں تمییز نہیں بن سکتا۔ جیسے لفظ مِثْلٌ ، اَیٌّ ، غَيْرٌ وغیرہ۔

۴۔ جب ان افعال کا فاعل اسم ضمیر ہو جو تمییز کی طرف لوٹ رہی ہو تو تمییز کو حذف کرنا جائز نہیں۔

ضابطہ (۱۱) : تمییز کو حذف کرنا جائز ہے جب کوئی قرینہ موجود ہو۔ جیسے عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ اَیْ مَلَكًا اَوْ خَازِنًا

ضابطہ (۱۲) : جو تمییز ذات سے ابہام کو دور کرے اس کا عامل ناصب ممیّز ہی ہوتا ہے اور جو تمییز نسبت سے ابہام کو دور کرتی ہے اس کا عامل ناصب ما قبل فعل یا شبہ فعل ہوتا ہے۔

ضوابط برائے مستثنیٰ

نوٹ: مستثنیٰ کی بحث صفحہ ۱۰۵ پر دیکھ لیں مزید کچھ فوائد وضوابط درج ذیل ہیں۔

ضابطہ (۱): صرف معرفہ یا نکرہ مفیدہ (مخصصہ) مستثنیٰ منہ بن سکتا ہے۔لہذا جَاءَ قَوْمٌ اِلَّا رَجُلًا مِنْهُمْ یا جَاءَ رِجَالٌ اِلَّا خَالِدًا کہنا درست نہیں۔(نکرہ کے لیے وجوہ تخصیص صفحہ ۱۲۶ پر گزر چکی ہیں۔) پس اگر نکرہ مفیدہ (مخصصہ) ہو تو اس سے استثناء جائز ہے۔جیسے جَاءَ نِیْ رِجَالٌ کَانُوْا عِنْدَکَ اِلَّا رَجُلًا مِّنْهُمْ ، مَا جَاءَ اَحَدٌ اِلَّا سَعِیْدًا

اسی طرح معرفہ سے نکرہ غیر مخصصہ کا استثناء بھی جائز نہیں لہذا جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا رَجُلًا کہنا درست نہیں ہاں اگر نکرہ مخصصہ ہو تو جائز ہے۔جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا رَجُلًا مِّنْهُمْ اَوْ اِلَّا رَجُلًا مَّرِيْضًا

ضابطہ (۲): مستثنیٰ منقطع ہو تو وہاں اِلَّا لٰکِنْ کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰى اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى اَیْ لٰكِنْ اَنْزَلْنَاهُ تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى اسی طرح لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ اَیْ لٰكِنْ مَّنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ .....

ضابطہ (۳): جب مستثنیٰ منقطع کلام غیر موجب میں ہو تو اس کو بدل بنانا جائز نہیں، جیسا کہ مستثنیٰ متصل میں جائز ہے۔پس مَا جَاءَ الْمُسَافِرُوْنَ اِلَّا اَمْتِعَتَهُمْ میں اَمْتِعَتَهُمْ کو اَلْمُسَافِرُوْنَ سے بدل نہیں بنا سکتے۔(البتہ بنو تمیم کے نزدیک جائز ہے۔)

ضابطہ (۴): مستثنیٰ منقطع کا اپنے مستثنیٰ منہ کے ساتھ کوئی علاقہ اور تعلق ضروری ہے تاکہ مستثنیٰ منہ کے ذکر سے یہ وہم پیدا ہو کہ مستثنیٰ (منقطع) بھی اس (مستثنیٰ منہ) کے حکم میں داخل ہے۔مثلاً آپ کہتے ہیں جَاءَ السَّادَةُ اِلَّا خُدَّامَهُمْ یہ تب صحیح ہوگا جب خادموں کی بھی سرداروں کے ساتھ آنے کی عادت ہو۔اگر عادت نہیں ہے پھر اس استثناء کا کوئی معنی نہیں۔

ضابطہ (۵) : کلام منفی میں جب مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو تو وہاں مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے۔ جیسے مَا جَاءَ اِلَّا خَالِدًا اَحَدٌ لیکن بعض کے نزدیک مستثنیٰ کو ماقبل عامل کا معمول اور مستثنیٰ منہ کو اس کا تابع (بدل) بنانا جائز ہے۔ جیسے مَا جَاءَ اِلَّا خَالِدٌ اَحَدٌ یہاں خَالِدٌ جَاءَ کا فاعل ہے اور اَحَدٌ اس سے بدل ہے۔

ضابطہ (۶) : خَلَا ، عَدَا اور حَاشَا تینوں فعل بھی ہیں اور حروف جارہ میں سے بھی، مگر اِلَّا استثنائیہ کے معنی کو متضمن ہیں۔ ان کے بعد نصب بھی جائز ہے اس بناء پر کہ یہ افعال ہوں اور مابعد مفعول بہ، اور جر بھی جائز ہے اس بناء پر کہ یہ حروف جارہ ہوں۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا عَلِيًّا یا خَلَا عَلِيٍّ البتہ خَلَا اور عَدَا کے بعد نصب کثیر اور جر قلیل ہے، اور حَاشَا کے بعد جر کثیر اور نصب قلیل ہے۔

نیز یاد رکھیں! جب ان کے مابعد کو جر دیں گے تو وہ مجرور لفظاً ہوگا اور منصوب محلاً ہوگا بناء بر استثناء۔

جب ان کو فعل بنایا جائے تو ان کا فاعل ضمیر مستتر ہوگی جو مستثنیٰ منہ کی طرف راجع ہوگی بعض کہتے ہیں لفظ بَعْضُ کی طرف راجع ہوگی جو ماقبل اسم سے مفہوم ہوتا ہے اور تقدیری عبارت یوں ہوگی جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا الْبَعْضُ عَلِيًّا ، اور بعض کہتے ہیں اس اسم فاعل کی طرف لوٹے گی جو ماقبل فعل سے مفہوم ہو رہا ہو۔ اس صورت میں تقدیری عبارت یوں ہوگی جَاؤُوْا خَلَا الْجَائِيُ عَلِيًّا اور بعض کہتے ہیں ماقبل فعل کے مصدر کی طرف لوٹے گی اور تقدیری عبارت یوں ہوگی جَاؤُوْا خَلَا الْمَجِيْءُ عَلِيًّا (پہلا قول صحیح لگتا ہے۔)

ضابطہ (۷) : لَيْسَ اور لَا يَكُوْنُ افعال ناقصہ میں سے ہیں لیکن کبھی کبھی اِلَّا استثنائیہ کے معنی کو متضمن ہوتے ہیں۔ ان کے بعد مستثنیٰ پر نصب واجب ہے کیوں کہ وہ ان کی خبر بنتا ہے اور ان کا اسم ضمیر ہوتی ہے جو مستثنیٰ منہ کی طرف راجع ہوتی ہے (ان کی ضمیر کے مرجع میں بھی وہی اختلاف ہے جو خَلَا عَدَا کی ضمیر کے بارے گزرا۔)

فائدہ : استثناء متصل تخصیص بعد التعمیم کا فائدہ دیتا ہے اور استثناء منقطع استدراک کا فائدہ دیتا ہے۔

ضوابط برائے تاکید

نوٹ : توابع کی بحث صفحہ ۹۰ پر دیکھ لیں مزید کچھ ضوابط درج ذیل ہیں۔

ضابطہ(۱) : تاکید لفظی اسم، فعل، حرف، مفرد اور جملہ سب کی آتی ہے اور تاکید معنوی صرف اسم کی آتی ہے۔

ضابطہ(۲) : جب ضمیر مرفوع متصل کی تاکید لانی ہو لفظ نَفْسٌ یا عَيْنٌ کے ساتھ، تو درمیان میں ضمیر مرفوع منفصل کا فاصلہ لانا ضروری ہے۔ جیسے جِئْتُ اَنَا نَفْسِیْ ، ذَهَبُوْا هُمْ اَنْفُسُهُمْ ، عَلِیٌّ سَافَرَ هُوَ نَفْسُهٗ

لیکن ضمیر منصوب یا مجرور کی تاکید لانی ہو تو پھر ضمیر مرفوع منفصل کا فاصلہ لانا واجب نہیں۔ جیسے اَكْرَمْتُهُمْ اَنْفُسَهُمْ ، مَرَرْتُ بِهِمْ اَنْفُسِهِمْ اسی طرح نَفْسٌ اور عَيْنٌ کے علاوہ کسی اور لفظ سے تاکید لانی ہو تب بھی فاصلہ لانا واجب نہیں۔ جیسے قَامُوْا كُلُّهُمْ ، سَافَرْنَا كُلُّنَا

ضابطہ(۳) : ضمیر مرفوع منفصل کے ساتھ ضمیر متصل کی تاکید لانا جائز ہے، خواہ وہ مرفوع ہو، جیسے قُمْتَ اَنْتَ یا منصوب ہو، جیسے اَكْرَمْتُكَ اَنْتَ یا مجرور ہو، جیسے مَرَرْتُ بِكَ اَنْتَ

ضابطہ(۴) : اسم ظاہر کی تاکید اسم ظاہر کے ساتھ ہی لائی جا سکتی ہے ضمیر کے ساتھ نہیں۔ لہذا جَاءَ عَلِیٌّ هُوَ نہیں کہا جائے گا بلکہ جَاءَ عَلِیٌّ نَفْسُهٗ کہا جائے گا۔ لیکن اسم ضمیر کی تاکید ضمیر کے ساتھ بھی لائی جا سکتی ہے، جیسے جِئْتَ اَنْتَ اور اسم ظاہر کے ساتھ بھی جیسے۔ اَحْسَنْتُ اِلَيْهِمْ اَنْفُسِهِمْ

ضابطہ(۵) : نفس اور عَيْنٌ پر باء جارہ زائدہ داخل کرنا جائز ہے۔ جیسے جَاءَ عَلِیٌّ بِنَفْسِهٖ يُصَلِّیْ كُلُّ وَاحِدٍ بِنَفْسِهٖ

ضابطہ(۶) : تاکید معنوی کے الفاظ کبھی کبھی غیر تاکید بھی واقع ہوتے ہیں یعنی بحسب العامل مبتداء خبر، فاعل اور مفعول بہ وغیرہ۔ جیسے اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

ضابطہ(۷): اگر تاکید معنوی کے الفاظ ایک جگہ جمع ہو جائیں تو ان کی ترتیب یوں ہوگی نَفسٌ ، عَینٌ ، کُلٌّ ، اَجمَعُ اور پھر اس کے فروع

ضابطہ(۸): مؤکد کو حذف کرنا جائز نہیں پس جَاءَ نَفسُهٗ کہنا درست نہیں ہے۔

ضابطہ(۹): جب ضمیر منصوب متصل یا مجرور متصل کی تاکید لفظی کا ارادہ ہو تو اس کا اعادہ متصل لفظ کے ساتھ ضروری ہے۔ جیسے مَرَرْتُ بِکَ بِکَ

فائدہ: نَفسٌ اور عَینٌ کے ساتھ تاکید کلام سے مجاز، سھو اور نسیان کے احتمال کو رفع کرنے کے لیے آتی ہے اور کِلَا وَ کِلْتَا کے ساتھ تاکید حکم کو دو چیزوں کے لیے اکٹھا ثابت کرنے کے لیے آتی ہے، اور لفظ کُلٌّ ، اَجْمَعُ ، اَکْتَعُ وغیرہ کے ساتھ تاکید تمام افراد کا احاطہ اور ان کو شامل کرنے کے لیے آتی ہے۔

ضوابط برائے بدل

ضابطہ(۱): بدل البعض اور بدل الاشتمال کے لیے ضمیر ضروری ہے جو مبدل منہ کے ساتھ ربط پیدا کرے، خواہ مذکور ہو، جیسے ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا کَثِیْرٌ مِّنْهُمْ ، یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ یا محذوف ہو۔ جیسے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَیْهِ سَبِیْلًا ای مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْهُمْ إِلَیْهِ سَبِیْلًا اسی طرح قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ای النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ فِیْهَا

ضابطہ(۲): اعراب کے علاوہ مبدل منہ اور بدل میں مطابقت ضروری نہیں سوائے بدل الکل کے کہ بدل الکل کی افراد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں موافقت ضروری ہے۔ البتہ بدل الکل مصدر سے واقع ہو یا بدل الکل سے مراد تفصیل ہو تو پھر افراد، تثنیہ، جمع کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔

اول کی مثال، جیسے مَفَازًا حَدَائِقَ

ثانی کی مثال، جیسے جَاءَ نِیْ ذُوْرِجْلَیْنِ رِجْلٍ صَحِیْحَۃٍ وَّرِجْلٍ شَلٍّ

ضابطہ (۳) : اسم ظاہر کو اسم ظاہر سے بدل بنایا جاسکتا ہے لیکن اسم ضمیر کو اسم ضمیر سے نہیں۔

ضابطہ (۴): اسم ضمیر کو اسم ظاہر سے بدل نہیں بنایا جاسکتا لیکن اسم ظاہر کو غائب کی ضمیر سے بدل بنایا جاسکتا ہے۔ جیسے وَاَسَرُّوا النَّجْوَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا یہاں اَلَّذِیْنَ بدل ہے اَسَرُّوْا کی ضمیر واو سے۔

ضابطہ (۵) : ضمیر مخاطب اور ضمیر متکلم سے اسم ظاہر کو تب بدل بنایا جاسکتا ہے کہ وہ بدل البعض یا بدل الاشتمال ہو۔ جیسے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُو اللّٰہ یہاں مَنْ بدل ہے کُمْ سے اور یہ بدل البعض ہے۔ بدل الاشتمال کی مثال، جیسے بَلَغْنَا السَّمَاءَ مَجْدُنَا وَسَنَاؤُنَا یہاں مَجْدُنَا بدل ہے بَلَغْنَا کی نَا ضمیر سے اور یہ بدل الاشتمال ہے۔

ضابطہ (٦) : اسم، فعل اور حرف کا بدل اپنے مثل کے ساتھ لایا جاسکتا ہے اسم کی مثالیں تو گزر چکیں فعل کی مثال یہ ہے مَنْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا یُضٰعَفْ لَہُ الْعَذَابُ یہاں یُضٰعَفْ یَلْقَ سے بدل ہے۔ اور جملہ کی مثال، جیسے اَمَدَّکُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ اَمَدَّکُمْ بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِیْنَ

ضابطہ (۷) : بدل اور مبدل منہ میں فاصلہ نہ ہونا ابلغ ہے ہاں اگر مجرور سے بدل ہو تو باعادہ حرف جار فاصلہ جائز ہے۔ جیسے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ ، تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِاَوَّلِنَا وَآخِرِنَا

ضابطہ (۸) : چوں کہ بدل مقصود بالنسبۃ ہوتا ہے اس لیے اس کا مبدل منہ سے اقوی یا کم از کم اس کے مساوی ہونا ضروری ہے۔ اس اعتبار سے بدل اور مبدل منہ کی چار صورتیں بنتی ہیں۔

۱۔ دونوں معرفہ ہوں۔ جیسے اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۝ اللّٰہِ الَّذِیْ لَہُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ ...

۲۔ دونوں نکرہ ہوں۔ جیسے اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا ۝ حَدَائِقَ وَاَعْنَابًا

۳۔ مبدل منہ نکرہ ہو اور بدل معرفہ۔ جیسے اِلٰی صِرا طٍ مُّسْتَقِیْمٍ صِرَاطِ اللّٰہِ الَّذِیْ ...

۴۔ مبدل منہ معرفہ اور بدل نکرہ ہو۔

پہلی تین صورتیں درست اور چوتھی صورت غلط ہے کیوں کہ بدل جو کہ مقصود ہوتا ہے اس کا ادنی ہونا لازم آتا ہے البتہ اس کے صحیح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ نکرہ کی صفت لائی جائے۔ جیسے بِالنَّاصِیَۃِ نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ

ضابطہ (۹) : اگر مبدل منہ حرف استفہام یا حرف شرط کو متضمن ہو تو بدل میں ہمزہ استفہام یا اِنْ شرطیہ کو ذکر کرنا ضروری ہے۔ اول کی مثال، جیسے کَمْ مَالُکَ اَعِشْرُوْنَ اَمْ ثَلٰثُوْنَ ، مَاصَنَعْتَ اَخَیْرًا اَمْ شَرًّا ، مَنْ جَاءَکَ اَعَلِیٌّ اَمْ خَالِدٌ.... اور ثانی کی مثال، جیسے مَنْ یَجْتَهِدْ اِنْ عَلِیٌّ وَاِنْ خَالِدٌ فَاَکْرِمْهُ ، مَا تَصْنَعْ اِنْ خَیْرًا وَاِنْ شَرًّا تُجْزَ بِهٖ

ضوابط برائے عطف بیان

ضابطہ (۱) : عطف بیان کا اپنے متبوع کے موافق ہونا ضروری ہے، اعراب ، افراد، تثنیہ، جمع تذکیر و تانیث اور تعریف و تنکیر میں۔

ضابطہ (۲) : کنیت اور علم میں سے جو زیادہ مشہور ہو گا اس کو عطف بیان بنایا جائے گا۔

ضابطہ (۳) : جملہ بھی عطف بیان واقع ہو سکتا ہے۔ جیسے فَوَسْوَسَ اِلَیْهِ الشَّیْطَانُ قَالَ یٰاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّکَ عَلٰی یہاں جملہ قَالَ یٰاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّکَ عطف بیان ہے اور فَوَسْوَسَ اِلَیْهِ الشَّیْطَانُ مبین ہے۔

ضابطہ (۴) : ضمیر عطف بیان واقع نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ صفت واقع نہیں ہو سکتی۔

ضابطہ (۵) : جملہ بھی عطف بیان واقع ہو سکتا ہے۔ جیسے فَوَسْوَسَ اِلَیْهِ الشَّیْطَانُ قَالَ یٰاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّکَ عَلٰی یہاں جملہ قَالَ یٰاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّکَ عطف بیان ہے اور فَوَسْوَسَ اِلَیْهِ

الشَّیْطَانُ مُبِین ہے۔

فائدہ : متبوع اگر معرفہ ہو تو عطف بیان اس کی وضاحت کرتا ہے۔ جیسے اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ اور اگر نکرہ ہو تو عطف بیان اس کی تخصیص کرتا ہے۔ جیسے اِشْتَرَیْتُ حُلِیًّا سِوَارًا اسی طرح اَوْ کَفَّارَۃٌ طَعَامُ مَسٰکِیْنَ

ضوابط برائے عطف بحرف

ضابطہ (۱) : اسم ضمیر اور اسم ظاہر کے اعتبار سے عطف کی چار صورتیں بنتی ہیں۔

۱۔ اسم ظاہر کا عطف ہو اسم ظاہر پر۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَّعَمْرٌو

۲۔ ضمیر کا عطف ہو ضمیر پر۔ جیسے اَنَا وَاَنْتَ صَدِیْقَانِ ، اَکْرَمْتُھُمْ وَاِیَّاکُمْ

۳۔ ضمیر کا عطف ہو اسم ظاہر پر۔ جیسے جَاءَنِیْ عَلِیٌّ وَاَنْتَ ، اَکْرَمْتُ عَلِیًّا وَّاِیَّاکَ

۴۔ اسم ظاہر کا عطف ہو ضمیر پر۔ جیسے مَاجَاءَنِیْ اِلَّااَنْتَ وَعَلِیٌّ ، مَارَأَیْتُ اِلَّااِیَّاکَ وَعَلِیًّا

ضابطہ (۲) : ضمیر مرفوع متصل پر عطف ڈالنا ہو تو معطوف علیہ اور معطوف کے درمیان کسی شئی کا فاصلہ لانا ضروری ہے خواہ فاصلہ ضمیر منفصل کا ہو، جیسے اِذْھَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ ، اُسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ یا کسی اور چیز کا ہو، جیسے یَدْخُلُوْنَھَا وَمَنْ صَلَحَ یہاں مَنْ کا عطف پڑ رہا ہے یَدْخُلُوْنَ کی ضمیر واؤ پر اور درمیان میں ھَا ضمیر منصوب متصل کا فاصلہ ہے۔ اسی طرح مَااَشْرَکْنَا وَلَا اٰبَاءُ نَا یہاں اٰبَاءُ کا عطف پڑ رہا ہے اَشْرَکْنَا کی نَا ضمیر پر اور درمیان میں لَا کا فاصلہ ہے۔

ضابطہ (۳): اگر ضمیر مجرور متصل پر عطف ڈالا جائے تو بہتر یہ ہے کہ حرف جر یا مضاف کا اعادہ کیا جائے۔ جیسے فَقَالَ لَھَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا ، اَحْسَنْتُ اِلَیْکَ وَاِلٰی عَلِیٍّ ، اَکْرَمْتُ غُلَامَکَ وَغُلَامَ سَعِیْدٍ اگر اعادہ نہ کیا جائے تب بھی جائز ہے۔ جیسے وَکُفْرٌ بِہٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَاءَ لُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامِ

ضابطہ (۴) : جملہ خبریہ کا عطف انشائیہ پر ہو یا انشائیہ کا خبریہ پر جمہور کے نزدیک جائز نہیں البتہ بعض کے نزدیک جائز ہے۔لہذا جمہور کے نزدیک مقام کی مناسبت سے تاویل کی جائے گی۔

ضابطہ (۵) : جب معنیٰ مشابہت موجود ہو تو فعل کا عطف اسم پر یا اسم کا فعل پر جائز ہے۔جیسے
فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ، يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ

ضابطہ (۶) : عطف کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ لفظ پر عطف ہو۔ جیسے زَيْدٌ لَيْسَ بِقَائِمٍ وَّلَا قَاعِدٍ اس کو محل قریب بھی کہا جاتا ہے اور یہی اصل ہے۔

۲۔ محل بعید پر عطف ہو۔ جیسے إِنَّ اللّٰهَ بَرِيْءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ یہاں رَسُوْلُهٗ کا عطف لفظ اَللّٰہ کے محل بعید پر ہے۔

۳۔ توھم پر عطف ہو۔جیسے لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا وَّلَا قَاعِدٍ یہاں قَاعِدٍ کا عطف قَائِمًا پر ہے اور توھم یہ ہے کہ قَائِمًا پر باء داخل ہے کیوں کہ لَيْسَ کی خبر پر باء کا داخل ہونا کثیر ہے۔

ضوابط برائے اسم عدد

ضابطہ (۱) : اگر معدود موصوف محذوف کی صفت ہو تو عدد میں موصوف محذوف کا اعتبار ہوگا نہ کہ صفت کا۔جیسے فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَیْ عَشْرُ حَسَنَاتٍ اَمْثَالِهَا اگر یہاں موصوف محذوف کا اعتبار نہ ہوتا تو عَشْرٌ کی بجائے عَشَرَةٌ ہوتا اس لیے کہ مثل مذکر ہے۔

ضابطہ (۲) : اگر کسی عدد کی تمیز دو چیزیں ہوں تو حالت ترکیب میں مذکر کا اعتبار ہوگا،خواہ مقدم ہو یا مؤخر،بشرطیکہ عاقل کے لیے ہو۔جیسے عِنْدِیْ خَمْسَةَ عَشَرَ رَجُلًا وَّامْرَأَةً یا عِنْدِیْ خَمْسَةَ عَشَرَ امْرَأَةً وَّ رَجُلًا.... اور اگر غیر عاقل ہو تو سابق کا اعتبار ہوگا بشرطیکہ متصل ہو۔جیسے عِنْدِیْ خَمْسَةَ عَشَرَ جَمَلًا وَّ نَاقَةً ، عِنْدِیْ خَمْسَ عَشْرَةَ نَاقَةً وَّ جَمَلًا

اور انفصال کی صورت میں مؤنث کا اعتبار ہوگا۔ جیسے عِنْدِیْ سِتَّ عَشَرَةَ مَا بَیْنَ نَاقَةٍ وَّجَمَلٍ یا ما بین جمل و ناقة .... اور حالت اضافت میں پہلے کا اعتبار ہوگا۔ جیسے عندی ثَمَانِیَةُ رِجَالٍ وَّنِسَاءٍ یا ثَمَانُ نِسَاءٍ وَّرِجَالٍ

ضابطہ (۳) : عدد کی رعایت تمیز مذکر یا مؤنث کے ساتھ تب ہوتی ہے جب کہ عدد معدود پر مقدم ہو ورنہ مؤخر ہونے کی صورت میں دو وجہیں جائز ہیں۔ جیسے شاهدتُ تِلْمِیْذَاتٍ ثَلاثًا او ثلاثةً البتہ قاعدہ کی رعایت کرنا اولی ہے۔

ضابطہ (۴) : جب معدود علم مذکر ہو لیکن لفظاً مؤنث ہو تو عدد کو مذکر اور مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے۔ جیسے جاء ثَلاثُ حَمزَاتٍ او ثلاثةُ حمزاتٍ البتہ بہتر یہ ہے کہ عدد کو مذکر لایا جائے۔

ضابطہ (۵) : جب معدود مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہو تو عدد کو بھی مذکر و مؤنث دونوں طرح لانا درست ہے۔ جیسے شاهدت ثلاثةً مِنَ الْبَقَرِ او ثلاثًا مِنَ الْبَقَرِ

ضابطہ (۶) : عدد مرکب کی تمیز کی صفت میں دو وجہیں جائز ہیں۔

۱۔ لفظ موصوف کی رعایت کرتے ہوئے مفرد ذکر کیا جائے۔

۲۔ معنی کی رعایت کرتے ہوئے جمع ذکر ے۔ جیسے کا فات اَرْبَعَةَ عَشَرَ تلمیذًا مجتهدًا یا مُجْتَهِدِیْنَ

ضابطہ (۷) : عدد ترتیبی کی چار اقسام ہیں۔

۱۔ مفرد: اول سے عاشر تک مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے ساتھ مؤنث۔ جیسے التلمیذ الاول ، التلمیذ الثانی ، التلمیذة الاولی ، التلمیذة الثانیة

۲۔ مرکب : حادی عشر سے تاسع عشر تک پہلے کی طرح ہی۔ جیسے المعلم الحادی عشر ، المعلمة الرابعة عشرة

۳۔ معطوف : حادی و عشرین سے تاسع و تسعین تک، پہلے کی طرح ہی۔ جیسے

الطالب الحادی والعشرون ، الطالبة الحادیة والعشرون

۴۔ عقود : عشرون تاتسعون مأة اورالف تذکیروتانیث میں ایک ہی لفظ کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔جیسے الطالبة المأة ، الطالب المأة

ضابطہ(۸) : عَشَرَۃٌ اور عَشَرٌ کی شین کومفتوح پڑھا جائے گا جب کہ معدود مذکر ہو،اوراگر معدود مؤنث ہوتوشین کوساکن پڑھا جائے گا۔ جیسے عَشَرَۃُ رِجَالٍ ، اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا ، عَشْرُ نِسَاءٍ ، اِحْدٰی عَشْرَۃَ امْرَأَۃً

ضابطہ(۹) : واحد سے عشرة تک کی تمیز کلام فصیح میں جمع تکسیر آتی ہے مگر تین صورتوں میں جمع تصحیح بھی آسکتی ہے۔

۱۔ جب کلمہ معدود کے لیے جمع تکسیر مستعمل نہ ہو۔جیسے سبع سموت ، سبع بقرات

۲۔ جمع تکسیر ہولیکن جمع تصحیح کی مجاورت کی وجہ سے جمع تصحیح مستعمل ہو۔جیسے سبع سنبلات کیوں کہ یہ سبع بقرات کا مجاور ہے۔

۳۔ جمع تکسیر ہولیکن وہ کم مستعمل ہواور جمع تصحیح زیادہ مستعمل ہو۔جیسے ثلاث سعادات

ضابطہ(۱۰) : عدداوراس کی تمیز کے درمیان فصل لانا جائزنہیں بغیر ضرورت شعریہ کے۔

ضابطہ(۱۱) : عشرون سے تسعون تک کے عقودکو واحد تا تسعة پرعطف کیا جاتا ہے جب تعیین مقصود ہو۔جیسے واحد وعشرون ، اثنان وعشرون مذکر کے لیے،اور واحدة وعشرون ، اثنتان وعشرون مؤنث کے لیے،اوراگر تعیین مقصود نہ ہوتو بضع پرعطف کیا جاتا ہے۔جیسے مذکر کے لیے بضعة وعشرون رجلا اورمؤنث کے لیے بضع وعشرون امرأة

ضوابط برائے غیر منصرف

ضابطہ(۱) : جن اسباب کے ساتھ علم جمع ہوتا ہے جب ان اسماء سے علمیت زائل ہو جائے تو وہ

منصرف ہو جاتے ہیں۔

ضابطہ (۲) : عدل عموماً ان اوزان پر آتا ہے۔ فُعَالُ جیسے ثُلَاثُ ، مَفْعَلُ جیسے مَثْلَثُ ، فُعَلُ جیسے اُخَرُ ، فَعَلُ جیسے صَفَرُ ، فِعَالُ جیسے قِطَام

ضابطہ (۳) : ضرورۃ شعریہ اور تناسب کی وجہ سے بھی غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین کو داخل کرنا جائز ہے۔ ضرورۃ شعریہ کی مثال، جیسے حضرت فاطمہؓ کا یہ شعر

ع صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّهَا :: صُبَّتْ عَلَى الْاَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

اس شعر میں مَصَائِبُ کو غیر منصرف پڑھنے کی صورت میں وزن ٹوٹ جاتا ہے۔

اسی طرح امام شافعیؒ کا امام ابو حنیفہؒ کی مدح میں یہ شعر

ع اَعِدْ ذِكْرَ نُعْمَانٍ لَّنَا اِنَّ ذِكْرَهُ :: هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهُ يَتَضَوَّعُ

اس شعر میں نُعْمَانُ کو غیر منصرف پڑھنے کی صورت میں شعر کی روانگی برقرار نہیں رہتی۔

تناسب کی مثال، جیسے سَلَاسِلًا وَّاَغْلَالًا یہاں اَغْلَالًا کی مناسبت سے سَلَاسِلًا پر بھی تنوین آئی ہے۔

ضابطہ (۴) : مہینوں کے ناموں میں سے چھ منصرف اور چھ غیر منصرف ہیں۔

غیر منصرف یہ ہیں۔ جمادی الاولی ، جمادی الاخری ، شعبان ، رمضان ، صفر ، رجب

اور منصرف یہ ہیں۔ شوال ، محرم ، ربیع الاول ، ربیع الثانی ، ذو القعدۃ ، ذو الحجۃ

ضابطہ (۵) : انبیاء کرام کے ناموں میں سے صرف نو نام منصرف ہیں اور وہ یہ ہیں۔ مُحَمَّدٌ ، صَالِحٌ ، هُوْدٌ ، شُعَيْبٌ ، نُوْحٌ ، لُوْطٌ ، شِيْثٌ ، خِضْرٌ ، عُزَيْرٌ باقی سب غیر منصرف ہیں۔ علمیت اور عجمہ کی وجہ سے۔

ضابطہ (۶) : ملائکہ کے ناموں میں سے چار نام منصرف ہیں، اور وہ یہ ہیں۔ مُنْكَرٌ ، نَكِيْرٌ ، مَالِكٌ ، رِضْوَانٌ باقی سب غیر منصرف ہیں۔

ضابطہ(۷): لفظ اِبْلِیْسُ غیر منصرف ہے بعض کے نزدیک علمیت وعجمہ کی وجہ سے اور بعض کے نزدیک اگرچہ عربی ہے لیکن شبہ عجمہ کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔اور لفظ شیطان اگر شَاطَ یَشِیْطُ سے ہوتو غیر منصرف ہوگا اور اگر شَطَنَ سے ہوتو منصرف ہوگا۔

ضابطہ(۸): لفظ قُرآن معرف باللام ہوتو علم ہوگا لہذا بغیر الف لام کے یہ منصرف ہوگا۔اور معرف باللام ہونے کی صورت میں اگرچہ علمیت اور الف ونون زائدتان پائے جاتے ہیں لیکن الف لام کی وجہ سے منصرف پڑھا جائے گا۔

ضابطہ(۹): علم کو نکرہ بنانے کے دو طریقے ہیں۔

۱۔ علم سے کوئی فرد غیر معین مراد لیا جائے مثلاً بَکْرٌ ایک جماعت کا نام ہے اور اس سے بلاتعین کوئی فرد مراد لیا جائے

۲۔ علم سے وصف مشہور مراد لیا جائے۔جیسے لِکُلِّ فِرْعَوْنٍ مُوْسٰی اَیْ لِکُلِّ مُبْطِلٍ مُحِقٌّ

ضابطہ(۱۰): اگر غیر منصرف کو مصغر بنایا جائے تو سبب منع صرف زائل ہونے کی وجہ سے منصرف پڑھا جائے گا۔جیسے عُمَرُ سے عُمَیْرٌ ، شَمَّرَ سے شُمَیْرٌ

ضابطہ(۱۱): صیغہ منتھی الجموع کے وزن پر اگر مفرد بھی آجائے تب بھی غیر منصرف ہوگا۔جیسے هَوَازِنُ (قبیلہ کا نام) بَيَادِرُ (شخص کا نام)

فائدہ: کلام عرب میں بہت سارے الفاظ عدل تقدیری میں فُعَلُ کے وزن پر پائے جاتے ہیں۔مثلاً

عمر ، زفر ، زحل ، ثعل ، جشم ، جعج ، قزح ، دلف ، عصم جحی ، بلع ، مضر ، هبل ، هذل ، قثم اور ان کے ملحقات یعنی جمع ، کتع ، بتع ، بصع وغیرہ

اسم منسوب کی بحث

وہ اسم جو اپنے مدلول کا کسی چیز (قوم، قبیلہ یا جگہ) کے ساتھ تعلق ظاہر کرے۔

کسی اسم کو منسوب بنانے کے بارے چند قواعد درج ذیل ہیں۔

☆ اگر اسم منسوب الیہ ثلاثی مکسور العین ہو تو بوقت نسبت عین کو فتح دیا جائے گا۔ جیسے فَخِذٌ سے فَخَذِيٌّ اور اگر منسوب الیہ رباعی مکسور العین ہو تو افصح صورت یہی ہے کہ اس کے عین پر بدستور کسرہ رہے جیسے مَشْرِقٌ سے مَشْرِقِيٌّ ، مَغْرِبٌ سے مَغْرِبِيٌّ ، يَثْرِبُ سے يَثْرِبِيٌّ

☆ جس لفظ کے آخر میں تائے تانیث ہو نسبت کے وقت اس کا حذف لازم ہے۔ قَاهِرَةٌ سے قَاهِرِيٌّ

☆ جس اسم کے آخر میں الف مقصورہ ہو اس کی طرف نسبت کرتے وقت دیکھیں کہ الف مقصورہ تیسری جگہ ہے، چوتھی جگہ ہے یا پانچویں جگہ۔ اگر تیسری جگہ ہو تو اس کو واؤ سے بدل دیں۔ جیسے عَصًا سے عَصَوِيٌّ فَتًى سے فَتَوِيٌّ .... اگر چوتھی جگہ ہو اور اصلی ہو تو پھر بھی واؤ سے بدل دیں۔ جیسے مَرْمًى سے مَرْمَوِيٌّ اور حذف کرنا بھی جائز ہے۔ جیسے مَرْمِيٌّ ، اور اگر زائد ہو خواہ تانیث کے لیے، خواہ الحاق کے لیے تو اس کو حذف کرنا بھی جائز ہے۔ جیسے حُبْلٰى سے حُبْلِيٌّ اور ذِفْرٰى سے ذِفْرِيٌّ اور واؤ سے تبدیل کرنا بھی جائز ہے۔ جیسے حُبْلَوِيٌّ ، ذِفْرَوِيٌّ البتہ حذف والی صورت مختار ہے۔ نیز الف تانیث کو جب واؤ سے بدلا جائے تو اکثر اس سے پہلے الف زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے طُوْبَاوِيٌّ ، دُنْيَاوِيٌّ ... اسی طرح اگر پانچویں جگہ ہو تو بھی حذف اور واؤ سے بدلنا دونوں صورتیں جائز ہیں۔ جیسے مُصْطَفٰى سے مُصْطَفِيٌّ اور مُصْطَفَوِيٌّ

☆ جس اسم کے آخر میں الف ممدودہ ہو تو دیکھیں اگر اصلی ہو تو اپنے حال پر باقی رکھیں۔ جیسے قُرَّاءٌ سے قُرَّائِيٌّ اگر تانیث کے لیے ہو تو واؤ سے تبدیل کر دیں۔ جیسے صَفْرَاءُ سے صَفْرَاوِيٌّ اگر الحاق کے لیے ہے یا واؤ یا یاء سے بدل کر آیا ہے تو اس کو باقی رکھنا اور واؤ سے تبدیل کرنا دونوں صورتیں جائز ہیں۔ جیسے عِلْبَاءُ سے عِلْبَائِيٌّ اور عِلْبَاوِيٌّ ، حِرْبَاءُ سے حِرْبَائِيٌّ اور حِرْبَاوِيٌّ كِسَاءٌ سے كِسَائِيٌّ اور كِسَاوِيٌّ ، رِدَاءٌ سے رِدَائِيٌّ اور رِدَاوِيٌّ

☆ اسم منقوص کی طرف نسبت کرتے وقت دیکھیں کہ اس کی یاء تیسری جگہ ہے، چوتھی جگہ یا پانچویں جگہ

اگر تیسری جگہ ہو تو اس کو واؤ سے بدل کر اس کے ماقبل کو فتح دے دیں۔ جیسے عَمِی سے عَمَوِیٌّ حَیٌّ سے حَیَوِیٌّ.... اگر چوتھی جگہ ہو تو حذف کرنا بھی جائز ہے اور واؤ سے بدل کر ماقبل کو فتح دینا بھی۔ جیسے قَاضٍ ، مَاضٍ سے قَاضِیٌّ ، مَاضِیٌّ اور قَاضَوِیٌّ ، مَاضَوِیٌّ.... اگر پانچویں جگہ ہو تو حذف کرنا ضروری ہے۔ جیسے مُسْتَعْلِیْ سے مُسْتَعْلِیٌّ اور مُعْتَدِیْ سے مُعْتَدِیٌّ

☆ اگر کوئی کلمہ فَعِیْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے آخر میں حرف صحیح ہو تو اس کا وزن اپنی حالت پر باقی رہتا ہے۔ جیسے مَسِیْحٌ سے مَسِیْحِیٌّ اور حَدِیْدٌ سے حَدِیْدِیٌّ اگر وہ کلمہ ناقص ہے تو ایک یاء کو حذف کر کے دوسری کو واؤ سے بدل کر ماقبل کو فتح دیں گے۔ جیسے غَنِیٌّ ، عَلِیٌّ سے غَنَوِیٌّ ، عَلَوِیٌّ

☆ اگر کوئی کلمہ فَعِیْلَۃٌ کے وزن پر ہو تو مضاعف و معتل نہ ہونے کی صورت میں یاء کو حذف کر کے ماقبل کو فتحہ دیا جائے گا۔ مثلاً مَدِیْنَۃٌ سے مَدَنِیٌّ اور فَرِیْضَۃٌ سے فَرَضِیٌّ (البتہ بعض جگہ یاء کا باقی رکھنا شاذ ہے۔ جیسے طَبِیْعَۃٌ سے طَبِیْعِیٌّ اور سَلِیْقَۃٌ سے سَلِیْقِیٌّ)... اگر مضاعف یا معتل العین ہو تو کچھ حذف نہیں ہوتا۔ مثلاً طَوِیْلَۃٌ اور عَزِیْزَۃٌ سے طَوِیْلِیٌّ اور عَزِیْزِیٌّ

☆ اگر کوئی کلمہ فُعَیْلٌ یا فُعَیْلَۃٌ کے وزن پر ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو فَعِیْلٌ اور فَعِیْلَۃٌ کا بیان ہوا۔ جیسے عُقَیْلٌ سے عُقَیْلِیٌّ اور اُمَیْمَۃٌ سے اُمَیْمِیٌّ

☆ اگر کسی اسم کے آخر میں چوتھی یا پانچویں جگہ واؤ ہو اور اس سے پہلے ضمہ ہو تو بوقت نسبت واؤ کو حذف کر دیا جائے گا۔ جیسے قَلَنْسُوَۃٌ سے قَلَنْسِیٌّ ، تَرْقُوَۃٌ سے تَرْقِیٌّ، ورنہ واؤ باقی رہے گا۔ جیسے عُدُوٌّ سے عَدَوِیٌّ ، دَلْوٌ سے دَلْوِیٌّ

☆ اگر کسی اسم کے آخر میں یاء مشدد ہو اور اس سے پہلے دو یا دو سے زیادہ حرف ہوں تو یاء کا حذف کرنا ضروری ہے۔ جیسے شَافِعِیٌّ سے شَافِعِیٌّ اور اگر یاء سے پہلے ایک ہی حرف ہو تو پہلی یاء کو فتحہ دے کر دوسری کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے حَیٌّ سے حَیَوِیٌّ البتہ اگر پہلی یاء واؤ سے بدلی ہوئی ہو تو پھر واؤ ہو جائے گی۔ جیسے طَیٌّ سے طَوَوِیٌّ

☆ اگر کوئی کلمہ محذوف الآخر ہو اور صرف دو حرف باقی رہے ہوں تو بحالت نسبت حرف محذوف پھر لوٹ آئے گا۔ جیسے اَبٌ ، اَخٌ سے اَبَوِیٌّ ، اَخَوِیٌّ ، البتہ یَدٌ اور دَمٌ میں بغیر واؤ کے بھی نسبت کو جائز رکھا گیا ہے۔ جیسے یَدِیٌّ ، دَمِیٌّ .... اگر کسی کلمہ میں محذوف کے عوض ہمزہ وصلی لایا گیا ہو تو عوض

کو حذف کر کے محذوف کو لوٹانا بھی جائز ہے اور عوض کو باقی رکھ کر محذوف کو نہ لوٹانا بھی جائز ہے۔ جیسے اِبْنٌ ، اِسْمٌ سے بَنَوِیٌّ ، سَمَوِیٌّ اور اِبْنِیٌّ ، اِسْمِیٌّ .... اگر محذوف کے عوض تاء تانیث لائی گئی ہو تو اس کو حذف کر کے محذوف کو واپس لوٹایا جائے گا۔ جیسے سَنَةٌ سے سَنَوِیٌّ ، لُغَةٌ سے لُغَوِیٌّ اور زِنَةٌ سے وَزْنِیٌّ ، صِلَةٌ سے وَصْلِیٌّ۔

☆ اگر تثنیہ و جمع کی طرف نسبت مقصود ہو تو ان کو مفرد کی شکل میں لا کر نسبت کی جائے گی۔ جیسے عِرَاقَیْنَ سے عِرَاقِیٌّ ، مُسْلِمِیْنَ سے مُسْلِمِیٌّ یہی حال ان کا ہے۔ جو تثنیہ و جمع کے ساتھ لاحق ہیں۔ جیسے اِثْنَیْنِ سے اِثْنِیٌّ و ثَنَوِیٌّ ، عِشْرِیْنَ سے عِشْرِیٌّ ، اَرْبَعِیْنَ سے اَرْبَعِیٌّ

☆ اگر ایسی جموع ہیں جن کا مفرد نہیں جیسے اَبَابِیْلُ ، صَنَادِیْدُ یا اگر مفرد ہے تو اس لفظ سے نہیں۔ جیسے مَخَاطِرُ ، مَنَاجِذُ ، نِسَاءٌ تو ہر دو حالت میں بوقت نسبت ان کو اپنے حال پر رکھا جائے گا۔ جیسے صَنَادِیْدِیٌّ ، مَخَاطِرِیٌّ ، مَنَاجِذِیٌّ ، نِسَائِیٌّ.... بعض کے نزدیک جمع مکسر کی طرف نسبت کرنے میں اس کو بحال خود رکھا جائے گا۔ مثلاً مَلَائِکَةٌ سے مَلَائِکِیٌّ ، مُلُوْکٌ سے مُلُوْکِیٌّ اسی طرح جو جمع مکسر علم ہو اس کو بھی بحال خود رکھا جائے گا۔ جیسے اَنْبَارٌ سے اَنْبَارِیٌّ ، اَنْصَارٌ سے اَنْصَارِیٌّ ، اَھْوَازٌ سے اَھْوَازِیٌّ

☆ مرکب منع صرف میں نسبت کے وقت اس کا آخری جزو حذف کر کے پہلے جزو کی طرف نسبت کرتے ہیں جیسے بَعْلَبَکُّ ، مَعْدِیْکَرِبُ سے بَعْلِیٌّ ، مَعْدِیٌّ کبھی حذف کے بغیر پورے مرکب کی طرف بھی نسبت کر دیتے ہیں جیسے بَعْلَبَکِّیٌّ ، مَعْدِیْکَرِبِیٌّ ..... اور مرکب اضافی میں جزو اول کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ جیسے اِمْرَأُ الْقَیْسِ سے اِمْرَئِیٌّ اور بعض میں جزو آخر کی طرف، جیسے عَبْدُ الْاَشْهَلِ سے اَشْهَلِیٌّ ، اَبُوْبَکْرٍ سے بَکْرِیٌّ ، عَبْدُ مَنَافٍ سے مَنَافِیٌّ اور کبھی پورے مرکب کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ جیسے عَیْنُ حُوْرٍ سے عَیْنُ حُوْرِیٌّ... مرکب اسنادی میں نسبت جزء اول کی طرف کی جاتی ہے۔ ثانی کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے تَأَبَّطَ شَرًّا سے تَابَطِیٌّ

تصغیر کی بحث

تصغیر کا لغوی معنی ہے ''چھوٹا کرنا'' اور صرفیوں کی اصطلاح میں تصغیر لفظ میں ایسی تبدیلی کرنے

کو کہتے ہیں جو کسی چیز کی قلت، حقارت، محبت یا عظمت پر دلالت کرے۔ قلت کی مثال، جیسے ضُوَیْرِبٌ حقارت کی مثال، جیسے رُجَیْلٌ محبت کی مثال، جیسے بُنَیَّ اور عظمت کی مثال، جیسے قُرَیْشٌ (قُرَیْشٌ قَرْشٌ کی تصغیر ہے اور قَرْشٌ ایک مچھلی کا نام ہے جو تمام مچھلیوں پر غالب ہوتی ہے اسی طرح قبیلہ قریش بھی تمام قبائل پر غالب تھا اس لیے اس کو قریش کہتے ہیں۔

تصغیر بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے حرف کو ضمہ دیں، دوسرے کو فتحہ دیں تیسری جگہ یاء ساکنہ لائی جائے گی۔ اب اگر یاء کے بعد ایک حرف ہو تو اس کی حرکت کا کوئی اعتبار نہیں، جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ دو حرف ہوں تو پہلا مکسور ہوگا دوسرے کی حرکت کا کوئی اعتبار نہیں، جیسے مَضْرِبٌ سے مُضَیْرِبٌ اور اگر تین حرف ہوں تو پہلا مکسور ہوگا دوسرا یاء ساکنہ اور تیسرے کی حرکت کا کوئی اعتبار نہیں، جیسے مِضْرَابٌ سے مُضَیْرِیْبٌ

پھر تصغیر اگر ثلاثی کی ہو تو فُعَیْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ اور اگر رباعی کی ہو تو فُعَیْلِلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے جَعْفَرٌ سے جُعَیْفِرٌ اور اگر خماسی کی ہو تو فُعَیْلِیْلٌ کے وزن پر آتی ہے بشرطیکہ چوتھا حرف مدہ یا لین ہو، جیسے قِرْطَاسٌ سے قُرَیْطِیْسٌ ورنہ فُعَیْلِلٌ کے وزن پر ہی آئے گی اور پانچواں حرف حذف کر دیا جائے گا۔ جیسے سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجٌ مزید چند قواعد درج ذیل ہیں۔

۱۔ یاء تصغیر کا مابعد علامت تانیث یا الف جمع یا الف نون زائدتان سے متصل ہو تو وہ اپنے حال پر باقی رہے گا۔ جیسے ثَمْرَةٌ سے ثُمَیْرَةٌ ، بُشْرٰی سے بُشَیْرٰی ، سَمْرَاءُ سے سُمَیْرَاءُ اَحْمَالٌ سے اُحَیْمَالٌ ، عُثْمَانُ سے عُثَیْمَانُ ، سَکْرَانٌ سے سُکَیْرَانٌ

۲۔ اگر کوئی کلمہ مؤنث معنوی ہو تو تصغیر کے وقت تاء مقدرہ کو ظاہر کرنا ضروری ہے۔ جیسے اَرْضٌ سے اُرَیْضَةٌ اور شَمْسٌ سے شُمَیْسَةٌ

۳۔ اگر کلمہ کا دوسرا حرف حرف علت ہو اور تعلیل ہو چکی ہو تو اس کو اصل کی طرف لوٹایا جائے گا۔ جیسے بَابٌ سے بُوَیْبٌ اور نَابٌ سے نُیَیْبٌ اگر مجہول الاصل ہو یعنی پتہ نہ چلے کہ واؤ سے بدلا ہے یا یاء سے تو اس کو واؤ سے بدلا جائے گا۔ جیسے عَاجٌ سے عُوَیْجٌ

۴۔ اگر کلمہ کا دوسرا حرف الف زائدہ ہو تو واؤ سے بدل جائے گا۔ جیسے خَالِدٌ سے خُوَیْلِدٌ

۵۔ اگر تیسرا حرف الف یا واؤ ہو تو یاء سے بدل کر یاء تصغیر میں مدغم ہو جائے گا۔ جیسے عَصًا سے عُصَیٌّ دَلْوٌ سے دُلَیٌّ ، عَجُوْزٌ سے عُجَیْزٌ ، کِتَابٌ سے کُتَیِّبٌ ... اگر یاء ہو تو یاء تصغیر میں مدغم

کر دیا جائے گا۔ جیسے نَصِيْرٌ سے نُصَيْرٌ .... اور اگر یاء مشدد ہو تو مخفف کر کے یا تصغیر میں مدغم کریں گے۔ جیسے عَلِيٌّ سے عُلَيٌّ

۶۔ اگر چوتھا حرف واؤ یا الف ہو تو یاء سے بدل دی جائے گا۔ جیسے عُصْفُوْرٌ سے عُصَيْفِيْرٌ اور سُلْطَانٌ سے سُلَيْطِيْنٌ

۷۔ جو اسماء محذوف الآخر ہوں ان کی تصغیر بناتے وقت محذوف کو لوٹایا جائے گا۔ جیسے اَبٌ سے اُبَيٌّ اَخٌ سے اُخَيٌّ ، دَمٌ سے دُمَيٌّ وغیرہ .... اگر محذوف کے عوض شروع میں ہمزہ وصلی لایا گیا ہو تو ہمزہ وصلی کو حذف کر کے محذوف کو لوٹایا جائے گا۔ جیسے اِبْنٌ سے بُنَيٌّ ، اِسْمٌ سے سُمَيٌّ وغیرہ اگر محذوف کے عوض تاء لائی گئی ہو تو صرف محذوف کو لوٹائیں گے، تاء کو حذف نہیں کریں گے۔ جیسے زِنَةٌ سے وُزَيْنَةٌ ، عِدَةٌ سے وُعَيْدَةٌ

۸۔ تثنیہ ، جمع سالم اور جمع قلت کی تصغیر اپنے لفظ سے ہی آئے گی۔ جیسے مُؤْمِنَانِ سے مُوَيْمِنَانِ مُؤْمِنُوْنَ سے مُوَيْمِنُوْنَ ، مُؤْمِنَاتٌ سے مُوَيْمِنَاتٌ اور اَرْغِفَةٌ سے اُرَيْغِفَاتٌ اَنْفُسٌ سے اُنَيْفِسٌ ..... اور جمع کثرت کی تصغیر بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اس کے مفرد کی تصغیر بنا کر آخر میں واؤ نون لگا دیں۔ جیسے غِلْمَانٌ کی تصغیر بنانے کی صورت یہ ہوگی کہ پہلے اس کے مفرد غُلَامٌ کی تصغیر غُلَيِّمٌ بنا کر آخر میں واؤ نون لگا دیں گے، جیسے غُلَيِّمُوْنَ اسی طرح شُعَرَاءُ کی شُوَيْعِرُوْنَ .... اگر مذکر لایعقل یا مؤنث ہو تو آخر میں اسی طرح الف اور تاء لگا دیں گے جیسے، جَارِيَةٌ کی جمع جَوَارٍ کی تصغیر جُوَيْرِيَاتٌ ، دِرْهَمٌ کی جمع دَرَاهِمُ کی دُرَيْهِمَاتٌ

۹۔ مرکب اضافی ، بنائی ، اور منع صرف کی تصغیر اس طرح ہوگی کہ پہلے جزء کی تصغیر بنائیں گے اور دوسرے کو اپنے حال پر چھوڑ دیں گے۔ جیسے عَبْدُاللّٰهِ کی عُبَيْدُاللّٰهِ ، مَعْدِيْكَرِبُ کی مُعَيْدِيْكَرِبُ خَمْسَةَ عَشَرَ کی خُمَيْسَةَ عَشَرَ اور مرکب اسنادی مثلاً تَأَبَّطَ شَرًّا کی تصغیر نہیں آتی۔

یاد رکھیں ! بعض اسماء کی تصغیر خلاف القیاس بھی آتی ہے۔

وقف کی بحث

وقف کہتے ہیں کلمہ کے آخر پر آواز کو قطع کرنا۔ اس کے لیے چند قواعد درج ذیل ہیں۔

۱۔ جب کلمہ کا آخر ساکن ہو تو وہ اپنے سکون پر باقی رہے گا۔ اور اگر متحرک ہو تو ساکن کر دیا جائے گا۔

۲۔ اگر کلمہ کے آخر میں تنوین ہو تو حالت رفعی اور جری میں حذف کر دی جائے گی اور حالت نصبی میں الف سے بدل جائے گی۔

۳۔ اگر کوئی کلمہ اسم منقوص ہو تو حالت رفعی اور جری میں یاء کو باقی رکھنا اور نہ رکھنا دونوں جائز ہیں۔ خواہ وہ معرفہ ہو یا نکرہ، البتہ معرفہ ہو تو باقی رکھنا اغلب ہے اور نکرہ ہو تو حذف کرنا اغلب ہے۔ لیکن حالت نصبی میں یاء کو باقی رکھنا واجب ہے۔ خواہ وہ معرفہ ہو یا نکرہ۔

۴۔ الف مقصورہ تمام احوال میں باقی رہتا ہے۔

۵۔ ہاء ضمیر اگر مضموم یا مکسور ہو تو اشباع کو حذف کیا جائے گا۔ اگر مفتوح ہو تو باقی رکھا جائے گا۔

۶۔ تاء تانیث ھاء ہو جائے گی اگر اس کا ماقبل متحرک یا الف ہو۔ لیکن اگر اسم جمع مؤنث سالم ہو یا اس سے ملحق ہو تو ہاء سے نہیں بدلے گی۔

چلو دیار نبی کی جانب درود لبوں پہ سجا کر
بہاریں کرم کی لوٹیں گے ہم دلوں کو دامن بنا بنا کر
ان کے جیسا سخی ہے کوئی نہ ان کے جیسا غنی ہے کوئی
وہ بے نواؤں کو نوازتے ہیں جگہ جگہ سے بلا بلا کر

حصہ ششم

تراکیب نادرہ

تراکیب نادرہ

﴿۱﴾ مَنْ قَالَ قَالَ اللّٰہُ فَقَدْ کَفَرَ

اشکال : جناب ! مجھے تو یہ جملہ کفریہ محسوس ہوتا ہے آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب : محترم ! آپ کی نظر اس کے ظاہر پر گئی ہے تھوڑا بہت لغت کا مطالعہ بھی کرلیا کریں۔ اس جملے میں پہلا قَالَ ''قَوْلٌ'' مصدر سے مشتق ہے اور باب نصر سے ہے قَالَ یَقُوْلُ قَوْلاً بمعنی ''کہنا'' اور دوسرا قَالَ '' قَیْلُوْلَۃٌ '' مصدر سے مشتق ہے اور باب ضرب سے ہے قَالَ یَقِیْلُ قَیْلُوْلَۃً بمعنی ''قیلولہ کرنا'' اب مطلب ہوگا ''جس نے کہا اللہ نے قیلولہ کیا تحقیق اس نے کفر کیا۔'' (کیوں کہ اللہ کی ذات وہ ہے کہ لَا تَأْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ)

﴿۲﴾ قَالَ زَیْدٌ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَانْتَقَضَ وُضُوْءُہٗ

نعیم : یار میں ھدایہ تک کتابیں پڑھ چکا ہوں لیکن میں نے کہیں بھی نہیں پڑھا کہ قول اور کلام بھی ناقض وضو ہے آج یہ عبارت میری نظر سے گزری مجھے تو بڑی حیرانی ہو رہی ہے۔

فہیم : میرے دوست ! آپ صرف دوبارہ پڑھ لیں نیز کبھی کبھار لغت کو بھی ہاتھ لگا لیا کریں۔ اس

عبارت میں قَالَ "قَوْلٌ" سے نہیں بلکہ "قَیْلُوْلَۃٌ" سے مشتق ہے پس مطلب ہوگا "زید نے درخت کے نیچے قیلولہ کیا تو اس کا وضوء ٹوٹ گیا" (ظاہر ہے نیند ناقض وضوء ہے)

﴿۳﴾ اَلنَّارُ فِی الشِّتَاءِ خَیْرٌ مِّنَ اللّٰہِ

حل: اس مثال میں مِنْ قسمیہ ہے۔لہذا مطلب ہوگا" اللہ کی قسم آگ سردیوں میں بہتر ہے۔"

﴿۴﴾ اَنَّ زَیْدٌ کَرِیْمٍ

خالد: ناصر بھائی! مجھے اس جملہ کا حل بتائیں اور ننانوے کم سو روپے نقد انعام وصول کریں۔کیوں کہ اس جملہ میں اَنَّ کا اسم مرفوع اور خبر مجرور ہے۔نیز ابتدائے کلام میں اِنَّ (مکسورہ) آتا ہے نہ کہ اَنَّ (مفتوحہ)

ناصر: یار واقعی یہ جملہ بڑا دشوار ہے۔چلو مجھے ایک دن کی مہلت دیں کل تک انشاء اللہ میں اس کا کوئی حل نکالوں گا۔....... پھر دوسرے دن ..... خالد بھائی! خالد بھائی! آپ کے جملے کا حل میرے ذہن میں آ گیا ہے۔یہ درحقیقت جملہ فعلیہ ہے،اسمیہ نہیں چنانچہ اس جملہ میں اَنَّ فعل ماضی ہے جو اَنِیْنٌ سے مشتق ہے اَنَّ یَاِنُّ اَنِیْنًا بمعنی "رونا"، زَیْدٌ اس کا فاعل ہے اور کاف جارہ ہے رِئم بمعنی "ہرن کا بچہ" مجرور ہے۔لہذا مطلب ہوگا "زید رویا ہرن کے بچے کی طرح"

﴿۵﴾ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَمُوْسٰی فِی النَّارِ

رفاقت: دوست مجھے تو یہ جملہ بالکل غلط لگتا ہے۔آپ کے ذہن میں اس کا کوئی حل ہو تو...

شفاقت: نہیں یار! غلط کدھر ہے؟ یہ تو بالکل ٹھیک ہے سنیے اس کا حل...

اس مثال میں لفظ مُوْسٰی پر واؤ قسمیہ ہے اور مضاف محذوف ہے اَیْ وَرَبِّ مُوْسٰی تو مطلب ہوگا "رب موسی کی قسم فرعون دوزخ میں ہے۔"

﴿۶﴾ اَ لصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ مَکْرُوْہٌ

فرحان : یار! میرے خیال میں کوئی گستاخ رسول ہی اس طرح کا جملہ زبان پر لاسکتا ہے۔

اکرام : میرے دوست! بغیر سوچے سمجھے فتویٰ نہ لگا دیا کریں۔ جس مطلب کی بناء پر آپ گستاخ رسول کا فتویٰ لگا رہے ہیں وہ مطلب نہیں اس جملہ کا ، بلکہ اس عبارت میں نَبِـیّ بمعنی طَـرِیْق (راستہ) ہے۔ لہذا مطلب ہوگا "راستہ میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔" (کیوں کہ سامنے سے کسی کے گزرنے کا خدشہ ہوتا ہے)

﴿۷﴾ رَأَیْتُ کَافِرًا فِیْ کَافِرٍ عَلٰی کَافِرٍ یَقْتُلُ کَافِرًا

اشکال : جناب! اس مثال میں کافر کافر کی کیا کھچڑی بنی ہوئی ہے! میرے پلے تو کچھ نہیں پڑ رہا، کیا آپ رہنمائی فرمائیں گے؟

جواب : میرے عزیز! لغت میں کفر کے کئی معانی آتے ہیں۔ بنا بریں اس مثال میں بھی لفظ کَـافِر مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ پہلے کَـافِر سے مراد "سیاہ مرد" (حبشی) ہے ، دوسرے کَافِر سے مراد "تاریک رات" ہے ، تیسرے کَافِر سے مراد "کالا گھوڑا" ہے اور چوتھے کَـافِر سے مراد "کافر مرد" ہے۔ لہذا مطلب ہوگا "میں نے ایک حبشی کو تاریک رات میں کالے گھوڑے پر (سوار) ایک کافر مرد کو قتل کرتے ہوئے دیکھا۔"

﴿۸﴾ رَأَیْتُ الْکَلْبَ فِی الْکَلْبِ یَأْکُلُ کَلْبًا وَذٰلِکَ الْکَلْبُ فِی الْکَلْبِ کَلْبًا

رستم : اکرم بھائی! یہ جملہ بش یا اس کے کسی حامی کا ہی لگتا ہے۔ کیوں کہ انھی لوگوں کو کتوں سے

بڑا پیار ہے اسی لیے بار بار کَلْب کَلْب کی رٹ لگا رہا ہے گویا اپنی کسی معشوقہ کو یاد کر رہا ہے۔

اکرم : یار آپ بھی بڑے سادے ہیں۔ بش کو عربی آتی ہی کہاں ہے۔ اور آپ نے ایسا اس لیے کہہ دیا کہ آپ کے ذہن میں کَلْبٌ کا ایک ہی معنی ہے یعنی کتا، حالاں کہ میرے بھائی! لغت میں کَلْبٌ کے کئی معانی آتے ہیں۔ چنانچہ اس جملہ میں بھی لفظ کَلْبٌ مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے۔ پہلے کَلْب سے مراد ''کتا'' ہے، دوسرے کَلْب سے مراد ''تاریک کمرہ'' ہے تیسرے اور چوتھے کَلْب سے مراد ''مچھلی'' ہے، پانچویں کَلْب سے مراد ''تاریکی'' اور چھٹے کَلْب سے مراد ''لٹکا ہوا'' ہے۔ پس مطلب ہوگا ''میں نے ایک کتے کو دیکھا تاریک کمرے میں مچھلی کھاتے ہوئے اور وہ مچھلی تاریکی میں تھی لٹکی ہوئی۔''

﴿۹﴾ بَطْنُ كَبِيْرٍ كَبِيْرٌ كَبِيْرٍ

شاگرد : استاذ جی! اس جملہ میں میں نے بڑا غور وفکر کیا پہلے اور دوسرے کَبِیْر کا تو مجھے پتہ چل گیا کہ پہلا کَبِیْر آدمی کا نام ہے اور دوسرا کَبِیْر صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ لیکن تیسرے کَبِیْر کا مجھے کچھ پتہ نہیں چل رہا۔

استاذ : شاباش! آپ کے سوال سے مجھے بڑی خوشی ہوئی، اچھے طلبہ کی یہی خصلت ہے کہ جس بات کا علم نہ ہو وہ پوچھنے اور سوال کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے۔ چنانچہ میرے عزیز! سنیے اس کا حل۔ پہلے کَبِیْر سے مراد آدمی کا نام ہے دوسرا کَبِیْر صفت مشبہ کا صیغہ ہے جیسا کہ آپ نے سمجھا اور تیسرا کَبِیْر دراصل مرکب ہے کاف جارہ اور بِیْر (بمعنی کنواں) سے۔ لہذا مطلب ہوگا ''کبیر کا پیٹ بڑا ہے کنویں کی طرح''

﴿۱۰﴾ رَجُلًا فِيْ رَوْضَةٍ

یاسر : محمود بھائی! کیا آپ اس جملہ کی ترکیب بتا سکتے ہیں؟

محمود : (کافی دیر سوچنے کے بعد) یار! میری سمجھ میں تو یہی آ رہا ہے کہ یہاں اُنْظُرْ فعل محذوف ہے

نہیں نہیں محمود بھائی! کوئی کلمہ محذوف مانے بغیر حل بتائیں۔ (محمود پھر سوچ میں گم) یار! میری سمجھ میں نہیں آرہا" محمود بڑبڑا کر بولا" چلو محمود بھائی میں بتائے دیتا ہوں۔ اس مثال میں رَ امر کا صیغہ ہے رَای یَرٰی سے بمعنی "دیکھنا" اور جُلّا بمعنی زین، پس مطلب ہوگا "دیکھ زین کو باغ میں"

نوٹ: یہ جملہ کسی سے پوچھنا ہو تو بغیر اعراب کے لکھ کر پوچھیں۔

﴿۱۱﴾ مَنْ اَحَبَّ مُحَمَّدًا فَهُوَ كَافِرٌ وَمَنْ اَبْغَضَ مُحَمَّدًا فَهُوَ مُؤْمِنٌ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس کلام اور اس کے قائل کے بارے، حالاں کہ یہ کلام بظاہر قرآن وحدیث کی صریح نصوص کے خلاف نظر آتی ہے۔

المستفتی اللہ دتہ

الجواب باسم ملھم الصواب

یہ کلام درست ہے اور اس کا قائل مؤمن ہے۔ باقی رہا آپ کا اشکال تو واقعی بظاہر یہ کلام بڑی خطرناک معلوم ہوتی ہے لیکن سنیے اس کا حل۔

اَحَبَّ اور اَبْغَضَ دونوں باب افعال سے ماضی کے صیغے ہیں اور باب افعال کا ہمزہ بعض اوقات سلب ماخذ کے لیے آتا ہے یہاں بھی باب افعال کا ہمزہ سلب ماخذ کے لیے ہے۔ لہذا مطلب ہو گا "جس نے محمد ﷺ سے محبت سلب کی پس وہ کافر ہے اور جس نے محمد ﷺ سے بغض سلب کیا پس وہ مؤمن ہے۔" (اور اس میں کوئی شک نہیں)

کتبہ اللہ بخش

دارالعلوم تعلیم القرآن تراڑکھل

﴿۱۲﴾ فِرْعَوْ مُوْسٰی مُوْسٰی

زاہد : شاہد بھائی اس مثال کی ترکیب بتا دیں تو میں آپ کو بوتل پلاؤں گا۔ (پانی کی)

شاہد : میرے بھائی بوتل موتل کی مجھے کوئی ضرورت نہیں، وہ آپ خود نوش فرمالینا (غٹ غٹ کر کے)

میری فہم ناقص کے مطابق اس مثال میں فِرْعَوْ منادی مرخم ہے اور حرف نداء محذوف ہے اَیْ یَا فِرْعَوْنُ اور مُوْسٰی مُوْسٰی محذر منہ مکرر ہے جیسے اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ میں لہذا مطلب ہوگا ''اے فرعون موسیٰ سے ڈر'' (اور ان کی بغاوت نہ کر)

﴿۱۳﴾ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ فَاقْتُلُوْہُ

چچا کرم دین (غصے میں) : مفتی صیب میں اتنا پڑھا لکھا داتے نہیں پر تُسی دسوا یہہ جملہ زبان توں کڈ نے آلا مسلمان ہوسکدا ے۔

مفتی صاحب : چچا آپ بہت جلد فتوی جھاڑ دیتے ہیں۔ ایسے نہ کیا کریں۔ یہ کلام بالکل درست ہے۔ آپ تھوڑا غور فرمائیں تو آپ کا ذہن بھی تسلیم کر لے گا۔ اس مثال میں صَلّٰی کے بعد عَلٰی جارہ آیا ہے اور ضابطہ یہ ہے کہ صَلّٰی کے بعد عَلٰی جارہ آئے تو وہ کبھی کبھار ''بددعا'' کے معنی میں ہوتا ہے اور یہاں یہی معنی مراد ہے۔ لہذا مطلب واضح ہوگیا کہ '' جس شخص نے نبی علیہ السلام پر بددعا کی اسے قتل کردو۔''

﴿۱۴﴾ رَأَیْتُ فِیْ کَافِرٍ کَافِرَ ابْنَ کَافِرٍ یَکْفُرُ کَافِرًا فِیْ کَافِرٍ عِنْدَ کَافِرٍ

عاطف : یار کاشف! صبح سے اس جملہ پر غور کر رہا ہوں لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا اس میں کافر کافر کی کیا مالا (تسبیح) پروئی ہوئی ہے۔

کاشف : عاطف بھائی آپ فکر نہ کریں میں ابھی آپ کو سمجھائے دیتا ہوں۔ سنیئے .....

لغت کی کتابوں میں کفر کے کئی معانی آتے ہیں چنانچہ مذکورہ مثال میں بھی لفظ کَافِر مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے جس کی تفصیل یوں ہے کہ پہلے کَافِر سے مراد ''رات'' ہے ، دوسرے کَافِر سے ''کاشتکار'' ، تیسرے کَافِر سے ''مشرک'' ، چوتھے کَافِر سے''زمین'' ، پانچویں کَافِر سے ''تاریکی'' اور چھٹے کَافِر سے مراد ''دریا'' ہے۔ نیز یَکْفُرُ بھی کاشتکاری کرنے کے معنی میں ہے۔پس اس جملہ کا مطلب ہوگا ''دیکھا میں نے رات میں ایک کاشتکار کو جو بیٹا تھا مشرک کا (اس حال میں کہ) کاشتکاری کررہا تھا زمین میں تاریکی کے اندر ایک دریا کے پاس۔''

﴿۱۵﴾ یُوْسُفِ زُلَیْخًا

عمران : کامران بھائی! کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ مثال ترکیب میں داخل ہے یا نہیں، اگر ہے تو مرکب مفید ہے یا غیر مفید۔ میری فہم ناقص کے مطابق تو یہ ترکیب میں داخل نہیں ویسے ہی دو نام مذکور ہیں کیوں کہ مرکب مفید تو اس لیے نہیں ہوسکتا کہ زُلَیْخًا علم ہے اور علم کا حمل کسی پر درست نہیں۔اور مرکب غیر مفید کی اقسام میں سے بھی کوئی بنتی نظر نہیں آتی اضافی تو اس لیے نہیں کہ یُوْسُف علم ہے اور علم کی اضافت جائز نہیں اور توصیفی اس لیے نہیں کہ زلیخا اسم ذات ہے حالاں کہ صفت اسمائے صفات میں سے ہونی چاہیے۔

کامران : یار عمران! آپ کا اشکال واقعی بڑا وزنی ہے لیکن ہمت مرداں مدد خدا (پھر گہری سوچ میں گم......اور کافی سوچ وبچار کے بعد بڑی خوشی سے) عمران عمران ! اللہ کے فضل سے آپ کے اشکال کا جواب میرے ذہن میں آگیا ہے۔یہ مثال ترکیب میں داخل ہے اور اور جملہ انشائیہ ندائیہ ہے۔وہ یوں کہ اس میں یوسف ایک کلمہ نہیں بلکہ دو کلمے ہیں ایک یُوْسُ جو کہ منادی مرخم ہے اور حرف نداء محذوف ہے اَیْ یَا یُوْسُفُ اور دوسرا فِ جو کہ امر کا صیغہ ہے وَفٰی یَفِیْ وَفَاءً سے بمعنی ''وفا کرنا'' لہذا مطلب ہوگا ''اے یوسف زلیخا سے وفا کر۔''

عمران : یار آپ تو بڑے ہونہار طالب علم ہیں اللہ آپ کے علم میں مزید ترقی عطا فرمائے۔

﴿۱۶﴾ عَلٰی مُوْسٰی عَلٰی فِرْعَوْنَ

ناظر: استاذ جی یہ دونوں جار مجرور کس سے متعلق ہیں اور معنی کیا بنے گا؟

استاذ: میرے عزیز! یہ دونوں جار مجرور نہیں بلکہ پہلا عَـلٰـی فعل ہے اور ماضی معلوم کا صیغہ ہے عَـلٰی یَعْلُوْ عُلُوًّا سے بمعنی ''غالب ہونا'' اور دوسرا عَـلٰی حرف جر ہے۔ پس مطلب ہوگا ''موسیٰ علیہ السلام فرعون پر غالب ہوئے۔''

﴿۱۷﴾ اَبَا حَنِیُفَتِیٰ شَطْرَنْجًا وَھُوَ شَا فِعِیٌّ

استاذ: عزیز طلبہ آپ میں سے کون اس جملہ کی ترکیب کرے گا؟

طلبہ: (کافی سوچ بچار کے بعد) استاذ جی ہمیں تو کچھ نہیں سوجھ رہا آپ خود ہی بیان فرما دیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

استاذ: اس مثال میں اَبَـاحَ فعل ماضی ہے باب افعال سے بمعنی ''مباح کرنا'' نون وقایہ ہے یاء ضمیر مفعول بہ ہے اور فَتٰی بمعنی نوجوان اَبَاحَ کا فاعل ہے پس مطلب ہوگا ''مباح قرار دیا میرے لیے ایک جوان نے شطرنج کھیل کو اور وہ (امام) شافعیؒ ہیں۔''

﴿۱۸﴾ بَطْنُ زَیْدٍ کَبِیْرٍ

ممتحن: میرا دعویٰ ہے کہ کوئی جزو محذوف مانے بغیر یہ جملہ اسمیہ ہے اب آپ بتلائیں کہ لفظ کَبِیْرٍ خبر ہے مبتداء کی یا صفت ہے زَیْدٍ کی اگر خبر ہے تو مجرور کیسے؟ اور اگر صفت ہے تو خبر کہاں ہے؟ نیز موصوف صفت میں مطابقت نہیں (تعریف و تنکیر میں)

وقار: حضرت بصد معذرت، یہ زَیْدٍ کی صفت نہیں ہے بلکہ مبتداء کی خبر ہے۔ باقی رہا آپ کا یہ اشکال

کہ یہ خبر ہے تو مجرور کیسے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ کَبِیْرٍ صفت مشبہ کا صیغہ نہیں بلکہ یہ مرکب ہے کاف جارہ اور بِیْرٍ بمعنی کنواں سے، لہذا مطلب ہوگا ''زید کا پیٹ مثل کنویں کے ہے۔''

﴿۱۹﴾ لِزَیْدًا

شاگرد : استاذ جی! مدخولِ حرف جار کے منصوب ہونے کا میرے خیال میں کوئی نحوی قائل نہیں، تو مذکورہ جملہ میں زَیْدًا کا ناصب کیا ہے؟ اور لام جارہ کا مدخول کہاں ہے؟

استاذ : میرے عزیز! اس مثال میں '' لام'' جارہ نہیں بلکہ امر کا صیغہ ہے وَلِـیَ یَلِـی وِلَایَةً سے بمعنی ''ولی بننا'' اور زَیْدًا اس کے لیے مفعول بہ ہے۔ پس مطلب ہوگا '' تو زید کا ولی بن جا''

﴿۲۰﴾ لا تصلوا علی النبی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان دین متین بیچ اس مسئلہ کے۔ کہ زید کہتا ہے مذکورہ بالا جملہ صحیح ہے حالاں کہ بظاہر اس کا مطلب اللہ تعالی کے قول صلوا علیه..... کے مخالف ہے۔ (بینوا تو جروا)

الجواب باسم ملهم الصواب

جناب : لغت میں نَبِـیّ کا معنی طریق (راستہ) بھی آتا ہے اور اس جملہ میں اَلـنَّبِـیّ سے یہی معنی مراد ہے۔ لہذا مطلب ہوگا ''راستہ پر نماز مت پڑھو'' (کیوں کہ راہ گیروں کے لیے دشواری ہوگی) پس یہ جملہ صحیح ہے اور زید کا قول درست ہے۔

﴿۲۱﴾ قَدَّمَتْنِیْ زَیْدٌ فِی الْمِحْرَابِ

اشکال : جناب! میرے نزدیک اس جملہ کی صحت ممکن نہیں، کیوں کہ قَدَّمَتْ کا فاعل زَیْد ہو تو فعل کو مؤنث لانا کیوں کر صحیح ہوگا؟ اور اگر زَیْد اس کا فاعل نہ ہو تو پھر فاعل کہاں ہے؟ نیز لفظ زَیْد ترکیب میں کیا واقع ہے؟

جواب: محترم! قَدَّ مَتْنِيْ دراصل تقدیم سے مشتق نہیں بلکہ حقیقت میں قَدَّ الگ لفظ ہے اور مَتْنِي الگ، قَدَّ ماضی کا صیغہ ہے بمعنی ''پھاڑا'' اور مَتْنِيْ مرکب اضافی ہے بمعنی ''میری پیٹھ'' اور زَیْدٌ فاعل ہے قَدَّ کا۔ پس مطلب ہوگا ''پھاڑا زید نے میری پیٹھ کو محراب میں'' (لاتیں مار مار کر)

﴿۲۲﴾ مَرَرْتُ مِنْ عَلَيْهِ

طلبہ : استاذ جی آپ نے کل بتایا تھا کہ حروف جارہ اسم پر داخل ہوتے ہیں حالاں کہ اس جملہ میں مِنْ جارہ عَلٰی حرف جر پر داخل ہے۔ ہمارے ذہن میں تو اس کا کوئی حل نہیں۔ آپ کچھ رہنمائی فرمادیں۔

استاذ : میرے عزیزو! آپ کو غلط فہمی اس لیے ہوئی ہے کہ آپ نے عَلٰی کو حرف جار سمجھ لیا ہے حالاں کہ یہاں عَلٰی جارہ نہیں بلکہ اسم ہے اور فَوْق کے معنی میں ہے۔ پس جملے کا مطلب ہوگا ''میں اس کے اوپر سے گزرا۔''

﴿۲۳﴾ مَرَرْتُ مِنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

اس جملہ میں بھی سابقہ سوال دہرائیں اور جواب یہ ہے کہ یہاں عَنْ جارہ نہیں بلکہ اسم ہے اور جِهَةٌ کے معنی میں ہے۔ اَیْ مِنْ جِهَةِ يَمِيْنِيْ پس مطلب ہوگا ''میں اس کی دائیں جانب سے گزرا''

حصہ ہفتم

تراکیب مفیدہ

تراکیب مفیدہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

لا نفی جنس ، اِلٰـہَ مفرد نکرہ مبنی برفتحہ موصوف ، اِلَّا بمعنی غَیْـرُ ، غَیْـرُ مضاف ، لفظ اللّٰـہ مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر صفت ، موصوف صفت مل کر لا کا اسم ، اور خبر محذوف ہے مَوْجُوْدٌ کالفظ ، لا اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (غیر لفظ اللہ کے محل کے تابع ہے وہ محلاً مرفوع ہے لہذا یہ بھی مرفوع ہے)

محمد مبتداء ، رسول مضاف ، لفظ اللہ مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک

سُبْحَانَ مضاف ، کَ ضمیر مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول مطلق سَبَّحْتُ یا أُسَبِّحُ فعل محذوف کے لیے ، أُسَبِّحُ فعل ، أَنَا ضمیر ذوالحال (اَللّٰھُمَّ نداء) واؤ حالیہ ، باء جارہ حَمْدِ مضاف ، کَ ضمیر مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مُتَلَبِّسًا صیغہ صفت کے ساتھ ، صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال ، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل ہوا أُسَبِّحُ فعل کا ، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ، واؤ عاطفہ ، تَبَارَکَ فعل ، اِسْمُکَ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ، فعل

فاعل مل کر معطوف اول ، واؤ عاطفہ ، تعالی جدک بترکیب سابق معطوف ثانی واؤ عاطفہ ، لَا نفی جنس ، اِلٰهَ موصوف ، غَیْرُکَ مضاف مضاف الیہ مل کر صفت ، موصوف صفت مل کر لَا کا اسم اور خبر محذوف ہے یعنی مَوْجُوْدٌ کا لفظ ، لَا اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف ثالث ، معطوف علیہ تمام معطوفات سے مل کر جواب نداء ، نداء جواب نداء مل کر جملہ انشائیہ ندائیہ ہوا۔

(اَللّٰهُمَّ کو اوپر براہ راست نداء بنا دیا گیا ہے۔ یہ اصل میں یَا اَللّٰهُ تھا پھر کثرت استعمال کی وجہ سے حرف نداء کو حذف کر کے آخر میں میم مشدد لے آئے تو اَللّٰهُمَّ ہو گیا۔) یَا اَللّٰهُ کی ترکیب یوں ہو گی یَا حرف نداء قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے ، اَدْعُوْ فعل ، اَنَا ضمیر اس کا فاعل ، لفظ اَللّٰه منادٰی قائم مقام مفعول بہ کے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر نداء)

❁ الحمد لله رب العلمين ○ الرحمن الرحيم ○ ملك يوم الدين ○ اياك نعبد واياك نستعين ○ اهدنا الصراط المستقيم ○ صراط الذين انعمت عليهم ۙ غير المغضوب عليهم ولا الضالين ○

الحمد مبتداء ، لام جارہ ، لفظ الله موصوف ، رب العلمين مضاف مضاف الیہ مل کر صفت اُولی ، الرحمن صفت ثانیہ ، الرحيم صفت ثالثہ ، ملك يوم الدين مضاف مضاف الیہ آپس میں مل کر صفت رابعہ ، موصوف اپنی تمام صفات سے مل کر مجرور ، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئی ثابت شبہ فعل مقدر کے ساتھ ، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اياك مفعول بہ مقدم ، نعبد فعل ، نحن ضمیر اس کا فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ، واؤ عاطفہ ، اياك مفعول بہ مقدم ، نستعين فعل ، نحن ضمیر اس کا فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

اھد مسند فعل ، انت ضمیر اس کا فاعل ، نا ضمیر مفعول بہ ، الصراط المستقیم موصوف صفت مل کر مبدل منہ ، صراط مضاف ، الذین اسم موصول ، انعمت فعل با فاعل، علیھم جار مجرور متعلق ہوا انعمت فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ ، موصول صلہ مل کر مبدل منہ ، غیر مضاف ، المغضوب صیغہ صفت ، ھو ضمیر نائب فاعل ، علیھم جار مجرور متعلق ہوا المغضوب کے ساتھ ، صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ ، واؤ عاطفہ ، لا زائدہ ، الضالین صیغہ صفت ھم ضمیر اس کا فاعل، صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر معطوف ، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بدل الذین سے ، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر بدل الصراط المستقیم سے ، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مفعول بہ ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

❁ قل ھو اللہ احد o اللہ الصمد o لم یلد لا ویولد o ولم یکن لہ کفوا احد o

قل مسند فعل ، انت ضمیر اس کا فاعل ، فعل فاعل مل کر قول ، ھو مبتداء ، لفظ اللہ مبتداء ثانی ، احد خبر مبتداء ثانی کے لیے ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر پھر خبر مبتداء اول کے لیے ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اللہ الصمد مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ، لم جازمہ ، یلد فعل ، ھو ضمیر اس کا فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ ، واؤ عاطفہ ، لم جازمہ ، یولد فعل ، ھو ضمیر نائب فاعل ، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف اول ، واؤ عاطفہ لم جازمہ ، یکن فعل ناقص ، لہ جار مجرور متعلق مقدم کفوا کے ، کفوا اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم ، احد اسم مؤخر ، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ثانی ،

معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

سبحا ن ربی الاعلی

سُبْحَانَ مضاف ، رَبِّیْ مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف ، اَلْاَعْلٰی صفت ، موصوف صفت مل کر مضاف الیہ سُبْحَا نَ کے لیے ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول مطلق سَبَّحْتُ یا اُسَبِّحُ فعل کے لیے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (کیوں کہ متکلم فی الحال تسبیح کا انشاء کر رہا ہے)

سبحان ربی العظیم

اس کی ترکیب بھی سبحا ن ربی الاعلی کی طرح ہوگی۔

التحیات للہ و الصلوا ت و الطیبات السلام علیک ایھاالنبی ورحمۃ اللہ وبرکا تہ السلام علیناوعلی عباداللہ الصالحین اشھدان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداعبدہ ورسولہ

اَلتَّحِيَّاتُ معطوف علیہ ، واؤعاطفہ ، اَلصَّلَوَاتُ معطوف اول ، واؤعاطفہ ، اَلطَّيِّبَاتُ معطوف ثانی ، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر مبتداء ، لِلّٰهِ جارمجرور ظرف مستقر متعلق ہوئی کَائِنَةٌ شبہ فعل کے ساتھ ، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَلسَّلَامُ معطوف علیہ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ معطوف اول ، بَرَكَاتُهٗ معطوف ثانی ، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مبتداء ، عَلَيْكَ ظرف مستقر نَازِلَةٌ سے متعلق ہو کر خبر ، مبتداء خبر مل کر جواب نداء ، اَیُّ موصوف ، هَا برائے تنبیہ، اَلنَّبِيُّ صفت ، موصوف صفت مل کر منادیٰ یا حرف نداء محذوف قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے ، فعل اپنے فاعل اور منادیٰ قائم مقام مفعول بہ سے مل کر نداء ، نداء جواب نداء سے مل کر جملہ انشائیہ ندائیہ ہوا۔

اَلسَّلَامُ مبتداء ، عَلَيْنَا جارمجرور معطوف علیہ ، واؤعاطفہ ، عَلٰی جارہ ، عِبَادِ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف ، اَلصَّالِحِيْنَ صفت ، موصوف صفت مل کر مجرور ، جارمجرور مل کر معطوف

معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق ہوا نَـازِلَۃٌ کے ساتھ ، نَـازِلَۃٌ شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَشْهَدُ فعل ، اَنَا ضمیر فاعل ، اَنْ مخففہ من المثقلہ ، ہٗ ضمیر محذوف اس کا اسم ، لا الٰہ الا اللہ پورا جملہ اس کی خبر ، اَنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر بتاویل مفرد مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ ، واؤ عاطفہ ، اَشْهَـدُ فعل ، اَنَـا ضمیر فاعل ، اَنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل ، مُـحَمَّدًا اس کا اسم ، عَبْدُہٗ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ ، رَسُوْلُہٗ ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اَنَّ کی خبر ، اَنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر بتاویل مفرد مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

❁ اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید، اللهم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید

اَللّٰهُمَّ نداء (ترکیب پہلے گزر چکی ہے) صَلِّ فعل ، اَنْتَ ضمیر فاعل ، عَلٰی مُحَمَّدٍ جار مجرور معطوف علیہ ، واؤ عاطفہ ، عَلٰی آلِ مُحَمَّد جار مجرور معطوف ، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق اول ہوا صَلِّ فعل کے ساتھ ، کاف جارہ ، مَا مصدریہ ، صَلَّیْتَ فعل تَ ضمیر فاعل ، عَلٰی ابراهیم جار مجرور مل کر معطوف علیہ ، واؤ عاطفہ ، علٰی آل ابراهیم جار مجرور مل کر معطوف ، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق ہوا صَلَّیْتَ فعل کے ساتھ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر بتاویل مصدر مجرور ہوا کاف جارہ کے لیے ، جار مجرور متعلق ثانی ہوا صَلِّ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جواب نداء اول اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ، کَ ضمیر اس کا اسم ، حَمِیْدٌ خبر اول ، مَجِیْدٌ خبر ثانی اِنَّ اپنے اسم و

خبر سے مل کر جواب نداء ثانی

اللھم بارک علی محمد .... الخ کی ترکیب بھی بعینہ اسی طرح ہے۔

❁ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآ خرة حسنة وقنا عذاب النار

رَبَّنَا مضاف مضاف الیہ مل کر منادی قائم مقام مفعول بہ کے ، یاء حرف نداء محذوف قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر نداء ، اٰتِ فعل ، اَنْتَ ضمیر اس کا فاعل نَا ضمیر مفعول بہ ، فِی الدُّنْیَا جار مجرور مل کر معطوف علیہ ، واؤ عاطفہ ، فِی الآ خر ۃ جار مجرور مل کر معطوف ، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق ہوا اٰتِ فعل کے ساتھ حَسَنَةً اول معطوف علیہ اور حَسَنَةً ثانی معطوف ، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ اٰتِ فعل کے لیے، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ ، واؤ عاطفہ ، قِ صیغہ امر فعل ، اَنْتَ ضمیر اس کا فاعل ، نَا ضمیر مفعول بہ اول ، عَذَابَ النَّارِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ثانی ، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف ، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

❁ السلام علیکم ورحمة الله

اَلسَّلَامُ معطوف علیہ ، واؤ عاطفہ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتداء ، عَلَیْکُمْ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئی نَازِلَةٌ شبہ فعل کے ساتھ ، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

❁ حی علی الصلوۃ ، حی علی الفلاح

حَیَّ اسم فعل بمعنی اِئْتِ ، اِئْتِ مسند فعل ، اَنْتَ ضمیر اس کا فاعل ، عَلَی الصَّلٰوۃِ جار مجرور متعلق ہوئے اِئْتِ فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(حی علی الفلا ح کی ترکیب بھی بعینہ اسی طرح ہے۔)

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اس جیسی ترکیبوں میں پڑھنے کے اعتبار سے تو پانچ صورتیں ہیں لیکن ان صورتوں کی توجیہات پانچ سے زیادہ ہو جاتی ہیں اگرچہ ہم نے ہر صورت کی ایک ایک توجیہ ہی ذکر کی ہے (دیکھیے صفحہ ۹۹)

ف. البتہ ترکیب کے حوالے سے یہاں ایک اور بحث قابل ذکر ہے وہ یہ کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ میں واؤ مفرد کا عطف مفرد پر کرنے کے لیے ہے یا جملہ کا عطف جملہ پر ، پہلی صورت میں ایک ہی جملہ بنے گا اور تقدیری عبارت ہوگی لَا حَوْلَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ وَلَا قُوَّةَ عَلَى الطَّاعَةِ مَوْجُوْدَانِ اِلَّا بِاللّٰهِ اور دوسری صورت میں دو مستقل جملے بن جائیں گے اور تقدیری عبارت ہوگی لَا حَوْلَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ مَوْجُوْدٌ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ عَلَى الطَّاعَةِ مَوْجُوْدَةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ

رہی یہ بات کہ کس صورت میں عطف کی دونوں صورتیں (عطف المفرد علی المفرد اور عطف الجملۃ علی الجملۃ) جائز ہیں اور کس صورت میں صرف ایک کی گنجائش ہے یہ چوں کہ مبتدی کے فہم سے بالا ہے اس لیے اسے نظر انداز کیا جاتا ہے اتنی بات ذہن میں رکھ لیں کہ فی الجملہ دونوں صورتیں جائز ہیں۔

لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَفُوْزُ

اس مثال میں شِعْرٌ مصدر ہے شُعُوْرٌ یا عِلْمٌ کے معنی میں اور خبر محذوف ہے جو کہ حَاصِلٌ ہے اور هَلْ اَفُوْزُ محل نصب میں مفعول بہ ہے مصدر کے لیے تقدیری عبارت یوں ہے لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَفُوْزُ حَاصِلٌ اَیْ لَيْتَ عِلْمِيْ بِفَوْزِيْ حَاصِلٌ

❁❁❁

عقلمند وہ ہے جو مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری کرلے۔

حصہ ہشتم

کلمات غریبہ

کلمات غریبہ

اس حصے میں ان کلمات کا ترکیبی حل پیش کیا گیا ہے جن کی ترکیب میں اکثر طلبہ الجھن اور پریشانی کا شکار رہتے ہیں۔

لَا سِیَّمَا : اگر کہیں لَا سِیَّمَا کا لفظ آجائے تو اس کی پانچ ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) لَا نفی جنس ، سِیَّ مضاف ، مَا زائدہ ، سِیَّمَا کا مابعد مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر لَا کا اسم ، اور خبر محذوف ہوگی یعنی مَوْجُوْدٌ کا لفظ

(۲) لَا نفی جنس ، سِیَّ مضاف ، مَا موصولہ بمعنی اَلَّذِیْ ، اس کے بعد والا جملہ خبر ہوگا مبتداء محذوف هُوَ کی ، مبتداء خبر مل کر صلہ ، موصول صلہ مل کر مضاف الیہ سِیَّ کے لیے ، مضاف مضاف الیہ مل کر لَا کا اسم ، خبر محذوف ہے یعنی مَوْجُوْدٌ

(۳) سِیَّ مضاف ، مَا موصوفہ بمعنی شَیْءٌ ، بعد والا جملہ خبر مبتداء محذوف هُوَ کی ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ صفت ہوگا مَا موصوفہ کی ، موصوف صفت مل کر مضاف الیہ سِیَّ کا، مضاف مضاف الیہ مل کر لَا کا اسم ، خبر محذوف ہے مَوْجُوْدٌ کا لفظ

(۴) لَا نفی جنس ، سِیَّ مضاف ، مَا موصولہ یا موصوفہ ، اس کا مابعد منصوب ہو کر مفعول بہ فعل محذوف اَعْنِیْ کے لیے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ یا صفت ، موصوف صفت یا موصول صلہ مل کر مضاف الیہ سِیَّ کا ، مضاف مضاف الیہ

مل کر لَا کا اسم ، اور خبر محذوف ہے مَوْجُوْدٌ کا لفظ

(۵) لَا سِیَّ ''خُصُوْصًا'' کے معنی میں ہو کر مفعول مطلق ہو فعل محذوف اَخُصُّهُ کا اور مابعد الگ جملہ ہو۔

لَا غَیْرُ : اگر کہیں لَا غَیْرُ کا لفظ آجائے تو اس کی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) علامہ رضی کے نزدیک لَا نفی جنس ہے ، غَیْرُ مبنی علی الضم منصوب محلاً لَا کا اسم ہوگا اور مَقُوْلٌ لَکَ خبر محذوف ہوگی۔

(۲) کوفیوں کے نزدیک لَا نفی جنس ہے، غَیْرَ مبنی بر فتحہ منصوب محلاً لَا کا اسم ہوگا اور مَقُوْلٌ لَکَ خبر محذوف ہوگی۔

(۳) لَا مشبہ بلیس، غَیْرٌ (بالتنوین) مرفوع بالضمہ لفظاً لَا کا اسم ، مَقُوْلًا لَکَ خبر محذوف ہے۔

عَلَا اَنَّا نَقُوْلُ : اس جیسی عبارت کی دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) عَلٰی جارہ ، مابعد مجرور ، جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوگی ماقبل فعل کے ساتھ۔

(۲) جار مجرور ظرف مستقر ثَابِتٌ سے متعلق ہو کر خبر ہو مبتداء محذوف وَالتَّحْقِیْقُ کی۔

یاد رہے کہ اس جیسی عبارت میں علیٰ " علاوہ " کے معنی میں ہوتا ہے اور یہ وہاں ذکر کیا جاتا ہے جہاں اس کے بعد والا جواب ماقبل جواب سے زیادہ قوی ہو۔

اِزَآءً : یہ ظرف مکاں ہے اور منصوب ہونے کی صورت میں مفعول فیہ بنتا ہے۔

فَبِهَا : یہ لفظ ہمیشہ جزاء کے طور پر استعمال ہوتا ہے ،اس کی ترکیب یوں ہوگی۔

فاء جزائیہ ، باء حرف جار ، هَا ضمیر راجع بسوئے خَصْلَةٌ حَسَنَةٌ مجرور ، جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوئی مَقْرُوْنٌ یا مَقْرُوْنَةٌ کے ساتھ ، پھر یہ صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف هُوَ یا هِیَ کی ، پوری عبارت اس طرح ہوگی، فَهُوَ مَقْرُوْنٌ بِالْخَصْلَةِ الْحَسَنَةِ پھر یہ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء بنے گا شرط کی ،بعض جگہوں میں فَبِهَا وَنِعِمَتْ

اکٹھے مل کر آ جائے ہیں تو اس آپ یہ عبارت نکال لیں فَبِهٰذِهِ الْخَصْلَةِ يَنَالُ الْفَضْلَ وَ الثَّوَابَ وَنِعْمَتِ الْخَصْلَةُ هِيَ

فضلًا : اگر کہیں فَضْلًا کا لفظ آ جائے تو اس کی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) مفعول مطلق ہو فعل محذوف فَضَلَ کا ، پھر فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ ہو کر صفت بنے گا ماقبل اسم نکرہ کی

(۲) ماقبل نکرہ مخصصہ سے حال ہو۔ (جس میں نکرہ تحت النفی ہونے کی وجہ سے تخصیص ہوتی ہے۔)

(۳) ماقبل نکرہ کی صفت ہو۔

یاد رکھیں! فَضْلًا مصدر ہے جس کا لغوی معنی ہے ''زیادتی، بقیہ'' لیکن اب اس کا اردو ترجمہ ''چہ جائیکہ'' سے کیا جاتا ہے۔ جیسے فُلَانٌ لَا يَمْلِكُ دِرْهَمًا فَضْلًا عَنْ دِيْنَارٍ ۔ (فلاں آدمی درہم کا مالک نہیں ہے چہ جائیکہ دینار کا۔)

هَلُمَّ جَرًّا : اس لفظ کی دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) هَلُمَّ بمعنی اِئْتِ اسم از اسماء افعال ، جَرًّا مفعول مطلق فعل محذوف تَجُرُّ کے لیے ، پھر یہ جملہ فعلیہ ہو کر حال ہوگا اِئْتِ کی اَنْتَ ضمیر سے۔

(۲) یا جرًّا مصدر اسم فاعل جارًّا کے معنی میں ہو کر حال ہے هَلُمَّ کی ضمیر اَنْتَ سے۔

یاد رہے کہ هَلُمَّ اسم فعل بمعنی اِئْتِ ہے، مگر یہاں اِتْيَان حسی مراد نہیں بلکہ دوام واستمرار والا معنی مراد ہے، جیسے اِمْشِ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ میں مَشِي بِالْاَقْدَام مراد نہیں بلکہ مجازًا دوام واستمرار مراد ہے۔ لہذا هَلُمَّ جَرًّا کا جملہ لفظًا انشائیہ لیکن معنیً خبریہ ہے، نیز لغت حجاز میں یہ غیر متصرف ہے اور لغت بنی تمیم میں متصرف ہے اور اس کی گردان ہوتی ہے۔ جیسے هَلُمَّ ، هَلُمَّا ، هَلُمُّوْا، هَلُمِّيْ ، هَلُمَّا ، هَلْمُمْنَ لیکن محققین کے نزدیک یہ لغت غیر فصیح ہے۔

اِثْنَاءً : ظرف زماں ہے منصوب ہونے کی صورت میں مفعول فیہ بنتا ہے۔

آنِفًا : اگر کہیں لفظ آنِفًا آجائے تو اس کی دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) مفعول فیہ بنے، ظرف زمان ہونے کی وجہ سے۔

(۲) مُؤْتَنِفًا کے معنی میں ہو کر حال بنے۔

فَصَاعِدًا : اس کے شروع میں فاء عاطفہ یا زائدہ ہوتی ہے، اور صَاعِدًا کی دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) یہ حال ہو فعل محذوف اِصْعَدْ سے اَیْ اِصْعَدْ صَاعِدًا (چڑھ تو اس حال میں کہ چڑھنے والا ہے)

(۲) صُعُوْدًا مصدر کے معنی میں ہو کر مفعول مطلق بنے اِصْعَدْ فعل کے لیے۔

مَرْحَبًا : اگر کہیں مَرْحَبًا کا لفظ آجائے تو یہ مفعول فیہ بنتا ہے فعل محذوف رَحِبْتَ کا، کیوں کہ یہ ظرف مکان کا صیغہ ہے، (معنی ہوگا آپ کشادہ جگہ تشریف لائے ہیں۔)

اَلْآنَ ،اٰلْئٰنَ : یہ دونوں مبنی برفتحہ ہوتے ہیں اور ظرف زمان ہیں اس لیے مفعول فیہ بنتے ہیں۔ جیسے اٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ یہاں مفعول فیہ ہے فعل محذوف اَتُؤْمِنُ کے لیے۔

تَارَةً : یہ ماقبل کے لیے مفعول فیہ بنتا ہے۔ جیسے اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى یہاں تَارَةً اپنی صفت سے مل کر مفعول فیہ بن رہا ہے يُعِيْدَ فعل کے لیے۔

اَبَدًا : یہ ظرف زمان ہے اور مفعول فیہ بنتا ہے۔ جیسے وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا یہاں مفعول فیہ بن رہا ہے يَتَمَنَّوْا فعل کے لیے۔

اَوَّلًا : یہ بھی مفعول فیہ بنتا ہے۔

جِدًّا : مفعول مطلق بنتا ہے فعل محذوف اَجِدُّ کے لیے اَیْ اَجِدُّ جِدًّا

اَلْبَتَّةَ : یہ مفعول مطلق بنتا ہے فعل محذوف بَتَّ کے لیے۔

یادرکھیے! یہ الف لام کے ساتھ اور اس کے بغیر دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ بعض کے نزدیک اَلْبَتَّةَ کا ہمزہ وصلی ہے بعض کے نزدیک قطعی ہے خلاف قیاس۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ : یہ مفعول مطلق بنتا ہے فعل محذوف سَبَّحْتُ یا اُسَبِّحُ کے لیے اَیْ سَبَّحْتُ سُبْحَانًا یا اُسَبِّحُ سُبْحَانًا پھر مصدر کو مضاف کر دیا گیا مفعول بہ کی طرف، اور فعل کو حذف کر دیا گیا۔

مَثَلًا : یہ مفعول مطلق بنتا ہے فعل محذوف مَثَلْتُ کے لیے۔

عُمُوْمًا ، خُصُوْصًا ، عَامَّةً ، خَاصَّةً ، صِدْقًا ، حَقًّا ، قَطْعًا ، وَعْدًا

مندرجہ بالا الفاظ جہاں کہیں آ جائیں تو فعل محذوف کے لیے مفعول مطلق بنتے ہیں۔

اَهْلًا وَّسَهْلًا : یہ دونوں ترکیب میں مفعول بہ بنتے ہیں فعل محذوف کے لیے۔ اَهْلًا سے پہلے اَتَیْتَ محذوف ہوتا ہے اَیْ اَتَیْتَ اَهْلًا (آپ اپنے گھر آئے ہیں) اور سَهْلًا سے پہلے وَطِئْتَ محذوف ہوتا ہے اَیْ وَطِئْتَ سَهْلًا (روندا آپ نے نرم زمین کو، یعنی آپ خوش خلق، نرم مزاج اور سخی لوگوں کے پاس آئے ہیں۔)

بِنَاءً : اس کی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ مفعول لہ بنے فعل محذوف کے لیے۔ اَیْ قُلْنَا ذٰلِکَ بِنَاءً... یا فَعَلْنَا ذٰلِکَ بِنَاءً...

۲۔ مفعول مطلق بنے فعل محذوف کے لیے اَیْ بَنَیْنَا بِنَاءً

۳۔ بَانِیًا کے معنی میں ہو کر فاعل سے یا مَبْنِیًّا کے معنی میں ہو کر مفعول سے حال بنے۔

لَامَحَالَةَ : یہ لفظ جہاں کہیں بھی آ جائے تو اس کی ترکیب اس طرح ہوگی۔ لا نفی جنس، مَحَالَةَ مبنی بر فتحہ اس کا اسم ، اور خبر اکثر محذوف ہوتی ہے مَوْجُوْدٌ یا مِنْهُ کا لفظ

وَمِنْ ثَمَّ ، وَمِنْ هٰهُنَا ، وَمِنْ هُنَاکَ : یہ الفاظ اگر کہیں آجائیں تو ترکیب اس طرح ہوگی۔ مِنْ سببیہ جارہ ، ثَمَّ ، هٰهُنَا اور هُنَاکَ اسم اشارہ مجرور محلاً، پھر جار مجرور مل کر متعلق ہوں گے بعد والے فعل یا شبہ فعل کے ساتھ۔

لَا بَأْسَ : اس کی ترکیب یوں ہوگی۔ لَا نفی جنس ، بَأْسَ اس کا اسم ، اور خبر مذکور ہو تو بہت اچھا ورنہ محذوف ہوگی۔

عَادَةً : یہ لفظ کہیں آجائے تو اکثر تمیز بنتا ہے۔ جیسے وَالثَّابِتُ عَادَةً کَالْمُتَیَقَّنِ بِهٖ

وَیْحَکَ : یہ لفظ کہیں آجائے تو اسم فعل بمعنی اَتَأَسَّفُ عَلَیْکَ ہوتا ہے۔

جَمِیْعًا : یہ لفظ عموماً حال بنتا ہے۔ جیسے قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِیْعًا

وَهُوَ لُغَةً : لُغَةً کا لفظ اگر کہیں آجائے تو اس کی تین ترکیبیں ہوسکتی ہیں۔

(۱) عموماً تمیز بنتا ہے۔

(۲) منصوب بنزع الخافض ہو، اصل میں تھا وَهُوَ فِي اللُّغَةِ پھر فِيْ جارہ کو حذف کر کے لُغَةً کو نصب دے دیا۔

(۳) مفعول لہ ہے فعل محذوف کے لیے اَیْ قُلْنَا ذٰلِکَ لِاَجْلِ اللُّغَةِ

جَیِّدًا : یہ مفعول مطلق کی صفت بنتا ہے اور مفعول مطلق کبھی تو مذکور ہوتا ہے، جیسے تَحْفَظُ الدَّرْسَ حِفْظًا جَیِّدًا اور کبھی محذوف ہوتا ہے۔ جیسے تَحْفَظُ الدَّرْسَ جَیِّدًا

اَلَّا : اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) اَنْ ناصبہ اور لَا نافیہ سے مرکب ہو۔ جیسے اُرِیْدُ اَلَّا تَذْهَبَ اَیْ اَنْ لَا تَذْهَبَ

(۲) اَنْ تفسیریہ اور لَا ناھیہ سے مرکب ہو۔ جیسے کَتَبْتُ اِلٰی اَخِیْ اَلَّا تَغْفُلْ اَیْ اَنْ لَا تَغْفُلْ

نَا ھِیکَ بِکَذَا : اس لفظ کی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) نَا ھِیُ کا فیِ اسم فاعل کے معنی میں ہو کر مبتداء ، کَ ضمیر مفعول بہ ، باء زائدہ ، کَذَا فاعل ہو کر قائم مقام خبر کے ، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (یہ ترکیب اخفشؒ اور کوفیوں کے مذہب پر ہے کیوں کہ ان کے نزدیک صیغہ صفت کے عمل کے لیے اشیاء ستہ پر اعتماد شرط نہیں۔)

(۲) نَا ھِیکَ خبر مقدم ، باء زائدہ ، کَذَا مبتداء مؤخر

(۳) نَا ھِیُ بمعنی یَکْفِی فعل ، کَ ضمیر مفعول بہ ، باء زائدہ ، کَذَا مرفوع محلاً فاعل

اَلْآیَة ، اَلْحَدِیْث : بعض مقامات میں بطور استدلال آیت کریمہ یا حدیث شریف کا ایک حصہ ذکر کر دیتے ہیں اور آخر میں لکھ دیتے ہیں اَلآیَة ، اَلْحَدِیْث تو یہ دونوں لفظ مفعول بہ بنتے ہیں فعل محذوف اِقْرَأْ کے لیے۔ اور اصل عبارت یوں ہے اِقْرَءِ الآیَةَ اِلٰی آخِرِہٖ یا اِقْرَءِ الْحَدِیْثَ اِلٰی آخِرِہٖ

وَالْکَلِمُ بِکَسْرِ اللَّامِ : یہ عبارت کلمے کی ہیئت اور شکل بتلانے کے لیے ہوتی ہے اور ایسی عبارات کے بارے میں یہ مقولہ مشہور ہے کہ یہ "مَا یُرٰی وَلَا یُقْرَأُ" کی قبیل سے ہے۔ یعنی اس عبارت کو دیکھا جاتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا۔ پس بِکَسْرِ اللَّامِ ، بِضَمِّ اللَّامِ ، بِفَتْحِ اللَّامِ جیسی عبارت جہاں بھی آ جائے تو یہ ظرف مستقر حال بنتی ہے اپنے ماقبل کے لیے۔

بِنَفْسِہٖ : اس پر باء زائدہ ہوتی ہے اور یہ لفظ ماقبل کی تاکید کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے اِنَّمَا یُصَلِّیْ کُلُّ وَاحِدٍ بِنَفْسِہٖ (بے شک نماز پڑھے گا ہر ایک آدمی خود)

اَیْمُ ، اَیْمُنُ : یہ دونوں لفظ مقام قسم میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے اَیْمُ اللّٰہِ لَاُسَافِرَنَّ ترکیب میں یہ مبتداء بنتے ہیں اور خبر محذوف ہوتی ہے اَیْ اَیْمُ اللّٰہِ قَسَمِیْ

خِلَالَ : ظرف مکاں ہے منصوب ہونے کی صورت میں مفعول فیہ بنتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِلَّا اَنْ یُّقَالَ : شارحین کو جب کسی سوال کے جواب میں مشکل پیش آئے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو یاد کر کے یوں جواب دیتے ہیں۔ اور اس عبارت کی ترکیب اس طرح ہوگی۔ اَللّٰھُمَّ نداء ، اِلَّا کا مابعد بتاویل مصدر مستثنیٰ ہے اور مستثنیٰ منہ محذوف ہے ، اصل عبارت یوں تھی۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَخْلَصَ لِیْ عَنْ ھٰذَا الْاِعْتِرَاضِ اِلَّا اَنْ یُّقَالَ کَذَا ... پھر مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر جواب نداء ہے۔

اَلْاِعْرَابُ لُغَۃً اَلْاِظْھَارُ : اَلْاِعْرَابُ بحذف مضاف مبتداء ہے۔ اَیْ مَعْنَی الْاِعْرَابِ ، لُغَۃً تمیز ہے نسبت اضافیہ سے ، اور اَلْاِظْھَارُ مبتداء کی خبر ہے۔ یا لُغَۃً مفعول لہ ہے فعل محذوف کے لیے اَیْ قُلْنَا ذٰلِکَ لِاَجْلِ اللُّغَۃِ اور یہ مبتداء خبر کے درمیان جملہ معللہ معترضہ ہے۔ یا لُغَۃً منصوب بنزع الخافض ہے۔ اَیْ اَلْاِعْرَابُ فِی اللُّغَۃِ اَلْاِظْھَارُ

اَلْحَقِیْقَۃُ مَا بِہِ الشَّیْءُ ھُوَ ھُوَ : اَلْحَقِیْقَۃُ مبتداء ہے اور مابعد خبر ..... اتنی بات تو متفق علیہ ہے۔ پھر مَا بِہِ الشَّیْءُ ھُوَ ھُوَ کی ترکیب میں دو قول ہیں۔

(۱) مَا موصولہ ، اَلشَّیْءُ مبتداء ، ضمیر اول برائے فصل ، ضمیر ثانی خبر ، مبتداء خبر مل کر صلہ موصول صلہ مل کر خبر ہے اَلْحَقِیْقَۃُ کی ، اور بِہٖ جار مجرور متعلق ہے اس نسبت سے جو مبتداء خبر کے درمیان ہے۔

(۲) مَا بِہِ الشَّیْءُ ھُوَھُوَ اصل میں یوں تھا مَا یَکُوْنُ بِہِ الشَّیْءُ ھُوَ ھُوَ ، مَا موصولہ یَکُوْنُ فعل ناقص ، بِہٖ جار مجرور متعلق یَکُوْنُ فعل کے ، اَلشَّیْءُ فعل ناقص کا اسم ، ھُوَ اول برائے فصل ، ھُوَ ثانی خبر یَکُوْنُ کی ، یَکُوْنُ اپنے اسم و خبر اور متعلق سے مل کر صلہ ، موصول صلہ مل کر خبر ہے اَلْحَقِیْقَۃُ کی (یاد رکھیں! ضمیر مرفوع منفصل اور منصوب کبھی کبھی مجازاً ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتی ہیں۔)

اِلَامَ : یہ لفظ اِلٰی حرف جار اور مَا استفہامیہ سے مرکب ہے۔

اَلْــمَا ھِيَّةُ مِنْ حَيْثُ ھِيَ ھِيَ : اَلْمَا ھِيَّةُ موصوف ، مِنْ جارہ ، حَيْثُ مضاف ، ھِيَ اول مبتداء ، ھِيَ ثانی خبر ، مبتداءخبرمل کر جملہ اسمیہ ہوکر مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ، جارمجرورظرف مستقر صفت ، موصوف صفت مل کر مبتداء ، اورخبر کبھی مقدم ہوتی ہے اور کبھی مؤخر۔

رَأْسًا : یہ اَصْلاً کے معنی میں ہے ، لہذا جو ترکیب اس کی ہے وہی ترکیب اِس کی بھی ہوگی۔

بِلَا سَبَبٍ : اس کی دوترکیبیں ہوسکتی ہیں۔

(۱) باء جارہ ، لَا بمعنی غَیرِ مضاف ، سَبَبٍ مضاف الیہ ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور جارمجرور ماقبل فعل یاشبہ فعل سے متعلق ہوجائیں گے۔

(۲) باء جارہ ، لَا نفی جنس ، سَبَبَ مفرد نکرہ مبنی برفتحہ اس کا اسم ، اورخبر موقعہ محل کے مناسب محذوف ہوتی ہے۔پھر یہ جملہ مجرور محلاً باءجارہ کے لیے مجرور ، جارمجرور متعلق ہوجائیں گے۔

مَعْرِفَةُ كُلِّ فَرْدٍ فَرْدٍ جُزْئِيَّا تُ الْاَحْوَالِ : مَعْرِفَةُ كُلِّ فَرْدٍ مضاف مضاف الیہ آپس میں مل کر مبتداء ہے۔اور جُــزْئِيَّــاتُ الْاَحْوَالِ مضاف مضاف الیہ خبر ہے۔اور دوسرے فَرْدٍ کی ترکیب میں دوقول ہیں۔

(۱) یہ پہلے فَرْدٍ کی صفت ہے،اور یہ وَصْفُ الشَّيْءِ بِنَفْسِهٖ کی قبیل سے ہے۔

(۲) مُتَفَرِّدٍ کے معنی میں ہوکر فَرْدٍ کی صفت ہے،اور یہ وَصْفُ الشَّيْءِ بِالْمُشْتَقِّ کی قبیل سے ہے۔

بینما : اس کی دوصورتیں ہیں۔

(۱) بَيْنَ ظرف زماں اور مَا زائدہ سے مرکب ہو۔

(۲) بَيْنَ ظرف زماں اور مَا مصدریہ سے مرکب ہو۔

پہلی صورت میں بین کی اضافت مابعد جملہ کی طرف ہوگی۔اور دوسری صورت میں ما مصدریہ اپنے مابعد کو مصدر کی تاویل میں کردیگا اور بین کی اضافت مصدرمؤول کی طرف ہوگی۔

ضَرَبْتُهُ کَائِنًا مَّا کَانَ : اس کی ترکیب میں چار احتمال ہیں۔

(۱) کَائِنًا اور کَانَ دونوں تامہ ہوں تو ترکیب یوں ہوگی۔ کَائِنًا صیغہ صفت ، مَا مصدریہ کَانَ اپنے فاعل سے مل کر بتاویل مصدر کَائِنًا کا فاعل پھر کَائِنًا اپنے فاعل سے مل کر حال ہے ضَرَبْتُهُ کی ہٗ ضمیر مفعول سے۔

(۲) کَائِنًا اور کَانَ دونوں ناقصہ ہوں تو ترکیب یوں ہوگی کَائِنًا صیغہ صفت ، ھُوَ ضمیر اس کا اسم مَا موصولہ یا موصوفہ ، کَانَ فعل ناقص ، ھُوَ ضمیر اس کا اسم ، اور اِیَّاهُ خبر محذوف ہے ، پھر کَانَ اپنے اسم وخبر سے مل کر صلہ یا صفت ، موصول صلہ یا موصوف صفت مل کر کَائِنًا کی خبر ہے ، کَائِنًا اپنے اسم وخبر سے مل کر حال ہے ضَرَبْتُهُ کی ہٗ ضمیر مفعول سے۔

(۳) کَائِنًا ناقصہ اور کَانَ تامہ ہو تو ترکیب یوں ہوگی۔ کَائِنًا صیغہ صفت ، ھُوَ ضمیر اس کا اسم مَا موصولہ یا موصوفہ ، کَانَ اپنے فاعل سے مل کر صلہ یا صفت ، موصول صلہ یا موصوف صفت مل کر کَائِنًا کی خبر ہے ، کَائِنًا اپنے اسم وخبر سے مل کر حال ہے ضَرَبْتُهُ کی ہٗ ضمیر مفعول سے ۔

(۴) کَائِنًا تامہ اور کَانَ ناقصہ ہو تو ترکیب یوں ہوگی۔ کَائِنًا صیغہ صفت ، مَا موصولہ یا موصوفہ کَانَ فعل ناقص ، ھُوَ ضمیر اس کا اسم اور اِیَّاهُ خبر محذوف ہے ، پھر کَانَ اپنے اسم وخبر سے مل کر صلہ یا صفت ، موصول صلہ یا موصوف صفت مل کر کَائِنًا کا فاعل ، کَائِنًا اپنے فاعل سے مل کر حال ہے ضَرَبْتُهُ کی ہٗ ضمیر مفعول سے۔

فَلْیَضْرِبْ کَائِنًا مَّنْ کَانَ اَنَا وَغَیْرِیْ : کَائِنًا مَّنْ کَانَ میں کَائِنًا مَّا کَانَ والے آخری تینوں احتمال جاری ہو سکتے ہیں البتہ پہلا احتمال نہیں، کیوں کہ مَنْ مصدریہ نہیں ہوتا۔ اور اَنَا وَغَیْرِیْ معطوف علیہ اور معطوف مل کر بدل الکل ہے مَنْ سے یا خبر محذوف المبتداء ہے اَیْ ھُوَ اَنَا وَغَیْرِیْ اور واؤ عاطفہ بمعنی اَوْ ہے۔

اس طرح کے بہت سے الفاظ شرح مأۃ عامل والے حصے میں گزر چکے ہیں آپ کی سہولت کی خاطر

ان کی فہرست مع تعیین صفحہ ذیل میں دی جاتی ہے۔

الفاظ	صفحہ	الفاظ	صفحہ
فَقَط	۱۴۱	لَمَّا	۲۲۱
اِمَّا حَقِيْقَةً وَاِمَّا مَجَازًا	۱۴۲	تُسَمَّى الْاُوْلٰى شَرْطًا وَالثَّانِيَةُ جَزَاءً	۲۲۸
مِثْلٌ ، نَحْوٌ	۱۴۲	اسماء شرطیہ کی ترکیب	۲۳۶
قولہٗ تعالٰی ، کقولہٖ تعالٰی ، قال اللّٰہ تعالٰی	۱۴۴	دُوْنَ ، بَيْنَ	۲۳۷
كَذَا	۲۵۰	غَالِبًا	۲۳۷
مَا قَبْلَهَا مَا بَعْدَهَا	۱۵۲	اَيْضًا	۲۳۸
حَتّٰى	۱۵۲	کَمْ کی ترکیب	۲۴۸
بِخِلَافِ	۱۵۳	عَلَى التَّمْيِيْزِ ، عَلَى الْفَاعِلِيَّةِ ، عَلَى الْمَفْعُوْلِيَّةِ	۲۵۱
مُذْ ، مُنْذُ	۱۵۷	عَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ	۲۵۳
رُبَّ	۱۵۸	اسماءافعال کی ترکیب	۲۵۸
لَا بُدَّ	۱۵۹	سَوَاءٌ كَانَ	۲۷۰
وَحْدَهٗ	۱۵۹	عَسٰى اَنْ يَّخْرُجَ زَيْدٌ	۲۷۷
كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا	۱۵۹	افعال مدح وذم کی ترکیب	۲۸۱
فَحِيْنَئِذٍ، فَيَوْمَئِذٍ	۱۶۰	مَعًا	۲۸۸
دَائِمًا	۱۶۰	مَا ذَا	۲۸۹
لِهٰذَا	۱۸۴	خِلَافًا	۲۹۰
كَمَا مَرَّ	۱۸۵	مُطْلَقًا	۳۱۵
[illegible] لو وصلیہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

☆ مدارس اقبال کی نظر میں ☆

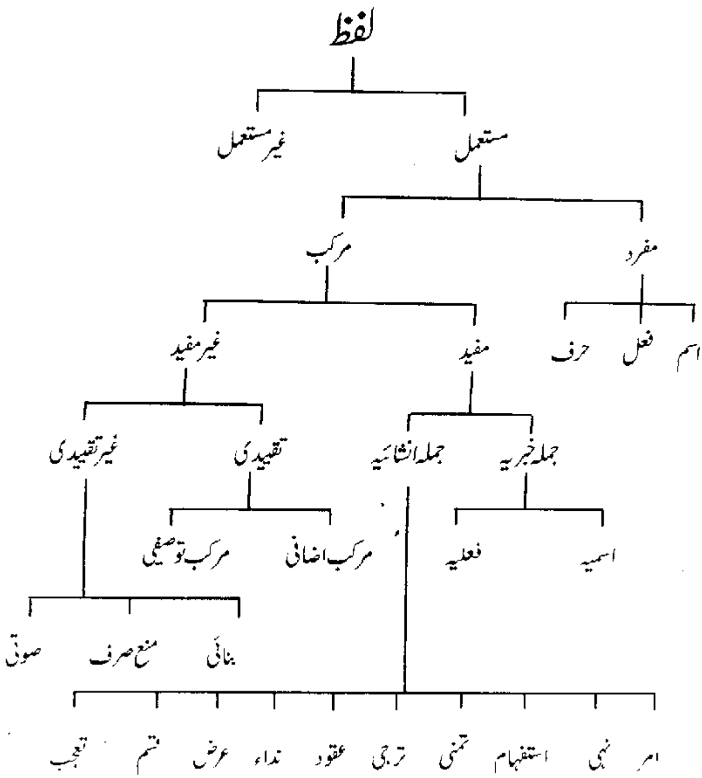
''ان مکتبوں کو اسی حالت میں رہنے دو، غریب مسلمانوں کے بچوں کو انھی مدارس میں پڑھنے دو، اگر یہ ملا اور درویش نہ رہے تو جانتے کیا ہوگا؟ جو کچھ ہوگا میں اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں، اگر ہندوستانی مسلمان ان مدرسوں کے اثر سے محروم ہو گئے تو بالکل اسی طرح ہوگا جس طرح اندلس میں مسلمانوں کی آٹھ سو برس حکومت کے باوجود آج غرناطہ اور قرطبہ کے کھنڈرات اور الحمراء کے نشانات کے سوا اسلام کے پیروؤں اور اسلامی تہذیب کے آثار کا کوئی نقش نہیں ملتا، ہندوستان میں بھی آگرہ اور دلی کے لال قلعہ کے سوا مسلمانوں کی آٹھ سو سالہ حکومت اور ان کی تہذیب کا کوئی نشان نہیں ملے گا۔''

علامہ اقبالؒ

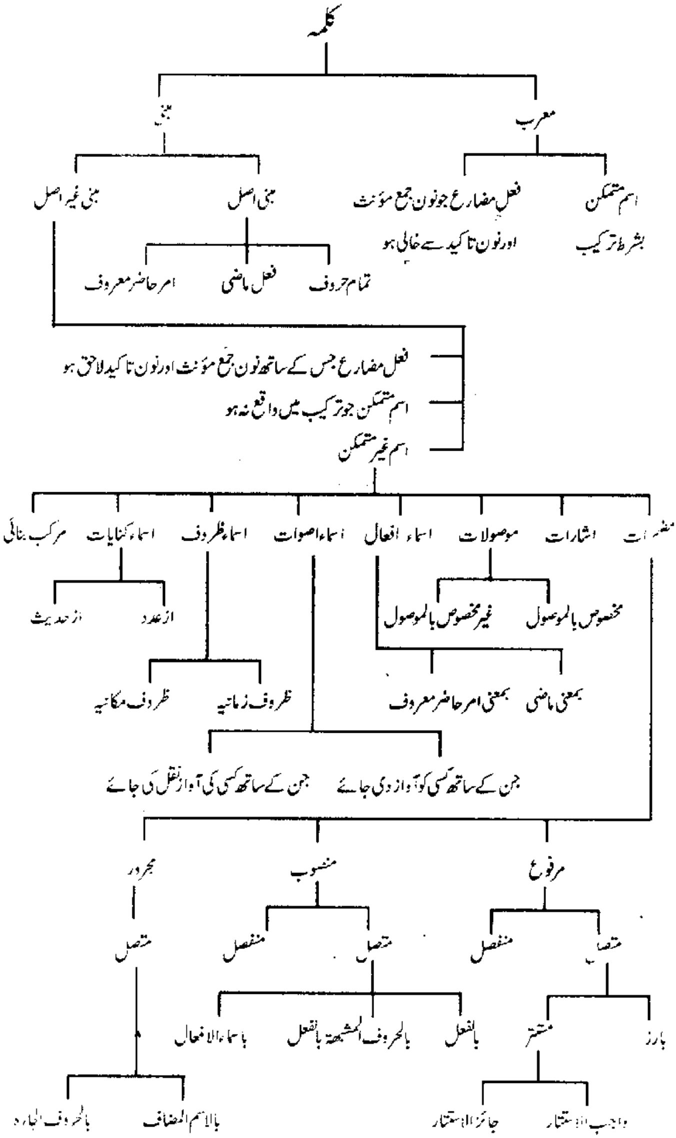
حصہ نہم

☆ افہام وتفہیم بذریعہ نقوش ☆

مفرد مرکب کی بحث ایک نظر میں



معرب ومبنی کی بحث ایک نظر میں



نقشہ برائے ضمائر

کیفیت	مرفوع متصل	مرفوع منفصل		منصوب متصل		منصوب منفصل		مجرور متصل	
			بالفعل	بالحروف المشبہ بالفعل	باسماء الافعال		بحرف الجر	بالاسم المضاف الجامد	بالاسم المضاف المشتق
واحد متکلم	ضَرَبْتُ	اَنَا	ضَرَبَنِي	اِنَّنِي	رُوَيْدَنِي	اِيَّايَ	لِي	غُلَامِي	ضَارِبُنِي
متکلم مع الغیر	ضَرَبْنَا	نَحْنُ	ضَرَبَنَا	اِنَّنَا	رُوَيْدَنَا	اِيَّانَا	لَنَا	غُلَامُنَا	ضَارِبُنَا
واحد مذکر مخاطب	ضَرَبْتَ	اَنْتَ	ضَرَبَكَ	اِنَّكَ	رُوَيْدَكَ	اِيَّاكَ	لَكَ	غُلَامُكَ	ضَارِبُكَ
تثنیہ مذکر مخاطبین	ضَرَبْتُمَا	اَنْتُمَا	ضَرَبَكُمَا	اِنَّكُمَا	رُوَيْدَكُمَا	اِيَّاكُمَا	لَكُمَا	غُلَامُكُمَا	ضَارِبُكُمَا
جمع مذکر مخاطبین	ضَرَبْتُمْ	اَنْتُمْ	ضَرَبَكُمْ	اِنَّكُمْ	رُوَيْدَكُمْ	اِيَّاكُمْ	لَكُمْ	غُلَامُكُمْ	ضَارِبُكُمْ
واحدہ مؤنث مخاطبہ	ضَرَبْتِ	اَنْتِ	ضَرَبَكِ	اِنَّكِ	رُوَيْدَكِ	اِيَّاكِ	لَكِ	غُلَامُكِ	ضَارِبُكِ
تثنیہ مؤنث مخاطبتین	ضَرَبْتُمَا	اَنْتُمَا	ضَرَبَكُمَا	اِنَّكُمَا	رُوَيْدَكُمَا	اِيَّاكُمَا	لَكُمَا	غُلَامُكُمَا	ضَارِبُكُمَا
جمع مؤنث مخاطبات	ضَرَبْتُنَّ	اَنْتُنَّ	ضَرَبَكُنَّ	اِنَّكُنَّ	رُوَيْدَكُنَّ	اِيَّاكُنَّ	لَكُنَّ	غُلَامُكُنَّ	ضَارِبُكُنَّ
واحد مذکر غائب	ضَرَبَ	هُوَ	ضَرَبَهُ	اِنَّهُ	رُوَيْدَهُ	اِيَّاهُ	لَهُ	غُلَامُهُ	ضَارِبُهُ
تثنیہ مذکر غائبین	ضَرَبَا	هُمَا	ضَرَبَهُمَا	اِنَّهُمَا	رُوَيْدَهُمَا	اِيَّاهُمَا	لَهُمَا	غُلَامُهُمَا	ضَارِبُهُمَا
جمع مذکر غائبین	ضَرَبُوا	هُمْ	ضَرَبَهُمْ	اِنَّهُمْ	رُوَيْدَهُمْ	اِيَّاهُمْ	لَهُمْ	غُلَامُهُمْ	ضَارِبُهُمْ
واحدہ مؤنث غائبہ	ضَرَبَتْ	هِيَ	ضَرَبَهَا	اِنَّهَا	رُوَيْدَهَا	اِيَّاهَا	لَهَا	غُلَامُهَا	ضَارِبُهَا
تثنیہ مؤنث غائبتین	ضَرَبَتَا	هُمَا	ضَرَبَهُمَا	اِنَّهُمَا	رُوَيْدَهُمَا	اِيَّاهُمَا	لَهُمَا	غُلَامُهُمَا	ضَارِبُهُمَا
جمع مؤنث غائبات	ضَرَبْنَ	هُنَّ	ضَرَبَهُنَّ	اِنَّهُنَّ	رُوَيْدَهُنَّ	اِيَّاهُنَّ	لَهُنَّ	غُلَامُهُنَّ	ضَارِبُهُنَّ

نقشہ برائے اسماء اشارات

کیفیت	اسماء اشارات
برائے واحد مذکر	ذا ....
برائے تثنیہ مذکر (حالت رفعی میں)	ذان ....
یہ بھی برائے تثنیہ مذکر (حالت نصبی وجری میں)	ذَیْن ....
برائے واحدہ مؤنث	تا، تِیْ، تِہْ، تِہِیْ، ذِہْ، ذِہِیْ
یہ بھی برائے تثنیہ مؤنث (حالت رفعی میں)	تان ....
برائے تثنیہ مؤنث (حالت نصبی اور جری میں)	تَیْن ....
برائے جمع مذکر ومؤنث	أُولٰی ....
یہ بھی برائے جمع مذکر ومؤنث	أُولَاءِ ....

نقشہ برائے موصولات

غیر مختص بالموصول: کیفیت	اسماء موصولہ		مختص بالموصول: کیفیت	اسماء موصولہ
برائے غیر ذوی العقول سب معانی کے لیے	مَا		برائے واحد مذکر	اَلَّذِیْ
برائے ذوی العقول سب معانی کے لیے	مَنْ		برائے تثنیہ مذکر (حالت رفعی میں)	اَللَّذَان
برائے واحد، تثنیہ اور جمع مذکر	اَیٌّ		برائے تثنیہ مذکر (حالت نصبی وجری میں)	اَللَّذَیْنِ
برائے واحدہ، تثنیہ اور جمع مؤنث	اَیَّۃٌ		برائے جمع مذکر	اَلَّذِیْنَ
بمعنی اَلَّذِیْ یا اَلَّتِیْ	ذُوْ		برائے واحدہ مؤنث	اَلَّتِیْ
یہ بھی سب معانی کے لیے	اَلْ		برائے تثنیہ مؤنث (حالت رفعی میں)	اَللَّتَان
			برائے تثنیہ مؤنث (حالت نصبی وجری میں)	اَللَّتَیْنِ
			برائے جمع مؤنث	اَللَّاتِیْ
			یہ بھی برائے جمع مؤنث	اَللَّوَاتِیْ

اَیٌّ وَ اَیَّةٌ کی حالتیں

ای و ایة

مضاف نہ ہوں: صدر صلہ مذکور ہو	مضاف نہ ہوں: صدر صلہ مذکور نہ ہو	مضاف ہوں: صدر صلہ مذکور ہو	مضاف ہوں: صدر صلہ مذکور نہ ہو
اَیٌّ ھُوَ قَائِمٌ	اَیٌّ قَائِمٌ	اَیُّھُمْ ھُوَ قَائِمٌ	اَیُّھُمْ قَائِمٌ
اَیَّةٌ ھِیَ قَائِمَةٌ	اَیَّةٌ قَائِمَةٌ	اَیَّتُھُنَّ ھِیَ قَائِمَةٌ	اَیَّتُھُنَّ قَائِمَةٌ
معرب	معرب	معرب	مبنی

اسماء افعال کا نقشہ

اسماء افعال

بمعنی ماضی

- ھَیْھَاتَ بمعنی بَعُدَ
- شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ
- سَرْعَانَ بمعنی سَرُعَ

بمعنی امر حاضر معروف

- رُوَیْدَ بمعنی اَمْھِلْ ، بَلْهَ بمعنی دَعْ
- حَیَّھَلْ بمعنی اِئْتِ ، ھَلُمَّ بمعنی اِئْتِ
- دُوْنَکَ بمعنی خُذْ ، ھَا بمعنی خُذْ
- قَطُّ بمعنی اِنْتَهِ ، مَهْ بمعنی اُکْفُفْ
- آمِیْنَ بمعنی اِسْتَجِبْ ، صَهْ بمعنی اُسْکُتْ
- عَلَیْکَ بمعنی اَلْزِمْ

اسمائے اصوات کا نقشہ

اسمائے اصوات

جن کے ساتھ کسی کو آواز دی جائے

نَخَّ	... (اونٹ کو بٹھانے کے لیے)
هَلَهْ	(گھوڑے کو دوڑانے کے لیے)
مَا مَا	(بکری کو پانی پلانے کے لیے)
عَاعَا	(بھیڑ کو پانی پلانے کے لیے)

جن کے ساتھ کسی کی آواز نقل کی جائے

بَخَّ	.... (خوشی کے وقت کی آواز)
اُفْ اُفْ	.. (تکلیف کے وقت کی آواز)
اُخْ اُخْ	.... (کھانسی کے وقت کی آواز)
غَاق	.... (کوے کی آواز)

اسماء ظروف کا نقشہ

ظروف

ظروف زمانیہ

اِذْ ، اِذَا ، مَتٰی ، کَیْفَ ، اَیَّانَ ، اَمْسِ
مُذْ ، مُنْذُ ، قَطُّ ، عَوْضُ ، قَبْلُ ، بَعْدُ

ظروف مکانیہ

حَیْثُ ، قُدَّامُ
تَحْتَ ، فَوْقَ

قبل اور بعد کی حالتیں

قبل، بعد

- مضاف الیہ مذکور ہو
  - معرب
  - جِئْتُ قَبْلَ زَیْدٍ وَبَعْدَ عَمْرٍو
- مضاف الیہ محذوف ہو
  - نسیا منسیا ہو
    - معرب
    - رُبَّ بَعْدٍ کَانَ خَیْرًا مِنْ قَبْلٍ
  - منوی ہو
    - مبنی
    - لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ

اسماء کنایات کا نقشہ

اسماء کنایۃ

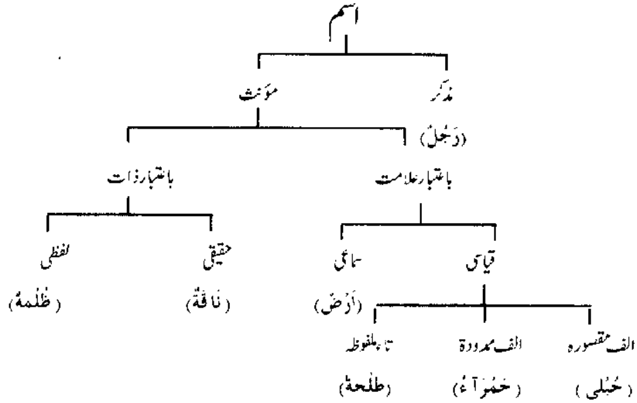
- از عدد
  - کَمْ، کَذَا، کَأَیِّنْ
- از حدیث
  - کَیْتَ وَ ذَیْتَ

معرفہ ونکرہ کی بحث ایک نظر میں

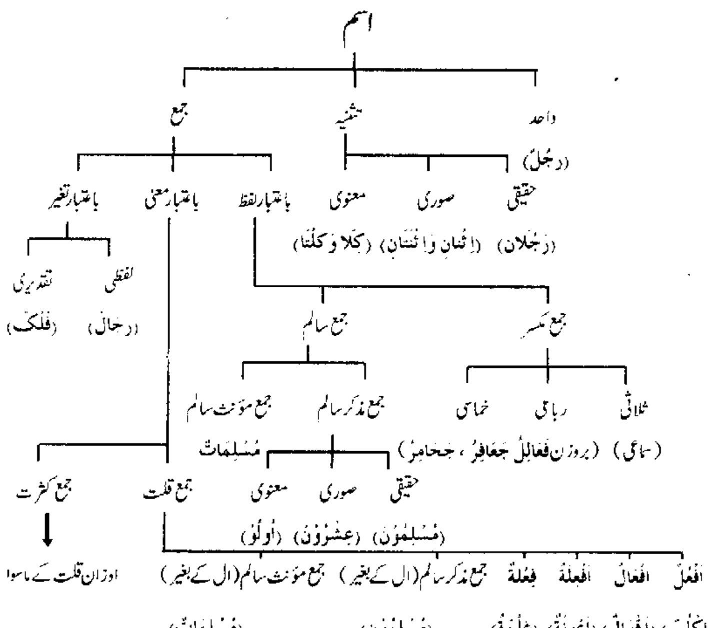
اسم

- معرفہ
  - اعلام
    - اسم: عُمَرُ
    - لقب: فَارُوْق
    - کنیت: اَبُوْ حَفْصٍ
  - مضمرات
  - اسماء اشارات
  - اسماء موصولات
  - معرف باللام
    - اَلرَّجُلُ
  - معرفہ بالنداء
    - یَا رَجُلُ
  - معرفہ باضافت
    - باعلام: غُلَامُ زَیْدٍ
    - بمضمرات: غُلَامُہٗ
    - باشارات: غُلَامُ ھٰذَا
    - بموصولات: غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ
    - بمعرف باللام: غُلَامُ الرَّجُلِ
- نکرہ

تذکیر وتانیث کی بحث ایک نظر میں



واحد، تثنیہ وجمع کی بحث ایک نظر میں



اعراب کی تقسیم

- اعراب
  - بالحرکت
    - لفظی
      - حقیقی: جاءَ زیدٌ ، رأیتُ زیداً ، مررتُ بزیدٍ
      - حکمی: جاءَ احمدُ ، رأیتُ احمدَ ، مررتُ باحمدَ
    - تقدیری
      - حقیقی: جاءَ موسیٰ ، رأیتُ موسیٰ ، مررتُ بموسیٰ
      - حکمی: جاءَ حبلیٰ ، رأیتُ حبلیٰ ، مررتُ بحبلیٰ
  - بالحرف
    - لفظی
      - حقیقی: جاءَ ابوکَ ، رأیتُ اباکَ ، مررتُ بابیکَ
      - حکمی: جاءَ مسلمونَ ، رأیتُ مسلمینَ ، مررتُ بمسلمینَ
    - تقدیری
      - حقیقی: جاءَ ابو القومِ ، رأیتُ ابا القومِ ، مررتُ بابی القومِ
      - حکمی: جاءَ مسلمو الهندِ ، رأیتُ مسلمی الهندِ ، مررتُ بمسلمی الهندِ

سولہ اقسام ایک نظر میں

اقسام	اعراب	مثالیں
مفرد منصرف صحیح، مفرد منصرف جارمجری صحیح، جمع مکسر منصرف	رفع ضمہ لفظی ، نصب فتحہ لفظی اور جر کسرہ لفظی کے ساتھ	جَاءَ زَیْدٌ وَدَلْوٌ وَ رِجَالٌ ، رَأَیْتُ زَیْدًا وَدَلْوًا وَ رِجَالًا ، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَدَلْوٍ وَرِجَالٍ
جمع مؤنث سالم	رفع ضمہ لفظی اور نصب وجر کسرہ لفظی کے ساتھ	هُنَّ مُسْلِمَاتٌ ، رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ
غیر منصرف	رفع ضمہ لفظی اور نصب وجر فتحہ لفظی کے ساتھ	جَاءَ عُمَرُ ، رَأَیْتُ عُمَرَ مَرَرْتُ بِعُمَرَ
اسماء ستہ مکبرہ	رفع واؤ ماقبل مضموم ، نصب الف ماقبل مفتوح اور جر یاء ماقبل مکسور کیساتھ	جَاءَ أَبُوْکَ ، رَأَیْتُ أَبَاکَ مَرَرْتُ بِأَبِیْکَ
تثنیہ، اِثْنَانِ وَ اِثْنَتَانِ کِلَا وَ کِلْتَا	رفع الف ماقبل مفتوح اور نصب وجر یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ	جَاءَ رَجُلَانِ ، رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ
جمع مذکر سالم، اولو، عشرون سے تسعون تک کی دہائیاں	رفع واؤ ماقبل مضموم اور نصب وجر یاء ماقبل مکسور کے ساتھ	جَاءَ مُسْلِمُوْنَ ، رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ
اسم مقصور، غیر جمع مذکر سالم مضاف سوئے یاء متکلم	رفع ضمہ تقدیری، نصب فتحہ تقدیری اور جر کسرہ تقدیری کی ساتھ	جَاءَ مُوْسٰی وَغُلَامِیْ ، رَأَیْتُ مُوْسٰی وَغُلَامِیْ ، مَرَرْتُ بِمُوْسٰی وَغُلَامِیْ
اسم منقوص	رفع ضمہ تقدیری ، نصب فتحہ لفظی اور جر کسرہ تقدیری کی ساتھ	جَاءَ الْقَاضِیْ وَقَاضٍ، رَأَیْتُ الْقَاضِیَ وَقَاضِیًا ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ وَقَاضٍ
جمع مذکر سالم مضاف سوئے یاء متکلم	رفع واؤ تقدیری کے ساتھ ، نصب اور جر یاء لفظی کے ساتھ	جَاءَ مُسْلِمِیَّ ، رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ

نقشہ برائے اقسام و اعراب فعل مضارع

فعل مضارع (کل چودہ صیغے)

- مجرد از نون جمع مؤنث (بارہ صیغے)
  - معرب (اگر نون تاکید لاحق نہ ہو)
    - مجرد از ضمائر بارزہ (پانچ صیغے)
      - صحیح
        - پہلی قسم
      - معتل
        - معتل واوی یا یائی
          - دوسری قسم
        - معتل الفی
          - تیسری قسم
    - باضمائر بارزہ و نونہائے مذکورہ (سات صیغے)
      - چوتھی قسم
- بانون جمع مؤنث (دو صیغے)
  - مبنی

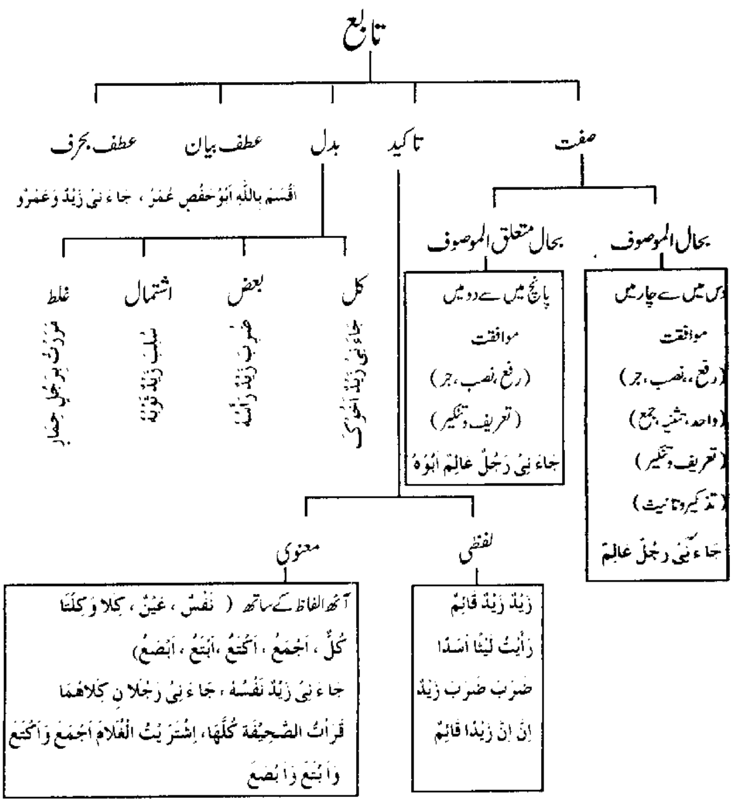
اقسام	اعراب	مثال
صحیح مجرد از ضمائر بارزہ	رفع ضمہ لفظی کے ساتھ ، نصب فتح لفظی کے ساتھ اور جزم سکون لفظی کے ساتھ	هُوَ يَضْرِبُ ، لَنْ يَضْرِبَ لَمْ يَضْرِبْ
مفرد معتل واوی یا یائی مجرد از ضمائر بارزہ	رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ ، نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور جزم حذف لام کلمہ کے ساتھ	هُوَ يَغْزُوْ وَ يَرْمِيْ ، لَنْ يَغْزُوَ وَيَرْمِيَ ، لَمْ يَغْزُ وَيَرْمِ
مفرد معتل الفی مجرد از ضمائر بارزہ	رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ، نصب فتح تقدیری کے ساتھ اور جزم حذف لام کلمہ کے ساتھ	هُوَ يَرْضٰى ، لَنْ يَرْضٰى ، لَمْ يَرْضَ
صحیح یا معتل باضمائر بارزہ	رفع اثبات نون اعرابی کے ساتھ ، نصب اور جزم اسقاط نون اعرابی کے ساتھ	هُمَا يَضْرِبَانِ ، هُمْ يَضْرِبُوْنَ ، أَنْتِ تَضْرِبِيْنَ ، لَنْ يَضْرِبَا ، لَنْ يَضْرِبُوْا ، لَنْ تَضْرِبِيْ ، لَمْ يَضْرِبَا ، لَمْ يَضْرِبُوْا ، لَمْ تَضْرِبِيْ

نقشہ برائے عوامل

- عامل
  - لفظی
    - حروف عاملہ
      - عاملہ در فعل
        - حروف ناصبہ
        - حروف جازمہ
      - عاملہ در اسم
        - حروف جارہ
        - حروف مشبہۃ بالفعل
        - ماولا المشبھتان بلیس
        - لائے نفی جنس
        - حروف نداء
    - افعال عاملہ
      - فعل معروف
      - فعل مجہول
      - افعال ناقصہ
      - افعال مقاربہ
      - افعال مدح وذم
      - فعل تعجب
    - اسماء عاملہ
      - اسماء شرطیہ
      - اسماء افعال بمعنی ماضی
      - اسماء افعال بمعنی امر حاضر معروف
      - اسم فاعل
      - اسم مفعول
      - صفت مشبھۃ
      - اسم تفضیل
      - اسم مصدر
      - اسم مضاف
      - اسم تام
      - اسماء کنایات از عدد
  - معنوی
    - ابتداء
      - در مبتداء وخبر
    - خلو
      - در فعل مضارع

- فعل معروف
  - لازمی
  - متعدی
    - متعدی بیک مفعول
    - متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بر یک روا باشد
    - متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بر یک روا نہ باشد
    - متعدی بسہ مفعول

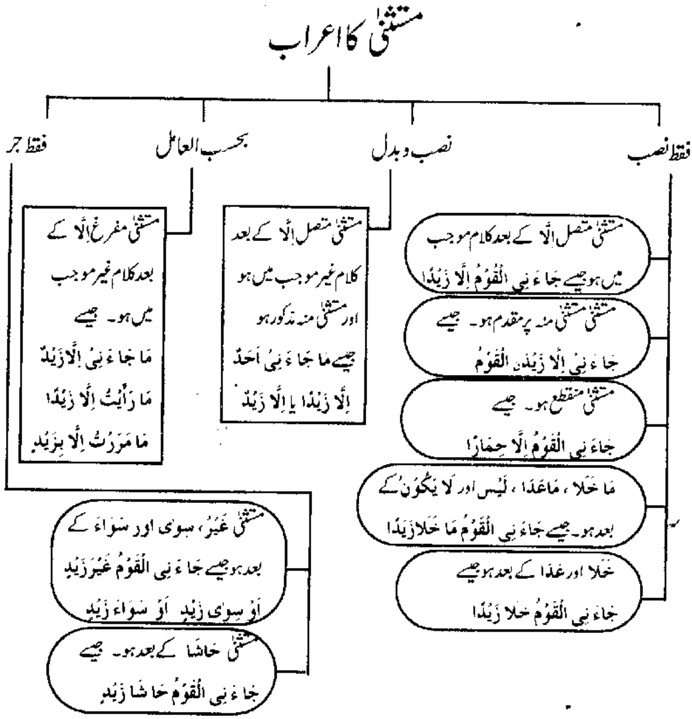
نقشہ برائے توابع



نقشہ برائے غیر منصرف

سبب	شرط	دوسرا سبب	مثال
عدل	X	علم یا وصف	عُمَرُ ، زُفَرُ ، ثُلٰثَ ، مَثْلَثَ
تانیث بالالف	X	ایک سبب قائم مقام دو کے	حُبْلٰی ، حَمْرَآء
تانیث بالتاء	علم ہونا	علم	طَلْحَۃُ
تانیث معنوی	(۱) علم ہونا (۲) امور ثلاثہ میں سے کسی ایک کا پایا جانا زائد علی الثلاثی ہو۔ یا متحرک الاوسط ہو۔ یا عجمہ ہو۔	علم	زائد علی الثلاثی کی زَیْنَبُ متحرک الاوسط کی سَقَرُ عجمہ کی مَاہُ ، جُوْرُ
عجمہ	(۱) علم ہونا (۲) وجود احد الامرین یعنی ۱۔ زائد علی الثلاثی ہو۔ ۲۔ یا متحرک الاوسط ہو۔	علم	زائد علی الثلاثی کی اِبْرَاھِیْمُ متحرک الاوسط کی شُتَرُ
جمع (جمع اقصی)	آخر میں تاء مدورہ نہ ہو	ایک سبب قائم مقام دو کے	مَسَاجِدُ ، مَصَابِیْحُ
ترکیب	علم ہونا	علم	بَعْلَبَکُّ ، مَعْدِیْکَرِبُ
وزن فعل مختص	X	علم	شَمَّرَ ، ضُرِبَ
وزن فعل غیر مختص	(۱) شروع میں حروف اتین میں سے کوئی ہو۔ (۲) آخر میں تا متحرکہ نہ ہو۔	علم یا وصف	یُوْسُفُ ، تَغْلِبُ اَحْمَدُ ، نَرْجِسُ اَحْمَرُ ، اَسْوَدُ
الف ونون زائدتان	(۱) علم ہونا (اگر اسم میں ہوں) (۲) انتفاء فعلانۃ او وجود فعلٰی (اگر صفت میں ہوں)	علم یا وصف	عِمْرَانُ ، عُثْمَانُ سَکْرَانُ

نقشہ برائے اعراب مستثنیٰ



نقشہ برائے معمولات

معمولات

مرفوعات

- مبتداء : زَيْدٌ قَائِمٌ
- خبر : عَمْرٌو فَاضِلٌ
- فاعل : قَامَ زَيْدٌ
- نائب فاعل : ضُرِبَ زَيْدٌ
- حروف مشبہ بالفعل کی خبر : كَأَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ
- لائے نفی جنس کی خبر : لَا صَاحِبَ حَقٍّ خَاسِرٌ
- ماولا کا اسم : مَا زَيْدٌ قَائِمًا
- افعال ناقصہ کا اسم : كَانَ زَيْدٌ عَالِمًا
- افعال مقاربہ کا اسم : عَسٰى زَيْدٌ اَنْ يَّخْرُجَ

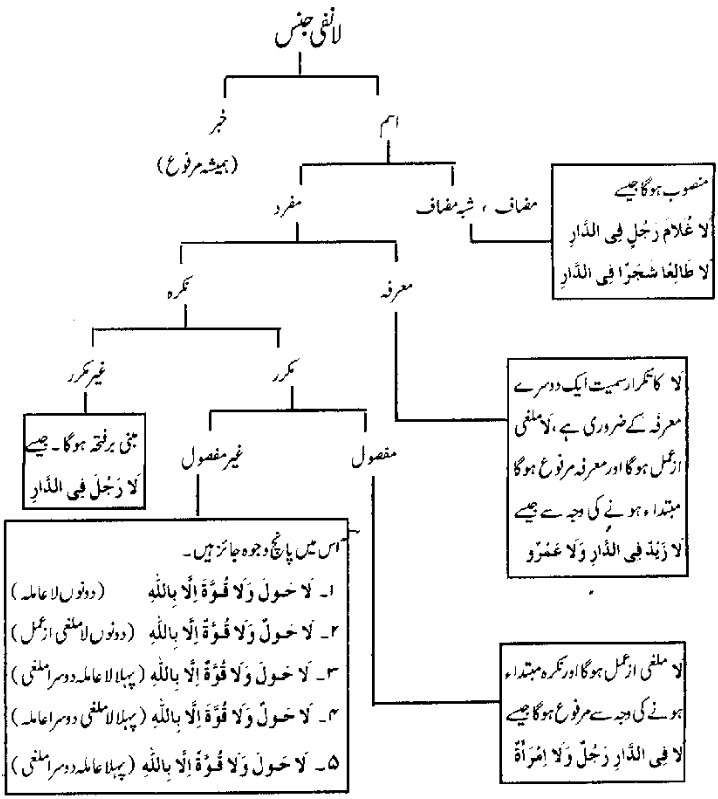
منصوبات

- مفعول بہ : ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا
- مفعول مطلق : قُمْتُ قِيَامًا
- مفعول فیہ : صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
- مفعول معہ : جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ
- مفعول لہ : قُمْتُ اِكْرَامًا لِزَيْدٍ
- حال : جَاءَنِيْ زَيْدٌ رَاكِبًا
- تمیز : طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا
- حروف مشبہ بالفعل کا اسم : اِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ
- افعال ناقصہ کی خبر : صَارَ بَكْرٌ فَقِيْرًا
- ماولا کی خبر : مَا زَيْدٌ قَائِمًا
- لائے نفی جنس کا اسم : لَا طَالِعًا شَجَرًا فِي الدَّارِ
- افعال مقاربہ کی خبر : كَادَ زَيْدٌ يَّخْرُجُ
- منادیٰ : يَا عَبْدَاللّٰهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ
- مستثنیٰ : جَاءَنِي الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا

مجرورات

- مجرور بحرف الجر : بِزَيْدٍ
- مجرور باضافت : غُلَامُ زَيْدٍ
- مجرور بجر الجوار : جُحْرُ ضَبٍّ خَرِبٍ

نقشہ برائے عمل لانفی جنس



نقشہ برائے تمیز

- تمیز
  - ذات سے
    - مقدار سے
      - عدد سے : جیسے عِندِی اَحَدَعَشَرَ دِرْهَمًا
      - وزن سے : جیسے عِندِی رِطْلٌ زَيْتًا
      - کیل سے : جیسے عِندِی قَفِيْزَانِ بُرًّا
      - مساحت سے : جیسے عِندِی ذِرَاعٌ ثَوْبًا
    - غیر مقدار سے
      - عِندِی خَاتَمٌ حَدِيْدٍ
  - نسبت سے
    - محول
      - محول عن الفاعل : جیسے اِشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا
      - محول عن المفعول : جیسے فَجَّرْنَاالْاَرْضَ عُيُوْنًا
      - محول عن المبتداء : جیسے اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا
    - غیرمحول
      - حَسْبُكَ بِهٖ نَاصِرَةً

نقشہ برائے اقسام ال (الف لام)

- ال
  - اسمی
    - اَلضَّارِبُ ، اَلْمَضْرُوْبُ
  - حرفی
    - زائدہ
      - لازم
        - عوضی
          - اَللّٰهُ
        - غیرعوضی
          - اَلنَّجْمُ
      - غیرلازم
        - ئی
          - اَلنَّاسُ
        - غیرعوضی
          - اَلْحَسَنُ
    - غیرزائدہ
      - جنسی
        - اَلرَّجُلُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَرْاَةِ
      - استغراقی
        - اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِىْ خُسْرٍ
      - عہدذہنی
        - فَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ
      - عہدخارجی
        - فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ

حصہ دہم

اصلاح الاغلاط

اصلاح اغلاط

اس عنوان کے تحت ہم چند ایسے الفاظ ذکر کرتے ہیں جن کے پڑھنے یا لکھنے میں بعض طلبہ غلطیاں کرتے ہیں۔

غلط	صحیح	غلط	صحیح
لَفَظ	لَفْظ	مَضمِرات	مُضْمَرات
اَسم	اِسْم	اَشارات	اِشارات
حَرَف	حَرْف	اِعلام	اَعلام (علم کی جمع)
مُفرِد	مُفْرَد	ظَرُوف	ظُرُوف
مُرَکّب	مُرَکَّب	کَنایہ ، کَنایات	کِنایہ ، کِنایات
مضاف علیہ	مضاف الیہ	مُذَکر	مُذَکَّر
مَضاف	مُضاف	مُؤَنث	مُؤَنَّث
مرکب بَنائی	مرکب بِنائی	مَعرَفہ ، مُعَرفہ	مَعْرِفہ

غلط	صحیح	غلط	صحیح
اَبٌ اسماءِ ستہ مکبرہ	اَبٌ اسم از اسماءِ ستہ مکبرہ	مُبِیَّن	مُبَیَّن
حرف جارہ	حرف جار	معطوف الیہ	معطوف علیہ
مِنْ جار	مِنْ جارہ	اَسْتَفْہام	اِسْتِفْہام
مِنْ حروف جارہ	مِنْ حرف جار	کلامِ مُوْجِبْ	کلامِ مُوْجَب
حَروف مُشَبِّہ بالفعل	حُروف مُشَبَّھَۃ بالفعل	اِسْتَثْنَاء	اِسْتِثْنَاء
اِنّ حروف مشبہ بالفعل	اِنَّ حرف مشبہ بالفعل	مِعْنٰی، مَعْنِی، مِعْنِی	مَعْنٰی
مَامُشَبِّہ بلیس	مَامُشَبَّھَۃ بلیس	تمیز	تمییز
نَدَاء	نِدَاء	مُجَرِّد	مُجَرَّد
اَوْ بمعنی اِلَّااَنْ یااِلٰی اَنْ	اَوْ بمعنی اِلَّا یا اِلٰی	سِماعی، سِماعیہ	سَماعی، سَماعیہ
منسوب	منصوب (اعرابی حالت)	ثَلاثی، رَباعی، خَماسی	ثُلاثی، رُباعی، خُماسی
افعال مُقارِبہ	افعال مُقارَبہ	مُرْجِع	مَرْجِع
اِسْماء	اَسْماء	منصوب	منسوب (نسبت سے)
صِفتِ مُشَبِّہ	صِفتِ مُشَبَّھَہ	مُعِرَّف باللام	مُعَرَّف باللام
طابع	تابع	اَن مصدریہ کی تاویل میں	مصدر کی تاویل میں
مطبوع	متبوع	تَنازَع	تَنازُع
صَفت	صِفت	عِلامت	عَلامت
مُبدِل یا مُبدَل منہ	مُبدَل منہ	بتاویل مصدر ہوکر	بتاویل مصدر یا مصدر کی تاویل میں ہوکر
عَطَف	عَطف	جَمادِی الْاَوَّل	جُمادَی الْاُوْلٰی

﴿پیغام طلبہ کے نام﴾

عزیز طلبہ! عبارت کی کمزوری کو دور کرنے کے لیے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔

﴿۱﴾ عربی صیغوں کی پہچان

﴿۲﴾ اعرب و بناء اور عامل و معمول کی پہچان

اول الذکر موقوف ہے علم صرف پر اور ثانی الذکر موقوف ہے علم نحو پر۔ اس لیے اپنے وقت کی قدر کریں اور ان دونوں میں خوب صلاحیت و مہارت حاصل کریں۔ اللہ رب العزت آپ کو علم نافع عطا فرمائے۔

قرآن کریم، احادیث نبویہ اور کتب عربیہ کی تراکیب اور صحیح مطلب کو سمجھنے کے لیے نحو کی اہم اور مفید مباحث کو جمع کر کے طلبہ علوم عربیہ واسلامیہ کو عظیم علمی سرمایہ سے نوازا ہے۔

حضرت مولانا **محمد حسن** صاحب دامت برکاتہم عالیہ

جامعہ محمدیہ و جامعہ مدنیہ (لاہور)

یقیناً مولانا سید احسان اللہ شاہ صاحب (بارک اللہ فی علومہ واعمالہ) نے عرق ریزی اور جانفشانی سے علم نحو کے تمام مسائل نہایت ہی سلیس اور عام فہم اردو زبان میں عسل مصفی بنا دیا ہے انشاء اللہ اس کتاب کے پڑھنے سے طلباء پختہ نحوی بنیں گے۔

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا **ڈاکٹر شیر علی شاہ** صاحب المدنی دامت برکاتہم العالیہ

استاذ الحدیث دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

چیدہ چیدہ مقامات دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ بحمد اللہ یہ کتاب۔ بے مثل، لاجواب، عجائب وغرائب اور حقائق ودقائق کا خزینہ ہے۔ تراکیب نادرہ، فوائد نافعہ اور نقوش سونے پر سہاگہ ہیں۔ طلباء اور مدرسین کے لیے یکساں مفید ہے۔

حضرت مولانا **نور الامین** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

سرپرست اعلیٰ و نائب شیخ الحدیث پراچہ جامعہ اسلامیہ انجرا اٹک